سلسلہ: یہ حدیث نہیں ہے (۳)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

"جس نے میری طرف وہ بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے"

(بخاری:۱۰۹)

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور موضوع روایات

فضیلۃ الشیخ
محمد یحییٰ گوندلوی
حفظہ اللہ

مکتبۃ بیت السلام - الریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ: یہ حدیث نہیں ہے (۳)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

"جس نے میری طرف وہ بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے"

(بخاری:۱۰۹)

ضعیف اور موضوع روایات

فضیلۃ الشیخ

محمد یحییٰ گوندلوی

حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مکتبہ بیت السلام - الریاض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوندلوی

ⓒ مکتبة بیت السلام، ١٤٢٨هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
غوندلوي، محمد يحيى
الروايات الموضوعة والمنكرة: الجزء الثالث./ محمد يحيى غوندلوي.- الرياض، ١٤٢٨هـ
٥٤٤ ص ١٧×٢٤سم
ردمك: ٥-٤٩٣-٥٨-٩٩٦٠-٩٧٨
(الكتاب باللغة الأردية)
١- الحديث الموضوع أ- العنوان
ديوي ٢٣٢،٩ ١٤٢٨/٦٣٠٩

رقم الإيداع: ١٤٢٨/٦٣٠٩
ردمك: ٥-٤٩٣-٥٨-٩٩٦٠-٩٧٨

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بار اوّل

۱۴۲۹ھ - ۲۰۰۸ء

www.KitaboSunnat.com

ناشر و تقسیم کار

مکتبہ بیت السلام

پوسٹ بکس: ١٦٧٣٧- الریاض: ١١٤٧٤- سعودی عرب

فون: ٤٤٦٠١٢٩- فیکس: ٤٤٦٢٩١٩

موبائل: ٠٥٠٥٤٤٠١٤٧- ٠٥٠٢٠٣٣٢٦٠ - ٠٥٠٢٤٣٥٩٧٢

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

نمبر	تفصیل	صفحہ	نمبر	تفصیل	صفحہ
۱	۱- انتساب	۱۶	۲۱	وضع کا خطرناک انداز	۳۷
۲	۲- ابتدائیہ	۱۷	۲۲	مقدار وضع	۳۸
۳	عملی نوعیت	۱۹	۲۳	۲- بعض نام نہاد اہل سنت	۳۹
۴	مقدمہ	۲۲	۲۴	۳- زنادقہ	۴۰
۵	موضوع روایات تاریخ واسباب	۲۲	۲۵	تعداد وضع	۴۱
۶	دین میں جھوٹ بولنا	۲۲	۲۶	۴- سیاسی گروہ	۴۲
۷	شدید وعید	۲۳	۲۷	۵- واعظین وخطباء	۴۸
۸	تاریخ افتراء	۲۴	۲۸	۶- مقلدین حضرات	۴۹
۹	اسلام میں وضع حدیث کی ابتداء	۲۵	۲۹	۷- صوفیاء حضرات	۵۲
۱۰	عہود خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم	۲۶	۳۰	۸- صالحین کی جماعت	۵۴
۱۱	خطرناک چال	۲۶	۳۱	۹- بدعتی اور قبوری حضرات	۵۶
۱۲	خلافت علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما	۲۷	۳۲	اسباب وضع	۵۷
۱۳	موقف صحابہ رضی اللہ عنہم	۲۸	۳۳	حفاظت حدیث	۵۷
۱۴	تحقیق حدیث کا اہتمام	۲۸	۳۴	محدثین کی ثمر آور کاوشیں	۵۸
۱۵	جھوٹ سے نفرت	۲۹	۳۵	موضوع روایات کی شناخت	۶۰
۱۶	روایت حدیث میں احتیاط	۳۰	۳۶	موضوع روایات کا اجمالی خاکہ	۶۳
۱۷	مراکز وضع	۳۲	۳۷	ضعیف روایات پر عمل	۶۵
۱۸	موضوع حدیث کے مختلف دور	۳۴	۳۸	اصطلاحات ضروریہ	۶۵
۱۹	واضعین حدیث کا تعارف	۳۴	۳۹	ضعیف روایت کی تعریف	۶۵
۲۰	۱- روافض (شیعہ)	۳۴	۴۰	اسباب ضعف	۶۶
				سند کی وجہ سے ضعف کے اسباب	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۴۱	**۱- کتاب الایمان**	☆	۶۷
☆	ایمان کی تعریف وحدود	۱	۶۷
۴۲	ایمان میں کمی وبیشی	۴	۶۸
۴۳	ایمان میں استثناء وشک	۱۲	۷۰
۴۴	ایمان اور عمل میں تمیز	۱۷	۷۲
۴۵	ایمان کے ساتھ شرک	۱۸	۷۲
۴۶	کسی دوسرے کو مسلمان بنانا	۱۹	۷۳
۴۷	وطن کی محبت	۲۰	۷۳
۴۸	**۲- کتاب التوحید**	☆	۷۴
☆	تعارف الٰہی	۲۱	۷۴
۴۹	حجاب الٰہی	۲۴	۷۴
۵۰	شناخت الٰہی	۳۰	۷۶
۵۱	شناخت علیؓ	۳۳	۷۷
۵۲	مسکن الٰہی	۳۴	۷۷
۵۳	اللہ تعالیٰ کے برتن	۳۷	۷۸
۵۴	اللہ تعالیٰ کے بارہ میں تفکر	۳۸	۷۸
۵۵	ریا کاری	۴۳	۷۹
۵۶	نصرت الٰہی	۴۴	۷۹
۵۷	اہل توحید کا باعمل ہونا	۴۵	۸۰
۵۸	خوف الٰہی	۴۷	۸۰
۵۹	کنبہء خدا	۴۹	۸۱
۶۰	عورت عبادت میں رکاوٹ ہے	۵۱	۸۱
۶۱	بدویوں اور عورتوں کا دین	۵۴	۸۲
۶۲	**نداء وپکار**	☆	۸۳
☆	جنگ یمامہ میں شعار	☆	۸۳
۶۳	پاؤں کا سن ہونا	۵۶	۸۳
۶۴	حضرت عمرؓ کی ساریہؓ کو آواز	۵۸	۸۴
۶۵	علم غیب	۶۱	۸۵
۶۶	وسیلہ	۶۴	۸۶
۶۷	**۳- کتاب العلم**	☆	۹۴
☆	متعلم وعالم کی فضیلت	۹۰	۹۴
۶۸	طلب علم	۹۷	۹۶
۶۹	طلب علم کا مقصد	۱۰۷	۹۸
۷۰	علم خزانہ ہے	۱۱۰	۹۹
۷۱	حکمت گم گشتہ ہے	۱۱۱	۹۹
۷۲	بچپن میں علم کا طلب	۱۱۲	۱۰۰
۷۳	عائشہ سے علم حاصل کرنا	۱۱۳	۱۰۰
۷۴	عالم علم سے سیر نہیں ہوتا	۱۱۴	۱۰۰
۷۵	تکلف سے پرہیز	۱۱۵	۱۰۰
۷۶	عالم کی لغزش	۱۱۶	۱۰۱
۷۷	علماء سے سوال کرنا	۱۱۷	۱۰۱
۷۸	فقہ دین کا ستون ہے	۱۱۸	۱۰۱
۷۹	فقہاء کی فضیلت	۱۱۹	۱۰۲
۸۰	علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل	۱۲۲	۱۰۳
۸۱	عالم کے لئے دعائے مغفرت	۱۲۳	۱۰۳
۸۲	اہل عراق کی علم میں برتری	۱۲۴	۱۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۸۳	اساتذہ کی تعظیم	۱۲۵	۱۰۳
۸۴	اساتذہ کی لمبی عمر کے لئے دعاء	۱۲۶	۱۰۴
۸۵	نا انصاف استاذ	۱۲۷	۱۰۴
۸۶	اساتذہ کا محتاج ہونا	۱۲۸	۱۰۴
۸۷	اساتذہ بدترین مخلوق ہیں	۱۲۹	۱۰۴
۸۸	استاذ مشورہ کے قابل نہیں	۱۳۰	۱۰۵
۸۹	استاذ کی تنخواہ	۱۳۱	۱۰۵
۹۰	کتاب اللہ پر شرط اور اجرت	۱۳۲	۱۰۶
۹۱	قابل رحم عالم	۱۳۴	۱۰۶
۹۲	علم کی آفت اور ضیاع	۱۳۶	۱۰۷
۹۳	علم عبادت سے بہتر ہے	۱۴۰	۱۰۷
۹۴	طالب علم کا مقام	۱۴۱	۱۰۸
۹۵	علم عمل سے بہتر ہے	۱۴۶	۱۰۹
۹۶	عالم کی نیند	۱۴۷	۱۰۹
۹۷	عالم کی موت	۱۴۸	۱۰۹
۹۸	۴- کتاب الاعتصام	☆	۱۱۱
☆	کونسی سنت قابل قبول ہے	۱۵۲	۱۱۱
۹۹	حفاظت حدیث	۱۶۴	۱۱۵
۱۰۰	سنت سے محبت	۱۷۸	۱۱۷
۱۰۱	سنت کا زندہ کرنا	۱۷۹	۱۱۸
۱۰۲	فساد کے وقت سنت پر عمل کرنا	۱۸۱	۱۱۸
۱۰۳	قرآن سے سنت کی منسوخیت	۱۸۳	۱۱۹
۱۰۴	سنت سے سنت کی منسوخیت	۱۸۴	۱۱۹
۱۰۵	اہل کتاب سے سوال	۱۸۵	۱۱۹
۱۰۶	صرف قرآن کا صحیح ہونا	۱۸۶	۱۱۹
۱۰۷	حسب حال حدیث بیان کرنا	۱۸۷	۱۲۰
۱۰۸	اہل الحدیث کی فضیلت	۱۸۹	۱۲۰
۱۰۹	حدیث کا با سند لکھنا	۱۹۰	۱۲۱
۱۱۰	حدیث لینے میں تحقیق	۱۹۱	۱۲۱
۱۱۱	حدیث لکھنے کا طریقہ	۱۹۴	۱۲۱
۱۱۲	مرفوع حدیث روایت کرنا	۱۹۵	۱۲۲
۱۱۳	حدیث میں احتیاط	۱۹۶	۱۲۲
۱۱۴	۵- کتاب البدعات	☆	۱۲۳
☆	ناپسندیدہ بدعت	۱۹۷	۱۲۳
۱۱۵	عبادت میں بدعت	۱۹۸	۱۲۳
۱۱۶	بدعت کے نقصانات	۱۹۹	۱۲۳
۱۱۷	بدعتی کے اعمال	۲۰۱	۱۲۴
۱۱۸	بدعتی بدترین مخلوق ہے	۲۰۳	۱۲۴
۱۱۹	بدعتی مسلمان نہیں	۲۰۴	۱۲۵
۱۲۰	بدعتی کی موت اسلام کی فتح ہے	۲۰۵	۱۲۵
۱۲۱	بدعتی کی توبہ	۲۰۶	۱۲۵
۱۲۲	بدعتی سے ناراضگی	۲۰۷	۱۲۵
۱۲۳	بدعتی کی تعظیم	۲۰۸	۱۲۶
۱۲۴	فضیلت والی روایت پر عمل	۲۱۱	۱۲۷
۱۲۵	بدعت کا مٹانا	۲۱۵	۱۲۸
۱۲۶	بدعت کے وقت علم کا پھیلانا	۲۱۶	۱۲۸

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۱۲۷	بدعتی سے تعلقات	۲۱۸	۱۲۸
۱۲۸	بدعت کا خاتمہ	۲۱۹	۱۲۹
۱۲۹	**۶- کتاب الطھارۃ**	☆	۱۳۰
☆	نظافت کی فضیلت	۲۲۰	۱۳۰
۱۳۰	زمین کی طہارت	۲۲۵	۱۳۱
۱۳۱	کتے اور بلی کا برتن میں منہ ڈالنا	۲۲۸	۱۳۱
۱۳۲	دھوپ سے گرم شدہ پانی کا حکم	۲۳۲	۱۳۲
۱۳۳	نبیذ سے وضو	۲۳۴	۱۳۳
۱۳۴	پانی پلید نہیں ہوتا	۲۳۸	۱۳۴
۱۳۵	لوٹے کی فضیلت	۲۴۰	۱۳۵
۱۳۶	لیٹرین میں وضو کرنا	۲۴۲	۱۳۵
۱۳۷	مسواک کی فضیلت	۲۴۴	۱۳۶
۱۳۸	وضو نماز کی چابی ہے	۲۶۳	۱۴۰
۱۳۹	بسم اللہ پڑھ کر وضو کرنا	۲۶۴	۱۴۰
۱۴۰	وضو پر وضو کرنا	۲۶۵	۱۴۰
۱۴۱	اچھے طریقے سے وضو کرنا	۲۶۷	۱۴۱
۱۴۲	انگوٹھی کو حرکت دینا	۲۶۸	۱۴۱
۱۴۳	خلال کرنا	۲۶۹	۱۴۱
۱۴۴	کلی اور ناک میں پانی چڑھانا	۲۷۳	۱۴۲
۱۴۵	کہنیوں پر پانی گھمانا	۲۷۸	۱۴۴
۱۴۶	سر کا مسح	۲۷۹	۱۴۴
۱۴۷	گردن کا مسح	۲۸۳	۱۴۵
۱۴۸	پاؤں کا دھونا	۲۸۷	۱۴۶
۱۴۹	وضو میں ترتیب ضروری نہیں	۲۸۸	۱۴۶
۱۵۰	اعضاء کا تین بار دھونا	۲۹۰	۱۴۷
۱۵۱	وضو میں وسوسہ	۳۰۰	۱۵۰
۱۵۲	وضو میں اسراف	۳۰۲	۱۵۰
۱۵۳	چھینٹے مارنا	۳۰۴	۱۵۱
۱۵۴	موزوں پر مسح	۳۰۶	۱۵۲
۱۵۵	پٹیوں پر مسح	۳۱۱	۱۵۳
۱۵۶	وضو سے بچا ہوا پانی	۳۱۲	۱۵۳
۱۵۷	تولیہ کا استعمال	۳۱۳	۱۵۳
۱۵۸	وضو پورا کرنے کی فضیلت	۳۱۵	۱۵۴
۱۵۹	ہمیشہ با وضو رہنا	۳۱۶	۱۵۴
۱۶۰	وضو کرتے وقت باتیں کرنا	۳۱۷	۱۵۴
۱۶۱	وضو کی دعائیں	۳۱۸	۱۵۴
۱۶۲	**نواقض وضو**	☆	۱۵۶
☆	جو چیز قبل اور دبر سے خارج ہو		
۱۶۳	اس سے وضو کرنا	۳۲۴	۱۵۶
	بوسہ سے وضو	۳۲۸	۱۵۷
۱۶۴	نکسیر، قے اور خون سے وضو	۳۳۰	۱۵۷
۱۶۵	قہقہہ اور ہنسی سے وضو	۳۴۱	۱۶۰
۱۶۶	نیند سے وضو	۳۴۶	۱۶۱
۱۶۷	عضو کا چھونا	۳۵۷	۱۶۳
۱۶۸	بت اور غیر مسلم کا چھونا	۳۶۱	۱۶۵
۱۶۹	پھلبہری والے کو چھونا	۳۶۳	۱۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۱۷۰	جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے وضو کرنا	۳۶۴	۱۶۵
۱۷۱	تیمّم	☆	۱۶۶
☆	طریقہ تیمّم	۳۶۵	۱۶۶
۱۷۲	ایک تیمّم سے ایک نماز	۳۷۵	۱۶۸
۱۷۳	تیمّم والا امام	۳۷۶	۱۶۹
۱۷۴	جنبی کا سفر میں وضو کرنا	۳۷۸	۱۶۹
۱۷۵	جنابت	☆	۱۷۰
☆	منی کا حکم	۳۷۹	۱۷۰
۱۷۶	جنبی وحائضہ کا قرآن پڑھنا	۳۸۱	۱۷۰
۱۷۷	قرآن چھونا	۳۸۷	۱۷۲
۱۷۸	پانی و کپڑے پر جنابت کا حکم	۳۹۲	۱۷۳
۱۷۹	عدم انزال میں وضو	۳۹۳	۱۷۳
۱۸۰	غسل جنابت میں وضو	۳۹۴	۱۷۴
۱۸۱	کلی اور ناک میں پانی چڑھانا	۳۹۵	۱۷۴
۱۸۲	پانی کا بالوں کی جڑوں تک پہنچنا	۳۹۸	۱۷۴
۱۸۳	بالوں کا خشک رہ جانا	۴۰۰	۱۷۵
۱۸۴	غسل کے بعد وضو	۴۰۱	۱۷۵
۱۸۵	غسل جنابت سے تمام غسلوں کا		
۱۸۶	منسوخ ہونا	۴۰۲	۱۷۵
☆	حیض ونفاس	☆	۱۷۶
۱۸۷	حیض کی کم وزیادہ مدت	۴۰۴	۱۷۶
۱۸۸	طریقہ غسل	۴۱۱	۱۷۸
۱۸۹	نفاس کی مدت	۴۱۲	۱۷۸
☆	۷- کتاب الصلوۃ	☆	۱۸۰
۱۹۰	فضائل نماز	۴۱۴	۱۸۰
۱۹۱	بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم کرنا	۴۲۶	۱۸۳
۱۹۲	نمازیوں کا قتل کرنا	۴۲۸	۱۸۴
۱۹۳	نماز کی حفاظت	۴۲۹	۱۸۴
۱۹۴	صبح کے وقت سونا	۴۳۱	۱۸۵
۱۹۵	افضل نماز	۴۳۵	۱۸۵
۱۹۶	عشاء سے پہلے سونا	۴۳۶	۱۸۶
۱۹۷	نماز عشاء با جماعت پڑھنا	۴۳۷	۱۸۶
۱۹۸	بدھ کے روز عشاء کی نماز کی فضیلت	۴۳۹	۱۸۶
☆	اوقات نماز	☆	۱۸۷
۱۹۹	نماز کا مؤخر کرنا	۴۴۰	۱۸۷
۲۰۰	نماز کا اول وآخر وقت	۴۴۲	۱۸۷
۲۰۱	نماز کا وقت مقرر ہے	۴۴۳	۱۸۸
۲۰۲	نماز جلدی پڑھنا	۴۴۴	۱۸۸
۲۰۳	اول وقت کی فضیلت	۴۴۵	۱۸۸
۲۰۴	فجر کا روشن کرنا	۴۵۱	۱۹۰
۲۰۵	دوپہر کے وقت نماز	۴۵۸	۱۹۰
۲۰۶	ظہر کا وقت	۴۵۹	۱۹۱
۲۰۷	عصر کا وقت	۴۶۰	۱۹۲
۲۰۸	مغرب کا وقت	۴۶۴	۱۹۲
۲۰۹	مغرب جلدی پڑھنا	۴۷۰	۱۹۳
۲۱۰	کھانے کی وجہ سے مؤخر نہ کرنا	۴۷۲	۱۹۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۲۱۱	شفق کیا ہے؟	۴۷۳	۱۹۴
۲۱۲	عشاء کا وقت	۴۷۴	۱۹۴
☆	۸- کتاب الأذان	☆	۱۹۵
۲۱۳	أذان اور مؤذن کی فضیلت	۴۷۵	۱۹۵
۲۱۴	بلال رضی اللہ عنہ سید المؤذنین	۴۹۶	۲۰۱
۲۱۵	تعظیم أذان	۴۹۸	۲۰۱
۲۱۶	آسمان والوں کے مؤذن	۴۹۹	۲۰۱
۲۱۷	عورتوں پر أذان نہیں	۵۰۰	۲۰۱
۲۱۸	پرندوں کی أذان	۵۰۱	۲۰۲
۲۱۹	أذان سے عذاب ٹلنا	۵۰۲	۲۰۲
۲۲۰	أذان سے سردی کا دور ہونا	۵۰۴	۲۰۳
۲۲۱	معراج میں رسول اللہ ﷺ کو أذان سکھائی گئی	۵۰۵	۲۰۳
۲۲۲	دوکلموں والی أذان	۵۰۷	۲۰۴
۲۲۳	سب سے پہلی أذان کے الفاظ	۵۰۸	۲۰۴
۲۲۴	بلال کی سین	۵۰۹	۲۰۴
۲۲۵	منار کے اوپر أذان کہنا	۵۱۲	۲۰۴
۲۲۶	کھڑے ہو کر أذان کہنا	۵۱۳	۲۰۴
۲۲۷	أذان میں ترتیل	۵۱۴	۲۰۵
۲۲۸	پاؤں کو حرکت نہ دینا	۵۱۶	۲۰۵
۲۲۹	راگ لگانا	۵۱۷	۲۰۶
۲۳۰	ھا کا ادغام	۵۱۸	۲۰۶
۲۳۱	بچے کی أذان	۵۱۹	۲۰۶
۲۳۲	مؤذن بہتر شخص ہو	۵۲۰	۲۰۶
۲۳۳	حی علی خیر العمل	۵۲۱	۲۰۶
۲۳۴	تثویب (دوہری أذان)	۵۲۲	۲۰۶
۲۳۵	امام مؤذن نہ بنے	۵۲۴	۲۰۶
۲۳۶	سفر میں أذان کہنا	۵۲۶	۲۰۸
۲۳۷	استقبالیہ أذان	۵۲۷	۲۰۸
۲۳۸	أذان با وضو ہو کر کہنا	۵۲۸	۲۰۸
۲۳۹	سواری پر أذان	۵۳۱	۲۰۹
۲۴۰	أذان کے وقت دعا کرنا	۵۳۲	۲۰۹
۲۴۱	عورتوں کا جواب أذان	۵۳۵	۲۱۰
۲۴۲	جواب أذان	۵۳۶	۲۱۱
۲۴۳	فجر کی أذان کا جواب	۵۳۷	۲۱۱
۲۴۴	أذان اور اقامت کے درمیان دعاء	۵۳۸	۲۱۱
۲۴۵	أذان کے بعد دعاء	۵۴۰	۲۱۱
۲۴۶	مروجہ صلوۃ وسلام	-	۲۱۲
☆	باب الاقامۃ	☆	۲۱۳
۲۴۷	کیفیت اقامت	۵۴۳	۲۱۳
۲۴۸	مؤذن اقامت کا حقدار ہے	۵۴۹	۲۱۴
۲۴۹	امام کب کھڑا ہو	۵۵۱	۲۱۵
۲۵۰	قد قامت الصلاۃ کا جواب	۵۵۲	۲۱۵
۲۵۱	اقامت کے وقت امام پر سلام کہنا	۵۵۳	۲۱۵
☆	۹- کتاب المساجد	☆	۲۱۶
۲۵۲	مسجد بنانے کی فضیلت	۵۵۴	۲۱۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۲۵۳	مسجد کی فضیلت	۵۵۶	۲۱۶
۲۵۴	مسجد انبیاء کی مجلس ہے	۵۵۷	۲۱۶
۲۵۵	مسجد کی حفاظت	۵۵۸	۲۱۷
۲۵۶	مسجد کا فنا نہ ہونا	۵۵۹	۲۱۷
۲۵۷	مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعاء	۵۶۰	۲۱۷
۲۵۸	مسجد کے قریب رہائش رکھنا	۵۶۴	۲۱۹
۲۵۹	مسجد میں دنیاوی باتیں	۵۶۵	۲۱۹
۲۶۰	کن جگہوں پر نماز پڑھنی جائز نہیں	۵۶۷	۲۱۹
۲۶۱	محلے کی مسجد	۵۷۰	۲۲۰
۲۶۲	تاریکی میں مسجد کی طرف جانا	۵۷۱	۲۲۰
۲۶۳	مسجد کی طرف دوڑ لگانا	۵۷۳	۲۲۱
۲۶۴	بچوں کو مسجد سے دور رکھنا	۵۷۴	۲۲۱
۲۶۵	مسجد میں سنگی لگوانا	۵۷۶	۲۲۲
۲۶۶	مسجد میں جوؤں کا دفن کرنا	۵۷۷	۲۲۲
۲۶۷	مسجد کی صفائی	۵۷۸	۲۲۲
۲۶۸	مسجد کے پڑوسی کی نماز	۵۸۱	۲۲۳
۲۶۹	چٹائی بچھانا	۵۸۵	۲۲۴
☆	**باب القبلہ**	☆	۲۲۴
۲۷۰	تحویل قبلہ	۵۸۶	۲۲۴
۲۷۱	قبلہ کی جانب تھوکنا	۵۸۹	۲۲۵
☆	**۱۰- کتاب صفۃ الصلوۃ**	☆	۲۲۸
۲۷۲	نیت	۵۹۵	۲۲۸
۲۷۳	تکبیر تحریمہ	۶۰۱	۲۳۰
۲۷۴	سینے پر ہاتھ باندھنا	۶۰۲	۲۳۰
۲۷۵	دعائے افتتاح	۶۰۴	۲۳۰
۲۷۶	بسم اللہ بالجھر	۶۰۶	۱۳۲
۲۷۷	قرأت فاتحہ	۶۲۰	۲۳۵
۲۷۸	قرأت خلف الامام	۶۲۹	۲۳۷
۲۷۹	واذا قرئ القرآن	۶۵۹	۲۴۶
۲۸۰	ظہر اور عصر میں قرأت	۶۶۳	۲۴۷
۲۸۱	دن کی نماز خاموش قرأت والی ہے	۶۶۶	۲۴۸
☆	**باب آمین**	☆	۲۴۸
۲۸۲	آمین کی تعریف	۶۶۷	۲۴۸
۲۸۳	آمین آہستہ کہنا	۶۶۸	۲۴۹
۲۸۴	قرأت، سکتہ اور جوابات	۶۷۵	۲۵۰
☆	**باب الرکوع**	☆	۲۵۲
۲۸۵	رفع یدین نہ کرنے والے پر لعنت	۵۷۹	۲۵۲
۲۸۶	ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا	۶۸۰	۲۵۲
۲۸۷	رفع یدین بدعت ہے	۶۸۲	۲۵۲
۲۸۸	رفع یدین کی نفی	۶۸۳	۲۶۵۳
۲۸۹	رفع یدین کا منسوخ ہونا	۶۹۵	۲۵۷
۲۹۰	تسبیحات رکوع	۷۰۴	۲۶۰
۲۹۱	کیفیت رکوع	۷۰۹	۲۶۱
۲۹۲	مدرک رکوع	۷۱۴	۲۶۳
☆	**باب السجود**	☆	۲۶۴
۲۹۳	پیشاب والی جگہ پر سجدہ کرنا	۷۱۹	۲۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۲۹۴	سجدہ صرف زمین پر	۷۲۰	۲۶۵
۲۹۵	آدمی کی پشت پر سجدہ	۷۲۰ب	۲۶۵
۲۹۶	کیفیت سجدہ	۷۲۱	۲۶۵
۲۹۷	پگڑی پر سجدہ	۷۲۵	۲۶۶
۲۹۸	پیشانی صاف کرنا	۷۳۵	۲۶۸
۲۹۹	پیشانی اور ناک پر سجدہ	۷۳۶	۲۶۸
۳۰۰	تسبیحات سجدہ	۷۳۹	۲۶۹
۳۰۱	عورتوں کے سجدہ کی کیفیت	۷۴۱	۲۶۹
۳۰۲	سجدہ میں جانے کی کیفیت	۷۴۴	۲۷۰
۳۰۳	سجدہ میں سوجانا	۷۵۱	۲۷۲
☆	**باب التشہد**	☆	۲۷۲
☆	**تشہد اول**	☆	۲۷۲
۳۰۴	انگلی کو حرکت دینا	۷۵۳	۲۷۲
۳۰۵	پہلے تشہد کی کیفیت	۷۵۵	۲۷۳
۳۰۶	تشہد سے اٹھنے کی کیفیت	۷۵۶	۲۷۳
☆	**آخری تشہد**	☆	۲۷۴
۳۰۷	تشہد کا پانا	۷۶۰	۲۷۴
۳۰۸	درود شریف کا حکم	۷۶۱	۲۷۴
۳۰۹	تشہد میں بے وضو ہونا	۷۶۶	۲۷۵
۳۱۰	طریقہء سلام	۷۷۳	۲۷۶
۳۱۱	سلام کے بعد ذکر	۷۷۷	۲۷۹
☆	**کتاب النوافل**	☆	۲۸۵
۳۱۲	فجر کی سنتیں	۷۹۳	۲۸۵
۳۱۳	فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا	۸۰۰	۲۸۶
۳۱۴	ظہر کی سنتیں	۸۰۱	۲۸۷
۳۱۵	عصر کی سنتیں	۸۱۱	۲۸۹
۳۱۶	مغرب سے پہلے وبعد سنتیں ونوافل	۸۱۴	۲۹۰
۳۱۷	عشاء کی سنتیں	۸۲۷	۲۹۴
☆	**کتاب الامامۃ والجماعۃ**	☆	۲۹۵
۳۱۸	جماعت سے پیچھے رہنے والا منافق ہے	۸۲۸	۲۹۵
۳۱۹	با جماعت نماز کی فضیلت	۸۲۹	۲۹۵
۳۲۰	بلا عذر نماز کا ترک کرنا	۸۳۰	۲۹۵
۳۲۱	عورتوں کا با جماعت نماز پڑھنا	۸۳۱	۲۹۵
۳۲۲	**اوصاف امام**	۸۳۲	۲۹۶
۳۲۳	عورت، بدوی اور مہاجر کی امامت	۸۴۲	۲۹۸
۳۲۴	ہر نیک وبد کے پیچھے نماز	۸۴۳	۲۹۹
۳۲۵	جنبی امام	۸۵۱	۳۰۱
۳۲۶	عورتوں کو پیچھے رکھنا	۸۵۷	۳۰۲
۳۲۷	دو یا اس سے زیادہ جماعت ہے	۸۵۸	۳۰۳
۳۲۸	بیٹھ کر جماعت کرانا	۸۶۳	۳۰۴
☆	**صف بندی**	☆	۳۰۴
۳۲۹	صف سیدھی کرنا	۸۶۵	۳۰۴
۳۳۰	خلاء پر کرنا	۸۶۷	۳۰۴
۳۳۱	پہلی صف کی فضیلت	۸۷۰	۳۰۵
۳۳۲	امام کے پیچھے کھڑے ہونا	۸۷۲	۳۰۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۳۳۳	دائیں طرف کی فضیلت	۸۷۳	۳۰۶
۳۳۴	بائیں جانب کی فضیلت	۸۷۴	۳۰۶
۳۳۵	صف اول کو چھوڑنا	۸۷۵	۳۰۶
۳۳۶	امام کا درمیان میں ہونا	۸۷۶	۳۰۶
۳۳۷	دیہاتی کہاں کھڑا ہو	۸۷۷	۳۰۷
۳۳۸	صف سے آدمی کھینچنا	۸۷۹	۳۰۷
☆	**تکبیر اولیٰ**	☆	۳۰۸
۳۳۹	تکبیر اولیٰ کی فضیلت	۸۸۱	۳۰۸
۳۴۰	تکبیر اولیٰ کے لئے دوڑ لگانا	۸۸۶	۳۰۹
۳۴۱	متابعت امام	۸۸۷	۳۱۰
۳۴۲	نماز کی قضا	۸۹۱	۳۱۱
☆	**نماز میں لباس**	☆	۳۱۲
۳۴۳	ایک کپڑے میں نماز	۸۹۶	۳۱۲
۳۴۴	شلوار میں نماز	۹۰۰	۳۱۴
۳۴۵	عورت زینت کو چھپائے	۹۰۱	۳۱۴
۳۴۶	ٹخنوں کے نیچے چادر وشلوار کا حکم	۹۰۲	۳۱۴
۳۴۷	جوتوں سمیت نماز	۹۰۳	۳۱۴
۳۴۸	**باب السترۃ**	۹۱۲	۳۱۷
۳۴۹	نمازی کے آگے سے گزرنا	۹۲۱	۳۱۹
۳۵۰	آدمی اور قبر کو سترہ بنانا	۹۲۳	۳۱۹
☆	**نماز میں ممنوع افعال**	☆	۳۲۰
۳۵۱	نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنا	۹۲۹	۳۲۱
۳۵۲	ہنسی اور قہقہہ	۹۳۵	۳۲۲
۳۵۳	پہلو پر ہاتھ رکھنا	۹۴۲	۳۲۵
۳۵۴	پسینہ صاف کرنا	۹۴۳	۳۲۵
۳۵۵	جھینک، جمائی اور اونگھ	۹۴۴	۳۲۶
۳۵۶	داڑھی چھونا	۹۴۷	۳۲۶
۳۵۷	کڑا کے نکالنا اور پھونک مارنا	۹۵۱	۳۲۷
۳۵۸	کنکریاں چھونا	۹۵۶	۳۲۸
☆	**باب السھو**	☆	۳۲۹
۳۵۹	بھول سے سجدہ سھو کرنا	۹۶۰	۳۲۹
۳۶۰	شک پڑ جانا	۹۶۸	۳۳۳
۳۶۱	سھو کہاں کہاں ہے؟	۹۷۲	۳۳۳
۳۶۲	کیفیت سھو	۹۷۳	۳۳۳
۳۶۳	نماز خوف میں سھو	۹۷۸	۳۳۴
۳۶۴	مقتدی پر سھو نہیں	۹۷۹	۳۳۴
☆	**نماز قصر**	☆	۳۳۵
۳۶۵	قصر بہتر ہے	۹۸۱	۳۳۵
۳۶۶	مسافت قصر	۹۸۴	۳۳۵
۳۶۷	پوری نماز پڑھنے والا مسافر	۹۸۵	۳۳۶
۳۶۸	قصر دو رکعت ہے	۹۸۶	۳۳۶
۳۶۹	جو مسافر چار رکعت پڑھے	۹۹۳	۳۳۸
۳۷۰	اقامت کی نیت ضروری نہیں	۹۹۵	۳۳۹
۳۷۱	دوسرے شہر اہل بنانے والا	۹۹۶	۳۳۹
۳۷۲	قصر صرف حج میں ہے	۹۹۸	۳۳۹
۳۷۳	مدت قصر	۹۹۹	۳۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
☆	نمازوں کا جمع کرنا	☆	۳۴۰
۳۷۴	بغیر عذر کے جمع کرنا	۱۰۰۳	۳۴۰
۳۷۵	سفر میں جمع کرنا	۱۰۰۴	۳۴۱
۳۷۶	مدینہ میں جمع کرنا	۱۰۰۶	۳۴۱
۳۷۷	سواری پر نماز وامامت	۱۰۰۸	۳۴۲
۳۷۸	کشتی میں نماز ☆	۱۰۱۰	۳۴۳
۳۷۹	قیدی کی نماز ☆	۱۰۱۱	۳۴۳
۳۸۰	مریض کی نماز ☆	۱۰۱۲	۳۴۳
۳۸۱	حالت بیہوشی کی نماز	۱۰۱۵	۳۴۴
۳۸۲	سجدہ تلاوت وشکر	۱۰۱۹	۳۴۶
☆	قیام اللیل	☆	۳۵۰
۳۸۳	قیام اللیل ضروری ہے	۱۰۳۰	۳۵۰
۳۸۴	قیام اللیل کی فضیلت	۱۰۳۱	۳۵۰
۳۸۵	رات کو نماز پڑھنے والے کا حسین ہونا	۱۰۴۲	۳۵۲
۳۸۶	مومن کا شرف	۱۰۴۵	۳۵۴
۳۸۷	تہجد کے لئے بیدار ہونے کا نسخہ	۱۰۴۷	۳۵۴
☆	باب الوتر	☆	۳۵۴
۳۸۸	وتر واجب ہے	۱۰۴۸	۳۵۴
۳۸۹	وتر اضافی نماز ہے	۱۰۵۰	۳۵۵
۳۹۰	جو وتر نہ پڑھے	۱۰۵۶	۳۵۷
۳۹۱	وتر کا وقت	۱۰۵۸	۳۵۸
۳۹۲	وتر مغرب کی طرح ہے	۱۰۵۹	۳۵۸
۳۹۳	وتر رسول اللہ ﷺ پر فرض تھا	۱۰۶۱	۳۵۸
۳۹۴	وتر صرف تین ہیں	۱۰۶۴	۳۶۰
۳۹۵	ایک وتر منع ہے	۱۰۶۵	۳۶۰
۳۹۶	تین وتر میں سلام نہیں	۱۰۶۶	۳۶۰
۳۹۷	قنوت واجب ہے	۱۰۶۷	۳۶۰
☆	محل قنوت	۱۰۶۸	۳۶۰
۳۹۸	وتر کی قضا	۱۰۷۳	۳۶۱
۳۹۹	وتر سفر میں سنت ہے	۱۰۷۵	۳۶۲
☆	صلوۃ التراویح	☆	۳۶۲
۴۰۰	خلفاء راشدین کی نماز تراویح پر ہمیشگی	۱۰۷۶	۳۶۲
۴۰۱	تعداد تراویح	۱۰۷۷	۳۶۲
☆	۱۴- کتاب الجمعۃ	☆	۳۶۶
۴۰۲	وجہ تسمیہ	۱۰۸۸	۳۶۶
۴۰۳	فرضیت وفضیلت	۱۰۸۹	۳۶۶
۴۰۴	جمع کے وتر کا کفارہ	۱۰۹۱	۳۶۷
۴۰۵	مسکینوں کا حج	۱۰۹۳	۳۶۷
۴۰۶	دنوں کا سردار	۱۰۹۵	۳۶۸
۴۰۷	آگ سے آزادی	۱۰۹۸	۳۶۸
۴۰۸	رمضان میں جمعہ کی فضیلت	۱۰۹۹	۳۶۹
۴۰۹	غسل وصفائی	۱۱۰۰	۳۷۰
۴۱۰	جمعہ کے روز سنگی لگوانا	۱۱۱۴	۳۷۳
۴۱۱	حجامت بنوانا	۱۱۱۵	۳۷۳
۴۱۲	پگڑی باندھنا	۱۱۱۶	۳۷۴
۴۱۳	خوشبو کا اہتمام	۱۱۱۹	۳۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۴۱۴	دیہات میں جمعہ	۱۱۲۰	۳۷۵
۴۱۵	جمعہ کس پر فرض ہے	۱۱۲۱	۳۷۵
۴۱۶	جمعہ کے لئے جانا	۱۱۲۷	۳۷۷
۴۱۷	گردنیں پھاند کر گزرنا	۱۱۲۸	۳۷۷
۴۱۸	مسجد میں حلقہ بنانا	۱۱۳۰	۳۷۸
۴۱۹	تعداد سامعین	۱۱۳۱	۳۷۸
۴۲۰	امام کا لوگوں کو سلام کہنا	۱۱۳۶	۳۸۰
۴۲۱	دوران خطبہ کلام ونماز	۱۱۴۱	۳۸۱
۴۲۲	کیفیت خطبہ	۱۱۴۵	۳۸۲
۴۲۳	مستجاب گھڑی	۱۱۴۷	۳۸۲
۴۲۴	نماز جمعہ	۱۱۵۰	۳۸۳
۴۲۵	جمعہ کی ایک رکعت پانا	۱۱۵۳	۳۸۴
۴۲۶	نماز جمعہ سے پہلے وبعد نوافل	۱۱۵۷	۳۸۵
۴۲۷	جمعہ کے روز تلاوت واستغفار	۱۱۶۲	۳۸۷
۴۲۸	صدقہ وخیرات	۱۱۶۵	۳۸۸
☆	**۱۵- کتاب العیدین**	☆	۳۹۰
۴۲۹	عید کی رات عبادت	۱۱۶۸	۳۹۰
۴۳۰	عید کے روز غسل	۱۱۷۶	۳۹۲
۴۳۱	کھانا کھانا	۱۱۷۸	۳۹۳
۴۳۲	نماز عید کے لئے جانا	۱۱۷۹	۳۹۳
۴۳۳	تکبیرات عید	۱۱۸۲	۳۹۳
۴۳۴	اسلحہ ساتھ لے جانا	۱۱۸۹	۳۹۵
۴۳۵	نماز میں تکبیرات زوائد	۱۱۹۱	۳۹۶

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۴۳۶	قرأت اور خطبہ	۱۲۰۰	۳۹۸
۴۳۷	مبارک باد	۱۲۰۴	۳۹۹
☆	نماز عید کے بعد نماز	۱۲۰۶	۴۰۰
۴۳۸	جمعہ اور عید کا اجتماع	۱۲۰۷	۴۰۰
☆	۱۶- کتاب الصلوات التطوعات	☆	۴۰۳
۴۳۹	فضیلت وکیفیت	۱۲۱۲	۴۰۳
☆	**نماز تسبیح**	☆	۴۰۷
۴۴۰	فضیلت وکیفیت	۱۲۳۰	۴۰۷
۴۴۱	سورج گرہن کی نماز ☆	۱۲۳۹	۴۱۱
۴۴۲	خطبہ	۱۲۴۳	۴۱۲
۴۴۳	بارش طلب کی نماز ☆	۱۲۴۴	۴۱۲
☆	**ہفتہ بھر کی نمازیں**	☆	۴۱۳
۴۴۴	جمعہ کے روز کی نمازیں	۱۲۴۸	۴۱۳
۴۴۵	ہفتہ کے روز کی نمازیں	۱۲۵۰	۴۱۴
۴۴۶	اتوار کے روز کی نمازیں	۱۲۵۳	۴۱۵
۴۴۷	سوموار کے روز کی نمازیں	۱۲۵۶	۴۱۶
۴۴۸	منگل کے روز کی نمازیں	۱۲۵۸	۴۱۷
۴۴۹	عاشورہ کے روز کی نمازیں	۱۲۵۹	۴۱۷
۴۵۰	عرفہ کے دن کی نمازیں	۱۲۶۱	۴۱۸
۴۵۱	ماہ رجب کی نمازیں	۱۲۶۴	۴۱۹
۴۵۲	ماہ شعبان کی نمازیں	۱۲۶۷	۴۲۰
۴۵۳	نماز توبہ ☆	۱۲۷۱	۴۲۲
۴۵۴	نماز حاجت ☆	۱۲۷۲	۴۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۴۵۵	ضائع شدہ نمازوں کی تلافی کیلئے نماز ☆	۱۲۷۶	۴۲۳
۴۵۶	نماز فرقان ☆	۱۲۷۷	۴۲۴
۴۵۷	حفظ القرآن کی خاطر نماز	۱۲۷۸	۴۲۴
☆	۱۳- کتاب الجنائز	☆	۴۲۶
۴۵۸	فضیلت مرض	۱۲۸۰	۴۲۶
۴۵۹	مرض کا اظہار	۱۲۸۳	۴۲۶
۴۶۰	عمداً بیمار بننا	۱۲۸۴	۴۲۷
۴۶۱	مریض کی خوراک	۱۲۸۵	۴۲۷
۴۶۲	تیمار داری	۱۲۸۸	۴۲۸
۴۶۳	بیمار پر خرچ کرنا	۱۲۹۸	۴۳۰
۴۶۴	ناقابل عیادت مریض	۱۲۹۹	۴۳۱
۴۶۵	مریض کی آہ وزاری	۱۳۰۰	۴۳۱
۴۶۶	بیماری میں موت	۱۳۰۱	۴۳۱
۴۶۷	مختلف قسم کی موتوں سے پناہ	۱۳۰۲	۴۳۱
۴۶۸	موت سے فرار ومحبت	۱۳۰۸	۴۳۳
۴۶۹	وصیت	۱۳۱۰	۴۳۴
۴۷۰	تلقین وقرآن خوانی	۱۳۱۲	۴۳۵
۴۷۱	اعمال کا پیش ہونا	۱۳۱۹	۴۳۷
۴۷۲	کیفیت موت	۱۳۲۲	۴۳۸
۴۷۳	انا للہ کہنا ودعائے خیر	۱۳۲۸	۴۴۰
۴۷۴	عورتوں کی حاضری	۱۳۳۲	۴۴۱
۴۷۵	میت کو قبلہ رخ کرنا	۱۳۳۳	۴۴۲
۴۷۶	موت کفارہ ہے	۱۳۳۶	۴۴۳
۴۷۷	رونا اور نوحہ کرنا	۱۳۳۹	۴۴۳
۴۷۸	حرمین میں موت کی فضیلت	۱۳۴۳	۴۴۴
۴۷۹	بیت المقدس میں موت کی فضیلت	۱۳۴۹	۴۴۶
۴۸۰	علاقہ شام میں موت کی فضیلت	۱۳۵۱	۴۴۷
۴۸۱	جمعہ کے روز موت کی فضیلت	۱۳۵۲	۴۴۷
۴۸۲	غسل میت	۱۳۵۶	۴۴۸
۴۸۳	کفن	۱۳۷۴	۴۵۲
۴۸۴	جنازہ اٹھانا اور اس کی فضیلت	۱۳۹۱	۴۵۷
۴۸۵	جنازہ کے آگے چلنا	۱۴۰۷	۴۶۱
۴۸۶	جنازہ کے ساتھ سوار ہونا	۱۴۱۱	۴۶۲
۴۸۷	نماز جنازہ میں حاضری	۱۴۱۶	۴۶۴
۴۸۸	جنازہ میں ورد	۱۴۱۷	۴۶۴
۴۸۹	نماز جنازہ کا وقت مقرر کرنا	۱۴۱۸	۴۶۴
۴۹۰	صف بندی	۱۴۱۹	۴۶۵
۴۹۱	بچوں پر نماز جنازہ	۱۴۲۱	۴۶۵
۴۹۲	جنازہ میں تکبیرات	۱۴۲۲	۴۶۵
۴۹۳	چار تکبیرات	۱۴۲۵	۴۶۶
۴۹۴	رفع یدین اور ہاتھ باندھنا	۱۴۳۲	۴۶۸
۴۹۵	نماز جنازہ کی دعائیں	۱۴۳۶	۴۷۰
۴۹۶	سلام پھیرنا	۱۴۴۰	۴۷۱
۴۹۷	ناقص اجساد پر نماز جنازہ	۱۴۴۳	۴۷۲
۴۹۸	غائبانہ نماز جنازہ	۱۴۴۵	۴۷۲
۴۹۹	شہداء بدر واحد کی نماز جنازہ	۱۴۵۰	۴۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	تفصیل	حدیث	صفحہ
۵۰۰	غیر مسلم کی نماز جنازہ	۱۴۶۰	۴۷۶
۵۰۱	نومولود کی نماز جنازہ	۱۴۶۲	۴۷۶
۵۰۲	جنازہ میں عورتوں کی شمولیت	۱۴۶۴	۴۷۷
۵۰۳	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۱۴۶۹	۴۷۸
۵۰۴	جنازہ سے فراغت	۱۴۷۳	۴۷۹
۵۰۵	قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	۱۴۷۵	۴۸۰
☆	دفن	☆	۴۸۰
۵۰۶	دفن کی جگہ	۱۴۶۷	۴۸۰
۵۰۷	قبر کھودنا جہاد ہے	۱۴۸۱	۴۸۲
۵۰۸	قبر کا دروازہ	۱۴۸۲	۴۸۲
۵۰۹	قبر میں زائد کپڑا بچھانا	۱۴۸۳	۴۸۲
۵۱۰	قبر میں میت کا اتارنا	۱۴۸۵	۴۸۳
۵۱۱	قبر میں جھانکنا	۱۴۸۶	۴۸۳
۵۱۲	مٹی ڈالنے کی کیفیت	۱۴۸۷	۴۸۳
۵۱۳	میت کا دعا کی منتظر ہونا	۱۴۹۲	۴۸۵
۵۱۴	بچیوں کا دفن کرنا	۱۴۹۳	۴۸۵
۵۱۵	نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنا	۱۴۹۵	۴۸۶
۵۱۶	پانی کا چھڑکاؤ	۱۴۹۶	۴۸۶
۵۱۷	بعد از دفن تلقین وقرآن خوانی	۱۴۹۸	۴۸۷
۵۱۸	قبر کا جھٹکا اور پکار	۱۵۰۱	۴۸۸
۵۱۹	عذاب قبر	۱۵۰۹	۴۹۰
۵۲۰	امت محمدیہ کے زمانہ قدیم کے مدفونین	☆	۴۹۶
۵۲۱	مصیبت کا چھپانا وتعزیت	۱۵۲۶	۴۹۶
۵۲۲	مصیبت پر خوش ہونا	۱۵۳۵	۵۰۰
۵۲۳	ایصال ثواب	۱۵۳۶	۵۰۰
۵۲۴	قبرستان کی زیارت	۱۵۳۸	۵۰۲
۵۲۵	سلام کہنا	۱۵۴۸	۵۰۵
۵۲۶	ارواح انبیاء علیہم السلام	۱۵۵۰	۵۰۵
۵۲۷	قبر رسول ﷺ کی زیارت	۱۵۵۱	۵۰۶
☆	☆☆☆	☆	

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

اس کتاب کے لکھنے کا بنیادی مقصد عوام میں پھیلی ہوئی ضعیف اور موضوع روایات کو صحیح احادیث سے الگ کرنا ہے تاکہ جو رسول اللہ ﷺ کا قول یا فعل نہیں وہ آپ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو اور لوگ اسے حدیث رسول ﷺ سمجھ کر اس پر عمل نہ کریں۔ کیونکہ صحیح حدیث دین ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے جبکہ موضوع روایات نہ دین ہے اور نہ کلام رسول بنا بریں ان پر عمل کرنا حرام ہے اسی طرح ضعیف روایت اصل کے اعتبار سے مشکوک ہوتی ہے اور دین کی بنیاد یقین پر ہے شک پر نہیں جس سے اجتناب ضروری ہے۔

ہمارے ماحول میں مذہبی جہالت کا غلبہ ہے اور عوام کی اکثریت میں صحیح اور غیر صحیح میں تمیز کی صلاحیت نہیں ہے وہ تو بلا تحقیق ہر روایت جو جناب رسول مکرم ﷺ کی طرف منسوب ہو اسے حدیث سمجھتے ہیں گو نفس امر میں وہ فرمان رسول نہ بھی ہو۔ برصغیر کے مسلمانوں کی اکثریت فقہ حنفی کی پیروکار ہے ان کے نزدیک حنفیت ہی دین ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس مذہب کی تائید میں صحیح احادیث کم ہیں اور زیادہ تر دار ومدار ضعیف روایات پر ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ برصغیر میں بدعات صوفیہ حضرات کی طرف سے پھیلی ہیں جن میں اکثریت ظاہراً حنفی مذہب کی پیرو کار تھی اور کچھ صوفیہ کا تعلق شیعت سے تھا چونکہ لوگ انہیں کے پیروکار ہیں جس کی وجہ سے کتاب وسنت کے مقابلہ میں صوفی ازم زیادہ مقبول ہے۔

برصغیر میں تقسیم سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کوئی بہتر اور مؤثر طریق سے نہ تھی صرف چند اہل حدیث مدارس تھے جن کے منہج میں حدیث کو اولیت حاصل تھی جیسا کہ شیخ الکل الامام سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کا مدرسہ تھا یا حضرت نواب صدیق حسن رحمہ اللہ کا اشاعتی پروگرام تھا عام حنفی مدارس میں حدیث صرف دورہ کی شکل میں پڑھائی جاتی ہے اور بحث صرف ان روایات کے رد کرنے میں ہوتی ہے جو ان کے مذہب کے خلاف ہیں اور پھر ان میں نا روا تاویلیں ہوتی ہیں اگر پھر بھی بات بنتی نظر نہ آئے تو تقلید کے ہتھیار کو استعمال کیا جاتا ہے "**نحن مقلدون**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفة" (تقریر ترمذی ص ۳۷)

بلکہ حدیث کی قبولیت کا معیار امام کا عمل ہے اگر امام نے کسی حدیث پر عمل کیا ہے تو خواہ وہ سنداً نا قابل حجت ہے برملا قبول ہے اور اگر امام نے کسی حدیث پر عمل نہیں کیا ہے تو خواہ وہ اعلی درجہ کی صحیح ہو جیسا کہ رفع یدین کرنے اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کی متواتر احادیث ہیں تو قابل عمل نہیں ہیں گویا کہ حدیث رسول یعنی اصلی دین کو امام کے تابع اور محتاج بنا دیا گیا۔ تو ظاہر ہے اس سے حدیث میں تحقیق اور اس پر عمل کی پیش رفت کیسے ہوسکتی ہے؟

نیز ہمارے معاشرے میں صحیح احادیث پر عمل کم اور ضعیف احادیث پر زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہاں کے اکثر واعظین اور خطباء صوفیہ حضرات کے افکار کے حامل ہیں بلکہ ان کے بارہ میں ایسے غالیانہ خیال رکھتے ہیں جن کے سامنے اہل کتاب کا غلو ہیچ نظر آتا ہے جس سے شرک وبدعت کو خوب پزیرائی حاصل ہوئی ہے۔ ان کا تمام تر سرمایہ صوفیاء حضرات کی کتابیں ہیں جن میں ضعیف اور من گھڑت روایات کا ایک سمندر موجزن ہے۔

ضعیف اور موضوع روایات کے پھیلنے سے امت مسلمہ میں بہت سے مفاسد پیدا ہوئے اور صحیح احادیث کی اہمیت باقی نہ رہی۔ اور اب ایسی صورت حال پیدا ہو چکی ہے کہ اگر کسی روایت کو ضعیف یا من گھڑت کہا جائے تو طرح طرح کے طعن سننے پڑتے ہیں اور پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ:۔

جو حدیث ہم پیش کرتے ہیں وہابی اسے ضعیف کہہ دیتے ہیں اور جو حدیث یہ پیش کرتے ہیں اسے وہ صحیح کہتے ہیں اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو ضعیف کہتے ہیں بھلا رسول اکرم ﷺ کا فرمان کیسے ضعیف ہوسکتا ہے؟ اس قسم کے غلط پروپیگنڈہ سے عوام کو مشتعل کیا جاتا ہے حالانکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ روایت ضعیف ہونے کا تعلق فرمان رسول ﷺ سے نہیں بلکہ اس سند سے ہے جس کے ذریعے فرمان رسول ﷺ تک پہنچا جاتا ہے اس قسم کے غلط پروپیگنڈہ کے پیچھے دراصل بدعتی اور میلا دخواہ مولویوں کا ہاتھ ہے ان کو معلوم ہے کہ اگر لوگوں میں ضعیف روایات کے رد کرنے کا شعور بیدار ہو گیا تو ہماری بدعات ختم ہو جائیں گی۔

اس میں شک نہیں کہ برصغیر میں حدیث کی حفاظت اور اس پر عمل میں علماء اہل حدیث کا بڑا مؤثر کردار ہے مگر اہل بدعت اور مقلدین حضرات اپنے عقیدہ ومذہب کی اشاعت میں پوری توانائی صرف کر رہے ہیں اور منصوبہ بندی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تحت اپنے موقف کی حمایت میں ضعیف یا من گھڑت روایات عوام میں پھیلا رہے ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ صحیح احادیث کی اشاعت اور اس پر عمل کے لیے اپنی توانائیاں صرف کی جائیں اور عوام میں صحیح اور ضعیف کے فرق کا شعور بیدار کیا جائے اور عملاً اس مفروضے کو غلط ثابت کیا جائے کہ ضعیف اور من گھڑت روایات دین ہیں تاکہ ضعیف اور من گھڑت روایات دین کا حصہ تصور نہ ہونے لگیں۔

اہل بدعت اور حنفی مقلدین پوری ڈھٹائی سے ضعیف اور من گھڑت روایات کی اشاعت پر کمربستہ ہیں جس کا خاکہ ان حضرات کی کتابوں سے نظر آ جاتا ہے اگر ان کی کتابوں کو عمومی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں ضعیف اور موضوع روایات کا ایک سمندر امنڈ آیا ہے اور پھر یہی بس نہیں بلکہ صحیح احادیث کو نہایت دیدہ دلیری اور بے شرمی سے رد کیا جا رہا ہے حتی کہ متفق علیہ احادیث جن کی صحت پر پوری امت کا اجماع ہے ان کو بھی ناقابل عمل بنانے کی سعی نا مشکور کی جا رہی ہے اور ضعیف اور من گھڑت روایات کو عوام میں اسلام کے نام پر ہی پیش کیا جا رہا ہے وإلى اللّٰه المشتكى۔

راقم نے ان وجوہ کو محسوس کرتے ہوئے اخی فی اللہ حسن اللہ بن محمد عبد اللہ بدخشانی کے مشورہ اور تعاون سے ضعیف اور موضوع روایات کو الگ کرنے کا عزم کیا ابھی کام کا آغاز کیا ہی تھا کہ مولانا حسن اللہ شہید ہوگئے ''اللھم اغفرلہ وارحمہ'' تاہم راقم نے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور بحمد اللہ اس میں جتنی پیش رفت ہوئی اس کا کچھ حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میں نے اس کاوش کا نام ''ضعیف اور موضوع روایات'' تجویز کیا ہے۔

عملی نوعیت

راقم الحروف کی نظر میں ''ضعیف اور موضوع روایات'' اپنی نوعیت کی اردو زبان میں پہلی مستقل اور منفرد کتاب ہے اس سے پہلے موضوع روایات پر بعض عربی کتابوں کے اردو زبان میں ترجمے ضرور ہوئے ہیں مگر ان کا رنگ اور ڈھنگ برصغیر کے انداز اور اسلوب سے قدرے مختلف ہے۔

برصغیر میں ایک فقہی مسلک کی کثرت کے ساتھ صوفیہ حضرات کے بہت سے سلاسل بھی ہیں جن کا حدیث کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے اپنے ائمہ کے اقوال پر عمل زیادہ ہے اس لیے حدیث فقہی پر زیادہ توجہ نہیں ہے ہم نے کوشش کی ہے کہ کتاب کا اسلوب عام فہم ہو اور ترتیب بھی آسان سی ہو اور علم حدیث کی فنی اصطلاحات جنہیں عوام سمجھنے سے قاصر ہیں کو آسان انداز میں پیش کیا جائے تاکہ عام حضرات بھی مستفید ہو سکیں۔

(۱) ہر حدیث کے عموماً مجروح راوی پر مفسر جرح ہے۔

(۲) راوی پر جرح اس کے حسب حال نقل کی ہے۔

(۳) ضعیف وغیرہ کا حکم ائمہ نقاد کے اقوال کی روشنی میں لگایا ہے۔

(۴) بعض روایات حکم کے لحاظ سے مختلف فیہ ہیں ان روایات میں قوی قرائن کو مدنظر رکھا ہے۔

(۵) بسا اوقات حدیث صحیح ہوتی ہے مگر کوئی ضعیف راوی جب اس کو روایت کرتا ہے تو اپنی طرف سے اصل حدیث میں چند الفاظ بڑھا دیتا ہے یا کوئی اور تغیر کر دیتا ہے اس روایت کو بھی ضعیف میں شامل کیا ہے اور عموما واضح کیا ہے کہ اصل حدیث صحیح ہے مگر ضعیف راوی نے جن الفاظ کا اضافہ کیا ہے یہ الفاظ غیر ثابت ہیں۔

(۶) جو روایت مشہور کتابوں میں نہیں یا اس کی سند نہیں وہ بے اصل ہے کیونکہ جس روایت کی سند موجود نہیں اس کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔

(۷) راویوں پر جرح بحوالہ نقل کی ہے اور جس محدث نے راوی پر جرح کی ہے اس کا نام ذکر کیا ہے۔

(۸) اگر مختلف ائمہ کرام کے اقوال کا ماخذ ایک ہی ہے تو ان تمام اقوال کو ایک ہی مأخذ سے ذکر کیا ہے۔

(۹) ہر راوی پر مفسر جرح عموماً اس کی پہلی روایت کے ضمن میں کی گئی ہے اس راوی کے واسطہ سے دوبارہ روایت آنے کی صورت میں تفصیلی جرح کے لیے پہلی روایت کے حوالہ (دیکھئے نمبر) کی طرف اشارہ کیا ہے۔

''ضعیف اور موضوع روایات'' کا تمام تر تنقیدی مواد ائمہ محدثین کرام کی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے اس میں سوائے ترتیب اسلوب اور ترجمہ کے باقی سب محدثین کرام کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور روایات پر حکم بھی ائمہ کرام کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال کی روشنی میں لگایا گیا ہے اگر اس میں درستی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے اور اس کا کریڈٹ حضرات محدثین کرام کو جاتا ہے اور اگر خطأ اور غلطی ہے تو یہ راقم الحروف کی کم فہمی اور علمی کم مائیگی کی وجہ سے ہے بنا بریں اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب پر تنقیدی نگاہ ڈالیں اور اپنی قیمتی آراء سے نوازیں تاکہ اس میں جو کمیاں، کوتاہیاں اور خامیاں رہ گئی ہیں وہ دوسری جلدوں میں دور کر دی جائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کے مولف کو اشاعت حق اور دمغ باطل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کتبہ ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی بن محمد یعقوب گوندلوی

فاضل جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ و متخصص ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

مدیر جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالہ ضلع سیالکوٹ

۱۹۹۸/۹/۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع روایات
تاریخ واسباب

الحمد لله الذی نزل احسن الحدیث کتابا والصلوة والسلام علی من جاء ببیان ما نزل الیه سکوتا وفعلا وخطابا وعلی آله واصحابه ناقلی اخباره صدقا وامانة وعلی مدونی آثاره واحادیثه وممیزی الخبیث ما خلط فی حدیثه حفظا لدینه اما بعد فقد قال الله تعالی ومن اظلم ممن افتری علی الله کذبا اولئك یعرضون علی ربهم ویقول الاشهاد هولاء الذین کذبوا علی ربهم ان لعنة الله علی الظالمین۔

معزز قارئین کرام!

عام گفتگو اور معاملات میں لوگوں نے جھوٹ کو کسی بھی دور میں پسند نہیں کیا بلکہ تمام قومیں اس کی برائی اور مذمت پر متفق رہی ہیں حتی کہ جاہلیت کے معاشرہ میں بھی جھوٹ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ہر عقل مند شخص جھوٹ کے الزام سے بچنے کی کوشش کرتا تھا مگر پھر بھی ہر معاشرہ میں ایسے افراد موجود رہے ہیں اور رہیں گے جن کے ہاں جھوٹ کا الزام کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ اسلام نے جھوٹ کی بیخکنی کے لئے بہت سی ترغیب وترہیب دی ہے حتی کہ جھوٹ کو منافقت کی ایک علامت قرار دیا ہے ''واذا حدث کذب'' (بخاری ص ۱۰ ج ۱)۔

عام گفتگو میں جھوٹ بولنے والے کاذب کی مروت اور دیانت مجروح ہوتی ہے ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں گر جاتا ہے اور قابل اعتماد نہیں رہتا۔

دین میں جھوٹ بولنا

مگر دین میں جھوٹ عام جھوٹ کی نسبت بہت سنگین جرم ہے جو نہایت خوفناک نتائج کا حامل ہے جس سے دین میں تغیر وتبدل کا عمل جاری ہوتا ہے اور محفوظ دین تحریف کا شکار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے کذاب کی سزا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عام مجرموں سے قدرے سخت اور تکلیف دہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

﴿ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون﴾[1]۔

''اور اس سے بڑھ کر کون بڑا ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے یا اس کی آیات کو جھٹلاتا ہے بلاشبہ ظالم نجات نہیں پائینگے۔''

﴿فمن افتری علی اللہ الکذب من بعد ذلک فاولئک ھم الظالمون﴾[2]۔

''جو شخص اس کے بعد اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے پس وہ لوگ ظالم ہیں۔''

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کو ظالم اور نجات نہ پانے والے قرار دیا گیا ہے دین میں جھوٹ بولنے کا اصل مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے بنا بریں اللہ تعالیٰ نے ان کے پروگرام کو بھی واضح کیا ہے تاکہ یہ لوگ جھوٹ سے باز رہ کر جہنم کی ابدی سزا سے بچ جائیں۔ فرمایا:۔

﴿ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین﴾[3]۔

''اس سے بڑھ کر کون بڑا ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

شدید وعید کیوں؟

اللہ تعالیٰ نے مفتری علی اللہ کی سزا اتنی سخت کیوں مقرر کی ہے اس کی وجہ مذکورہ بالا آیت سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ دین میں جھوٹ بولنے والا اپنے جھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو صحیح رستہ سے گمراہ کرتا ہے اور محفوظ و مصفی دین کو غیر محفوظ اور گندلا کرتا ہے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے نام سے دھوکہ دینا چاہتا ہے حلال اور حرام کے معاملات میں دست درازی کی کوشش کرتا ہے۔ یقیناً یہ بڑا جرم ہے جس کی سزا بھی جرم کے برابر ہی ہے۔

۱- الانعام: ۲۱۔ ۲- آل عمران: ۹۴۔ ۳- الانعام ۴۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ افتراء

یہاں تک حقائق کا ادراک ہے ہمیں معلوم ہے کہ دین میں کذب اور افترا کی ابتدا یہود کی طرف سے ہوئی پھر ان کی تقلید میں عیسائیوں نے بھی دین میں جھوٹ کو روا سمجھا جس وجہ سے دین میں تحریف کا عمل جاری ہوا اللہ تعالیٰ نے یہود کے محرفانہ کردار کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

﴿وان منهم لفريقا يلون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب ويقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون﴾(۴)۔

''ان میں ایک گروہ ہے جو اپنی زبانوں کو کتاب کی قرأت کے وقت) موڑتے ہیں تا کہ (سننے والے) اس کو کتاب سے گمان کریں۔ حالانکہ وہ کتاب سے نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے وہ جانتے ہوئے بھی اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔''

اس آیت نے یہود کے تحریفی طریقہ کار اور ان کے مقصد پر روشنی ڈالی ہے کہ وہ اللہ اور اس کی کتاب کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے تھے یہ تو زبانی تحریف تھی دوسرے مقام پر ان کی تحریری تحریف کو بیان فرمایا ہے۔

﴿فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمناً قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون﴾(۵)۔

''ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے جو اپنی طرف سے کتاب لکھ کر اسے اللہ کے نام منسوب کر دیتے ہیں تا کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کی دولت حاصل کریں ان کے ہاتھوں پر ہلاکت ہے جن سے انہوں نے لکھا اور جو وہ کماتے ہیں اس پر بھی ہلاکت ہے۔''

موجودہ مسیحیت کا بانی اور موجد پولس جسے عیسائی رسول کا درجہ دیتے ہیں وہ دین کی اشاعت کی خاطر جھوٹ کو جائز قرار دیتا ہے اور جھوٹ بولنے کے باوجود وہ خود کو جھوٹ کے نتائج سے بری بھی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ رومیوں کے نام اپنے مکتوب میں لکھتا ہے:۔

''اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہر ہوئی تو پھر کیوں گنہگار کی

۴- آل عمران: ۷۸۔ ۵- البقرہ: ۷۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے اور ہم کیوں برائی نہ کریں تا کہ بھلائی پیدا ہو۔''(۶)

اس تصریح سے واضح ہوتا ہے کہ یہود نے دین میں تحریف دنیا کمانے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر کی اور عیسائیوں نے دین میں جھوٹ کو نیکی پھیلانے کی غرض سے جائز قرار دیا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ برائی سے نیکی نہیں پھیلتی کیونکہ شر سے خیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس لیے دین میں جھوٹ کے جواز کا مذکورہ مفروضہ محض غلط اور باطل ہے۔

اسلام میں وضع حدیث کی ابتدا

یہ بات کسی شک وشبہ سے بالا تر ہے کہ اسلام اپنے دور ابتداء (۱ھ نبوت) سے لے کر تکمیل کے آخری مرحلہ (۱۱ھ) تک ہر قسم کے جھوٹ اور افترا سے مبرا اور پاک تھا۔

حضرت رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ منورہ اور اس کے نواح میں منافق اور یہود کثیر تعداد میں آباد تھے جو اسلام کے خلاف ہمہ وقت مکر وفریب اور دجل کاری کرتے رہتے تھے مگر ان میں یہ جرأت اور حوصلہ نہ تھا کہ وہ اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ کے نام کی طرف منسوب کر کے مسلمانوں میں مشہور کر سکیں اس لئے کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ نزول وحی کا زمانہ ہے اگر ہم نے کوئی ایسی حرکت کی تو وحی کے ذریعہ ہمارا پول کھل جائے گا جس سے ہمیں رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی اور لوگ بھی ہم سے بدظن ہونگے۔

اگر کسی فرد نے اپنے ذاتی مقصد کے حصول کے لئے ایسا کرنے کی کوشش کی تو اس کی کوشش کارگر نہ ہوسکی بلکہ وہ اس کی ہلاکت اور بربادی کا باعث بنی جیسا کہ عہد رسالت میں ایک واقعہ پیش آیا مدینہ منورہ کے متصل باہر ہی بنولیث قبیلہ آباد تھا ان سے ایک شخص کہنے لگا مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ تم مجھ سے فلاں عورت کا نکاح کر دو۔

اس قبیلہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر اس آدمی کے بارہ میں دریافت کرنے لگا رسول اللہ ﷺ نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ اگر تو اسے زندہ پائے تو قتل کر دینا اور اگر مر چکا ہو تو اس کی لاش کو جلا دینا جب یہ آدمی وہاں پہنچا تو جھوٹ بولنے والا سانپ کے ڈسنے سے مر چکا تھا جسے جلا دیا گیا۔(۷)

۶- رومیوں باب ۳، فقرہ ۷-۸۔ ۷- الموضوعات الکبیر ص ۹ بتصرف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی ایسے کاذب کی نشاندہی نہیں ہوتی جس نے دین میں تحریف کی غرض سے کسی حدیث کو اپنی طرف سے گھڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہو بلاشبہ رسول مکرم ﷺ کا عہد مبارک دین میں جھوٹ کی آمیزش سے قطعی پاک تھا۔

عہد خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم

رسول مکرم علیہ التحیہ والسلام کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دین کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کیا یہ وہ دور تھا جب عرب قبائل میں ارتداد کی آندھی پوری رفتار سے چل رہی تھی لیکن خلیفہ راشد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پائے استقلال نے اس آندھی کے سامنے بند باندھ دیا پھر اس دور میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بکثرت موجود تھے جن کا شب وروز رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ صحبت میں گزرا تھا اور ان کی تربیت ایمانی خو اور خصلت پر ہوئی تھی وہ آپ ﷺ کے اقوال وافعال سے اتم درجہ واقف تھے ایمانی جذبہ اور ترویج اسلام کا ہدف جوش وارتقاء کی صورت میں موجزن تھا وہ دوست اور دشمن کو بخوبی جانتے تھے دشمن بھی ان سے اچھی طرح واقف تھا جن بنا پر کوئی دشمن اسلام میں دخل اندازی یا تحریف کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ادوار ثلاثہ میں فتوحات کی وجہ سے اسلامی سلطنت کا دائرہ کافی وسیع ہو چکا تھا اور اسلام حدود عرب سے تجاوز کر کے عجم کے دور دراز علاقوں تک پہنچ چکا تھا کفر کی شان وشوکت خاک میں مل چکی تھی اب کفر میں اسلام کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت موجود نہ تھی کہ وہ تلوار کے زریعہ اسلام کو شکست دے سکے۔ جن کے ہاتھ سے اقتدار نکل چکا تھا بھلا وہ اسلام کے خیر خواہ کیسے ہو سکتے تھے وہ تو اسلام کے خلاف اپنے دلوں میں حسد اور کینہ چھپائے ہوئے تھے ان کی اسلام کے بارہ میں سوچ منفی اور خطرناک تھی ان کا غیظ وغضب پورے جوبن اور شباب پر تھا وہ انتظار میں تھے کہ کوئی موقعہ ہاتھ میں آئے جس سے وہ اسلام کو نقصان پہنچا سکیں مگر فی الوقت خلفاء ثلاثہ کے ادوار میں ان کے لئے ایسے ممکن نہ تھا۔

خطرناک چال

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور اور خلیفہ ثالث عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدا میں کچھ اسلام دشمنوں نے ظاہری طور پر اسلام قبول کیا جس سے مقصد مسلمانوں میں شامل ہو کر اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کرنا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے مشن کی تکمیل کے عوامل واسباب کا گہرا جائزہ لیا اور مسلمانوں کی مذہبی نفسیات کو معلوم کیا تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمان اہل بیت کی محبت پر مر مٹنے کو تیار ہیں ہر شخص اہل بیت سے محبت رکھتا ہے لہذا مسلمانوں میں اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے اہل بیت سے محبت کا دعوی کیا اور دوسری طرف خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کے غلط الزام لگانے شروع کر دیئے جس کا نتیجہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور مسلمانوں میں شدید اختلافات کی صورت میں نکلا۔ مگر اس کے باوجود وہ لوگ ان ادوار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط حدیثیں منسوب کرنے سے خوف کھاتے تھے اس کی عام وجہ یہ تھی کہ ابھی علماء وفقہاء کثرت تعداد سے بقید حیات تھے جن کا خوف دشمنان اسلام کے دلوں پر طاری تھا کہ اگر ہم نے دین کے بارہ میں جھوٹ سے کام لیا تو ہمارا راز فاش ہو جائے گا اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا مقصد تو دین میں خرابی پیدا کرنا ہے جس سے وہ عام مسلمانوں کی نظروں میں گر جائینگے اور مشن کی تکمیل تشنہ رہ جائے گی کیونکہ رسول اللہ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کرنا مسلمانوں کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

لہذا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ادوار کذب علی الرسول کے فعل شنیع سے محفوظ تھے کوئی واضح طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

خلافت علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمان سخت ابتلاء اور آمائش میں گرفتار ہو گئے ملت واحدہ فرقوں میں تقسیم ہو گئی دشمنان اسلام بھی یہی کچھ چاہتے تھے چنانچہ انہیں اپنی کوششیں ثمر آور نظر آنے لگیں مسلمانوں کے باہمی مناقشات نے ان کے پست حوصلوں کو بلند کیا جس سے یہ لوگ برسر عام اسلام کے بنیادی اصولوں کی تضحیک وتذلیل پر اتر آئے عبد اللہ بن سباء جو دراصل یہودی تھا اس نے اسلام کو نقصان پہنچانے کی خاطر اسلام کا ظاہری لبادہ اوڑھا تھا مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے میں اس کی پارٹی کا ہاتھ تھا اب وہ پارٹی بھی مستحکم ہو چکی تھی اور اہل بیت کی محبت کے پردہ میں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سرعام تنقید کرتے تھے کہ خلافت کے اصل حق دار آل رسول تھے جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زبردستی غصب کر لیا ظاہر ہے اس قسم کے الزامات کے لئے مواد کی ضرورت تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ان کے پاس مواد کہاں سے آتا لہذا انہوں نے دین میں جھوٹ کو داخل کیا اور پوری گرم جوشی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف من گھڑت روایات منسوب کیں۔

موقف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سبائیوں نے اس منحوس امر کے آغاز کے لئے حالات کو ساز گار پایا اس لئے کہ اکثر صحابہ کرام دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور جو باقی زندہ تھے ان میں اکثر مدینہ منورہ میں مقیم مسند علمی بچھوائے ہوئے تھے اور اسلام کی حفاظت میں انہیں نقوش پر گامزن تھے جن پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور اکابر کو پایا تھا لہذا ان کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سبائیوں کے اس ہلاکت خیز فتنے پر خاموش تماشائی بنے رہتے چنانچہ انہوں نے ان حالات میں اسلام کی حفاظت کا فریضہ اس طرح انجام دیا کہ کذب پردازوں کی کوششیں ان کی موجودگی میں ناکام ثابت ہوئیں۔

تحقیق حدیث کا اہتمام

وہ ایسے کہ اہل علم صحابہ کرام نے روایت کے قبول کرنے کے لئے تحقیق کو لازم قرار دیا اور حدیث کے قبول کرنے کا ایک معیار مقرر کیا تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی من گھڑت بات منسوب نہ ہو جائے۔ جس کی توضیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ اس اصول سے ہوتی ہے کہ فرماتے ہیں:۔

"انا كنا مرة اذا سمعنا رجلاً يقول قال رسول الله ﷺ ابتدرته ابصارنا اليه واصغينا اليه بآذاننا فلما ركب الناس الصعب لم نأخذ من الناس الا ما نعرف"(۸)

"ہم جب کسی آدمی سے سنتے کہ وہ قال رسول اللہ کہتا ہے تو ہماری نظریں فوراً اس کی طرف اٹھ جاتیں اور ہم کانوں کو اس کی طرف جھکا دیتے مگر جب لوگوں نے ہر طرح کی حدیثیں روایت کرنا شروع کریں تو ہم انہیں حضرات سے حدیث قبول کرتے جن کو ہم جانتے تھے۔"

صحابہ کرام کے اس موقف کی ترجمانی اور توضیح مشہور تابعی امام محمد بن سیرین نے کی ہے فرماتے ہیں:۔

"لم يكونوا يسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالكم

۸۔ مسلم ص ۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فینظر الی اهل السنة فیؤ خذ حدیثهم و ینظر الی اهل البدعة فلا یؤ خذ حدیثهم"(۹)

"لوگ سند طلب نہیں کرتے تھے مگر جب (عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا) فتنہ رونما ہوا (تو حدیث کے بارہ میں سختی کی گئی اور سند کا مطالبہ شروع ہو گیا) وہ کہتے ہمیں بتاؤ یہ حدیث کس نے روایت کی ہے پھر دیکھا جاتا اگر اس حدیث کے راوی کا تعلق اہل سنت سے ہے تو اس کی حدیث قبول کر لی جاتی اہل بدعت کو دیکھا جاتا اگر حدیث کا راوی اہل بدعت سے ہوتا تو اس کی حدیث رد کر دی جاتی۔

یہ اصول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام نے وضع کئے تھے بعد والوں نے علم حدیث کو انہیں اصولوں پر مرتب کیا۔

جھوٹ سے نفرت

یہ اصول اسکی غمازی کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روایت حدیث کے بارہ میں بڑے محتاط تھے وہ قطعاً پسند نہیں کرتے تھے کہ جھوٹ کو دین میں کچھ دخل ہو وہ ہر حال میں دین کو انہیں خطوط پر برقرار رکھتے تھے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا تھا یہی وجہ ہے کہ صحیح دین کے خلاف کسی امر کو پاتے تو فوراً اس کا تدارک چاہتے اور ایسے کرنے والے کو رد کر دیتے (جس کی متعدد مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں) اس لئے کہ انہوں نے دین براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا تھا اور ان کی تربیت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہوئی تھی اس لئے ان کی جھوٹ سے نفرت بجا آور قرین قیاس تھی پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل دین سمجھتے تھے اور دین کے لئے انہوں نے بے پناہ قربانیاں دی تھیں بھلا وہ جھوٹ بول کر صحیح دین کو باطل سے مکدر کیے کر سکتے تھے بلکہ وہ حدیث پورے حزم واحتیاط سے روایت کرتے جس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہ ہوتا تھا مشہور تابعی حمید فرماتے ہیں ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا:۔

"واللہ ما کل ما نحدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعناہ منه ولکن لم یکن یکذب بعضنا بعضاً"(۱۰)

"ہم آپ سے جو حدیثیں روایت کرتے ہیں وہ تمام ہم نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی ہوتیں

۹۔مسلم ص۱۱ ج ۱۔ ۱۰۔طبرانی کبیر ص۳۴۶ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہم ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں بولتے۔"

حضرت براء فرماتے ہیں:۔

"لیس کلنا سمع حدیث رسول الله ﷺ کانت لنا ضیعة واشغال ولکن الناس کانوا لا یکذبون یومئذ ویحدث الشاهد الغائب"(۱۱)

"ہمارے تمام حضرات رسول اللہ ﷺ سے حدیث نہیں سنتے تھے کیونکہ ہمارا کاروبار تھا جس میں ہم مشغول رہتے لیکن بات یہ ہے کہ لوگ اس وقت جھوٹ نہیں بولتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا وہ اس تک حدیث پہنچا جیتا جو غائب ہوتا۔"

مشہور تابعی حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص نے حدیث بیان کی تو کسی نے اس سے پوچھا کیا یہ حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے" وہ فرمانے لگے:۔

"نعم او حدثنی من لم یکذب والله ما کنا نکذب ولا ندری ما الکذب"(۱۲)

"جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا پھر مجھ سے اس شخص نے بیان کی ہے جو جھوٹ نہیں بولتا اللہ کی قسم نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی ہم جھوٹ سے واقف ہیں۔"

ان آثار سے واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دامن کذب سے پاک تھا بلا شبہ کسی صحابی سے بصحت سند معلوم نہیں کہ اس نے عمداً کسی جھوٹی بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہو یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے اور اس عدالت سے کوئی ایک بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔

روایت حدیث میں احتیاط

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جھوٹ کے قریب جانا تو ابعد الابعاد تھا وہ تو اس حدیث کی روایت میں بھی بڑی احتیاط کرتے تھے جو انہوں نے رسول مکرم ﷺ سے براہ راست سنی ہوتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان "من کذب علي متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار" ان کی آنکھوں کے سامنے تھا جس کا خوف انہیں بسا اوقات

۱۱- المستدرک ص ۱۲۷ ج ۱۔ ۱۲- مفتاح الجنہ ص ۳۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل حدیث کی روایت میں بھی محتاط کر دیتا تھا۔

انس رضی اللہ عنہ جو اصحاب مکثرین میں سے ہیں روایت حدیث میں اپنی احتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انه ليمنعني أن احدثكم حديثاً كثيراً أن رسول الله ﷺ قال من تعمد علي كذباً فليتبوأ مقعده من النار"(۱۳)

"مجھے تم سے بکثرت حدیثیں بیان کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان روکتا ہے کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔"

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم جناب زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے ہیں کہ:۔

"انی لا اسمعك تحدث عن رسول الله ﷺ كما يحدث فلان وفلان قال أما انی لم أفارقه ولكن سمعته يقول: من كذب علی فليتبوأ مقعده من النار"(۱۴)

"میں نہیں سنتا کہ آپ بھی (اتنی کثرت سے) رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرتے ہوں جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتا ہے۔ وہ فرمانے لگے: میں رسول اللہ ﷺ سے جدا تو نہیں ہوا لیکن میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کا ٹھکانا آگ ہے۔"

معروف تابعی عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ادركت في هذا المسجد عشرين ومائة من الانصار وما منهم من يحدث بحديث الا ود أن أخاه كفاه"(۱۵)

"میں نے اس مسجد میں ایک سو بیس (۱۲۰) انصار صحابہ کو پایا ہے ان میں سے کوئی ایک بھی حدیث بیان کرنے کو تیار نہ ہوتا بلکہ ہر ایک کی خواہش ہوتی تھی کہ کوئی دوسرا بھائی بیان کرے۔"

صحابہ کرام جیسا کہ خود حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لیتے اسی طرح کسی دوسرے سے یعنی روایت لینے میں پوری احتیاط کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"كنت اذا سمعت من رسول الله ﷺ حديثا نفعنی الله بما شاء أن ينفعنی به

۱۳- بخاری ص ۲۱ ج ۱، مسلم ص ۷ ج ۱۔ ۱۴- بخاری ص ۱۲ ج ۱۔ ۱۵- دارمی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكان اذا حدثني غيره استحلفته فاذا حلف صدقته۔"(۱۶)

"میں جب رسول اللہ ﷺ سے براہ راست کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس حدیث سے جو نفع پہنچانا چاہتا پہنچا دیتا اور جب کوئی غیر مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم اٹھواتا اگر وہ قسم اٹھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔"

مراکز وضع

سابقہ سطور میں گذر چکا ہے کہ اسلام میں وضع حدیث کی ابتداء سبائی پارٹی کی طرف سے ہوئی تھی یہ لوگ مختلف بلاد اسلامیہ میں پھیل گئے تھے البتہ حجاز ان کی سرگرمیوں سے کسی حد تک محفوظ تھا اس لئے حجاز خصوصاً حرمین شریفین وضع حدیث کے فتنہ سے کافی حد تک محفوظ رہے ہیں باقی تقریباً تمام قابل ذکر علاقوں میں خال خال وضع حدیث کے جراثیم پیدا ہو گئے تھے لیکن اس کا اصل مرکز سرزمین عراق تھی اس لئے کہ یہ علاقہ ابتداء سے ہی فتنوں کا گڑھ اور مرکز چلا آ رہا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی اس علاقہ کو فتنوں اور شیطان کے سینگ کی زمین قرار دیا تھا جس کی تفصیل حدیث کی عام کتابوں میں موجود ہے۔ فتنہ گروں کو اپنے پروگرام کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے کسی مرکز کی ضرورت تھی اس کے لئے ان کی نگاہ انتخاب سرزمین عراق پر پڑی اور اسے اپنے مشن کی آبیاری کے لئے موزوں خیال کیا۔

آئمہ کرام اور محدثین عظام نے اس صورت حال کو بھانپ لیا اور اس فتنے کے تدارک کے لئے مستعد ہو گئے روایات میں تحقیق وتفتیش کا عمل تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شروع ہو چکا تھا مگر جب اہل عراق سے کوئی روایت نقل ہو کر آتی تو اس میں مزید احتیاط ملحوظ رکھی جاتی۔ صرف ان آئمہ کرام کی روایت قبول کی جاتی جن کی امانت، صداقت اور عدالت اظہر من الشمس تھی اور عام روایات سے اجتناب کیا جاتا، اور یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آخری عہد میں ہی شروع ہو چکا تھا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے عراقیوں کی ایک جماعت نے کسی حدیث کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے ان کے جواب میں فرمایا:۔

"أن من العراق قوماً يكذبون ويسخرون۔"(۱۷)

'بلا شبہ عراق میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو جھوٹ بولتے اور تمسخر اڑاتے ہیں۔"

۱۶- مسند احمد ص ۲ ج ۱۔ ۱۷- طبقات ابن سعد ص ۱۳ ج ۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعین نے بھی تجربہ سے معلوم کیا تھا کہ اہل عراق حدیث روایت کرنے کے اہل نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی روایت قابل قبول ہے معروف تابعی حضرت طاؤس فرماتے ہیں:۔

"اذا حدثك العراقي مائة حديث فاطرح تسعة و تسعين۔"

"جب کوئی عراقی سو حدیثیں روایت کرے تو ان میں سے ننانوے (۹۹) کو پھینک دو۔"

امام ہشام بن عروہ فرماتے ہیں:۔

"اذا حدثك العراقي بألف حديث فالق تسعمائة و تسعين و كن من الباقي في الشك"(۱۸)

"عراقی اگر ہزار حدیث روایت کرے تو ان میں سے نو سو نوے (۹۹۰) کو پھینک دو اور جو باقی (دس) ہیں ان کے بارہ میں بھی شک میں رہو۔" امام المحدثین امام زہری فرماتے ہیں:۔

"واخرج الحديث من عندنا شبراً فيرجع الينا من العراق زراعاً۔"(۱۹)

"ہمارے پاس (حجاز) سے حدیث ایک بالشت نکلتی ہے مگر جب عراق سے ہو کر واپس ہماری طرف پہنچتی ہے تو ایک بازو ہو جاتی ہے۔" یعنی اصل حدیث میں کئی گناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

ان آئمہ عظام کے مذکورہ اقوال وتجربات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے رواۃ الحدیث پر لکھی گئی کتابوں کی اوراق گردانی ضروری ہے ان کتابوں میں آپ عراقی راویوں کا جم غفیر پائیں گے جنہوں نے اپنی طرف سے روایات بنانے اور پھر ان کو لوگوں میں پھیلانے میں مؤثر کردار ادا کیا ہے ثبوت دعوی کے لئے قارئین کرام کے سامنے ان کذابین کی ہلکی سی فہرست پیش خدمت ہے جنہیں عراقی ہونے کا شرف حاصل ہے:۔

داؤد بن زبرقان بن سفیان، داؤد بن یزید، جابر جعفی، کلبی، سدی، داؤد بصری، ابو سمع، براء بن سفیان، سعد بن عمر، حسن بن زیاد لولوی، اباہ بن جعفر، ابراہیم بن اسماعیل، ابراہیم بن زکریا، ابراہیم بن عبد الواحد، زیاد بن میمون، زیاد بن ابی زیاد، احمد بن عبد اللہ الکندی، ابوعمرو زیاد، ابو داؤد نخعی، اسحاق بن نجیح، وہب بن وہب، محمد بن القاسم، اور

۱۸ و ۱۹- تدریب الراوی ص ۶۴ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن زیاد وغیرھم۔ (۲۰)

موضوع حدیث کے مختلف دور

وضع حدیث کا دھندہ کرنے والوں کے پیش نظر کئی مقاصد تھے ان مقاصد کو سامنے رکھ کر اگر موضوع روایات کی تاریخ پر ہم نظر دوڑائیں تو اس کو پانچ مختلف دوروں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

☆ پہلا دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر اموی حکومت کے خاتمے تک کا ہے اس دور میں موضوع روایات سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے وضع کی گئیں۔

☆ دوسرا دور خلافت عباسیہ کا ابتدائی دور ہے اس میں معتزلہ اور دیگر باطل فرقوں نے لایعنی مباحث کے میدانوں کو گرم رکھنے کے لئے بعض روایات وضع کیں خلق قرآن اور دیگر خلاف شرع مسائل اسی دور کے پیدا شدہ ہیں۔

☆ تیسرا دور تقلید اور مذہبی تعصب کا ظہور ہے جس میں فروعی مسائل کی تائید میں روایات وضع ہوئیں۔

☆ چوتھا دور متصوفین حضرات کا ہے جنہوں نے فضائل اعمال کے سلسلے میں موضوع روایات کے انبار لگا دیئے۔

☆ پانچواں دور جس کا تعلق برصغیر سے بہت گہرا ہے یہاں ہندو اور مسلم کے اختلاط نے ایک نام نہاد مصلحین گروہ کو جنم دیا جس گروہ نے اسلام کی بجائے بدعات اور غلو کو رواج دیا اس سلسلہ میں ان کا مواد اکثر موضوع یا ضعیف روایات پر مبنی ہے۔ یہ ترتیب راقم الحروف نے مختلف روایات اور واضعین کے عقائد کو سامنے رکھ کر دی ہے۔

واضعین حدیث کا تعارف

۱- شیعہ اور روافض

اجمالاً گزر چکا ہے کہ اسلام میں وضع حدیث کی ابتدا سبائیوں نے کی تھی بعد میں یہی لوگ شیعہ (☆) کے نام

۲۰- ان تمام کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لئے دیکھئے میزان الاعتدال ولسان المیزان ودیگر کتب رجال۔

(☆) ان کو رافضی بھی کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مستقل مذہبی طائفہ کی صورت اختیار کر گئے اب انہوں نے جو کچھ کیا وہ سیاست کی بجائے مذہب کے نام سے کیا حب آل بیت کا نعرہ پہلے ہی لگا رہے تھے اب اس کے ساتھ خلافت، امامت اور وراثت کا بھی اضافہ کر لیا عام مسلمانوں کی مخالفت سے بچنے کے لئے تقیہ جیسے مفروضہ کو مذہب کا حصہ بنایا جس کے ذریعے ہر قسم کے جھوٹ کو جائز قرار دیا۔ پس پھر کیا تھا! انہوں نے مطلب براری اور مشن کی تکمیل کے لئے موضوع روایات کے انبار لگا دیئے جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوئیں مگر جلد ہی محدثین کرام اور ائمہ عظام ان کی ایسی حرکات سے واقف ہو گئے انہوں نے کمال جرأت کے ساتھ شیعوں کے اس گھناؤنے اور اسلام شکن کردار سے پردہ اٹھایا اور واضح کیا کہ اس طائفہ سے تعلق رکھنے والے اکثر راوی قابل اعتماد نہیں ہیں اور ان میں جو غلو پسند ہیں وہ ہر اعتبار سے اسلام دشمن نا قابل حجت ہیں اور ان کی روایت کردہ احادیث، رسول اللہ ﷺ کی احادیث نہیں بلکہ جھوٹ کا پلندا ہیں جو قابل تسلیم کی بجائے نا مقبول اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق ہیں۔ امام مالک نے ان کے بارہ میں بڑا جامع تجزیہ کیا ہے فرماتے ہیں:۔

"لا تکلمھم و لا ترو عنھم فانھم یکذبون۔"(۲۱)

"تم ان سے نہ کلام کرو اور نہ ان سے روایت لو بلا شبہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔"

امام شافعی عراق میں کئی دفعہ تشریف لے گئے جس وجہ سے انہوں نے اس طائفہ کا قریب سے مطالعہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے جیسا کہ فرماتے ہیں:۔

"ما رایت فی اھل الاھواء قوماً اشد بالزور من الرافضۃ۔"(۲۲)

"میں نے رافضیوں سے زیادہ جھوٹا کسی کو نہیں دیکھا۔"

امام شریک رحمہ اللہ جن کی تمام تر زندگی عراق میں گزری وہیں پروان چڑھے اور بالآخر مسند قضا پر براجمان ہوئے قاضی ہونے کے ناطے سے تحقیق و تفتیش ان کی ذمہ داری تھی انہوں نے پوری تحقیق سے یہ معلوم کیا تھا کہ یہ لوگ قابل اعتماد نہیں ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"احمل العلم عن کل من لقیتہ الا الرافضۃ فانھم یضعون الحدیث و یتخذونہ دیناً۔"(۲۳)

۲۱- میزان الاعتدال ص ۱۵ ج ۱۔ ۲۲- الباعث الحثیث ص ۸۴۔ ۲۳- منہاج السنہ ص ۱۶ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر شخص سے علم حاصل کرو مگر رافضیوں سے نہیں کیونکہ یہ لوگ حدیث وضع کر کے پھر اس کو دین بنا لیتے ہیں۔''

بلا شبہ قاضی شریک رحمہ اللہ کا تجزیہ سو فیصد (۱۰۰%) درست ہے ان کے مذہب کی بنیادی روایات اکثر وضع کے قبیل سے ہیں جو ان کی مذہبی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

معروف محدث امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''یکتب عن کل صاحب بدعة اذا لم یکن داعیة إلی الرافضة فانهم یکذبون۔''(۲۴)

''ہر اس بدعتی کی روایت لکھ لیا کرو جو بدعت کی طرف دعوت نہ دیتا ہو مگر رافضیوں سے روایت نہ لکھا کرو کیونکہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔''

الامام المحقق العلامہ حافظ ابن القیم تو ان کے بارہ میں اس نتیجہ پر پہنچے تھے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:۔

''انهم اکذب خلق الله۔''(۲۵)

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ (رافضی) سب سے زیادہ جھوٹ بولتے ہیں۔''

ان محدثین عظام نے شیعہ اور رافضیوں کے بارہ میں مذکورہ خیالات کا اظہار تعصب اور عناد کی بنا پر نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایک چشم دید گواہ کی طرح ان کے کذب کا مشاہدہ کیا تھا جس کا اعتراف خود ارباب شیعہ نے بھی کیا ہے۔

امام حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے رافضیوں کے ایک شیخ نے بتایا کہ:۔

''کانوا یجتمعون علی وضع الاحادیث۔''(۲۶)

''وہ حدیث کے وضع پر جمع ہوتے تھے۔''

یعنی یہ ایک یا دو کا معاملہ نہیں تھا بلکہ وضع حدیث کے بارہ میں ان کی سوچ اور کردار اجتماعی ہے۔ حافظ ابن حبان نے بھی ایک ایسا واقعہ امام عبد اللہ بن یزید مقری کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ اہل بدعت میں سے ایک آدمی نے بدعت سے توبہ کی تو وہ کہنے لگا:۔

۲۴- میزان الاعتدال ص ۲۸ ج ۱۔ ۲۵- المنار المنیف ص ۵۲۔ ۲۶- تدریب الراوی ص ۲۴۱ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انظروا هذا الحديث عمن تاخذونه فانا كنا اذا رأينا رأيا جعلنا له حديثاً۔"(۲۷)

"تم حدیث قبول کرتے وقت تحقیق کیا کرو ہم جب کوئی راے قائم کرتے تو اس کے لئے حدیث وضع کر لیے تھے۔"

ابن ابی الحدید کا شمار معتدل اور محققین شیعہ میں سے ہے وہ بھی وضع حدیث کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ان اصل الكذب فى حديث الفضائل جاء من جهة الشيعة۔"(۲۸)

"بلا شبہ فضائل کی حدیث میں اصل جھوٹ شیعہ کی طرف سے آیا ہے۔"

وضع کا خطرناک انداز

ویسے تو شیعہ حضرات نے ہر پہلو سے روایات وضع کی ہیں مگر ان کے وضع کا ایک نہایت خطرناک انداز ہے وہ یہ کہ یہ کسی ایسے واقعہ کو لیتے ہیں جو لوگوں میں پہلے ہی مشہور ہوتا ہے پھر اس کے ساتھ ایسے کمال طریقہ سے جھوٹ کی آمیزش کرتے ہیں جس سے گمان ہوتا ہے کہ واقعہ بالکل درست ہے چنانچہ دورِ قریب کے معروف محقق علامہ محبّ الدین الخطیب ان کی اس تلبیسانہ چال کو طشت از بام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انهم كانوا يعمدون الى حادثة وقعت بالفعل فيورد دون منها ما كان يعرفه الناس ثم يلصقون بها لصيقا من الكذب والافك يوهمون انه اصل الخبر ومن جملة عناصره۔(۲۹)

"رافضی ایک ایسے واقعہ کو لیتے ہیں جو لوگوں میں پہلے سے مشہور ہوتا ہے پھر اس واقعہ کے ساتھ جھوٹ ملا دیتے ہیں جس سے وہم ہوتا ہے کہ انہوں نے جو اپنی طرف سے آمیزش کی ہے وہ بھی اصل واقعہ میں سے ہے۔"

موصوف کا ان کے بارہ میں یہ تبصرہ بڑا پر مغز ہے جس سے رافضیوں کے وضع حدیث کے انداز پر بخوبی روشنی پڑتی ہے اس کی مثالیں دیکھنی ہوں تو ایسے واقعات جو حدیث کی معروف کتابوں میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہیں کو ان کی کتابوں میں سے ملاحظہ کریں تو آپ ان میں بعد المشرقین پائیں گے غدیر خم کا واقعہ ہی لیجئے جس کو انہوں

۲۷- تدریب الراوی ص۲۴۱۔ ۲۸- شرح نہج البلاغہ ص۱۳۴ ج۲۔ ۲۹- حملۃ رسالۃ الاسلام ص۳۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک لمبی چوڑی داستان بنا دیا ہے اس طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ دیکھ لیں اس پر داستان کا رنگ کتنا غالب ہے کہ اصل حقیقت پرائی ہو کر رہ گئی ہے۔

مقدار وضع

انہوں نے کتنی مقدار میں روایات وضع کی ہیں اس کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے ہاں البتہ وہ اتنی زیادہ مقدار میں ہیں شاید ان کا کما حقہ علم وضع کرنے والوں کو بھی نہ ہو، تاہم یہ بات یقینی ہے کہ ان کی وضع کردہ روایات کی تعداد دیگر فرقوں کی موضوع روایات کی تعداد سے کئی گناہ زیادہ ہے جس قدر انہوں نے اس میدان میں پیش قدمی کا مظاہرہ کیا ہے اس میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں ہے حافظ ابن القیم فرماتے ہیں:۔

"وما وضعه الرافضة فی فضائل علی فاکثر من ان یعد۔"(۳۰)

''رافضیوں کی فضائل علی رضی اللہ عنہ میں وضع کردہ روایات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ جو گنی نہیں جاسکتیں۔

حافظ ابو یعلی خلیلی نے ان کی وضع کردہ روایات کا ایک محتاط اندازہ یوں بیان فرمایا ہے:۔

"وضعت الرافضة فی فضائل علی واهل البیت نحو ثلاث مائة الف حدیث۔"

''ان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کی فضیلت میں موضوع روایات کی تعداد تقریباً تین لاکھ ہے۔''

امام ابن القیم مذکورہ تعداد پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ولا تستبعد هذا فانك لو تتبعت ما عندهم من ذلك لوجدت الامر كما قال"(۳۱)

''آپ اس تعداد کو بعید از قیاس نہ سمجھیں اس بارہ میں ان کے پاس جتنی روایات ہیں اگر آپ ان کی تتبع اور جستجو کریں تو معاملہ ایسے ہی پائیں گے جیسا کہ حافظ خلیلی نے فرمایا ہے۔''

حافظ خلیلی رحمہ اللہ نے مذکورہ تعداد صرف فضائل کی بیان کی ہے اگر اس کے ساتھ ان روایات کو بھی شامل کیا جائے جو مثالب صحابہ رضی اللہ عنہم میں انہوں نے وضع کی ہیں تو تعداد یقیناً دوگنا زیادہ ہو جائے گی کیونکہ انہوں نے جیسے اہل بیت کے فضائل میں دل کھول کر روایتیں گھڑی ہیں اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قدغن اور عیب لگانے کے لئے

۳۰۔ المنار المنیف ص۱۱۶۔ ۳۱۔ المنار المنیف ص۱۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس بارہ میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا۔

پھر حافظ خلیلی رحمۃ اللہ علیہ کا تین لاکھ کا اندازہ چوتھی صدی ہجری کے آخر کا ہے ان کے بعد کے ہزار سالہ دور میں روافض نے جس قدر موضوع روایات کے انبار لگائے ہیں وہ پہلے چار سو سالہ دور سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں کیونکہ ان حضرات میں وضع حدیث کی رفتار میں کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ قدرے پہلے سے بھی زیادہ تیز ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے ان کی چند عزائی مجالس سنی ہیں اور یوں محسوس کیا ہے کہ ان کے ذاکروں اور مجتہدین کے ہاں صحیح واقعات وروایات کو کوئی اہمیت ہی نہیں فضائل ومصائب میں نوے فیصد جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے اور یہ ایسا کیوں نہ کریں جھوٹ سے کام لینا تو ان کے دین اور مذہب کا ایک حصہ ہے جو ان کے نزدیک کار ثواب ہے اور فی الحقیقت یہی بات ہے جیسا کہ اس پارٹی کے ایک فرد میسرہ بن عبد ربہ نے احادیث روایت کیں تو امام عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت کیا تیرے پاس یہ احادیث کہاں سے آ گئی ہیں۔ وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کو ترغیب دلانے کے لئے گھڑی ہیں جب اس کی موت کا وقت قریب آ پہنچا تو اس سے پوچھا گیا کیا تو اچھے ظن کے ساتھ ہے؟ وہ کہنے لگا اچھا ظن کیوں نہ ہو جبکہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی منقبت اور فضیلت میں (۷۰) روایات گھڑی ہیں۔ (۳۲)

۲- اہل سنت

شیعہ و روافض کے مقابلہ میں بعض سنی حضرات نے بھی فضائل خصوصاً حضرات خلفاء راشدین ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ رضی اللہ عنہم کے بارہ میں یہ روایات وضع کی تھیں جن کا مقصد شیعہ حضرات کا رد یا مقابلہ تھا جیسا کہ شیعہ حضرات نے یہ روایت گھڑی کہ "اذا رایتم معاویہ یخطب علی منبری فاقتلوہ" تو کسی نادان سنی نے اس کے مقابلہ میں روایت گھڑی "اذا رایتم معاویة علی منبری فاقبلوہ"۔

اہل سنت میں سے وضع کے مرتکب وہی لوگ ہیں جن کی ثقاہت اور عدالت پر محدثین نے کبھی گواہی نہیں دی بلکہ ایسے لوگوں کو بھی عام کذابین اور وضاعین کی صف میں ہی سمجھا تھا محدثین کرام نے جیسے اہل شیعہ کے کذابوں کا کھوج لگایا تھا ایسے ہی اہل سنت میں سے کذابین وواضعین کو بھی لوگوں کے سامنے طشت از بام کیا تا کہ لوگ ان

۳۲- تدریب الراوی ص ۲۳۹ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام نہاد اہل سنت سے بھی ہوشیار رہیں کیونکہ وضع حدیث کا مرتکب خواہ شیعہ ہو یا سنی جرم دونوں کا ایک جیسا ہی ہے اس لئے محدثین کرام نے بغیر کسی پرواہ کے ہر اس شخص پر وضع اور افترا کا حکم صادر فرمایا جس نے بھی وضع حدیث کا ارتکاب کیا تھا اور اس بارہ میں کسی جانبداری یا مداہنت کا مظاہرہ نہیں کیا جو محدثین کی امانت وثقاہت اور عدالت کا بیّن ثبوت ہے۔

۳- زنادقہ

زندیق کی جمع زنادقہ ہے حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے ان کی تعریف ایسے کی ہے:۔

''یہ وہ لوگ ہیں جو بے دینی اور کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ان کا ایمان نہیں یہ مختلف شہروں میں اہل علم کے بھیس میں داخل ہوتے ہیں اور ثقہ علماء کے نام پر روایات وضع کرتے ہیں ان کا مقصد لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا ہے یہ خود بھی گمراہ ہیں اور عام لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ثقہ لوگ ان سے روایات سنتے ہیں پھر وہ آگے لوگوں میں روایت کر دیتے ہیں جس سے وہ روایتیں لوگوں میں پھیل جاتی ہیں۔[۳۳]

دراصل ایسے لوگوں کا مقصد اسلام کے نام پر لوگوں میں الحاد اور بے دینی پھیلانا ہوتا ہے اس کے لئے وہ بہروپیوں کا انداز اختیار کرتے ہیں لوگوں میں اثر ورسوخ پیدا کرکے پھر ان کو گمراہ کرتے ہیں ان لوگوں کی آج بھی کافی تعداد موجود ہے گو طریقہ کار مختلف ہوگیا ہے یہ لوگ اپنی بے دینی کی وجہ سے بسا اوقات موخوذ بھی کیئے جاتے اور کئی ایک کو حکومت وقت نے قتل جیسی سزائیں بھی دیں ان میں مشہور زندیق بیان بن سمعان اور مغیرہ بن سعید تھا مؤخر الذکر جادوگر ماہر شعبدہ باز تھا۔ ان دونوں کو امیر خالد بن عبداللہ قسری نے قتل کرکے آگ میں جلا دیا تھا۔[۳۴]

تعداد وضع

شیعہ حضرات اور زنادقہ کا مشن قریب قریب ایک تھا کہ لوگوں کو اصل دین سے منحرف کرکے بے دینی کے سیلاب میں بہا دیا جائے اس لئے یہ حضرات بھی وضع حدیث میں شیعہ کے طریق کار پر چلے جس طرح انہوں نے

۳۳- کتاب المجروحین ص ۶۳ ج ۱۔ ۳۴- کتاب المجروحین ص ۶۳ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت روایات کے انبار لگائے تھے اسی طرح زنادقہ نے بھی اس میں کوئی کمی نہیں کی گو ان کی روایات کی تعداد شیعہ کی تعداد سے کم ہی رہی ہیں مگر پھر بھی انہوں نے جو روایات وضع کیں وہ ہزاروں کی تعداد میں تھی۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ایک زندیق کے قتل کا حکم جاری فرمایا جس پر وہ زندیق خلیفہ سے کہنے لگا آپ کو میرے قتل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ خلیفہ فرمانے لگے لوگ تیرے شر سے محفوظ ہو جائیں گے وہ کہنے لگا آپ ان ہزاروں روایتوں کا کیا حل کریں گے جو میں نے خود گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی ہیں ان میں ایک لفظ بھی رسول اللہ ﷺ کا نہیں ہے خلیفہ فرمانے لگے:۔

تو ابو اسحٰق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک سے کہاں بھاگ کر جائے گا وہ تیری روایات کو جھانتی میں ڈال کر ان کا ایک ایک حرف نکال لیں گے۔ (۳۵)

اسی طرح خلیفہ مہدی نے اس دور کے زنادقہ کے سرغنہ عبد الکریم بن ابی العوجاء کو گرفتار کر کے سولی پر چڑھانے کا حکم جاری کیا تو اس وقت عبد الکریم نے اقرار کیا کہ میں نے چار ہزار حدیثیں گھڑی ہیں جن میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال سے بدلا ہے۔ (۳۶)

امیر المومنین خلیفہ مہدی فرماتے ہیں:۔

"اقر عندی من الزنادقة انه وضع اربعمائة حديث فهی تجول فی ايدی الناس۔" (۳۷)

"ایک زندیق نے میرے پاس اقرار کیا کہ میں نے چار سو حدیثیں گھڑی ہیں جو عام لوگوں میں مشہور ہو چکی ہیں۔"

ان واقعات سے واضح ہو جاتا ہے کہ زنادقہ نے بڑی کثرت سے حدیثیں وضع کر کے لوگوں میں پھیلا دی تھیں۔ محدثین کرام نے انکی وضع کردہ روایات کا کھوج لگانے کی جستجو اور کوشش فرمائی تھی امام حماد بن زید رحمہ اللہ جو دوسری صدی ہجری کے مشہور ثقہ محدث ہیں ان کی تحقیق کے مطابق زنادقہ نے بارہ ہزار روایتیں وضع کی ہیں۔ (۳۸)

یہ تعداد تو دوسری صدی ہجری کی ہے بعد کی تعداد کا تو اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے کہ ان دشمنان اسلام نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے رسول ﷺ اور اسلام کی طرف کتنے ہزار جھوٹ منسوب کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

۳۵- تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۲۲۳۔ ۳۶- میزان الاعتدال ص ۶۴۴ ج ۲۔ ۳۷- الکامل ص ۱۶۲۔ ۳۸- کتاب الضعفاء عقیلی ص ۱۴ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- سیاسی گروہ

بنو امیہ اکے آخری دور میں جب کہ خلافت کے محل میں دراڑیں پڑ رہی تھیں ایک منظم سیاسی گروہ میدان میں کودا جن کے پیش نظر حکومت اسلامیہ کو خانوادہ اموی سے کسی دوسرے کی طرف منتقل کرتا تھا اس کے لئے انہوں نے اولاً زمین دوز تحریک کا آغاز کیا اور اس کے لئے مختلف قسم کے محاذ زیر نظر رکھے ان میں ایک محاذ یہ تھا کہ لوگوں کو حکومت وقت کے خلاف مشتعل کیا جائے حج کے موقعہ پر جب عالم اسلام کے اطراف واکناف سے لوگ جمع ہوتے تو یہ اپنی کوششیں تیز کر دیتے اس طرح انہوں نے اپنے مشن کو کافی حد تک کامیابی سے ہمکنار کیا اور ۱۲۷ھ کو اس پارٹی کے سرغنہ ابو مسلم خراسانی نے اموی خلافت کے خلاف اعلان بغاوت کر دیا جس سے ان کی حکومت سے ترک وتازی شروع ہوگئی ابھی پانچ سال کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ ۱۳۲ھ میں اموی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ ان کی اس کامیابی کے پیچھے دیگر اسباب کے ساتھ ایک اہم سبب اموی خاندان کے خلاف نفرت اور اہل بیت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار جس کو انہوں نے پورے منصوبہ کے ساتھ بنو امیہ کے خلاف اور بنو عباسیہ کے فضائل ومناقب میں کثیر تعداد میں روایات وضع کیں۔ جس سے لوگ ان کے حب اہل بیت کے دلفریب نعرہ میں آ گئے نتیجہ اموی حکومت کے خاتمہ اور بنو عباسیہ کی حکومت کے قیام میں نکلا بنو امیہ کی خلافت کے رد میں اور بنو عباسیہ کے اقتدار کے حق میں جتنی روایات ہیں وہ سب اسی دور میں وضع کی گئیں۔

امام ابن القیم ان روایات کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"کل حدیث فی ذم بنی امیة فهو کذب۔ و کذا کل حدیث فی ذکر الخلافة فی ولد العباس فهو کذب۔"(۳۹)

"ہر وہ حدیث جو بنو امیہ کی مذمت میں ہے وہ جھوٹ ہے۔ اسی طرح ہر وہ حدیث بھی جھوٹی ہے جس میں بنو عباسیہ کی خلافت کا ذکر ہے۔"

۵- واعظین وخطباء حضرات

وضع حدیث میں واعظین اور خطباء حضرات کا بھی بڑا ہاتھ ہے ان حضرات نے بھی اس منحوس امر میں بڑی

۳۹- المنار المنیف ص ۱۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرمجوشی سے حصہ لیا ان کا مقصد عوام میں شہرت، طلب جاہ اور حب الدنیا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر لوگوں کے دلوں میں اپنی خطابت کا سکہ بٹھانا ہے تاکہ لوگ انکی طرف جھک جائیں یہ بڑے ماہر اور زیرک نبض شناس اور نفسیات کے ماہر ہوتے ہیں لوگوں کی چوائس اور رغبت کے مطابق سامان مہیا کرتے ہیں اور اس کے لئے ایسے واقعات لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں جو بڑے دلفریب اور خوش کن دلچسپ ہوتے ہیں ان کے بیان کردہ واقعات میں غرابت اور ندرت ہوتی ہے جنہیں لوگ بڑی دلچسپی سے سنتے ہیں اور عش عش کر کے داد تحسین دیتے ہیں اور ایسی حیران کن روایات پیش کرتے ہیں جن سے لوگ ان کی علمیت کے قائل ہو جاتے ہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنوی ان حضرات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"قوم حملهم على الوضع قصد الاغراب والاعجاب وهو كثير في القصاص والوعاظ الذين لا نصيب لهم من العلم ولا حظ لهم من الفهم۔"(۴۰)

"ایسے لوگ جن کو وضع حدیث پر عجیب وغریب واقعات بیان کرنے نے ابھارا یہ بہت سے قصہ گو اور واعظین حضرات ہیں جن کا علم اور فہم سے کوئی حصہ نہیں۔"

واعظین اور قصہ گو حضرات کی موضوع روایات کا سلسلہ تابعین کے آخری دور میں شروع ہوا اور آج تک جاری ہے اور آئندہ بھی رکنے کا کوئی امکان نہیں۔

یہ حضرات جھوٹی روایات پھیلانے میں زنادقہ اور شیعہ حضرات سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ عوام کا ان پر اندھا اعتماد ہوتا ہے ان کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو لوگ دین اور سچ سمجھتے ہیں حافظ ابن حبان ان کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"قصہ گو حضرات خود روایات وضع کر کے پھر ان کو ثقہ راویوں کے نام سے روایت کر دیتے ہیں تو سننے والا وقتاً فوقتاً ان سے حسب تعجب روایات لیتا ہے جس سے وہ لوگوں کے ہاتھوں لگ جاتی ہیں اور لوگ ان کو آپس میں مشہور کر دیتے ہیں۔ پھر ان کے کچھ واقعات بیان کر کے تین صفحات کے بعد فرماتے ہیں:۔

جب یہ لوگ جامع مسجد قبائل کی محافل اور جاہل عوام میں ہوتے ہیں تو بلا خوف وخطر کسی کی پرواہ کیئے بغیر بڑی جسارت اور ڈھٹائی سے حدیث وضع کر کے ثقہ راویوں کے نام سے روایت کرتے ہیں تو سننے والا تعجب کی بنا پر اسے

۴۰- الآثار المرفوعہ ص ۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے روایت کر دیتا ہے جس سے وہ روایت لوگوں میں پھیل جاتی ہے۔[41]

امام ابن حبان نے ان کے وضع کا جو انداز بیان فرمایا ہے اگر آپ اس کا نمونہ ملاحظہ کرنا چاہیں تو خطبات کے موضوع پر مارکیٹ میں آئی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کریں آپ پر ساری حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ ہم نے بھی اپنی زندگی کے بیالیس سالہ دور میں بڑے قریب سے ہر فرقے کے خطباء حضرات کو سنا ہے چند ہی ایسے افراد سنے ہیں جن کا خطاب ضعیف اور من گھڑت روایات سے پاک ہوگا ورنہ اکثر نامور خطباء تو صرف لوگوں کے ذوق کو سامنے رکھتے ہیں اور ایسی چیزیں بیان کرتے ہیں جن سے عوام خوش ہو کر ان کے حق میں نعرے لگائیں فلاں مولانا زندہ باد جس سے اسلام کی تبلیغ تو شاید کم ہوتی ہے اور خطباء کا مقصد زیادہ پورا ہوتا ہے۔

پھر یہ بھی بلا تردد کہا جا سکتا ہے کہ علماء راسخین کی نسبت عوام میں ان کی مقبولیت بہت زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عوام کا رجحان علماء کی طرف کم اور خطباء کی طرف زیادہ ہے۔ کیونکہ ان کی نظر میں عالم وہ ہوتا ہے جو بڑے جوش کا مقرر ہو جس کی عام سی ایک مثال یہ ملاحظہ فرمائیں کہ:۔

امام ابو حنیفہ کے دور میں زرعہ نامی مشہور قصہ گو خطیب تھا امام صاحب کی والدہ محترمہ کو ایک مسئلہ پیش آ گیا جس کا حل حضرت امام صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کو بتا دیا۔ مگر وہ اس پر مطمئن نہ ہوئی اور کہنے لگی میں تو زرعہ سے فتوی پوچھوں گی۔ امام صاحب اپنی والدہ کو زرعہ کے پاس لے آئے اور فرمانے لگے یہ میری والدہ ہیں جو فلاں مسئلہ کے بارہ میں آپ سے فتوی دریافت کرنے کے لئے آئی ہیں زرعہ کہنے لگا آپ خود ہی ان کو فتوی دے دیں آپ تو مجھ سے بڑے عالم ہیں امام صاحب فرمانے لگے میں تو اس بارہ میں ان کو ایسے فتوی دیا ہے مگر وہ میرے فتوی کو تسلیم نہیں کرتیں زرعہ کہنے لگا ابو حنیفہ کا فتوی درست ہے تب مطمئن اور راضی ہو کر واپس لوٹیں۔[42]

ایسے ہی ایک واقعہ راقم الحروف کے مشاہد میں آیا غالباً ۱۹۸۴ء کی بات ہے جامعہ رحمانیہ فاروق آباد کی سالانہ کانفرنس ہو رہی تھی نماز عصر کے بعد ایک کمرہ میں چند علماء کرام تشریف فرما تھے اور راقم بھی وہاں موجود تھا ایک آدمی آیا اور میرے پاس بیٹھ گیا وہ کہنے لگا میں ضلع سرگودھا سے ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت بغیر چیخ مارے مر جائے تو کیا اس کو غسل دینا چاہیئے یا نہیں؟

میں نے حضرت شیخ العلامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ جھال خانوالے فیصل آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۱- کتاب المجروحین ص ۸۵ و ص ۸۸۔

۴۲- کتاب القصاص والمذکرین ص ۱۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ ہماری جماعت کے بہت بڑے عالم ہیں آپ ان سے مسئلہ دریافت کریں۔ وہ کہنے لگا نہیں میں تو فلاں صاحب (ایک نامور خطیب کا نام لیا) سے پوچھنے آیا ہوں ہم تو اسے بڑا عالم مانتے ہیں وہ صاحب بھی مجلس میں موجود تھے اتنی بات کہہ کر وہ ان کے قریب پہنچ گیا اور ان سے مسئلہ بیان کر دیا اتفاق یہ ہوا کہ وہ حضرت صاحب اس سائل کو مطمئن نہ کر سکے اور فرمانے لگے آپ ڈاک کا پتہ مجھے دے دیں میں فلاں مفتی صاحب سے پوچھ کر جواب آپ کو خط کے ذریعہ ارسال کر دوں گا۔

اس قسم کے واقعات روزانہ وقوع پزیر ہوتے رہتے ہیں جن سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ عوام میں بڑی مقبولیت کے حامل ہوتے ہیں اگر کوئی عالم ان کی جہالت سے پردہ اٹھانا چاہے تو وہ الٹا عوام کے غیظ وغضب کا شکار ہو جاتا ہے جس کی تاریخ اسلام کے اوراق میں متعدد مثالیں موجود ہیں، اس بارہ میں امام شعبی سے ایک واقعہ پیش آیا جس کو آپ ان کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں:۔

''میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بڑے بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کی داڑھی بڑی گھنی تھی لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے اور وہ لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھے فلاں صاحب نے فلاں صاحب سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''ان الله خلق صورين له فی كل صور نفختان نفخة الصعق و نفخة القيامة''

''اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کئے ہیں ہر صور میں دو نفخے ہونگے ایک نفخہ موت کا اور دوسرا نفخہ قیامت کے قائم ہونے کا۔''

امام شعبی فرماتے ہیں اس کی یہ روایت سن کر مجھ سے صبر نہ ہو سکا میں نے نماز ہلکی کی اور سلام پھیر کر کہا اے بوڑھے ایسی غلط بیانی سے اللہ کا خوف کرو اللہ تعالیٰ نے تو صرف ایک ہی صور پیدا کیا ہے اور دو نفخے ایک نفخہ موت کا ہے اور دوسرا نفخہ قیامت کا ہے وہ مجھے کہنے لگا اے فاجر مجھے فلاں نے یہ حدیث بیان کی ہے اور تو اس کو رد کرتا ہے یہ کہہ کر اس نے اپنا جوتا اٹھایا اور مجھے دے مارا بس پھر کیا تھا لوگ بھی مجھے مارنے پیٹنے لگے اور اس وقت تک وہ مارنے سے نہ رکے جب تک کہ میں نے ان سے قسم اٹھا کر اقرار نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیس صور پیدا کئے ہیں اور ہر صور میں ایک نفخہ ہے۔ (۴۳)

۴۳- الموضوعات الکبیر ص ۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ جعفر بن حجاج موصلی فرماتے ہیں ہمارے پاس موصل شہر میں محمد بن عبد اللہ سمرقندی آیا اور اس نے منکر حدیثیں روایت کرنا شروع کر دیں شیوخ کی ایک جماعت اس کے پاس جمع ہوگئی اور ہم بھی اس کے پاس گئے تاکہ اس کی بیان کردہ روایات کی تردید کریں جب ہم پہنچے تو وہاں لوگوں کا بہت بڑا مجمع لگا ہوا تھا سمرقندی نے ہمیں دور سے آتے دیکھ لیا اور اس نے محسوس کیا کہ یہ میری تردید کر دیں گے (چور کے پاؤں نہیں ہوتے) تو اس نے فی الفور یہ روایت سنا دی کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے عوام کے خوف کی وجہ سے ہم اس تک جانے کی جسارت نہ کر سکے اور واپس لوٹ آئے۔ (۴۴)

آج بھی ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کہ کسی خطیب کی غلط بات پر تنقید کرنے والے کو عوام معاف نہیں کرتے امام ابن جوزی نے شاید انہی حالات کے پیش نظر فیصلہ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جاہل عوام کے وجد اور شوق کو ذریعہ بناتے ہیں نتیجتاً بہت سے مفاسد اور بدعتیں جنم لیتی ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"ثم ما زالت بدعهم تزيد في تفاقم الامر فاتوا بالمنكرات في الافعال والاقوال والمقاصد" (۴۵)

"ان کی بدعات ترقی پزیر ہیں جن میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے یہ اپنے افعال اور اقوال اور مقاصد میں منکرات کو لے آتے ہیں۔"

بلا شبہ عوام میں اکثر بدعات اور دین کے نام پر غیر شرعی امور پھیلانے میں ان کا بہت بڑا دخل ہے امام ابن جوزی اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ لوگ عام طور پر جاہل ہوتے ہیں اور لاعلمی کی بنا پر اپنی تحریروں میں من گھڑت روایات درج کر دیتے ہیں۔

نیز بسا اوقات کوئی من گھڑت روایت سنی جس کے من گھڑت ہونے کا انہیں علم نہیں ہوتا (کیونکہ اس شعبہ میں تحقیق کی ضرورت نہیں) اسے بغیر تحقیق کے لوگوں کے سامنے بیان کر دیا بسا اوقات امام حسن بصری اور سری سقطی کے کلام کو حدیث رسول بنا کر پیش کر دیا۔ (۴۶)

امام احمد بن حنبل نے شاید اس بنا پر ان کے بارہ میں تجزیہ فرمایا ہے کہ:۔

۴۴۔ الموضوعات الکبیر ص ۱۸۔ ۴۵۔ کتاب القصاص والمذکرین ص ۹۳۔ ۴۶۔ کتاب القصاص ص ۱۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قصہ گو تمام لوگوں سے زیادہ جھوٹے ہیں۔''(۴۷)

اور ان کے بارہ میں یہی تجزیہ محمد بن کثیر صنعانی کا ہے فرماتے ہیں:۔

''هم اكذب الخلق على الله وعلى انبيائه۔''(۴۸)

''یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور انبیاء پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھتے ہیں۔''

انہیں اسباب وحالات کی بنا پر محدثین کرام نے ان حضرات پر بھی کڑی نظر رکھی ہے تاکہ دین ان کی دست درازیوں سے محفوظ رہے ابو الولید طیالسی فرماتے ہیں میں امام شعبہ کے ساتھ تھا ان سے ایک نوجوان نے کسی حدیث کے بارہ میں استفسار کیا تو امام شعبہ فرمانے لگے تو قصہ گو تو نہیں۔ وہ کہنے لگا جی ہاں میں قصہ گو ہوں فرمایا آپ واپس تشریف لے جائیں ہم قصہ گو حضرات سے حدیث بیان نہیں کرتے۔ ابو الولید فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیوں؟ امام شعبہ نے فرمایا:۔

''ياخذون الحديث منا شبراً فيجعلونه ذراعاً۔''(۵۰)

''یہ ہم سے ایک بالشت روایت لیتے ہیں پھر اس کو ایک بازو بنا دیتے ہیں۔''

امام شعبہ رحمہ اللہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اصل روایت میں اپنی طرف سے کئی گنا اضافہ کر دیتے ہیں۔

امام شعبہ کا یہ مشاہدہ حرف بحرف صحیح ہے آپ اپنے اس دور کے نامور اور معروف خطباء اور واعظین کے خطابات کی تحقیق کر کے دیکھ لیں آپ امام شعبہ کے مشاہدہ کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو جائیں گے امام ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''ما افسد على الناس حديثهم الا القصاص۔''(۵۱)

''قصہ گو حضرات نے لوگوں پر حدیث کو کس قدر خراب کر دیا ہے۔''

نوٹ: ایسے خطباء وواعظین جو حقیقۃً دین حق کی تبلیغ خالص قرآن وحدیث کے دلائل سے کرتے ہیں اور تقریر کو لچھے دار بنانے کے لئے ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا نہیں لیتے ان کا ان خطباء سے کوئی تعلق نہیں ہے جن کے بارہ میں آپ نے مذکورہ بالا تصریح ملاحظہ فرمائی ہے۔

۴۷- کتاب القصاص ص ۱۰۰۔ ۴۸- کتاب القصاص ص ۱۰۱۔ ۴۹- کتاب القصاص ص ۱۰۰۔

۵۰- کتاب القصاص ص ۱۰۲۔ ۵۱- کتاب القصاص ص ۱۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶- مقلدین حضرات

وضع حدیث کا ایک اہم سبب تقلید بھی ہے چوتھی صدی ہجری میں تقلید نے جب مسلمانوں کو اپنے گھیرے اور احاطہ میں لے لیا تو مسلمانوں کی اکثریت مستقل طور پر تقلیدی مذاہب میں بھٹ گئی چند ہی لوگ ایسے بچے جنہوں نے کتاب وسنت پر تمسک قائم رکھا اور آراء الرجال پر اپنا مذہب قائم نہ کیا۔ ان تقلیدی مذاہب کی بنیاد آراء الرجال پر رکھی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ افراد کے ذہنوں کے تفاوت سے آراء کا مختلف ہونا بدیہی امر ہے۔ چنانچہ آراء الرجال میں اختلاف کی لہر اٹھی جو امت مسلمہ کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے گئی۔ ہر ایک نے اپنے امام کے قول کو حجت اور حرف آخر مانا اسلام کو اپنے امام کی شخصیت کے ترازو میں تولا اور مخالف کے قول کو غلط قرار دیا جس سے مناقشات اور مناظرات کا میدان گرم ہو گیا بسا اوقات آراء کے درست ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہ ہوتی تھی جس کے لئے انہیں روایات وضع کرنا پڑیں۔ امام ربانی محمد بن علی الشوکانی اس نقطہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ومن اسباب الوضع ما يقع ممن لا دين له عند المناظرة فى المجامع استدلالاً على ما يقوله بما يطابق هواه تنفيقا لجداله وتقويما بمقاله واستطالة على خصمه ومحبة للقلب وطلبا للرياسة وفراراً من الفضيحة"(۵۲)

"وضع کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ مجمع عام میں مناظرے کے وقت جس کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہوتی جس سے وہ اپنے مذہب کے درست ہونے پر استدلال کر سکے تو وہ اپنے جھگڑے اور مقالے کو تقویت دینے اور مخالف پر غلبہ پانے اور دل کی چاہت اور طلب ریاست اور رسوائی سے بچنے کی خاطر روایتیں وضع کرتا ہے۔"

اگر امام شوکانی رحمہ اللہ کے اس حقیقت خیز بیان کی تصدیق مطلوب ہو تو فقہ کی کتابوں کی ورق گردانی کیجئے آپ پر ساری حقیقت کھل جائے گی دور نہ جایئے صرف ھدایہ پر ایک نظر دوڑایئے تو اس میں آپ کو متعدد مقامات ایسے ملیں گے جہاں مخالف کے قول کو رد کرنے کے لئے کسی غیر کے قول کو قولہ علیہ السلام سے تعبیر کیا گیا ہے۔(☆)

امام قرطبی نے فقہاء کے اصول پر بحث کرتے ہوئے فرمایا:۔

"استجاز بعض فقهاء أهل الراى نسبة الحكم الذى دل عليه القياس الجلى

۵۲- الفوائد المجموعہ ص ۴۲۷۔ (☆) اس کے لئے راقم کی کتاب "احادیث ھدایہ احناف کی نظر میں" زیر طبع ہے۔ (گوندلوی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلى رسول الله نسبة قولية فيقولون قال رسول الله كذا ولهذا ترى كتبهم مشحونة۔ تشهد متونها بانها موضوعة تشبه فتاوى فقهاء ولانهم لا يقيمون لها سنداً لبعض فقهاء اهل الرأى۔"(۵۳)

اہل الرائے (احناف) نے اس حکم کی نسبت جس پر قیاس جلی دلالت کرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے کو جائز قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں:۔

"وہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے فرمایا ہے اگر آپ فقہ کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ایسی روایات سے بھری ہوئی ہیں جن کے متن من گھڑت ہونے پر گواہی دیتے ہیں وہ متن اس لئے ان کتابوں میں درج ہیں کہ وہ فقہاء کے فتووں کے موافق مشابہت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان کی سند بھی نہیں پاتے۔"

امام قرطبی کے اس پر مغز تبصرہ کی تائید معروف حنفی محقق مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی کی ہے فرماتے ہیں:۔

"قوم حملهم على الوضع التعصب المذهبى والتجمد التقليدى كما وضع مامون الهروى حديث من رفع يديه فلا صلوة له۔ ووضع حديث من قراء خلف الامام فلا صلوة له۔"(۵۴)

"حدیث ان لوگوں نے بھی وضع کی ہے جن کو مذہبی تعصب اور تقلیدی جمود نے وضع پر ابھارا ہے جیسا کہ مامون ہروی نے یہ روایتیں جو رفع یدین کرے اسکی نماز نہیں۔ ☆ اور جو امام کے پیچھے قرأت کرے اس کی نماز نہیں ☆ وضع کی ہیں۔

(رفع یدین اور قرأۃ فاتحہ خلف الامام کی متواتر احادیث کے مقابلہ میں روایتیں وضع کرنا اللہ کے دین میں کمال درجہ جرأت ہے)۔

۷۔ صوفیہ حضرات

قدامت کے اعتبار سے صوفیہ حضرات کا شمار دوسرے دور والوں کے ساتھ ہے عباسی دور میں فلسفہ اور منطق کی کتابوں کے ترجمہ سے ایک بہت بڑے فتنے کا آغاز ہوا جس سے مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔ وہ یہ کہ مختلف قسم

۵۳۔ الباعث الحثیث ص ۸۵۔ ۵۴۔ الآثار المرفوعہ ص ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نظریات کے اجتماع سے ایک نئے مذہب نے جنم لیا جو اسلام سے کم اور غیر مذاہب سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے یہی مذہب ان لوگوں کا تھا جو بعد میں صوفیہ کے لقب سے ملقب ہوئے ان لوگوں نے اپنے علم وعمل کی بنیاد کتاب وسنت کے برخلاف اپنے اسرار ورموز پر رکھی جسے طریقت کے نام سے موسوم کیا۔ وحی کے مقابلہ میں کشف وخوابوں کو حجت مانا زندہ علماء سے علم حاصل کرنے کے بجائے فوت شدگان سے کسب فیض کا دعوی کیا اور پانچویں صدی ہجری کے بھی بعض کذابوں اور دجالوں کو صحابی رسول تسلیم کیا۔ ویسے اپنے مزعومہ عقیدہ کے اعتبار سے ہر صوفی صحابی ہے وہ جب چاہتا ہے بس ذرا گردن جھکائی (صوفیاء کی اصطلاح میں مراقبے میں گئے) تو رسول اللہ ﷺ سے بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی براہ راست ملاقات کر لی۔

اگر آپ صوفیہ کے اعتقادات پر نظر ڈالیں تو آپ کو گندگی کا بہت بڑا ڈھیر نظر آئے گا طریقت بھی ان کی مذعومہ اصطلاح ہے جس کے اعتبار سے ان کا علم انبیاء علیہم السلام سے بھی بڑھ کر ہے ان کے خیال میں انبیاء تو علم کے ساحل پر رک گئے تھے مگر انہوں نے علم کے سمندر میں غوطہ لگایا ہے خضنا بحرا ووقف الانبیاء بساحله۔

ان لوگوں نے اپنے وجود کو منوانے کے لئے ایک داستان وضع کی پھر اس کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی طرف منسوب کر دیا۔ (☆)

ان حضرات کی موضوع روایات کا دائرہ عقائد اور عبادات میں ترغیب وترہیب تک ہے۔ یہ لوگ ثواب سمجھ کر روایات وضع کرتے تھے بظاہر نیکی کی طرف رغبت مگر نتیجتاً اسلام کی مصفی تعلیم مکدر ہوئی۔

برصغیر میں اعتقادی اور عملی بدعات اکثر انہیں حضرات کی وجہ سے پھیلی ہیں۔ اس کے لئے وضع حدیث میں وہ سب سے سبقت لے گئے ہیں ان کی کتابوں میں صحیح احادیث کا وجود کم ہے اور من گھڑت روایات زیادہ ہیں یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام کے نزدیک ان کی کتابوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے امام ابو زرعہ سے حارث محاسبی کی کتابوں کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:۔

''اس کی کتابوں سے بچو یہ بدعات اور گمراہی کی کتابیں ہیں تم حدیث کو لازم پکڑو تمہیں ضرورت کے مطابق وہاں سے ہی مسائل کا حل مل جائے گا۔

(☆) اس کے لئے دیکھئے راقم کی کتاب ''دین تصوف''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ذہبی امام ابو زرعہ کے اس قول پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''حارث ۲۴۳ھ کو فوت ہوا اگر امام ابو زرعہ متأخرین حضرات کی کتب جیسا کہ قوت القلوب ابو طالب کی بھجۃ الاسرار ابن جھضم کی، حقائق التفسیر سلمی کی دیکھ لیتے تو ان کے حواس گم ہو جاتے اور اگر ابو حامد طوسی کی احیاء العلوم اور غنیۃ شیخ عبد القادر کی اور فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ابن عربی کی دیکھ لیتے تو پھر کیا حالت ہوتی؟(۵۵)

دکتور ضیاء الدین اعظمی نے صوفیہ کی کتابوں پر بڑا سیر حاصل اور جامع تبصرہ کیا ہے فرماتے ہیں:۔

''ولا شك ان الكتب الصوفية احدث فى الامة انواعاً من البدع والخرافات وما ابتلى المسلمون اشد من ابتلائهم بطريق الصوفية وكتبها۔''(۵۶)

''اس میں شک نہیں کہ صوفیوں کی کتابوں نے امت میں بہت سی بدعات اور خرافات کو جنم دیا ہے اور مسلمان ان صوفیوں کے سلسلوں اور کتابوں کی وجہ سے سخت آزمائش میں مبتلا ہوئے ہیں۔''

امام نووی نے بھی ان کو امت کے لئے سخت نقصان دہ قرار دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

''الواضعون اقسام اعظمهم ضرراً قوم ينسبون الى الزهد وضعوه حسبة''(۵۷)

''حدیث وضع کرنے والے کئی قسم کے لوگ ہیں ان میں سب سے زیادہ نقصان دہ وہ لوگ ہیں جو زھد کی طرف منسوب ہیں یہ لوگ وضع حدیث کا دھندہ کار خیر سمجھ کر کرتے تھے۔''

ان کی ضرر کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کا بھی خطباء کی طرح عوام میں بڑا اثر ورسوخ ہے لوگ ان کے ظاہری تزھد اور تورع سے مرعوب ہوتے ہیں ان کی اکثریت جبوں قبوں میں ملبوس شعبدہ بازی کے ماہر ہیں بسا اوقات اپنی شعبدہ بازیوں سے جاہل عوام کو بڑا مبھوت کر دیتے ہیں اور ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا کرتب کرتے ہیں جس سے عوام انکو بڑی کرنی والے اور تصرف والے سمجھتے ہیں حتی کہ حوائج اور مشکلات کے وقت ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ مزاروں میں غیر اللہ کی نذر ونیاز، نداء وپکار اور دیگر غیر شرعی حرکات قوالی، رقص اور حجروں میں مجرے ان کے دم بقدم ہیں۔

عقائد میں خرابی اور شرک وبدعات کا جو رواج ان کے ذریعہ ہوا ہے یا ہو رہا ہے وہ دوسرے واضعین سے نہیں ہوا اس لئے مذکورہ ائمہ کرام کے ان کے بارہ میں تجزیات بالکل درست ہیں ان حضرات نے کتنی تعداد میں روایات

۵۵- میزان الاعتدال ص ۴۳۱ ج ۱۔ ۵۶- دراسات فی الجرح والتعدیل ص ۱۱۲۔ ۵۷- تقریب مع التدریب ص ۲۲۸ ج ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضع کی ہیں ان کا احاطہ طویل سفر ہے البتہ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تعداد جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے ہزاروں سے متجاوز ہے۔

۸- صالحین کی جماعت

بعض صالحین حضرات بھی وضع حدیث کا شکار ہوئے ہیں گو ان کا مقصد روایات وضع کرنا یا لوگوں میں انکو پھیلانا نہیں تھا اور نہ ہی انہوں نے عمداً یہ ارتکاب کیا ہے بلکہ جہالت اور غفلت کی وجہ سے ان سے اس قسم کی روایات کا صدور ہوگیا تھا امام یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں:۔

"لم تر الصالحين في شيء اكذب منهم في الحديث"(۵۸)

''آپ صالحین کو حدیث میں بہت جھوٹ بولنے والے پائیں گے۔''

اس کے قریب قریب امام ابو عاصم نبیل کا مشاہدہ ہے فرماتے ہیں:۔

"ما رأيت الصالح يكذب في شيء أكثر من الحديث"(۵۹)

میں نے صالحین کو حدیث میں سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے پایا ہے۔''

امام مسلم نے اس کی وجہ بیان فرمائی ہے:۔

"يجري الكذب على لسانهم ولا يعتمدون الكذب"(۶۰)

''جھوٹ ان کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے وہ عمداً ایسا نہیں کرتے۔''

ابو عبید نے ابراہیم بن ہراسہ پر کذاب کا اطلاق کیا ہے امام ابن حبان اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"هو من النوع الذي غلب عليهالتقشف والعبادة وغفل عن تعاهد حفظ الحديث حتى صار كانه يكذب"(۶۱)

''ان پر پراگندگی اور عبادت کا غلبہ تھا جس کی وجہ سے حدیث یاد کرنے سے غافل ہو گئے اور ایسے ہو گئے جیسا کہ جھوٹ بولتے تھے۔''

اسی طرح عباد بن کثیر اپنے دور کے نہایت صالح بزرگ تھے مگر حدیث ان کا فن نہیں تھا اور لاعلمی کی وجہ سے

۵۸- مسلم ص ۱۴ ج ۱۔ ۵۹- کامل ص ۱۵۱ ج ۱۔ ۶۰- مسلم ص ۱۴ ج ۱۔ ۶۱- کتاب المجروحین ص ۱۱۱ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے موضوع حدیثیں روایت کر دیں۔(۶۲)

ان کی ایسی غفلت کی وجہ سے محدثین کرام نے ان سے روایات لیتے وقت سخت احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ ایسے لوگوں کے ذریعہ لوگوں میں روایات پھیلنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ یہ لوگوں کی نظروں میں قابل احترام ہوتے ہیں اور لوگ ان کے زھد اور ورع کی وجہ سے ان کی صدق وامانت پر اعتماد کرتے ہیں امام مالک حقیقت افزوں تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لا یوخذ العلم من اربعة ویوخذ ممن سوی ذلك والنوع الرابع هو رجل له فضل وصلاح وعبادة ولكنه لا یعرف ما یحدث"(۶۳)

''چار قسم کے آدمیوں سے علم حاصل نہ کیا جائے اور ان کے علاوہ باقی لوگوں سے لے لیا جائے ان میں چوتھا آدمی وہ ہے جو فضل اور صلاح اور عبادت کا خوگر ہے مگر جو حدیث بیان کرتا ہے اسے اسکی تحقیق نہیں ہوتی۔''

حافظ ابن مندہ فرماتے ہیں:۔

"اذا رأیت فی حدیث حدثنا فلان الزاهد فاغسل یدك منه"(۶۴)

''جب تم حدیث کی سند میں کسی زاہد راوی کو دیکھو تو اس حدیث سے اپنے ہاتھ دھولو۔''

حافظ ابن رجب فرماتے ہیں:۔

"هولاء المشتغلون بالتعبد"

''یہ لوگ عبادت میں مشغول تھے حدیث کی حفاظت کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے جس کی وجہ سے ان کی روایات میں وہم غالب آ گیا موقوف کو مرفوع اور مرسل کو متصل روایت کر دیا۔''(۶۵)

گویا کہ محدثین نے ان کی دیانت پر انگشت نمائی نہیں کی بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ حدیث ان کا فن نہیں تھا کہ وہ حدیث کی کما حقہ حفاظت کر سکتے بنا بریں انہوں نے بغیر تحقیق وتفحص کے حدیثیں روایت کر دیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی روایات میں جھوٹ جیسی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اس جیسی خرابیوں کو دیکھ کر محدثین کرام نے ان کے بارہ میں احتیاط کی اور ان کی خرابیوں کو واضح کرنا اپنا منصب سمجھا۔

۶۲- تہذیب التہذیب ص۱۰۰ ج۵۔
۶۳- دراسات فی الجرح والتعدیل ص۱۱۱۔
۶۴- شرح علل الترمذی ص۱۱۵۔
۶۵- شرح علل الترمذی ص۱۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام عبد الرحمٰن بن مھدی فرماتے ہیں میں نے شعبہ، ابن مبارک، ثوری اور مالک رحمہم اللہ سے متھم بالکذب راوی کے بارہ میں پوچھا تو وہ فرمانے لگے انشرہ فانه دین۔(٦٤)

''اس کو عوام کے سامنے نشر کرنا چاہیئے کیونکہ روایت حدیث دین ہے۔''

امام حماد بن زید فرماتے ہیں ہم نے امام شعبہ سے ابان بن ابی عیاش کے بارہ میں پوچھا کیا اس کی عمر اور اہل خانہ کی توقیر کے تحت اس کی عیب جوئی سے رک جانا چاہیئے فرمانے لگے:۔

"لا یحل الکف عنه لانه الامر دین"(٦٤)

''رکنا حلال نہیں اس لئے کہ حدیث دین ہے۔''

۹- بدعتی اور قبوری حضرات

بدعت اسلام میں نا پسندیدہ اور شنیع امر ہے جب سے اسلام میں بدعات کا پھیلاؤ ہوا ہے بہت سے مفاسد نے جنم لیا ہے اکثر احادیث اور سنت صحیحہ متروک ہو کر رہ گئی ہیں بدعتی کے پاس بدعت کے جواز کے لئے دلیل تو ہوتی نہیں جس کی بنا پر اسے لایعنی اور من گھڑت روایات کا سہارا لینا پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان حضرات سے اسلام کو بڑا نقصان پہنچا ہے اور اب حالت تو یہ ہو گئی ہے کہ ان کی لغویات اور بدعات کو اصل اسلام سمجھا جانے لگا ہے ان حضرات کا زیادہ تر تعلق عجمی علاقوں سے ہے عوام سے ان کا رابطہ پیری مریدی کی سطح پر قائم ہے ان میں جو پیری کے مقام پر فائز ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بڑی کرنی والے بلکہ صفات الٰہی کے حامل ہیں۔ استمداد، حاضر وناظر، علم غیب نور، اور دیگر شرکیہ عقائد ان کے ایجاد کردہ ہیں۔

ان لوگوں نے غلو کو بہت رواج دیا ہے اور عقیدت کے رنگ میں ہر قسم کے خرافات کو جائز قرار دیے دیتے ہیں انبیاء علیہ السلام کو مافوق الفطرت ہستیاں کہتے ہیں اور اپنے پیروں کے بارہ میں ان کے خیالات غلو اور مبالغہ امیزی پر مبنی ہیں جن کو بقاعدہ اس پروگرام کے تحت عوام میں پھیلایا گیا ہے۔

برصغیر میں ان لوگوں کا کردار بڑا گھناؤنا اور اسلام شکن رہا ہے اہل سنت کے ٹائیٹل اور لیبل پر شیعیت کے لئے کام کیا ہے آج عوام میں جتنی شیعیت طرز کی روایات پھیلی ہوئی ہیں وہ ان حضرات کی مرہون منت ہیں۔

٦٦- التمہید شرح مؤطا ص ٤٧ ج ١۔ ٦٧- التمہید ص ٤٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاروں کے طواف اور نذر ونیاز ان لوگوں کا بنیادی عقیدہ ہے بلکہ پیر حضرات کی معیشت ہی مزاروں سے منسلک ہے ظاہر ہے ایسے خرافات کی اسلام میں تو قطعاً گنجائش نہیں مگر ان حضرات نے اپنا کاروبار چلانے کے لئے موضوع روایات کا سہارا لیا ہے امام ابن القیم فرماتے ہیں:۔

"ولا ریب ان الحامل لهولاء علی هذا الغلو انما هو اعتقادهم انه یکفر عنهم سیآتهم ویدخلهم الجنة وکلما غلوا وزادوا غلوا فیه کانوا اقرب الیه واخص به فهم أعصی الناس لأمره وأشدهم مخالفة لسنته وهولاء فیهم شبه ظاهر من النصاری الذین غلوا فی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودینه اعظم المخالفة۔ والمقصود ان هولاء یصدقون بالاحادیث المکذوبة الصریحة ویحرفون الاحادیث الصحیحة عن مواضعها لترویج معتقداتهم"(۶۸)

''اس میں شک نہیں کہ ان کی غلو پسندی کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ غلو کو گناہوں کا کفارہ اور جنت میں داخلے کا سبب سمجھتے ہیں جب یہ لوگ غلو میں زیادتی کرتے ہیں تو ان کے خیال میں اتنا ہی وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب اور آپ کے خواص سے ہو جاتے ہیں اس اعتبار سے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ نافرمانی اور سنت کی سخت مخالفت کرتے ہیں ان لوگوں کی شباہت عیسائیوں سے ہے جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں سب سے زیادہ غلو کیا اور ان کے دین اور شریعت کی سخت مخالفت کی۔ ایسے ہی یہ لوگ صحیح احادیث کو جھٹلاتے ہیں اور جھوٹی روایات پر عمل کرتے ہیں اور اپنے اعتقادات کی اشاعت وترویج کے لئے صحیح احادیث میں تحریف کرتے ہیں(☆) ان کے ایک بڑے سرغنہ کا عقیدہ ہے کہ:۔

رسول اللہ ﷺ کو صرف اللہ نہ کہو باقی جو چاہو کہو۔

یعنی ان کے عقیدہ میں غلو معیوب نہیں بلکہ کار ثواب ہے۔

قبر پرستی کے جواز میں ان حضرات نے بہت سی روایات گھڑی ہیں جن میں ایک روایت یہ ہے:۔

"اذا اعیتکم الامور فعلیکم باصحاب القبور" (دیکھئے نمبر۸۳)

''جب تمہیں امور عاجز کر دیں تو تم قبروں والوں کو لازم پکڑو۔''

۶۸- المنار المنیف ص۸۴۔ (☆) ان کے ایسے اعتقادات وعمل کے بارہ میں راقم کی کتاب ''عقید اہل بدعت'' زیر تکمیل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کے وضع کرنے کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ فوت شدگان بھی مدد کرتے ہیں، لہذا مشکلات میں ان کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

اسباب وضع

واضعین حضرات کے تفصیلی تعارف کے بعد آپ وضع حدیث کے اسباب بھی ملاحظہ فرماتے جائیں تاکہ ان حضرات کے گھناؤنے مقاصد کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

وضع کے اسباب مختلف ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض واضعین حضرات کے اعتقادات اور نظریات اور پروگرام ایک دوسرے سے مختلف تھے جس بنا پر انکے وضع کے اسباب میں بھی اختلاف ہونا بدیہی امر تھا ان اسباب کی اجمالی تفصیل یہ ہے:۔

۱- سیاسی مقاصد کا حصول

۲- تقلید اور تعصب اور فقہی مذاہب کی تائید

۳- ارباب اقتدار کی خوشنودی

۴- اسلام دشمنی

۵- ترغیب وترہیب کے لئے

۶- اپنے اپنے علاقوں کی برتری ثابت کرنا

۷- عزت وعلمی جاہ اور مناظرہ وغیرہ

۸- خوش اعتقادی

۹- اپنے آئمہ اور مقتدا کی مدح سرائی

۱۰- ثواب کی خاطر

۱۱- قصہ گوئی اور واعظ وتقریر کی دلنشینی اور جاذبیت

۱۲- قوم کی محبت

۱۳- غفلت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴- بدعات کی ترویج

۱۵-علم حدیث سے جہالت کے باوجود شوق تحدیث کا غالب ہونا۔

حفاظت حدیث اور محدثین کی ثمر آور جد وجہد

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾۔

اگر کوئی شخص اسلام کو متحرف کرنے یا اس کو مکدر کرنے کی ہزار کوشش بھی کرے وہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ حدیث وضع کرنے والوں کے پروگرام میں اسلام میں تحریفی عمل جاری کرنا اور اسے غیر محفوظ بنانا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسکی حفاظت کے لئے اپنے ایسے بندے پیدا کئے جنہوں نے حفاظت حدیث بلکہ دین میں وہ متحیر العقول کارنامے سرانجام دیئے کہ جن کی مثالیں مذاہب عالم کے تاریخی اوراق میں تلاش کرنا ناممکن اور محال ہیں۔

محدثین کرام نے جس حدیث کو سنایا پڑھا اس کی تحقیق میں تہہ تک پہنچے اور ہر جعلی اور من گھڑت حدیث بلکہ ایک ایک حرف کو الفاظ نبوی سے جدا اور الگ کیا۔ امام ثوری نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

"ان هم الرجل ان يكتب فى الحديث وهو فى جوف بيت اظهر الله"(۶۹)(☆)

"اگر کوئی اپنے گھر بیٹھ کر من گھڑت روایت لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دیتا ہے۔"

محدثین کی ان کاوشوں کا تذکرہ ایوان خلافت میں بھی ہوتا تھا خلیفہ ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگا تو وہ زندیق کہنے لگا امیر المومنین میں نے چار ہزار حدیثیں وضع کی ہیں ان کو آپ کیسے ختم کریں گے خلیفہ جواب میں فرمانے لگے:۔

"اين انت يا زنديق عن عبد الله بن المبارك وابن اسحاق الفرازى ينخلانه

۶۹- الموضوعات الکبیر ص ۱۹۔

(☆) حال ہی میں اہل بدعت نے اپنی طرف سے ایک خط "**الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق**" شائع کی ہے جس میں انہوں نے "**اول ما خلق الله نور نبيک**" کو ثابت کرنے کی سعی نامشکور کی ہے جس کا رد علماء اہل حدیث نے دلائل سے کر دیا ہے کہ یہ کتاب امام عبد الرزاق کی نہیں بلکہ بدعتیوں نے اپنی طرف سے لکھ کر ناحق امام عبد الرزاق کی طرف منسوب کر دی ہے رد لکھنے والوں میں محدث جلیل زبیر علیزئی، محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری، مصنف ناقد مولانا ابوصہیب داود ارشد اور راقم الحروف ہیں۔ مختلف رسائل میں یہ مقالات طبع ہو چکے ہیں والحمد للہ علی ذلک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیحزجانه حرفا حرفا"(۷۰)

''اے زندیق! تو عبد اللہ بن مبارک اور ابن اسحاق فرازی رحمہم اللہ سے کہاں بھاگ کر جائے گا وہ تو تیری وضع کی ہوئی روایات کا ایک ایک حرف باہر نکال پھینکیں گے۔''

خلیفہ ہارون الرشید کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ جو کام حکومت کا رعب دبدبہ اور تلوار نہ کر سکی وہ کام محدثین کی کاوش نے کر دکھایا اور ان کذابوں کی پھیلائی ہوئی روایات کو صحیح احادیث سے الگ کر دیا اگر کسی محدث سے کسی روایت کی جانچ و پرکھ اور تحقیق و تمحیص میں تساہل ہو گیا تو دوسرے محدث نے اس روایت کو تنقید و تحقیق کے ترازو میں تول دیا۔ ورنہ جس قدر واضعین حدیث نے اسلام کو من گھڑت روایات سے پراگندہ کرنے کی ناپاک سعی کی تھی اس سے اسلام محفوظ نہ رہ جاتا بلکہ یہ ایک مرکب مغلوب ہوتا۔ جس میں ہر کسی کو تصرف و تحرف کا اختیار حاصل ہوتا مگر محدثین نے حدیث کی حفاظت کر کے ان کے تمام تشکیکی اور تحریفی حربوں کو ناکام بنا دیا ہے یہ سب کچھ محدثین کرام کی ثمر آور کوششوں سے ممکن ہوا امام ابن القیم فرماتے ہیں:۔

''یہ وہی شخص جان سکتا ہے جو سنن پر حاوی ہو اور وہ اس کے خون اور گوشت میں مخلوط ہو گئی ہوں اور ان پر اسے ملکہ حاصل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور افعال کے پہچاننے میں پوری مہارت ہو گویا کہ اسکی ملابست رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے۔(۷۱)

اس میں شک نہیں کہ محدثین کرام کے شب و روز حدیث کی حفاظت و اشاعت کے لئے وقف تھے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

موضوع روایات کی شناخت

محدثین کرام نے کمال جستجو سے موضوع روایات کی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے اور اسکی شناخت کے لئے چند ضابطے اور اصول مقرر فرمائے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ وضع کا اعتراف مفتری اور کذاب خود کرے جیسا کہ نوح بن ابی مریم نے فضائل سور کی روایات وضع کرنے کا اعتراف و اقرار کیا۔

۷۰۔ الموضوعات الکبیر ص ۱۹۔ ۷۱۔ المنار المنیف ملخصاً ص ۴۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- حدیث مشاہدہ اور عقل کے صریحا خلاف ہو جیسا کہ روایت حضرت نوح کی کشتی نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔

۳- عمل چھوٹا ثواب بہت زیادہ جیسا کہ صوفیہ حضرات کی خود ساختہ نمازیں ہیں۔

۴- گناہ ہلکا اور وعید سخت ہو۔

۵- حاوشہ بہت بڑا اور راوی صرف ایک ہو جیسا کہ ردشمس والی حدیث ہے۔

۶- آئمہ ناقدین کی نظر میں راوی کذاب اور واضع ہو۔

۷- کسی مجہول اور نا معلوم راوی کی حدیث کتاب اللہ یا احادیث صحیحہ صریحہ کے خلاف ہو جیسا کہ: ''جب تمہیں عاجزی پیش آئے تو اصحاب القبور سے مدد طلب کرو'' ہے۔

۸- حدیث میں جو واقعہ بیان ہو اس کے متعلقہ افراد اس واقعہ میں موجود نہ ہوں یعنی واقعہ رونما ہونے سے پہلے فوت ہو چکا ہو یا بعد میں پیدا ہوا ہو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے خیبر کے موقعہ پر جزیہ معاف کیا تھا کی روایت کے راوی حضرت سعد بن معاذ ہیں اور گواہ حضرت معاویہ ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ خیبر سے پہلے غزہ خندق میں شہید ہو گئے تھے اور حضرت معاویہ خیبر کے بعد فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے۔

۹- حدیث حس کے خلاف ہو جیسا کہ یہ روایت اگر گفتگو کے دوران آدمی چھینگ مارے تو وہ اس کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔

۱۰- روایت قابل تمسخر ہو۔

۱۱- ایسی روایت جس کے چھپانے پر صحابہ کا اجماع ہوا ہو جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ میرے وصی اور میرے بعد خلیفہ ہونگے۔

۱۲- روایت کے الفاظ سے اس کا باطل ہونا ظاہر ہو جیسا کہ صحبت کرنے والا صحبت کے وقت نیت کرے کہ اگر اس حمل سے بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو یقیناً بچہ پیدا ہوگا۔

۱۳- روایت کے الفاظ منصب نبوت کے منافی ہوں جیسا کہ خوبصورت چہرے کا دیکھنا عبادت ہے۔

۱۴- آئندہ پیش آنے والے واقعہ کو کسی خاص دن تاریخ اور وقت کے ساتھ متعین کیا جائے۔

۱۵- حدیث ظلم، فساد اور فضول مدح پر مشتمل ہو جیسا کہ بچے کا نام محمد اور احمد رکھنے کی فضیلت پر روایات ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع روایات کا اجمالی خاکہ

امام ابن القیم نے المنار المنیف میں موضوع روایات کے بارہ میں قواعد وضوابط تحریر کئے ہیں اور پھر ان روایات کی تفصیل بیان کی ہے جن کو واضعین حدیث نے وضع کیا ہے اور پھر ان کے من گھڑت ہونے پر علمی محاسبہ ومحاکمہ فرمایا ہے جس سے موضوع روایات کی حقیقت دوپہر کی طرح عیاں ہوگئی ہے ہم نے اختصار کے طور پر ان روایات کی اجمالی فہرست تیار کی ہے جس سے قارئین کرام کے سامنے من گھڑت روایات کا ایک خاکہ آجاتا ہے۔ ترتیب وہی رہنے دی ہے جو امام ابن القیم کی ہے مراجعت کے لئے المنار المنیف کے صفحات حوالہ قرطاس کئے ہیں اور جس نمبر میں حوالہ نہیں وہ اضافہ شدہ ہے۔

۱- مرغ کے بارہ میں تمام روایات جھوٹ ہیں سوائے ایک روایت کے (المنار ص ۵۶)

۲- خلافت علی کی تمام روایات جھوٹ ہیں۔

۳- ہر حدیث جس میں حضرت عائشہ کو حمیرا کہا گیا ہے من گھڑت ہے۔ (المنار ص ۶۰)

۴- ہر حدیث جس میں خوبصورت چہرے کی تعریف اور ان کے دیکھنے کی طرف رغبت اور خوبصورت چہرے والوں کو آگ کا نہ چھونا کے بارہ میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۶۳)

۵- ہر حدیث جس میں آنے والے واقعات کو کسی تاریخ اور دن کے ساتھ متعین کیا گیا ہے جھوٹ ہے۔ (ص ۶۴)

۶- ہر حدیث جس میں کان کے گونجنے کا ذکر ہے جھوٹ ہے۔ (ص ۶۵)

۷- عقل کی مدح کے بارہ میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۶۶)

۸- حیات خضر کے بارہ میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۶۷)

۹- عوج بن عنق کے بارہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ (ص ۷۶)

۱۰- ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس کے بارہ میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۷۹)

۱۱- زریب بن برثملی وصی مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جملہ روایات باطل ہیں۔ (ص ۷۹)

۱۲- قس بن ساعدہ کے بارہ میں روایات بے بنیاد ہیں۔

۱۳- بیت المقدس میں صخرہ میں قدم کے نشانات کی فضیلت میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ سوائے ابن ماجہ کی روایت کے کہ یہ جنت سے ہے۔ (ص ۸۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴- بیت المقدس کی فضیلت میں اور نماز کی فضیلت میں اکثر روایات بے بنیاد ہیں البتہ شد رحال اور اس کا مسجد حرام کے بعد تعمیر ہونا کی حدیثیں متفق علیہ ہیں۔

۱۵- صوفیہ کی ہفتے بھر کی نمازیں تمام من گھڑت ہیں۔ (ص ۹۵)

۱۶- نماز رغائب کی جملہ روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۹۵)

۱۷- رجب میں روزہ رکھنے یا منع کی جملہ روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۹۸)

۱۸- شب برات میں نماز کی فضیلت کی تصوف کی کتابوں میں مذکور تمام روایات بے اصل ہیں۔

۱۹- جولاہوں، موچیوں اور انگریزوں کی مذمت میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۱۰۰)

۲۰- حبشیوں اور سوڈانیوں کی مذمت میں تمام روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۱۰۰)

۲۱- ترکوں کی مذمت کی روایات باطل ہیں۔

۲۲- غلاموں کی مذمت کی روایات بے اصل ہیں

۲۳- کبوتر کے بارہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ (ص ۱۰۶)

۲۴- سوائے اس روایت کے کہ ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا شیطان شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

۲۵- اولاد کی مذمت کی جملہ روایات جھوٹ ہیں۔ (ص ۱۰۹)

۲۶- عاشوراء کے دن سرمہ اور زینت لگانا وغیرہ کی فضائل کی جملہ روایات غیر صحیح ہیں۔ (ص ۱۱۱)

۲۷- فضائل سور کی اکثر حدیثیں من گھڑت ہیں۔ (ص ۱۱۳)

۲۸- فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ (ص ۱۱۶)

(بعض حسن درجہ کی روایات ہیں۔ (گوندلوی)

۲۹- فضائل ابوحنیفہ ومذمت شافعی کی جملہ روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۱۱۹)

۳۰- مذمت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جملہ روایات (ص ۱۱۷)

۳۱- مذمت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی جملہ روایات (ص ۱۱۷)

۳۲- بنی امیہ کی مذمت کی جملہ روایات اور انکی تعداد کی جملہ روایات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳- خلفاء وعباسیہ کی فضیلت وتبشیر اور انکی تعداد کی جملہ روایات (ص ۱۱۷)

۳۴- بغداد، بصرہ، کوفہ، مرو، عسقلان، اسکندریہ، نصیبین اور انطاکیہ کی مدح ومذمت کی جملہ روایات (ص ۱۱۷)

۳۵- ولید اور مروان کی مذمت کی جملہ روایات من گھڑت ہیں (ص ۱۱۷)

۳۶- ایمان میں واضح الفاظ کہ کمی وبیشی ہوتی ہے یا نہیں کی جملہ روایات من گھڑت ہیں۔ (ص ۱۱۹)

۳۷- گردن کے مسح کی جملہ روایات باطل ہیں۔ (ص ۱۲۰)

۳۸- وضو کے بعد تولیے سے ہاتھ صاف کرنے کی جملہ روایات غیر صحیح ہیں۔ (ص ۱۱۹)

۳۹- وضو کے ہر عضو دھوتے وقت کی دعائیں باطل اور غیر صحیح ہیں۔ (ص ۱۲۰)

۴۰- ہر وہ حدیث جس میں حیض کے دنوں کے اقل یا اکثر ہونے کا تعین ہے باطل ہیں۔ (ص ۱۲۲)

۴۱- مجرد (کنوارے) رہنے کی فضیلت کی جملہ احادیث (ص ۱۲۷)

۴۲- بیری کے درخت کاٹنے کے بارہ میں جملہ روایات غیر صحیح ہیں۔ (ص ۱۲۷)

۴۳- بازار میں کھانے پینے سے منع کی جملہ روایات (ص ۱۳۰)

۴۴- بعض پھولوں کی فضیلت کی احادیث (ص ۱۳۰)

۴۵- انگوٹھی میں عقیق کی فضیلت کی جملہ روایات (ص ۱۳۲)

۴۶- عورتوں سے خواب کی تعبیر کی تمام روایات (ص ۱۳۲)

۴۷- ولد الزنا کی مذمت کی جملہ روایات (ص ۱۳۳)

۴۸- فاسق کی غیبت کے جواز کی روایات (ص ۱۳۴)

۴۹- برغوث (چیچڑ) کو گالی دینے کی روایات (ص ۱۳۷)

۵۰- نماز میں رفع یدین سے منع کی تمام روایات (ص ۱۳۹)

۵۱- قیامت کے روز والدہ کے نام سے آواز پڑنے کی روایات (ص ۱۳۹)

۵۲- صوفیوں کے حال پڑنے اور رقص کی روایات بے اصل ہیں۔ (ص ۱۳۹)

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف روایات پر عمل

موضوع روایت پر عمل تمام محدثین کے نزدیک حرام ہے البتہ ضعیف روایات پر عمل میں معمولی سا اختلاف ہے اکثر محدثین کا یہی خیال ہے کہ ضعیف روایات بھی قابل عمل نہیں ہیں البتہ بعض ائمہ نے صرف ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں عمل کو جائز قرار دیا ہے مگر یہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ حدیث خواہ کسی بھی باب سے تعلق رکھتی ہو وہ دین ہے اس لئے کہ وہ فرمودہ رسول ہے اور وہ بھی "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" میں شامل ہے اور اس آیت کریمہ کی روشنی میں احکام وفضائل میں تفریق نہیں ہے بلکہ تمام کا ایک جیسا ہی درجہ ہے لہذا جتنا ثبوت احکام کے لئے درکار ہے اتنا ہی ثبوت فضائل کے لئے بھی چاہئے۔ محدثین کرام اور ائمہ عظام ہر قسم کی حدیث کو دین سمجھتے تھے جیسا کہ امام ابن سیرین فرماتے تھے:۔

"ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم۔"(۷۱)

"اور امام انس بن سیرین فرماتے ہیں:۔

"اتقوا یا معشر الشباب فانظروا عمن تاخذون ھذہ الاحادیث فانھا دینکم(۷۲)

"اے نوجوانوں تم احتیاط کرو۔ اور جس سے یہ حدیثیں حاصل کرتے ہو اسے دیکھو (کہ یہ اس لائق بھی ہے یا کہ نہیں) کیونکہ یہ احادیث تمہارا دین ہیں۔"

امام مالک فرماتے ہیں:۔

"حدیث کا علم دین ہے تم دیکھو دین کس سے حاصل کرتے ہو میں نے ستر ایسے لوگ پائے ہیں جو مسجد نبوی میں بیٹھ کر کہتے تھے مجھ سے فلاں نے روایت کی رسول اللہ نے فرمایا: مگر میں نے ان کی روایات قبول نہیں کیں۔"(۷۳)

ان آثار سے ظاہر ہے کہ متقدمین محدثین ہر قسم کی روایات میں تحقیق کرتے تھے اور وہ صرف ثقہ راویوں کی روایات قبول کرتے تھے جیسا کہ امام سعید بن ابراہیم فرماتے ہیں:۔

"لا یحدث عن رسول اللہ الا الثقات"(۷۴)

"صرف ثقہ راویوں سے حدیث رسول لی جائے۔"

۷۱۔ مسلم ص۱۱۔ ۷۲۔ التمہید شرح موطا ص۷ ج۱۔ ۷۳۔ التمہید ص۷ ج۱۔ ۷۴۔ دارمی ص۹۳ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم فرماتے ہیں:۔

''محدثین نے خود پر راویوں کے عیوب ظاہر کرنے کو لازم کر رکھا ہے اس لئے کہ اس میں بہت سا خطرہ ہے کیونکہ دین کے بارہ میں جو خبریں (حدیثیں) ہیں وہ حلال، حرام، امر، نہی اور ترغیب وترہیب کو بیان کرتی ہیں ایسا راوی جو صدق وامانت کا خوگر نہیں اس کا لوگوں پر عیب ظاہر نہ کرنے والا شخص مسلمان عوام کو دھوکہ دیتا ہے۔''(۷۵)

یہی وجہ ہے کہ ائمہ نقاد بلا تفریق فضائل ودیگر معاملات میں ضعیف روایت کو قابل عمل نہیں سمجھتے تھے جن میں امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام مسلم، امام ابن حزم اور ابوبکر العربی اور احمد شاکر مصری رحمہم اللہ اجمعین ہیں۔(۷۶)

ان ائمہ کا موقف ہی درست ہے کیونکہ روایت کے ضعیف ہونے سے اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف مشکوک ہو جاتی ہے اور اس کی قبولیت میں تردد پیدا ہو جاتا ہے اگر ضعیف روایت کو قابل عمل سمجھا جائے تو اس سے محدثین کرام کی اس بارہ میں شب وروز کی محنتیں بے معنی ہو کر رہ جاتی ہیں اور صحت حدیث کے درجات کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔

پھر بحمد اللہ صحیح احادیث مکمل دین ہیں جن پر عمل کرنے سے ضعیف روایت کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

موضوع روایات کے ما لها وما علیها کی تفصیل کے بعد اب ہم اصل مقصد ضعیف اور موضوع روایات کی تفصیل ضروری اصطلاحات کی توضیح وتشریح بیان کرتے ہیں۔

وباللہ التوفیق وعلیہ توکلت وھو نعم المولی ونعم النصیر۔

کتبہ ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی

۷۵۔ مسلم ص ۲۰ ج ۱۔ ۷۶۔ قواعد التحدیث للقاسمی ص ۱۱۳، والباعث الحثیث ص ۷۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحات ضروریہ

ایسی اصطلاحات جو ''ضعیف اور موضوع روایات'' میں حکم لگانے کے ضمن میں آئی ہیں ان کی مختصر تشریح وتوضیح پیش خدمت ہے تاکہ جس روایت پر جو حکم لگایا ہے اس کی کیفیت اور نوعیت سمجھنے میں آسانی ہو۔

ضعیف حدیث:

ضعیف حدیث وہ ہے جس کا راوی عادل اور ضابط اور متقن نہ ہو۔ بلکہ اس کے حافظہ میں کمی اور نقص ہو یا عقیدہ اور مروت کے لحاظ سے مجروح ہو۔ ضعف دو طرح سے ہوتا ہے:۔

۱- راوی کی وجہ سے۔ ۲- سند کی وجہ سے۔

راوی کی وجہ سے ضعف کے اسباب:

۱- سوء حفظ: راوی کا حافظہ زیادہ قوی نہ ہو بلکہ خطأ کر جاتا ہو۔ اگر حافظہ مستقل خراب ہو گیا ہو تو ایسے راوی کو مختلط کہتے ہیں۔ اختلاط سے پہلے کی روایت قابل قبول ہے اور بعد والی مردود ہے۔

۲- کثرت غفلت: راوی حدیث کے بارہ میں اکثر غفلت کا شکار ہوا ہو۔

۳- فحش خطأ: راوی روایت حدیث میں اکثر غلطی کرتا ہو۔

۴- جہالت: راوی کے نام کا علم نہ ہو یا نام کا تو علم ہو مگر حال معلوم نہ ہو۔

۵- فسق: راوی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو، بعض نے اس کے کبیرہ پر مصر ہونے کی شرط لگائی ہے۔

۶- وہم کی وجہ سے سند یا متن میں تبدیلی واقع ہو جائے۔

۷- کذب: راوی عمداً رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹ منسوب کر دے۔

۸- متہم بالکذب: جس کا حدیث کے بارہ میں جھوٹ ظاہر نہ ہو ہاں البتہ عام باتوں میں اس کا جھوٹ ثابت اور معلوم ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹- بدعت: بدعتی راوی کی ایسی روایت مردود ہے جو اسکی بدعت سے موافقت کرتی ہو یا بدعتی بدعت مکفرہ کا مرتکب ہو۔

۱۰- اضطراب ایک راوی یا متعدد ایک ہی روایت کو مختلف اسناد یا متن سے روایت کریں جس میں ترجیح یا تطبیق ممکن نہ ہو۔

سند کی وجہ سے ضعف کے اسباب:

۱- مرسل: تابعی صحابی کے واسطہ کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے براہ راست روایت کرے۔

۲- معضل: سند سے کسی ایک جگہ سے مسلسل دو یا دو سے زیادہ راوی چھوٹ گئے ہوں۔

۳- معلق: سند کے شروع سے ایک یا زیادہ راوی چھوٹ گئے ہوں۔

۴- منقطع: سند سے کسی بھی جگہ سے ایک راوی چھوٹ گیا ہو۔

۵- مدلس: راوی اپنے شیخ کے نام میں اخفاء کرے اور اس کا ذکر اس طریقہ سے کرے جس سے وہ لوگوں میں پہچانا نہ جائے یا لوگوں میں معروف نہ ہو یہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب راوی کا شیخ مجروح ہو۔ مدلس کی معنعن روایت نا قابل قبول ہے۔

۶- شاذ: ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی یا بہت سے ثقہ راویوں کی مخالفت کرے۔

۷- منکر: ضعیف اور مجروح راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

۸- موضوع: کذاب راوی نے اپنی بات یا کسی غیر کی بات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہو۔

۹- باطل: بے ثبوت روایت۔

۱۰- بے اصل: جس کی سند معلوم نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- کتاب الایمان

(۱) الایمان بالنیة واللسان (عمر رضی اللہ عنہ)۔

ایمان کا تعلق نیت اور زبان کے ساتھ ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی نوح بن ابی مریم نے فضائل قرآن میں حدیث وضع کی ہے (حاکم) منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان الاعتدال ص۲۷۹ ج۴) حدیث وضع کرتا تھا (ابن مبارک ☆ تاریخ الصغیر ص۱۸۹) کذاب تھا (ابوعلی نیشاپوری) موضوع روایات روایت کرتا تھا (نقاش ☆ تہذیب التہذیب ص۴۸۸ ج۱۰) مزید تفصیل داستان حنفیہ ص۱۸۷ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(۲) الیقین الایمان کله (عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

یقین تمام کا تمام ایمان ہے۔☆

صغانی کہتے ہیں من گھڑت ہے (تذکرۃ الموضوعات ص۱۱ والموضوعات الکبیر ص۱۴۶)، راوی محمد بن خالد مخزومی مجروح ہے (میزان الاعتدال ص۵۳۴ ج۳) اور اس روایت میں متفرد ہے (تاریخ بغداد ص۲۲۶ ج۱۲)۔

(۳) الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان (علی رضی اللہ عنہ)۔

ایمان دل کی معرفت، زبان کا اقرار اور ارکان کے ساتھ عمل کا نام ہے۔☆

۱- رواه عبد الخالق الشحامی فی الأربعین ضعیف الجامع الصغیر ح۲۳۰۷، سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة ص۱۳۷ ج۲، ودیلمی ص۱۴۷ ج۱ ح۳۶۹۔

۲- شرح السنة ص۳۹۶ ج۱، العلل المتناهیة ص۳۳۱ ج۲۔

۳- ابن ماجة مقدمة ح۶۵، طبرانی اوسط ص۱۴۷ ج۷ ح۶۲۵۰، دیلمی ص۱۴۸ ج۱، تاریخ بغداد ص۳۸۶ ج۹ ص۴۷ ج۱۱، کتاب المجروحین ص۱۰۶ ج۲۔

نوٹ 1: عربی متن کے ساتھ نام سے مراد وہ صحابی یا تابعی ہے جس سے یہ روایت مروی ہے۔

نوٹ 2: جرح کے بعد بریکٹ ( ) جیسا کہ حدیث نمبر 1 میں (حاکم) ہے سے مراد امام ناقد ہے جس کا جرح میں قول نقل کیا گیا ہے اور ( ) میں کتاب کا نام جیسا کہ (میزان الاعتدال) ہے سے مراد وہ کتاب ہے جس سے ناقد محدث کا قول نقل کیا گیا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں امام حاکم اور بخاری ہیں کہ ان کا قول میزان الاعتدال سے نقل کیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی ابو صلت عبد السلام بن صالح وضع حدیث میں متہم ہے (دار قطنی ☆ کتاب الموضوعات ص۸۴ج۱)۔ رافضی خبیث ہے (عقیلی) متہم ہے (ابن عدی ☆ میزان ص۲۱۶ج۲)۔ اس کا دوسرا راوی علی بن موسیٰ الرضا ہے جو اپنے باپ سے عجائبات روایت کرتا تھا۔

ایمان میں کمی وبیشی

(٤) الایمان قول وعمل یزید وینقص ومن غیر هذا فهو مبتدع (أبی هریرة رضی اللہ عنہ)۔

ایمان قول اور عمل ہے جو زیادہ اور کم ہوتا ہے اور جو اس میں تبدیلی کرے وہ بدعتی ہے۔☆

من گھڑت ہے، اس کا راوی احمد بن محمد بن حرب کذاب تھا حدیثیں وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۵۴ج۱) باطل روایتیں کرتا تھا (الکامل ص۲۰۵ج۱) نیز اس کا استاد ابن حمید واہ کذاب ہے (ابوزرعہ ☆ کتاب الموضوعات ص۸۵ج۱)۔

(٥) الایمان قول وعمل یزید وینقص لا یکون قولا بلا عمل ولا عملا بلا قول وعلیکم بالسنة فالزموها (واثلة رضی اللہ عنہ)۔

ایمان قول اور عمل ہے جو زیادہ اور کم ہوتا ہے قول بغیر عمل کے نہیں اسی طرح عمل بغیر قول کے نہیں تم پر سنت لازم ہے کہ اسے لازم پکڑو۔☆

من گھڑت ہے، راوی معروف بن عبد اللہ بن خیاط سخت منکر الحدیث ہے (الکامل ص۲۳۲۸ج۶) نیز اس کی جملہ روایات پر متابعت نہیں اور مذکورہ روایت من گھڑت ہے (ابن عدی ☆ کتاب الموضوعات ص۸۸ج۱)۔

(٦) الایمان قول والعمل شرائعه لا یزید ولا ینقص (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

٤- تاریخ بغداد ص٤١٩ج٥، دیلمی ص١٤٨ج١ ح٣٧٣، الکامل ص٢٠٤ج١، وکتاب الموضوعات ص٨٥ج١، اللالی المصنوعة ص٤٠ج١، تنزیه الشریعة ص١٥٠ج١، میزان الاعتدال ص١٣٤ج١۔

٥- الکامل ص٢٣٢٧ج٦، کتاب الموضوعات ص٨٥ج١، اللالی المصنوعة ص٤٠ج١۔

٦- کتاب المجروحین ص١٤٢ج١ ص٤٥ج٣، لسان المیزان ص١٩٣ج١، میزان الاعتدال ص٤٢٩ج٣، کتاب الموضوعات ص٨٧ج١، اللالی المصنوعة ص٤٣ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان قول (زبان کا اقرار) ہے اور عمل اس کے شرائع ہیں نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم۔☆

من گھڑت ہے، راوی احمد بن عبد اللہ بن خالد جوئیباری دجال ہے (ابن حبان) کذاب ہے (نسائی ودارقطنی وحاکم) حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن عدی) اس نے ایک ہزار سے زائد حدیثیں گھڑی ہیں (بیہقی) کذب میں ضرب المثل تھا (میزان ص۱۰۶ تا ص ۱۰۸ ج۱)۔

(۷) زيادة الايمان كفر و نقصانه شرك (أبى هريرة رضی اللہ عنہ)۔

ایمان میں زیادتی کفر ہے اور کمی شرک ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ابومطیع حکم بن عبد اللہ بلخی مرجی کذاب تھا (ابو حاتم) مذکورہ حدیث اسی کی گھڑی ہوئی ہے (ابن جوزی) نیز اس سند میں ابو المھزم راوی بھی کذاب ہے (کتاب الموضوعات ابن جوزی ص۸۶ ج۱)۔

(۸) الايمان مثبت فى القلوب كالجبال الرواسى زيادته ونقصانه كفر (أبى هريرة رضی اللہ عنہ)۔

ایمان دلوں میں پہاڑوں کی طرح مضبوط ہے اس میں زیادتی اور کمی کفر ہے۔☆

من گھڑت ہے، اولا ابو المھزم راوی کذاب ہے۔ ثانیاً ابوعمرو عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بھی کذاب ہے ثقہ راویوں کے نام پر روایتیں وضع کرتا تھا (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۸۶ ج۱)۔

(۹) الايمان لا يزيد ولا ينقص (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا۔☆

من گھڑت ہے، راوی احمد جوئیباری کذاب ہے (دیکھئے نمبر۶)۔

۷- كتاب المجروحين ص۲۵۰ ج۱ وص۱۰۳ ج۲، كتاب الموضوعات ص۸۵ ج۱، اللالى ص۴۱ ج۱، ميزان الاعتدال ص۵۷۴ ج۱، لسان الميزان ص۳۳۴ ج۱۔

۸- ميزان الاعتدال ص۴۲ ج۳، كتاب المجروحين ص۱۰۳ ج۲، كتاب الموضوعات ص۸۶ ج۱، اللالى المصنوعة ص۴۱ ج۱، لسان الميزان ص۳۳۲ ج۴۔

۹- كتاب الموضوعات ص۸۶ ج۱، ميزان الاعتدال ص۲۱ ج۴، اللالى ص۴۲ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) الایمان لا یزید و لا ینقص (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا۔☆

من گھڑت ہے، ایک تو احمد جوئیباری کذاب ہے (دیکھئے نمبر۶) اور دوسرا راوی مامون بن احمد سلمی دجال ہے (ابن حبان) اس نے ایک لاکھ حدیثیں گھڑی ہیں (کتاب الموضوعات ص۸۷ج۱)۔

(۱۱) جس کا یہ گمان ہے کہ ''ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے ایمان میں زیادتی نفاق ہے اور کمی کفر ہے پس اگر ایسے لوگ توبہ کر لیں تو ٹھیک ورنہ انکی گردن اڑا دی جائے یہ اللہ کے دشمن، دین سے خارج اور کفر کو قبول کرنے والے ہیں اللہ کے معاملہ میں جھگڑا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک کرے ان کی نہ کوئی نماز، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج اور نہ دیں۔ یہ رسول ﷺ سے بری ہیں اور رسول ﷺ ان سے بری ہیں۔'' (عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، راوی محمد بن قاسم طالقانی مرجئ کا سرغنہ تھا جو اپنے مذہب کی خاطر روایتیں وضع کرتا تھا (ابو حاتم) اور ایسی خبریں لاتا تھا جن کے باطل ہونے کی گواہی مخلوق دیتی ہے۔ (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۸۷ج۱)۔

نوٹ: ایمان میں کمی اور زیادتی کے نہ ہونے پر مرجئہ نے مذکورہ روایات کے علاوہ اور بھی متعدد روایات وضع کی ہیں مقصد صرف اپنے مذہب (کہ ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں) کو تقویت پہنچانا ہے اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم کی متعدد آیات ایمان کے بڑھنے اور بہت سی صحیح احادیث ایمان کے بڑھنے اور کم ہونے پر نص قطعی ہیں تفصیل کے لئے ''عقیدہ اہل حدیث'' ص۵۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۲) ان امتی علی الخیر ما لم یتحولوا عن القبلة ولم یستثنوا فی إیمانهم (أنس رضی اللہ عنہ)۔

۱۰- کتاب الموضوعات ص۸۷ج۱۔

۱۱- کتاب المجروحین ص۳۱۱ج۲، کتاب الموضوعات ص۸۷ج۱، اللالی المصنوعة ص۴۳ج۱،

۱۲- کتاب الموضوعات ص۸۸ج۱، فوائد المجموعة ص۴۵۳، تنزیه الشریعة ص۱۵۰ج۱، اللالی ص۴۴ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک میری امت بھلائی پر ہوگی جب تک قبلہ نہ بدلیں اور ایمان میں استثناء (ان شاء اللہ میں ایمان دار ہوں) نہ کریں۔☆

من گھڑت ہے، اس کو مرجئہ نے گھڑا ہے اس میں بعض ضعیف اور اکثر مجہول راوی ہیں (کتاب الموضوعات ص۸۹ج۱) اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن ہارون موضوع روایات لاتا تھا (ذھبی ☆ میزان ص۴۲۰ج۱) مذکورہ روایت کی طرف ذھبی نے من گھڑت ہونے کا اشارہ کیا ہے (الفوائد المجموعہ ص۴۵۳)۔

(۱۳) من قال انا مؤمن ان شاء الله فليس له في الاسلام نصيب (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو کہے کہ میں ان شاء اللہ ایماندار ہوں اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔☆

من گھڑت ہے، محمد بن تمیم سعدی روایتیں وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۳۰۶ج۲)۔

(۱٤) من شك في ايمانه فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخسرين (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے اپنے ایمان میں شک کیا اس کے عمل برباد ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔☆

من گھڑت ہے، اس کا راوی غنیم بن یغنم بن سالم مشہور کذاب ہے جو روایتیں وضع کرتا تھا (میزان ص۳۳۷ج۳) یہ روایت اسی کی گھڑی ہوئی ہے اس کا شاگرد عثمان بن عبد اللہ اموی بھی متہم بالوضع ہے۔ (میزان ص۴۱ج۳)۔

(۱۵) آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جب ان سے ایمان کے بارہ میں پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے ہم ان شاء اللہ ایماندار ہیں (ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)۔

۱۳- كتاب الموضوعات ص۸۹ج۱، اللالی المصنوعة ص٤٤ج۱، تنزيه الشريعة ص۱۵۰ج۱۔

۱٤- كتاب الموضوعات ص۸۹ج۱، تنزيه الشريعة ص۱۵۰ج۱، الفوائد المجموعة ص٤٥٣، اللالی ص٤٤ج۱۔

۱۵- اللالی المصنوعة ص٤٤ج۱، تنزيه الشريعة ص۱۵۰ج۱، كتاب الموضوعات ص۸۸ج۱، الفوائد المجموعة ص٤٥٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی مامون سلمی کذاب ہے (دیکھئے نمبر۱۰) نیز اس کی سند میں راوی عبد اللہ بن مالک بن سلیمان عن ابیہ ہے دونوں باپ بیٹا مرجئیوں میں سے تھے (ابن عدی) مالک ثقہ راویوں کے نام سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ثقہ راویوں کی روایات کے مشابہ نہیں۔ (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۸۸ج۱)۔

(۱٦) ان من تمام ایمان العبد الاستثناء ان یثتثنی فیه (أبی هریرة رضی اللہ عنہ)۔

بندے کا کامل ایمان یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان میں ان شاء اللہ کہے۔☆

باطل ہے، راوی معارک بن عباد منکر الحدیث ہے (بخاری) ضعیف ہے اور اس کا استاذ عبد اللہ بن سعید مقبری بہت کمزور ہے اور یہ روایت باطل ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۱۳۴ج۴)۔

(۱۷) من لم یمیز ثلاثة فلیس له فی الجماعة نصیب ومن لم یمیز العمل من الایمان والرزق من العمل والموت من المرض (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو تین چیزوں کو تین چیزوں سے الگ نہ کرے اس کا جماعت میں کوئی حصہ نہیں ہے عمل کو ایمان سے، رزق کو عمل سے اور موت کو مرض سے۔☆

من گھڑت ہے، اس کی سند میں تین راوی سلمہ بن سلام بن بکر بن خنیس اور ابان متروک ہیں، اور تیسرا راوی احمد جویباری کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص۸۸ج۱)۔

(۱۸) کما لا ینفع من الشرك شیء وکذا لا یضر مع الایمان شیء (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

جیسا کہ شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ مند نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی شئ نقصان دہ نہیں۔☆

۱٦- میزان ص۱۳٤ج٤، اللالی المصنوعة ص٤٥ج۱، فوائد المجموعة ص٤٥۳ج۱، تنزیه الشریعة ص۱٥۲ج۱۔

۱۷- کتاب الموضوعات ص۸۷ج۱، تنزیه الشریعة ص۱٤۹ج۱ ح٥۔

۱۸- تاریخ بغداد ص۱۳٤ج۷، تنزیه الشریعة ص۱٥۳ج۱، کتاب الموضوعات ص۹۰ج۱، فوائد المجموعة ص٤٥٤، الکامل ص٦٥۰ج۲، اللالی المصنوعة ص٤٦ج۱، کنز العمال ص٦۸ج۱، المیزان ص۱۸۱ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے، راوی منذر بن زیادہ طائی متروک ہے (دارقطنی) منکر ہے (ابن عدی) کذاب ہے (فلاس ☆ میزان ص۱۸۱ج۴)۔

(۱۹) من اسلم علی یدیه رجل وجبت له الجنة (عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ)۔

جس کسی کے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔☆

سخت منکر ہے، محمد بن معاویہ نیشاپوری راوی متروک ہے (مسلم، نسائی) کذاب ہے (ابن معین ودارقطنی) اور یہ روایت سخت منکر ہے (میزان ص۴۵ج۴) اس حدیث کا کچھ اصل نہیں (ابن معین وخطیب) من گھڑت ہے (امام احمد ☆ الفوائد ص۴۵۵) اس حدیث کا کچھ اصل نہیں (محمد بن معاویہ کی سعید بن کثیر نے متابعت کی ہے مگر سعید کا شاگرد عبد السلام بن محمد اموی منکر الحدیث ہے خطیب فرماتے ہیں صاحب المناکیر ہے (لسان المیزان ص۱۷ج۴)۔

وطن سے محبت

(۲۰) حب الوطن من الایمان۔☆

وطن کی محبت ایمان ہے۔☆

یہ حدیث نبوی نہیں، سخاوی فرماتے ہیں میں نے اس پر اطلاع نہیں پائی (المقاصد الحسنہ ص۱۸۳) صفوی کہتے ہیں ثابت نہیں (الموضوعات الکبیر ص۱۶)۔

☆☆☆☆☆

۱۹۔ طبرانی کبیر ص۲۸۵ج۱۹، طبرانی أوسط ص۳۳۱ج٤ ح۳۵۷۰، کتاب الموضوعات ص۹۱ج۱، تاریخ بغداد ص۲۷۱ج۳، طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص۲۶۷ج۱ ح۴۳۹۔

۲۰۔ ضعیفة ص۵۵ج۱، المقاصد الحسنة ص۱۸۳، الموضوعات الکبیر ص۲۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- کتاب التوحید

(۲۱) ان الله خلق خيلا واجراها فعرقت وخلق نفسه من ذلك العرق (أبي هريرة رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ نے گھوڑا پیدا کیا اور اسے دوڑایا جس سے اسے پسینہ آ گیا اور اس سے اپنے نفس کو پیدا کیا۔☆

من گھڑت ہے، محمد بن شجاع راوی کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص۶۴ ج۱)۔

(۲۲) كنت كنزا مخفيا لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقا وعرفتهم بی وعرفونی۔☆

میں پوشیدہ خزانہ تھا پہچانا نہیں جاتا تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا میں نے ان کو اپنی وجہ سے جانا اور انہوں نے مجھے پہچانا۔☆

جھوٹ ہے، جس کی کوئی سند موجود نہیں، کسی ملحد صوفی کا مقولہ معلوم ہوتا ہے۔

(۲۳) من عرف نفسه عرف ربه۔(يحيى بن معاذ)

جس نے خود کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔☆

یحییٰ بن معاذ رازی کا قول ہے (المقاصد الحسنہ ص۴۱۹) جسے جاہل صوفیوں نے حدیث بنا ڈالا۔

(۲۴) لما اسری بی الی السماء فرأيت ربی بينی وبينه حجاب بارز فرأيت كل شیء منه حتی رأيت تاجا (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مجھے جب آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے اپنے رب کو دیکھا میرے اور اس کے درمیان ظاہری پردہ تھا

۲۱۔ الأسماء والصفات ص۱۱۱ج۲، كتاب الموضوعات ص۶۴ج۱، تنزيه الشريعة ص۱۳۴ج۱، الكامل ص۲۲۹۲ج۶، لسان ص۲۳۹ج۲۔

۲۲۔ تذكرة الموضوعات ص۱۱، الدرر المنتشرة ص۱۲۵، مجموع الفتاوى ص۱۲۲ وص۳۷۶ح۱۸۔

۲۳۔ مقاصد الحسنة ص۴۱۹، الدرر المنتشرة ص۱۵۲، كشف الخفاء ص۲۶۲ج۲، الحاوى للفتاوى ص۲۳۸ج۲۔

۲۴۔ ميزان ص۳۶۷ج۳، الفوائد المجموعة ص۴۴۱، كتاب الموضوعات ص۷۲ج۱، لسان ص۴۵۶ج۴، تاريخ ص۱۳۵ج۱۰، اللالى المصنوعة ص۲۰ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے رب کی ہر چیز دیکھ لی حتی کہ موتیوں سے جڑا ہوا تاج بھی دیکھا۔☆

من گھڑت ہے، راوی ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن یسع ثقہ نہیں اور اس کا استاذ قاسم ملطی کذاب ہے (الآلی المصنوعہ ص۱۴ج۱)۔

(۲۵) رأیت ربی فی المنام فی احسن صورة شابا موقرا رجلاه فی خضرة علیه نعلان من ذهب علی وجهه فراش من ذهب (أم طفیل رضی اللہ عنہا)۔

میں نے بحالت خواب اپنے رب کو ایک خوبصورت اور معزز نوجوان کے روپ میں دیکھا اس کے پاؤں ایک سبزہ میں تھے اور سونے کا جوتا پہنا ہوا تھا اور چہرے پر سونے کا ہی پردہ تھا۔☆

من گھڑت ہے، راوی مروان بن عثمان یہ کون ہے جس کی روایت کی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں تصدیق کی جائے۔ (نسائی ☆ میزان ص۲۷۹ج۴)۔

(۲۶) رأیت ربی جعداً امرد علیه حلة خضراء (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

میں نے اپنے رب کو گھنگریلے بالوں والا بغیر داڑھی کے دیکھا اس پر سبز حلہ تھا۔☆

(۲۷) ان محمدا رأی ربه فی صورة شاب امرد دونه ستر من لؤلؤء قدمیه فی خضرة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو نوجوان کی صورت میں دیکھا جس کے درمیان موتیوں کا پردہ حائل تھا اور اس کے قدم سبزہ میں تھے۔☆

یہ دونوں روایتیں حماد بن سلمہ کی ان روایات میں سے ہیں جن کا محدثین نے انکار کیا ہے۔ (میزان ص۵۹۴ج۱)۔

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ تاریخ بغداد ص۳۱۱ج۱۳، تنزیه الشریعة ص۱۴۵ج۱، الفوائد المجموعة ص۴۴۸، اللالی المصنوعة ص۳۳ج۱، کتاب الموضوعات ص۸۱ج۱۔

۲۶۔ اللالی ص۳۴، کامل ابن عدی ص۶۷۷ج۲، علل المتناهیة ص۲۲ج۱، تذکرة الموضوعات ص۱۲، تاریخ بغداد ص۲۱۴ج۱۱۔

۲۷۔ الکامل ص۲۷۷ج۲، میزان الاعتدال ص۵۹۴ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۸) رأيت ربي بمنى على جمل عليه جبة (أبي رزين رضی اللہ عنہ)۔

میں نے اپنے رب کو منیٰ میں دیکھا جس پر جبہ تھا۔☆

(۲۹) رأيت ربي بعزمات على جمل أحمر عليه أزار (أبو رزين رضی اللہ عنہ)

میں نے رب کو عرفہ میں سرخ اونٹ پر دیکھا جس کے اوپر چادر تھی۔☆

یہ دونوں روایتیں من گھڑت ہیں، ان دونوں روایتوں کا راوی حسن بن علی بن ابراہیم احوذی حدیث اور قرأت میں کذاب تھا (خطیب بغدادی) اس روایت میں جو متہم ہے یہ تمام لوگوں سے جھوٹا ہے جو قرأت کے بارہ میں روایات کا دعوی کرتا ہے۔ (ابن عساکر☆ میزان ص۵۱۳ج۱)۔

(۳۰) بين الله وبين الخلق سبعون الف حجاب (سهل بن سعد)۔

اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ستر ہزار پردے ہیں (اور مخلوق میں سے سب سے زیادہ اللہ کے قریب جبریل، میکائیل اور اسرافیل ہیں۔ ان کے درمیان چار پردے ہیں آگ کا پردہ، تاریکی کا پردہ، بادلوں کا پردہ اور پانی کا پردہ)۔☆

من گھڑت ہے، راوی حبیب بن ابی حبیب ثقہ نہیں کذاب تھا (احمد)، حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن عدی)، اس حدیث کا کچھ اصل نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۷۳ج۱)۔

(۳۱) دون الله تعالى سبعون الف حجاب من نور وظلمة ومن ماء لا تسمع نفس شيئاً من حسن تلك الحجب الا زهقت نفسها (سهل رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ کے وراء ستر ہزار نور اور تاریکی اور پانی کے پردے ہیں کوئی نفس بھی ان پردوں کی خوبصورتی

۲۸۔ ميزان ص۵۱۳ج۱ ولسان ص۲۳۸ج۲۔

۲۹۔ ميزان الاعتدال ص۵۱۲ج۱، لسان ص۲۳۸ج۲۔

۳۰۔ كتاب الموضوعات ص۷۳ج۱، تنزيه الشريعة ص۱۴۲ج۱، فوائد المجموعة ص۴۴۲، اللالى ص۲۱ج۱۔

۳۱۔ مجمع الزوائد ص۷۹ج۱، عقيلى ص۱۵۲ج۳، تنزيه الشريعة ص۱۴۲ج۱، كتاب الموضوعات ص۷۳ج۱، أبو يعلى ح۷۴۸۷ ص۴۹۴ج۶، طبرانى كبير ص۱۴۸ج۶ ح۵۸۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سنتا مگر اس کی جان نکل جاتی ہے۔☆ بے اصل ہے، راوی موسیٰ بن عبیدہ کی روایت لینا حلال نہیں (احمد) کوئی شئ نہیں (ابن معین) اس کا استاذ عمرو بن حکم بن ثوبان ذاهب الحديث ہے۔ (کتاب الموضوعات ص۳۷ج۱)۔

(۳۲) قال لجبريل هل ترى ربك قال ان بيني وبينه سبعين حجابا من نار أو نور لو رأيت ادناها لاحترقت (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جبریل سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرے اور اللہ کے درمیان آگ یا نور کے ستر پردے ہیں اگر میں ان میں سے کسی ہلکے پردہ کو بھی دیکھ لوں تو جل جاؤں۔☆

من گھڑت ہے، راوی ابومسلم قائد اعمش کی حدیث میں نظر ہے (بخاری) خطا کرتا ہے (ابن حبان) اس کے پاس من گھڑت حدیثیں ہیں (ابوداؤد☆ میزان ص۹ج۳)۔

نوٹ: حجاب الٰہی کے بارہ میں اور بھی چند روایات ہیں جن میں اکثر من گھڑت اور باقی ضعیف ہیں (گوندلوی)۔

(۳۳) جناب علی سے پوچھا گیا کیا تم نے اللہ کو محمد ﷺ کے واسطہ سے پہچانا ہے یا اللہ کے واسطہ سے محمد ﷺ کو۔ فرمایا: میں کبھی رسول اللہ ﷺ کی طرف محتاج نہیں ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نفس سے پہچانا ہے جیسے اس نے بلا کیف چاہا (علی رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، اس کا راوی محمد بن سعید ہروی اس روایت کے وضع میں متہم ہے (الفوائد المجموعہ ص۴۵۵)۔

(۳٤) ما وسعني سمائي ولا ارضي ولكن وسعني قلب عبد المومن۔☆

میری وسعت آسمان اور زمین سے زیادہ ہے مگر میں بندہ مومن کے دل میں سما جاتا ہوں۔☆

۳۲۔ طبرانی أوسط ص۱۰۱ج۱، ح۶۲، واللالی المصنوعة ص۲۲ج۱، ومجمع ص۷۹ج۱۔

۳۳۔ الفوائد المجموعة ص۴۵۵۔

۳٤۔ مجموع الفتاوی ص۱۲۲ج۱۸، کشف الخفاء ص۱۹۵ج۲، تذکرة الموضوعات ص۳۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل بے اصل ہے (کشف الخفاء ص۱۹۵ ج۲)۔

(۳۵) ان السموات والأرض ضعفن عن ان یسعنی ووسعنی قلب عبد المومن (وهب بن منبه)۔

تمام آسمان اور زمین میری وسعت سے عاجز ہیں مگر بندہ مومن کا دل وسیع ہے۔☆

باطل ہے جس کو بعض ملحدوں نے وضع کیا ہے اور علی بن وفی نے (اپنے صوفیانہ) مقاصد کی خاطر عام لوگوں کے سامنے روایت کیا ہے یہ وجد اور رقص کے وقت کہتا تھا اپنے رب کے گھر کا طواف کرو (کشف الخفاء ص۱۹۶ ج۲)۔ رب کے گھر سے مراد دل لیتا تھا۔

(۳۶) القلب بیت الرب۔☆

دل رب کا گھر ہے۔ ☆ حدیث نہیں کسی ملحد کا قول ہے۔

(۳۷) آنیة ربکم قلوب عباده الصالحین (أبی عتبة)۔

تمہارے رب کے برتن نیک بندوں کے دل ہیں۔☆

ابن تیمیہ فرماتے ہیں اس روایت کا مدار بقیہ بن ولید پر ہے جو قابل حجت نہیں اسرائیلی روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی معروف سند نہیں (کشف الخفاء ص۱۹۵ ج۲)۔

(۳۸) تفکروا فی کل شیء ولا تفکروا فی ذات الله (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تم ہر چیز میں تفکر کرو مگر اللہ کی ذات میں نہیں۔

ضعیف ہے، عاصم اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں، عطاء مختلط ہے۔

(۳۹) تفکروا فی الخلق ولا تفکروا فی الخالق فانکم لا تدرون قدره (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۳۵۔ کشف الخفاء ص۱۹۵ ج۲۔

۳۶۔ تنزیه الشریعة ص۱۴۸ ج۱، تذکرة الموضوعات ص ۸۰۔

۳۷۔ کشف الخفاء ص۱۹۵ ج۲۔

۳۸۔ الاسماء والصفات ص۶ ج۲، کشف الخفاء ص۳۱۱ ج۱۔

۳۹۔ احیاء العلوم ص۴۴ ج۶، کنز العمال ص۱۰۶ ج۳، در المنثور ص۱۱۰ ج۲، ص۱۳۰ ج۶، المغنی عن حمل الأسفار ص۱۹۲ ج۲، تفسیر قرطبی آل عمران ص۱۹۱، ص۲۹۴ ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم مخلوق کے بارہ میں تفکر کرو اور خالق کے بارہ میں نہیں کیونکہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔☆ ضعیف ہے، راوی وازع بن نافع متروک ہے (المغنی عن حمل الاسفار ص۱۹۲ ج۲ دیکھئے نمبر۴۲)۔

(٤٠) تفكروا في خلق الله ولا تفكروا في الله۔ (عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ)

تم ہر چیز کے بارہ میں غور وفکر کرو مگر اللہ کے بارہ میں نہیں۔☆ ضعیف، ان تینوں روایات کو سیوطی نے جامع الصغیر میں ذکر کیا ہے اور ان پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔

(٤١) تفكروا في خلق الله ولا تفكروا في الله فتهلكوا (أبي ذر رضی اللہ عنہ)۔

تم اللہ کی مخلوق کے بارہ میں غور وفکر کرو اور اللہ کے بارہ میں نہ کرو (اگر ایسا کرو گے) تو ہلاک ہو جاؤ گے۔☆ اس کو بھی سیوطی نے ضعیف کہا ہے۔

(٤٢) تفكروا في الاء الله ولا تفكروا في الله (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

اللہ کی نعمتوں میں غور وفکر کرو اور اللہ کے بارہ میں نہ کرو۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی وازع بن نافع متروک ہے (نسائی)۔ ثقہ نہیں (ابن معین واحمد)۔ منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان الاعتدال ص۳۲۷ ج۴)۔

(٤٣) كنا نعد الريا علي عهد رسول الله الشرك الاصغر (شداد بن أوس)۔

ہم ریا کاری کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چھوٹا شرک کہتے تھے۔☆ اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، صحیح الفاظ میں (ان أخوف ما أخاف - مسند احمد ص۴۲۸ ج۵ وشرح السنۃ)

ضعیف ہے، راوی ابن لھیعہ ضعیف اور مدلس ہے (میزان ص۴۷۵ ج۲ طبقات المدلسین ص۴۲)۔

(٤٤) نصرة الله للعبد خير من نصرته لنفسه۔

٤٠۔ احياء العلوم ص٤٤ ج٦، كشف الخفاء ص٣١١ ج١، كنز العمال ص١٠٦ ج٣۔

٤١۔ ابو الشيخ فى العظمة جامع الصغير مع فيض القدير ص٢٦٢ ج١۔

٤٢۔ شعب الايمان ح١٢٠ ص١٣٦ ج١، كشف الخفاء ص٣١١ ج١، الكامل ص٣٥٥٦ ج٧، در المنثور ص١١٠ ج٢، طبرانى أوسط ص١٧١ ج٧ ح٦٣١٥، كتاب المجروحين ص٨٣ ج٣۔

٤٣۔ طبرانى كبير ص٧١٦٠ ج٧ ح٧١٦٠۔

٤٤۔ كشف الخفاء ص٣١٦ ج٢، المقاصد الحسنة ص٤٤٦، موضوعات كبير ص١٣٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی مدد اپنے بندے کے لئے بہتر ہے اپنے نفس کی مدد سے۔

حدیث نہیں ہے بلکہ کسی نا معلوم کا قول ہے۔

(٤٥) لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة فی قبورهم ولا فی نشورهم (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

توحید والوں پر قبر اور حشر میں وحشت نہیں ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی بہلول بن عبید کندی ضعیف الحدیث ذاہب ہے (ابو حاتم) کوئی شئ نہیں (ابو زرعہ) حدیث چور تھا (ابن حبان ☆ میزان ص۳۵۵ج۱) اس کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم مجروح ہے۔ (دیکھئے نمبر۶۸)۔

(٤٦) من قال لا اله الا الله قبل کل شیء ولا اله الا الله بعد کل شیء عوفی من الهم والحزن (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد لا الہ الا اللہ کہا تو وہ غم اور پریشانی سے محفوظ ہو گیا۔☆

من گھڑت ہے، راوی عباس بن بکار ضبی کذاب ہے (دار قطنی) ص۳۸۲ج۲) یہ حدیث اس کی گھڑی ہوئی ہے (تعلیق بر مسند فردوس ص۶ ج۴)۔

(٤٧) من خاف الله خوف الله منه کل شیء ومن لم یخف خوفه الله من کل شیء (واثلہ رضی اللہ عنہ)۔

جو اللہ سے ڈرے اللہ ہر چیز کو اس سے ڈراتا ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اللہ اس کو ہر چیز سے ڈراتا ہے۔☆

٤٥۔ شعب الایمان ص۱۱۱ج۱ ح۱۰۰، تاریخ بغداد ص۲۶۶ج۱، طبرانی أوسط ص۲۱۶ج۱۰ ح۹۴۷۴، میزان الاعتدال ص۳۵۵ج۱، مجمع الزوائد ص۸۲ج۱۰، ص۳۳۳ج۱۰، تاریخ جرجان ح۱۲۴، الکامل ص۱۵۸۲ج۴، کشف الخفاء ص۱۷۰ج۲، احیاء العلوم ص۳۹۴ج۱، المغنی عن حمل الاسفار ح۹۳۹۔

٤٦۔ الترغیب والترهیب ص۶۱۷ج۲، مجمع الزوائد ص۱۳۷ج۱۰، طبرانی ص۲۹۰ج۱۰، ضعیفة ص۴۲۷ج۱، کنز العمال ص۱۲۳ج۲، مسند فردوس دیلمی ص۶ج۴ ح۵۵۱۳۔

٤٧۔ المغنی عن حمل الاسفار ص۴۵۵ج۱، ضعیفة ص۴۹۵ج۱، الترغیب والترهیب ص۲۶۷ج۴، الفوائد المجموعة ص۲۸۶، کشف الخفاء ص۲۴۹ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے، اس سند کے راوی سوائے سلیمان بن عمرو کے باقی تمام نامعلوم ہیں منذری کہتے ہیں اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

(۴۸) حضرت ابو ہریرہ سے یہی روایت عقیلی نے ضعفاء میں روایت کی ہے اور یہ دونوں روایتیں منکر ہیں (سلسلہ احادیث ضعیفہ ص۴۹۵ ج۱)۔

(۴۹) الخلق كلهم عيال الله فاحب الخلق الى الله انفعهم لعياله (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اللہ کے نزدیک اچھے لوگ وہ ہیں جو اس کے کنبے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ☆ سخت ضعیف ہے، راوی ابو ہارون عمیر قرشی متروک ہے (مجمع ص۱۹۱ ج۸)۔

(۵۰) الخلق عيال الله فاحبهم الى الله انعمهم لعياله (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اللہ کے نزدیک اچھے لوگ وہ ہیں جو اس کے کنبے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ☆ راوی یوسف بن عطیہ صفار متروک ہے۔ (مجمع ص۱۹۱ ج۸)۔

یہ روایت متعدد طریق سے مروی ہے مگر تمام ضعیف ہیں بعض میں الفاظ "الخلق كلهم عيال الله" ہیں اور بعض میں "تحت كنفه" کے ہیں (ابن حجر مکی ☆ کشف الخفاء ص۳۸۱ ج۱)۔

(۵۱) لو لا النساء لعبد الله حقا (عمر رضی اللہ عنہ)۔

اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی کما حقہ عبادت کی جاتی۔ ☆

من گھڑت ہے، راوی عبد الرحیم بن زید عمی کذاب ہے۔ (میزان ص۶۰۵ ج۲) اور اس کا باپ اور استاد زید عمی ضعیف ہے۔ (میزان ص۱۰۲ ج۲)۔

۴۸۔ ضعيفه ص۴۹۵ ج۱۔

۴۹۔ طبرانی أوسط ص۲۵۲ ج۶ ح۵۵۳۷، طبرانی کبیر ص۸۶ ج۱۰ ح۱۰۰۳۳، تاریخ بغداد ص۳۳۴ ج۶، مجمع الزوائد ص۱۹۱ ج۸، کشف الخفاء ص۳۸۱ ج۱۔

۵۰۔ مجمع ص۱۹۱ ج۸۔

۵۱۔ كتاب الموضوعات ص۱۶۲ ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۱۹، تنزيه الشريعة ص۲۰۴ ج۲، اللالىء المصنوعة ص۱۳۴ ج۲، ضعيفة ص۷۴ ج۱، كنز العمال ص۲۸۶ ج۱۶، كشف الخفاء ص۱۶۵ ج۲، الكامل ص۱۹۲۱ ج۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۲) لو لا المرأة لدخل الرجل الجنة (أنس رضی اللہ عنہ)

اگر عورت نہ ہوتی تو مرد جنت میں داخل ہوتے۔

من گھڑت ہے، راوی بشر بن حسین عن زبیر بن عدی متروک ہے (دارقطنی) اس میں نظر (قابل قبول نہیں) ہے (بخاری) اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں پس (ابن عدی) یہ زبیر پر جھوٹ بولتا تھا (ابو حاتم) اس نے زبیر کے نام پر ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے جس میں تقریباً ڈیڑھ سو روایات ہیں (ابن حبان ☆ میزان ص۳۰۷ج۱)۔

(۵۳) علیکم بدین العجائز۔

تم پر بوڑھی عورتوں کا دین لازم ہے۔☆ کسی ملحد کا قول ہے۔

(۵٤) اذا کان فی آخر الزمان واختلف الاهواء فعلیکم بدین اهل البادیة والنساء (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

آخر زمانہ میں جب اہواء میں اختلاف پیدا ہوگا تو تم پر بدویوں اور عورتوں کا دین لازم ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن حارث حارثی کوئی شئ نہیں محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے اور مذکورہ روایت اس کے عجائب میں سے ہے (میزان ص۵۰۴ج۳) مگر اس روایت کو محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی نے وضع کیا ہے بخاری اور ابو حاتم کہتے ہیں منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں اس نے اپنے باپ سے دوسو روایات کے قریب ایک نسخہ روایت کیا ہے جو پورا ہی من گھڑت ہے (میزان ص۶۱۷ج۳) مذکورہ حدیث بھی اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔

۵۲۔ اللالی المصنوعة ص۱۳٤ج۲، تذکرة الموضوعات ص۱۲۹، کنز العمال ص۲۸۵ج۱۶ ح٤٤٤۹۷۔

۵۳۔ احیاء العلوم ص۲۰۸ج۳، ضعیفة ص۶۹ج۱، فوائد المجموعة ص۵۰۵، تذکرة الموضوعات ص۱۶، کشف الخفاء ص۷۰ج۱، المقاصد ص۲۹۰، المغنی عن حمل الاسفار ص۷٤۵ج۲۔

۵٤۔ کتاب المجروحین ص۲٦٤ج۲، مغنی عن حمل الاسفار ص۷٤۵ج۲، الکامل ص۲۱۸۵ج٦ مختصراً، اللالی المصنوعة ص۲۳۲ج۱، کتاب الموضوعات ص۲۰۰ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نداء و پکار

(۵۵) جنگ یمامہ میں صحابہ کرام کا شعار یا محمداہ تھا۔

من گھڑت ہے، یہ روایت طبری نے اپنی تاریخ میں اور اس کے طریق سے ابن کثیر نے البدایہ میں اور ابن اثیر نے الکامل میں نقل کی ہے اس کا ایک راوی شعیب بن ابراہیم مجہول ہے (میزان ص۲۷۵ج۲) اور اس کا استاد سیف بن عمر تیمی برجمی ضعیف ہے ابن معین کہتے ہیں اس سے تو ایک پیسہ بہتر ہے ابو داؤد کہتے ہیں کہ کوئی شئ نہیں ابو حاتم کہتے ہیں متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام روایات منکر ہیں ابن نمیر کہتے ہیں حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۲۵۵ج۲) اس کے استاد ضحاک بن یربوع کی روایت درست نہیں (میزان ص۳۲۷ج۲) وہ اپنے باپ سے اور اس کا باپ بنی سھیم کے ایک آدمی سے روایت کرتا ہے اور یہ مجہول ہے۔

(۵۶) ابن عباس کے پاس ایک آدمی کا پاؤں سن ہو گیا، ابن عباس نے کہا جو تیری طرف سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کر تو وہ کہنے لگا محمد ﷺ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

باطل ہے، راوی غیاث بن ابراہیم نخعی کی روایت ترک کر دی گئی تھی (احمد) ثقہ نہیں (ابن معین) محدثین نے ترک کر دیا تھا (بخاری) بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ حدیثیں وضع کرتا تھا (جوزجانی ☆ میزان ص۳۳۷ج۳)۔

(۵۷) ابن عمر کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے کہا اس کو یاد کر جو تیری طرف سب سے زیادہ محبوب ہے تو انہوں نے فرمایا یا محمد (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی ابو اسحاق سبیعی مدلس اور مختلط تھے (نھایہ الاغتباط ص۲۷۶ وطبقات المدلسین ص۱۰۶) مذکورہ روایت تین طرق سے مروی ہے مگر تمام طرق کا مدار ابو اسحاق پر ہے جو مختلط تھے اور اس روایت میں وہ مضطرب بھی ہیں کبھی انہوں نے اس روایت کو ہشیم بن حنش سے روایت کیا ہے اور کبھی عبد الرحمٰن

۵۵۔ تاریخ طبری ص۵۱۳ج۲، اسی کے حوالہ سے الکامل لابن اثیر اور البدایہ میں ہے۔

۵۶۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ص۱۴۱ح۱۶۹۔

۵۷۔ الأدب المفرد ص۲۵۰ ح۹۶۴، عمل الیوم واللیلۃ ص۱۴۱ ح۱۶۸ وص۱۷۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سعد سے اور کبھی ابوسعید سے یہی اضطراب اس کے ضعیف ہونے کی مؤثر علت ہے۔

نوٹ: یہ روایت الادب المفرد بخاری کی ہے مگر الادب المفرد کے صحیح نسخوں میں لفظ ''محمد'' ہے ''یا محمد'' نہیں۔

(۵۸) قول عمر یا سارية الجبل (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑو۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن عجلان کو احمد اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور دیگر محدثین کہتے ہیں سیٔ الحفظ ہے (الکاشف ص۶۹ ج۳) اور طبقہ ثالثہ کا مدلس ہے (طبقات المدلسین ص۱۰۶) اس نے مذکورہ حدیث نافع سے روایت کی ہے اور جب نافع سے روایت کرے تو مضطرب ہوتا ہے (تہذیب ص۳۴۳ج۹) اس روایت میں تدلیس کے علاوہ اضطراب بھی ہے کیونکہ ابن عجلان اس حدیث کو کبھی نافع سے روایت کرتا ہے اور کبھی ایاس بن معاویہ سے (دلائل النبوۃ ص۷۰ ج۳)۔

اسی روایت کو ابونمیر بن خلاد نے الفوائد میں روایت کیا اس کا راوی ایوب بن خوط متروک ہے۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں اور نووی نے تہذیب ص۱۰ ج۲ میں بھی روایت کی ہے اس کا راوی فزت بن سائب متروک متہم ہے۔ اسی نے سیف بن عمر اور داقری نے بھی روایت کی ہے اور یہ دونوں کذاب ہیں۔

(۵۹) اذا انفلتت دابة احدكم بارض فلا فلياد يا عباد الله احبسوه فان لله حاصرا فی الارض سيحبسه فان لله عبادا لا ترونهم (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

جب تم میں سے کسی ایک کی سواری جنگل میں بدک جائے تو تم آواز دو اللہ کے بندو اس کو روک دو۔ پس اللہ کی طرف سے اس کو زمین میں روکنے والا ہے جو اس کو روک دے گا، پس اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے۔☆

ضعیف ہے، معروف بن حسان راوی ضعیف ہے (مجمع ص۱۳۲ ج۱۰) منکر الحدیث ہے اس نے عمر بن زر سے ایک طویل نسخہ روایت کیا ہے جو تمام غیر محفوظ ہے۔ (ابن عدی ☆ میزان ص۱۴۳ ج۴) ۔ نیز ابن مسعود سے راوی کا انقطاع ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۱۰۹ ج۲)۔

۵۸۔ دلائل النبوة ص ۳۷۰ ج۶، أسد الغابة ص ۲۴۴ ج۲، تهذيب الاسماء نووی ص ۱۰ ج۲۔

۵۹۔ طبرانی کبیر ص۲۱۷ ج۱۰، عمل اليوم والليلة ص ۴۵۵ ح۵۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٠) اذا ضل احدكم شيئا واراد عونا وهو بارض ليس بها انيس فليقل يا عباد الله اعينوني فان لله عباداً لا تراهم (عتبة بن غزوان)۔

جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے اور وہ اس زمین میں کسی مددگار کو طلب کرنا چاہے جس میں اس کا کوئی ساتھی نہیں تو وہ آواز دے اے اللہ کے بندو تم میری مدد کرو۔ پس اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے۔☆

ضعیف ہے، اس کا راوی عبد الرحمٰن اور اس کا باپ شریک بن عبد اللہ دونوں ضعیف ہیں (مؤلف) شریک مدلس بھی ہیں (طبقات المدلس ص٦٧) گویا کہ راویوں کے ضعف کے ساتھ انقطاع بھی ہے۔

علم غیب

(٦١) انه عرضت عليه الخلائق من لدن آدم الى قيام الساعة فعرفتهم كلهم۔

رسول اللہ ﷺ پر آدم سے لے کر قیامت تک آنے والی تمام مخلوق پیش کی گئی تو آپ نے تمام کو پہچان لیا۔☆ حدیث رسول نہیں گپ ہے۔

(٦٢) معراج کی رات عرش کے نیچے میرے حلق میں ایک قطرہ ڈالا گیا تو جو گذشتہ ہو چکا تھا اور آئندہ ہونے والا ہے سب کچھ معلوم ہو گیا۔☆ من گھڑت ہے، جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔

(٦٣) لقد تركنا رسول الله ﷺ وما يحرك طائر جناحيه الا ذكر لنا منه علما (أشياخ من تيم)۔

رسول اللہ ﷺ ہمیں اس حالت میں چھوڑ کر گئے کہ کوئی پرندہ اپنے پر نہیں ہلاتا مگر آپ نے ہمیں اس میں سے علم بتایا۔☆ ضعیف ہے، اشیاخ میں "من تیم" نا معلوم ہیں۔

٦٠۔ طبرانی کبیر ص١١٧ ج١٧ ح٢٩٠۔

٦١۔ حدیث رسول نہیں بعض متأخرین اہل بدعت کی کتب میں پائی جاتی ہے۔

٦٢۔ اس کا وجود بھی بعض اہل بدعت کی کتب میں ہے۔

٦٣۔ مجمع الزوائد ص٢٦٤ ج٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ

(٦٤) اللهم انی اسئلك بمعاقد العز من عرشك (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے عرش کی عزت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔☆

باطل ہے، راوی عمر بن ہارون کذاب ہے (ابن معین کتاب الموضوعات ص٦٣ ج٢)۔

(٦٥) بحق نبيك و الانبياء الذين من قبلی (أنس رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تیرے نبی اور مجھ سے پہلے انبیاء کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔☆ ضعیف ہے، راوی روح بن صلاح سے منکر روایتیں کی گئی ہیں دارقطنی فرماتے ہیں حدیث ضعیف ہے ابن ماکولا کہتے ہیں محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے البانی کہتے ہیں ائمہ جرح کی عبارات اس کے ضعف پر متفق ہیں جس کا سبب اسکی منکر روایات ہیں (سلسلہ ضعیفہ ص٣٣ ج١)۔

(٦٦) توسلوا بجاهی فان جاهی عند الله عظيم۔

تم میری جاہ سے وسیلہ پکڑو بلا شبہ اللہ کے نزدیک میری جاہ بہت بڑی ہے۔☆ باطل اور بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(٦٧) اذا سالتم الله فاسئلوا بجاهی۔

تم میری جاہ کے وسیلہ سے سوال کرو۔☆

من گھڑت ہے (اقتضاء الصراط المستقیم ص٤١٥) اس کا کوئی اصل نہیں۔

٦٤۔ تذكرة الموضوعات ص٥١، نصب الراية ص٢٧٢ ص٢٧٣ج٤، الترغيب والترهيب ص٤٧٧ج١، كتاب الموضوعات ص٦٣ج١، كتاب الدعوات بيهقی، الترغيب للاصفهانی، اللالی ص٦٨ج٢، تنزيه الشريعة ص١١٣ج٢

٦٥۔ حلية الأولياء ص١٢١ج٣، ضعيفة ص٣٣ج١، طبرانی أوسط ص١٥٢ ص١٥٣ج١۔

٦٦۔ التوصل إلى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص٢٣٨

٦٧۔ اقتضاء الصراط المستقيم ص٤١٥، التوصل إلى حقيقة التوسل والمشروع الممنوع ص٢٣٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٨) دعائے آدم یا رب اسئلك بحق محمد (عمر رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے محمد کے وسیلہ سے توبہ کا سوال کرتا ہوں۔☆

من گھڑت ہے، راوی عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے (مؤلف) اس نے اپنے باپ سے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (المدخل للحاکم ص۱۵۴) اس کا دوسرا راوی عبد اللہ بن مسلم بن رشید فہری وضع روایت میں متہم ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۳۹ ج۱) یہ روایت من گھڑت ہے (ذہبی ☆ تلخیص المستدرک ص۳۳۲ ج۳) اور باطل ہے (کتاب الموضوعات)۔

(٦٩) قال آدم اللهم انی اسئلك بحق محمد علیك (أبی الزناد رضی اللہ عنہ)۔

آدم نے فرمایا اے اللہ جو محمد کا تجھ پر حق ہے میں اس کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔☆

باطل ہے، راوی عثمان بن خالد عثمانی ضعیف ہے اس کے پاس منکر روایات ہیں (بخاری)۔ منکر الحدیث ہے (ابوحاتم)۔ اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں (ابن حبان ☆ میزان ص۳۲ ج۳)۔ اس کا استاد عبد الرحمٰن بن ابی الزناد امام ترمذی وعجلی کے نزدیک ثقہ ہے مگر اکثر ائمہ جیسا کہ ابن معین، احمد، ابن مدینی اور نسائی کے نزدیک ضعیف ہے۔ خصوصاً جب اپنے باپ سے روایت کرے تو ضعیف قرار پاتا ہے (تہذیب ص۱۷۲ ج۶)۔ مذکورہ حدیث بھی اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔

(٧٠) یہودیوں کی دعاء اے اللہ ہم محمد نبی امی کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

من گھڑت ہے، راوی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ متروک ذاهب الحدیث ہے (ابو حاتم)۔ کذاب ہے (ابن معین)۔ دجال ہے (سعدی)۔ روایتیں وضع کرتا تھا (ابن حبان)۔ اس کی عام روایات جھوٹ ہیں (صالح بن محمد ☆ لسان ص۱۷۲ ج۴)۔ اس نے اپنے باپ سے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (المدخل ص۱۷۰)۔

٦٨۔ المستدرك ص٦١٥ج٢، دلائل النبوة ص٤٨٩ج٥، طبرانی أوسط ص٢٥٩ج٧ ح٦٤٩٨، طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص١٨٢ج٢ ح٩٩٢۔

٦٩۔ ضعیفه ص٤٠ج١۔

٧٠۔ التوصل إلى حقيقة التوصل المشروع والممنوع ص٣١٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۱) انك ادنى المرسلين و سيلة (سواد بن قارب رضی اللہ عنہ)۔

آپ تمام رسولوں میں وسیلہ کے زیادہ قریب ہیں۔☆

باطل ہے، اس کے چند طرق ہیں ایک طریق میں زیاد بن یزید بن بادویہ اور محمد بن نواس دونوں مجہول ہیں خدشہ ہے کہ یہ روایت ابو بکر بن عباس کی وضع کردہ ہو۔

دوسرے طریق میں ابو عبد الرحمٰن عثمان بن عبد الرحمٰن الوقاص کے ترک پر تمام کا اتفاق ہے اور اسی طریق کے دوسرے راوی علی بن منصور میں جہالت ہے اور پھر یہ روایت اس طریق سے منقطع بھی ہے۔

تیسرے طریق میں محمد بن سائب کلبی رافضی متہم بالکذب ہے۔

چوتھے طریق میں علاء بن یزید منکر الحدیث ہے (بخاری)۔ حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن مدینی)۔ اس نے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے (ابن حبان)۔

پانچویں طریق میں حسن بن عمارہ سخت ضعیف ہے (التوصل ص۳۰۰)۔

(۷۲) انی فرار الخلق الا الی الرسل۔

مخلوق کی دوڑ تو صرف رسولوں کی طرف ہے۔☆

یہ حدیث نہیں بلکہ کسی شاعر کا شعر ہے جس کا راوی مسلم بن کیسان ملائی متروک الحدیث ہے (فلاس)۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے (احمد)۔ اس میں کلام ہے (بخاری)۔ مختلط ہو گیا تھا (ابن معین)۔ متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص۱۰۷ ج۴)۔

(۷۳) کسی اعرابی کا رسول اللہ ﷺ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہنا اے اللہ یہ تیرا حبیب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں لمبا واقعہ ہے، جس کے آخر میں ہے ''اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو تیرا حبیب ناراض ہو جائے گا اور تیرا دشمن راضی ہوگا اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔''

۷۱۔ طبرانی کبیر ص۹۴ ج۷، مجمع الزوائد ص۲۵۰ ج۸، دلائل النبوة للبیهقی ص۲۵۱ ج۲، مستدرك حاكم ص۶۱۰ ج۳، قال الذهبی الاسناد منقطع (تلخیص)، دلائل النبوة أبو نعیم اصفهانی ص۱۱۴ ج۱ ح۶۲۔

۷۲۔ التوصل الى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص۲۹۲۔

۷۳۔ التوصل الى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص۲۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید جھوٹ ہے جس کی دنیا میں کوئی معقول سند نہیں ہے۔

(۷۴) ایک اعرابی نے آپ کی قبر مبارک پر خود کو پھینکا اور سر پر مٹی ڈالی اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارہ میں قرآن میں فرمایا ہے: ﴿ولو انهم اذ ظلموا انفسهم﴾ تو میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس آ گیا ہوں تا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں تو قبر سے آواز آئی جا تجھے معاف کیا۔

من گھڑت ہے، اس کا راوی ھیثم بن عدی ثقہ نہیں کذاب تھا (بخاری وابو داؤد ☆ میزان ص۳۲۴ج۴)۔ھیثم سے روایت کرنے والے محمد بن ھیثم اور احمد بن محمد یعنی اس کا بیٹا اور پوتا ہیں جن کا کوئی حال معلوم نہیں۔

(۷۵) اللهم انى اسئلك بحق السائلين عليك واسئلك بحق ممشائى فانى لم اخرج شرا و بطرا (أبى سعيد خدرى رضی اللہ عنہ – ابن ماجة)۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے جو تجھ پر سوال کرنے والوں کا ہے کہ میں شر اور تکبر کے ساتھ نہیں نکلا۔☆

ضعیف ہے راوی عطیہ عوفی کے ضعیف ہونے پر تمام کا اجماع ہے (المغنی ص۴۳۶ ج۲) اور مدلس تھا (تقریب ص۲۴۰)۔

(۷۶) اللهم بحق السائلين عليك و بحق مخرجى هذا (بلال رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق اور اپنے نکلنے کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔☆

باطل ہے، راوی وازع بن نافع متروک منکر الحدیث ہے (دیکھئے نمبر۴۲)۔

(۷۷) اسئلك بنور وجهك الذى اشرقت له السموات والارض وبكل حق هو

۷۴۔ التوصل الى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص۲۶۵۔

۷۵۔ مسند أحمد ص۲۱ج۳، المغنى عن حمل الاسفار ص۳۲۶ج۱، ترغيب الترهيب ص۴۵۸ج۲، ابن ماجة ح۷۷۸ باب المشى الى الصلاة، ميزان ص۴۴۷ج۲، عمل اليوم والليلة ص۷۶ ح۸۵۔

۷۶۔ عمل اليوم والليلة ص۷۵ ح۸۴۔

۷۷۔ طبرانى كبير ص۲۶۴ج۸ ح۸۰۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لك و بحق السائلين عليك (أبي أمامة رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے تیرے چہرے کے نور کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمان اور زمین کو روشن کیا ہے اور اس حق کے واسطہ ہر جو تیرے لئے ہے۔ اور سوال کرنے والوں کے حق سے جو تجھ پر ہے سے سوال کرتا ہوں۔☆

بے اصل ہے، راوی فضال بن جبیر کے ضعف پر تمام کا اجماع ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی روایات محفوظ نہیں ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں یہ کسی بھی صورت میں قابل حجت نہیں ہے۔ یہ ایسی روایت کرتا ہے جن کا کوئی اصل نہیں (میزان ص ۳۴۷ ج ۳)۔

(۷۸) يستفتح بصعاليك المهاجرين (أمية بن خالد)۔

آپ فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔☆

مرسل ہے، اولاً راوی ابو اسحاق مختلط اور مدلس ہے (تقریب ص ۲۶۱ وطبقات المدلسین ص ۱۰۱)۔ اور امیہ بن خالد صحابی نہیں بلکہ تابعی ہے (اصابہ ص ۱۲۸ ج ۱)۔

(۷۹) جناب عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عباس کے لئے ایسے حق دیکھتے تھے جیسا کہ بیٹے پر باپ کا حق ہوتم بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور عباس رضی اللہ عنہ کو اللہ کی طرف وسیلہ پکڑو (عمر رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی داؤد بن عطاء کوئی شئ نہیں (احمد)۔ منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص ۱۲ ج ۲)۔

(۸۰) عہد فاروقی میں قحط پڑ گیا تو ایک آدمی قبر رسول پر آیا اور کہنے لگا آپ ﷺ امت کے لئے بارش کی دعاء کریں لوگ ہلاک ہو رہے ہیں تو آپ ﷺ نے اس کو خواب میں فرمایا کہ تو عمر کے پاس جا (مالک الدار)۔

ضعیف ہے، مالک الدار مجہول ہے (مجمع الزوائد ص ۱۳۵ ج ۳)۔

۷۸۔ شرح السنة ص ۶۲ ج ۷، طبرانی کبیر ص ۲۹۲ ج ۱، مشکاة للألبانی ص ۱۴۴۴ ج ۳۔

۷۹۔ التوصل الی حقیقة التوسل المشروع والممنوع ص ۲۵۳۔

۸۰۔ التوصل الی حقیقة التوسل المشروع والممنوع ص ۲۹۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۱) ایک روایت میں ہے کہ قبر پر فریاد کرنے والا بلال بن حارث صحابی تھے۔

باطل ہے، راوی سیف بن عمر ثقہ راویوں کے نام پر روایتیں وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۳۴۵ج۱)۔

(۸۲) لو لا عباد ركع وصبية رضع وبهائم رتع لصبت عليكم البلايا صبا (مالك بن عبيد عن أبيه عن جده)۔

اگر عبادت گزار بندے اور دودھ پیتے بچے اور چرنے والے چارپائے نہ ہوتے تو تم پر بہت مصیبتیں آتیں۔☆

ضعیف ہے، راوی مالک اور اس کا باپ عبید دونوں مجہول ہیں (التوصل ص۳۰۸ وميزان ص۴۲۸ ج۳)۔

(۸۳) اذا اعيتكم الامور فعليكم باصحاب القبور۔

جب تمہیں امور عاجز کر دیں تو تم قبر والوں کا وسیلہ طلب کرو۔☆

من گھڑت ہے، جس کا حدیث کی کتابوں میں کوئی وجود نہیں بلکہ یہ کسی مشرک ملحد کا قول ہے۔ جسے بدعتیوں نے حدیث کا درجہ دے دیا ہے (العیاذ باللہ)۔

(۸٤) قال داؤد عليه السلام اسئلك بحق آبائي ابراهيم واسحاق ويعقوب (عباس رضی اللہ عنہ)۔

داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ میں تجھ سے اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے حق اور واسطہ سے سوال کرتا ہوں۔☆

بے اصل ہے، راوی ابوسعید حسن بن دینار بصری متروک ہے اور اس کا استاد علی بن زید بن جدعان منکر الحدیث ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۳۴۳ج۱)۔

۸۱۔ التوصل الى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص۲٤۸۔

۸۲۔ الكامل ص۱٦۲۲ج٤ ص۲۳۸۸ج٦، التوصل الى حقيقة التوسل المشروع الممنوع ص۳۰۸۔

۸۳۔ التوصل الى حقيقة التوصل ص۲٤٤۔

۸٤۔ ضعيفة ص۳٤۲ج۱ مجمع الزوائد ص۲۰۲ج۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۵) دعائے حفظ قرآن کے الفاظ اللهم انی اسئلك بانك مسؤل لم یسئل مثلك واسئلك بمحمد نبیك وابراهیم خلیلك وموسی نجیئك وعیسی روحك وكلمتك ووجیهك (أبی بكر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تجھ سے ہی سوال کیا جاتا ہے تیری مثل کسی اور سے سوال نہیں کیا جا سکتا۔ میں تجھ سے محمد، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔ ☆

من گھڑت ہے، راوی ابن عبد الرحمٰن صنعانی کذاب ہے (ابن تیمیہ) دجال ہے حدیث وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۲۴۳ ج۲ والتوصل ص۳۱۵) نیز اس کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی عبد الملک بن ہارون بن عنتر کذاب دجال ذاهب الحدیث وضاع ہے (دیکھئے نمبر۷۰)۔

(۸۶) مدینہ منورہ میں قحط پڑ گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قبر رسول کی چھت پھاڑ کر آسمان کی طرف روشندان بنا لو، تو ایسا کرنے سے بارش ہو گی (اوس بن عبد اللہ)۔

ضعیف ہے، راوی سعید بن زید ضعیف ہے (یحیٰی بن سعید) قابل حجت نہیں ضعیف ہے (سعدی)۔ قوی نہیں (نسائی ومیزان ص۱۳۸ ج۲)۔

(۸۷) جوف کعبہ میں عبد اللہ بن زبیر کی دعاء "اسئلك بحرمة عرشك و حرمة نبیك" اور عبد الملک بن مروان کی دعاء "اسئلك بحقك علی خلقك و بحق الطائفین بحول عرشك"۔

من گھڑت ہے، ابن تیمیہ فرماتے ہیں اس واقع کا راوی اسماعیل بن ابان کذاب ہے احمد فرماتے ہیں اس نے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ ابن معین کہتے ہیں خلیفہ مامون کے سبز لباس کی تعریف پر اس نے روایت گھڑی ہے۔ امام بخاری، مسلم، ابو زرعہ، ابو حاتم اور دار قطنی فرماتے ہیں کذاب ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں اس کا جھوٹ ظاہر ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر

۸۵۔ التوصل الی حقیقة التوسل المشروع والممنوع ص۳۱۲۔

۸۶۔ دارمی ص۴۳ ج۱ ح۹۳، التوصل الی حقیقة التوسل المشروع والممنوع ص۲۵۹، التوصل البانی ص۱۲۹۔

۸۷۔ رواه ابن عساكر القاعدة الجلیلة ص۱۲۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ دوسرا راوی طارق بن عبد العزیز مجہول ہے (القاعدۃ الجلیلۃ ص۱۲۲ ملخصاً)۔

(۸۸) هو وسيلتك ووسيلة ابيك آدم الى يوم القيامة (قول إمام مالك)۔

رسول اللہ تیرا اور تیرے باپ آدم کا قیامت تک کے لئے وسیلہ ہیں۔☆

من گھڑت ہے، امام مالک اس سے بری ہیں۔ اس کا راوی محمد بن حمید رازی کا امام مالک سے سماع نہیں خصوصاً خلیفہ منصور کے زمانہ تک تو قطعاً حدیث ثابت نہیں۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے فرمایا ہے علاوہ ازیں محمد بن حمید کثیر المناکیر ہے (یعقوب سدوسی)، اس میں نظر ہے (بخاری)، ثقہ نہیں (نسائی)، بقسم خدا کذاب ہے (خراش)، جھوٹ بولنے کا بڑا ماہر تھا (صالح جزرہ)، میں اس کے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہوں (علی بن مہران ☆ میزان ص۵۳۰ ج۳)۔

(۸۹) امام شافعی کا ابو حنیفہ کی قبر سے وسیلہ پکڑنا ناقابل ثبوت ہے اس کا راوی اسحاق بن ابراہیم مجہول ہے ابن تیمیہ فرماتے ہیں جھوٹ ہے (اقتضاء الصراط المستقیم ص۳۴۴)۔

۸۸۔ التوصل الى حقيقة التوسل ص۲۲۲۔

۸۹۔ رواه ابن حجر المكى فى الخيرات الحسان، التوصل الى حقيقة التوسل المشروع والممنوع ص۳۳۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳- کتاب العلم

(۹۰) فضل العالم علي العابد كفضلي على أدناكم (أبو أمامة باهلي)۔

عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسا کہ میری تمہارے ادنی پر فضیلت ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی ولید بن جمیل صدوق خطا کرتا تھا (تقریب ص۳۶۹)۔ اس کی روایت قاسم ابو عبد الرحمٰن سے منکر ہے (میزان ص۳۳۷ج۴)۔ یہ روایت قاسم کے طریق سے ہے۔

(۹۱) ليوم واحد من العالم الذى يعلم الناس الخير افضل عند الله واعظم اجرا من عبادة العابد مائة سنة (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

عالم کا ایک دن جس میں وہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اللہ کے نزدیک عابد کی سو سالہ عبادت سے بہتر ہے اور بڑے اجر والا ہے۔☆ سند نا معلوم ہے۔

(۹۲) عالم ينتفع بعلمه خير من الف عابد (على رضی اللہ عنہ)۔

جو عالم اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ ہزار عابد سے بہتر ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمرو بن جمیع ہے حدیث کے وضع کرنے میں متہم ہے (المغنی فی الضعفاء ص۴۸۳ج۲)۔ ابن معین کہتے ہیں جھوٹ بولتا تھا (میزان ص۲۵۱ج۲)۔

(۹۳) من جاء ه اجله وهو يطلب العلم ليحيى به الاسلام لم يفضله النبيون الا بدرجة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

(جس کو علم طلب کرتے موت آ جائے اور اس کا ارادہ اسلام کو زندہ کرنے کا ہو نبی اس سے صرف ایک

۹۰۔ طبرانی کبیر ح۷۹۱۱ ص۲۳۳ج۸، ترغیب الترهيب ص۱۰۱ج۱، علل المتناهية ص۶۹ج۱، ترمذی ح۲۶۸۵ باب ما جاء فی فضل الفقه على العبادة، در المنثور ص۲۵۱ج۵۔

۹۱۔ ديلمی ص ۵۰۵ ج ۳ ح ۵۴۴۸۔

۹۲۔ كنز العمال ص۱۴۳ج۱۰۔

۹۳۔ دارمی ص۸۵ج۱ ح۳۶۰، كشف الخفاء ص۲۴۳ج۲، كنز العمال ص۱۶۰ج۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ فضیلت رکھیں گے۔☆ ضعیف ہے، راوی ابو العلاء مجہول ہے۔ دارمی میں یہ روایت حسن بصری کی مرسل ہے۔

(٩٤) طالب العلم بين الجهال كالحي بين الاموات (حسان بن أبي سنان)۔

جاہلوں کے درمیان طالب علم ایسے ہے جیسا کہ زندہ مردوں کے درمیان ہو۔☆

ضعیف ہے، راوی حسان کی روایت منقطع ہے۔

(٩٥) طالب العلم رحمة طالب العلم ركن الاسلام ويعطى أجره مع النبيين (أنس رضی اللہ عنہ)۔

طالب علم رحمت ہے اور اسلام کا رکن ہے اس کو نبیوں کے ساتھ اجر دیا جائے گا۔☆

البانی فرماتے ہیں ضعیف ہے (جامع الصغیر ص٥٢٩)۔

(٩٦) العلم خليل المومن فالعقل دليله والعمل قيمه والحلم وزيره والصبر أمير جنوده والرفق والده واللين أخوه (حسن بصری)۔

علم ایماندار کا دوست ہے عقل اس کی راہنما ہے عمل اس کا قیم ہے حلم اس کا وزیر ہے صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے رفق اس کا والد ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔☆

مرسل اور ضعیف ہے، راوی سوار بن عبد اللہ عنبری کوئی شئ نہیں (ثوری)۔ اور دوسرا راوی عبد الرحمٰن بن عثمان بکراوی کی لوگوں نے حدیث چھوڑ دی تھی (احمد ☆ فیض القدیر ص٣٨٩ ج٤)۔

☆☆ یہی روایت حضرت ابو ہریرہ سے مرفوع متصل بھی مروی ہے۔

راوی محمد بن فوز بن عبد اللہ نے معاذ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے ذھبی فرماتے ہیں یہ حدیث من گھڑت ہے جس کو محمد بن فوز یا اس کے استاذ معاذ نے وضع کیا ہے (میزان ص١٠ ج٤)۔

☆☆ اور حضرت انس سے بھی مروی ہے حافظ عراقی فرماتے ہیں ضعیف ہے (المغنی عن حمل الاسفار

٩٤۔ كنز العمال ص١٤٣ ج١٠، كشف الخفاء ص٤٣ ج٢۔

٩٥۔ كنز العمال ص١٤٣ ج١٠۔

٩٦۔ كنز العمال ص١٣٣ ج١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۴۶۱ ج۲)۔طبرانی کی سند میں یحییٰ بن ھاشم السمسار کذاب ہے (مجمع ص۱۲۰ ج۱)۔

(۹۷) من طلب العلم كان كفارة لما مضي (سخبره الازدی)۔

جس نے علم حاصل کیا ہے وہ پہلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔☆

باطل ہے، راوی ابو داؤد نفیع بن حارث متروک ہے ابن معین نے اس کو جھوٹا کہا ہے (تقریب ص۳۵۹)۔

(۹۸) طلب العلم فريضة علي كل مسلم (علی رضی اللہ عنہ)۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔☆

اس روایت کے متعدد طرق ہیں مگر تمام ضعیف ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں محمد بن ایوب اور جعفر بن محمد سخت ضعیف ہیں اور ایک راوی منکر روایتیں روایت کرتا ہے یعنی اس سند میں تین علتیں ہیں اس روایت کی دوسری سند میں خوارزمی متروک ہے اور تیسری سند میں ایک تو عباد بن یعقوب منکر روایات کرتا تھا جو ترک کا مستحق ہے اور دوسرا راوی عیسی بن عبد اللہ ضعیف ہے۔

(۹۹) یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کا ایک راوی عثمان بن عبد الرحمٰن قابل حجت نہیں اور دوسرا راوی ہزیل غیر معروف ہے۔

(۱۰۰) ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے جس کی چار سندیں ہیں ایک میں محمد بن عبد الملک کذاب حدیث وضع کرتا تھا دوسری سند میں احمد بن ابراہیم بن موسی امام مالک سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جن کو امام مالک نے کبھی روایت نہیں کیا (اور یہ حدیث بھی امام مالک کی روایت سے ہے) تیسری سند میں محمد بن ابی حمید کوئی شئ نہیں اور نہ ہی قابل حجت ہے۔ چوتھی سند میں لیث بن ابی سلیم آخری عمر میں مختلط ہو گیا تھا سند کو بدل دیتا اور مرسل کو مرفوع روایت کر دیتا تھا امام ابن مھدی، یحییٰ اور امام احمد نے اسے ترک کر دیا تھا

۹۷۔ ترمذی ح۲۶۴۸ باب فضل طلب العلم، سنن دارمی ص۱۱۴ ج۱۔

۹۸۔ عقیلی ص۵۸ ج۲، ص۴۱۰ ج۳، ص۲۵۰ ج۴، علل المتناهية ص۵۴ إلى ص۶۲، ص۱۵۵ ج۱۔

۹۹۔ طبرانی کبیر ص۱۹۵ ج۱۰ ح۱۰۴۳۹

۱۰۰۔ کتاب المجروحین ص۱۴۱ ج۱، لسان ص۱۳۲ ج۱، عقیلی ص۵۸ ج۲، العلل المتناهية ص۵۵ ج۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض ابن عمر سے اس روایت کا کچھ اصل نہیں۔

(۱۰۱) یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف بھی منسوب ہے اس کا ایک راوی عائذ بن ایوب مجہول اور دوسرا عبد اللہ بن عبد العزیز ایک پیسے کے برابر بھی وزن نہیں رکھتا تھا۔

(۱۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے نام سے بھی روایت کی جاتی ہے اس کی سند میں ایک تو محمد بن عبد الملک کذاب حدیث وضع کرتا تھا اور دوسرا راوی عباس بن ولید مطعون ہے۔

(۱۰۳) اس روایت کی نسبت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف بھی کی جاتی ہے جس کی مختلف سندیں ہیں ایک میں مثنی بن دینار حدیث میں قابل نظر ہے۔ دوسری سند میں راوی عبد القدوس کذاب ہے (تعلیق علی العلل المتناھیہ)۔ تیسری سند میں عبد اللہ بن خراش کوئی شئ نہیں۔ چوتھی سند میں موسیٰ بن داؤد مجہول ہے۔ پانچویں سند میں ایک تو عثمان بن عبد الرحمٰن کذاب ہے، اور دوسرا راوی حفص بن سلیمان متروک ہے، تیسرا اور چوتھا راوی اسماعیل بن عمر اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف ہیں۔ چھٹی سند میں سلیمان بن قرم کوئی شئ نہیں۔ ساتویں سند میں حسان بن سیاہ ضعیف ہے۔ آٹھویں سند میں زیاد بن میمون کذاب ہے۔ نویں سند میں احمد بن صلت حدیثیں وضع کرتا تھا۔ اور پھر یہ حدیث امام ابو حنیفہ کی حضرت انس سے ہے حالانکہ ابو حنیفہ کا کسی صحابی سے بھی سماع اور رؤیت ثابت نہیں۔ دسویں سند میں عمران بن عبد اللہ ضعیف ہے۔ گیارھویں سند میں معان بن رفاعہ ضعیف ہے جو ترک کا مستحق ہے بارھویں سند میں ایک تو سلمان بن کران مقدوح او رضعیف ہے اور دوسرا راوی ابو النضر مجہول ہے۔ تیرھویں سند میں ایک تو مسلم ملائی سخت منکر الحدیث کوئی شئ نہیں ہے، اور دوسرا راوی حسان بن مصک کی روایت کوئی شئ نہیں ہے، اور اس میں تیسرا راوی عبد الوہاب بن ضحاک کذاب ہے۔ چودھویں سند میں الخبائزی متروک الحدیث ہے۔

۱۰۱۔ عقیلی ص۴۱۰ج۳، طبرانی اوسط ص۶۲ج۵ ح۴۱۰۸، لسان ص۲۲۵ج۳۔

۱۰۲۔ العلل المتناهية ص۵۷ج۱۔

۱۰۳۔ طبرانی أوسط ص۲۷۸ج۹ ح۸۶۰۶، میزان ص۴۳۵ج۳ وص۹۵ج۲، جامع بیان العلم ص۸۰۷ج۱، تاریخ بغداد ص۱۵۶ وص۲۰۷ج۴ وص۱۱۱ج۹ وص۲۲۲ج۱۳ وص۲۰۴ج۵، وشعب الایمان ص۲۵۴ وص۲۵۶ج۲، تاریخ اصفهان ص۵۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۴) یہ روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے اس کے راوی اسماعیل بن عمرو اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں۔ امام احمد نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں (العلل المتناہیہ ملخصا ص۵۴ تا ۶۶ ج۱)۔

نوٹ: بعض حضرات لفظ مسلمہ کا بھی اضافہ کرتے ہیں اس کا کوئی اصل نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰۵) اطلبوا العلم ولو كان بالصين۔

تم علم حاصل کرو خواہ وہ چین میں ہو۔☆

باطل ہے، راوی طریف بن سلیمان یا سلمان بن طریف منکر الحدیث ہے (بخاری)۔ ذاهب الحديث ہے (ابو حاتم)۔ ثقہ نہیں (نسائی)۔ ضعیف ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۳۳۵ ج۲)، یہ روایت باطل ہے جس کا کوئی اصل نہیں (ابن حبان ☆ المقاصد الحسنہ ص۶۳)۔

(۱۰۶) یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے جس کا راوی احمد جوئیباری کذاب ہے (دیکھئے نمبر۲)۔

(۱۰۷) تعلموا العلم وتعلموا للعلم السكينة والوقار وتواضعوا لمن تعلمون منه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

تم علم سیکھو اور اس کے لئے اطمینان اور وقار بھی سیکھو اور جس سے علم حاصل کرتے ہو اس کے لئے تواضع اور عاجزی کرو۔☆ سخت ضعیف ہے، عباد بن کثیر راوی متروک الحدیث ہے (مجمع الزوائد ص۱۳ ج۱)۔

۱۰۴۔ طبرانی أوسط ص۲۵۸ ج۹ ح۸۵۶۲، العلل المتناهية ص۶۲ ج۱۔

۱۰۵۔ ميزان الاعتدال ص۳۳۵ ج۲، اللالی المصنوعة ص۱۷۵ ج۱، اتحاف ص۹۸ ج۱، المغنی عن حمل الاسفار ص۱۶ ج۱، كتاب المجروحين ص۳۸۲ ج۱، تنزيه الشريعة ص۲۵۸ ج۱، موضوعات ص۱۵۴ ج۱، كنز العمال ص۱۳۸ ج۱۰، كامل ابن عدی ص۱۸۲ ج۱، عقيلی ص۳۳۰ ج۱، تاريخ اصفهان ص۱۵۶ ج۱، فوائد المجموعة ص۲۷۲۔

۱۰۶۔ اللالی المصنوعة ص۱۷۶ ج۱۔

۱۰۷۔ طبرانی أوسط ص۱۰۵ ج۷ ح۶۱۸۰، مجمع الزوائد ص۱۲۹ ج۱، ص۲۷ ص۳۲ ج۸، الترغيب والترهيب ص۱۱۴ ج۱، كامل ابن عدی ص۱۴۴۲ ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۸) تعلموا العلم و تعلموا للعلم الوقار (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تم علم حاصل کرو اور علم کی خاطر وقار سیکھو۔☆ سخت ضعیف ہے، راوی حبوش مجہول ہے اور اس کا استاذ عبدالمنعم بن بشیر سخت منکر الحدیث ناقابل حجت ہے (کتاب المجروحین ص۱۵۸ج۲)۔

(۱۰۹) من طلب العلم لله لم يصب منه بابا الا ازداد به فی نفسه ذلا وفی الناس تواضعا (علی رضی اللہ عنہ)۔

جو اللہ کی خاطر علم حاصل کرتا ہے وہ اس سے ایک باب حاصل نہیں کرتا مگر وہ اپنے نفس میں ذلیل اور لوگوں میں متواضع اور خدا کا خوف رکھنے والا اور دنیا میں اجتہاد کرنے والا ہو جاتا ہے۔

ایک لمبی من گھڑت روایت کا حصہ ہے جس کا گھڑنے والا عمر بن صبح کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص۱۶۷ج۱)۔ حدیثیں وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۸۸ج۲)۔

(۱۱۰) العلم خزائن و مفاتيحها السوال (علی رضی اللہ عنہ)۔

علم خزانے ہیں اور ان کی چابیاں سوال ہیں۔☆

من گھڑت ہے، راوی داؤد بن سلیمان جرجانی کذاب ہے ذہبی کہتے ہیں اس نے علی رضا کے نام پر ایک من گھڑت مجموعہ تیار کیا ہے ہر حال میں شیخ کذاب ہے (میزان ص۸ج۲)، مذکورہ روایت بھی علی رضا کے طریق سے ہے۔

(۱۱۱) الكلمة الحكمة ضالة المومن (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

حکمت ایماندار کی گمشدہ ہے۔☆

غریب ہے، راوی ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۳۸۳ج۳)۔ متروک ہے (نسائی میزان ص۵۲ج۱)۔

۱۰۸۔ اسکی تخریج حدیث نمبر ۱۰۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۹۔ اللالی المصنوعة ص۱۸۹ج۱، کنز العمال ص۲۶۰ج۱۰، ضعیفة ص۲۹۶ج۱۔

۱۱۰۔ کشف الخفاء ص۶۵ج۲، حلیة الأولیاء ص۱۹۲ج۳، کنز العمال ص۱۳۳ج۱۰۔

۱۱۱۔ ترمذی ح۲۶۸۷، ابن ماجة ح۴۱۶۹، کشف الخفاء ص۳۶۳ج۱، المقاصد الحسنة ص۱۹۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۲) العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر (حسن بصری)۔

بچپن میں علم سیکھنا ایسے ہے جیسا کہ پتھر پر لکیر ہو۔☆ حدیث رسول نہیں حسن بصری کا قول ہے۔

(۱۱۳) خذوا شطر دینکم عن الحمیراء (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تم نصف دین حمیراء (عائشہ) سے سیکھو۔ بعض روایات میں ثلث کے الفاظ بھی ہیں۔☆

یہ ان واھیات روایات میں سے ہے جن کی کوئی سند معلوم نہیں ہے (کشف الخفاء ص۳۷۵ج۱)۔ ہر وہ حدیث جس میں حمیراء کا ذکر ہے محض جھوٹ ہے (المنار المنیف ص۶۰)۔

(۱۱۴) چار چیزیں چار سے سیر نہیں ہوتیں زمین بارش سے، عورت مرد سے، آنکھ نظر سے اور عالم علم سے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، راوی محمد بن فضل بن عطیہ کذاب ہے (ابن معین، بخاری، مسلم اور فلاس) اس کی حدیث کذابوں کی حدیث ہے (احمد)۔ نیز اسکو حسین بن علوان کلبی نے روایت کیا ہے اور یہ بھی کذاب ہے (میزان ص۷ج۴ وص۵۴۲ج۱)، نیز عبد السلام بن عبد القدوس نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے اور یہ ہشام سے موضوع چیزیں روایت کرتا تھا یہ اس لائق نہیں کہ اس سے کسی بھی حالت میں حجت پکڑی جائے (کتاب المجروحین ص۱۵۱ج۲)۔

(۱۱۵) انا والاتقیاء برئیون من التکلف (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ)۔

میں اور متقی لوگ تکلف سے بری ہیں۔☆

نووی فرماتے ہیں ثابت نہیں ہے (الفوائد المجموعہ ص۱۸۶)۔

۱۱۲۔ المدخل للبیهقی ص۱۶۰ج۲، کشف الخفاء ص۶۶ج۲، تذکرة الموضوعات ص۲۲۔

۱۱۳۔ الفوائد المجموعة ص۳۹۹، تذکرة الموضوعات ص۱۰۰، کشف الخفاء ص۳۷۴ج۱، ودیلمی ص۲۶۵ج۲ ح۲۶۵۰۔

۱۱۴۔ حلیة الأولیاء ص۲۸۱ج۲، کتاب المجروحین ص۱۵۱ج۲، عقیلی ص۲۹۷ج۲، کامل ابن عدی ص۱۹۶۷ ج۵، کتاب الموضوعات ص۱۷۰ج۱، اللالی ص؟؟ج۱، تنزیه الشریعة ص۲۶۲ج۱، الفوائد المجموعة ص۲۷۵۔

۱۱۵۔ کشف الخفاء ص۲۰۵ج۱، فوائد المجموعة ص۱۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱٦) اتقوا زلة العالم وانتظروا فيئه (كثر بن عبد الله عن ابيه عن جده)۔

تم عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کر لینے کا انتظار کرو۔☆

من گھڑت ہے، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو جھوٹ کا ایک رکن تھا (شافعی وابوداؤد)۔ اس کے پاس عن ابیہ وعن جدہ کے طریق سے من گھڑت مجموعہ ہے (میزان ص۴۰۷ ج۳)۔

(۱۱۷) جالس الكبراء وخالط الحكماء وسائل العلماء (ابو جحيفة)۔

بڑوں کی مجلس کر حکما سے مل جل کر رہ اور علماء سے سوال کر۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبد المالک بن حسین نخعی کوئی شئ نہیں (ابن معین)۔ قوی نہیں (بخاری)۔ ضعیف ہے (ابو زرعہ ودار قطنی میزان ص۶۵۳ ج۲)۔

(۱۱۸) لكل شيء عماد وعماد هذا الدين الفقه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

ہر چیز کا ستون ہے اور اسلام کا ستون فقہ ہے۔☆

من گھڑت ہے، اس کی تین سندیں ہیں ایک میں راوی یزید بن عیاض منکر الحدیث ہے (بخاری)، ثقہ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (نسائی)، کذاب کا الزام ہے (مالک ☆ میزان ص۴۷۴ ج۴)۔ دوسری سند میں خلف بن یحییٰ کی ابو حاتم نے تکذیب کی ہے (میزان ص۶۶۳ ج۱) اور اس کا استاذ ابراہیم بن محمد متروک ہے (العلل المتناہیہ ص۱۲۷ ج۱)۔ اور تیسری سند کا راوی ابو الربیع کذاب ہے (ھیثم)، ثقہ نہیں ابن معین متروک ہے (دار قطنی)، آئمہ کے نام پر حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان ☆ العلل المتناھیہ ص۱۲۸ ج۱)۔

۱۱٦۔ ديلمی ص۱۳۲ ج۱ ح۳۰۷، بيهقی ص۲۱۱ ج۱۰، والمدخل ص۲۸٤ ج۲ ح۸۳۱، كشف الخفاء ص٤۱ ج۱، كامل ابن عدی ص۲۰۸۱ ج٦، ميزان الاعتدال ص٤۰۷ ج۳، كنز العمال ص۱۳۵ ج۱۰، المقاصد الحسنة ص۱۹، فيض القدير ص۱۱٤ ج۱۔

۱۱۷۔ المدخل ص۲۱ ج۱، طبرانی كبير ص۱۲۵ ج۲۲ ح۳۲۳، ميزان الاعتدال ص۶۵۳ ج۲، الكامل ص۱۹٤۱ ج۵ ص۱۹٤۲ ج۵۔

۱۱۸۔ جامع بيان العلم ص۲٦ ج۱، شعب الايمان ص۲٦٦ ج۲ ح۱۷۱۲، طبرانی أوسط ص۹٦ ج۷ ح٦۱٦۲، تاريخ بغداد ص٤۰۲ ج۲، در المنثور ص۳۵۰ ج۱، تذكرة الموضوعات ص۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۹) فقيه واحد أشد على الشيطان من الف عابد (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عبادت گزار سے سخت ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی روح بن جناح قوی نہیں (نسائی)، قابل حجت نہیں (ابو حاتم)، اس کے معاملہ میں نظر ہے (ابوعلی نیشاپوری ☆ میزان ص۵۷ج۲)۔

(۱۲۰) مذکورہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو من گھڑت ہے اس کا راوی یزید بن عیاض کذاب ہے (مشکوۃ بتحقیق البانی ص۷۵ج۱)۔

(۱۲۱) اذا كان يوم القيامة وضعت منابر من نور عليها قباب من در ثم ينادى مناد اين الفقهاء واين الائمة والمؤذنون اجلسوهم علي هذه (أبو سعيد وابن عمر رضی اللہ عنہما)۔

قیامت کے روز نور کے منبر رکھے جائے گے جن پر موتیوں کے قبے ہوں گے پھر آواز دینے والا کہے گا فقہاء، آئمہ اور مؤذن کہاں ہیں ان کو ان قُبوں پر بٹھا دو۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی اسماعیل بن یحییٰ ابو یحییٰ تیمی جھوٹ کا ایک رکن ہے (ازدی)، حدیث وضع کرتا تھا (صالح جزرہ)، کذاب ہے (ابوعلی نیشاپوری - دارقطنی - حاکم)، اس کی عام روایات باطل ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۲۵۳ج۱)۔

۱۱۹۔ ترمذی ح۲۶۸۱ باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة، ابن ماجة ح۲۲۲ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ترغیب الترهیب ص۱۰۲ج۱، طبرانی کبیر ص۶۵ ج۱۱ ح۱۱۰۹۹، کنز العمال ص۴۸۵ج۹، جامع بیان العلم لابن عبد البر ص۲۶ج۱، امالی الشجری ص۴۱ج۱، المغنی عن حمل الاسفار ص۱۴ج۱ للعراقی ص۷ج۱، موضوعات کبیر ص۸۵، تهذیب تاریخ دمشق ص۳۳۹ج۵، تذکرة الموضوعات لابن القیرانی ص۵۲۹، احیاء العلوم ص۱۴ج۱۔

۱۲۰۔ جامع بیان العلم ص۲۶ج۱، مشکوة البانی ص۷۵ج۱۔

۱۲۱۔ حلیة الأولیاء ص۲۵۵ج۷، کتاب الموضوعات ص۱۶۶ج۱، اللالی المصنوعة ص۱۸۸ج۱، تنزیه الشریعة المرفوعة ص۲۵۹ج۱، الفوائد المجموعة ص۵۰۵، العلل المتناهیة ص۱۰۱ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۲) علماء امتی کأنبیاء بنی اسرائیل۔

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔☆

بالکل بے اصل ہے، جو حدیث کی کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے، خدشہ ہے کہ کسی ملحد صوفی نے گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دی ہو کیونکہ اس کا اکثر وجود صوفیوں کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔

(۱۲۳) العالم فی الأرض یدعو له کل شیء حتي الحوت فی جوف البحر (علی رضی اللہ عنہ)۔

عالم کے لئے ہر چیز حتی کہ مچھلی سمندر کے اندر دعا کرتی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمر بن خالد قرشی حدیثیں وضع کرتا تھا (وکیع ☆ میزان ص۲۵۷ج۳)۔

(۱۲٤) اکثر الناس علما اهل العراق و أقلهم انتفاعا به (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

عراقی تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں اور علم سے سب سے کم فائدہ اٹھانے والے ہیں۔☆

باطل ہے، راوی صہیب بن شریک متروک الحدیث ہے (نسائی)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، قابل حجت نہیں (ابن حبان) اور دوسرا راوی جعفر بن عباس مجہول ہے (ابوحاتم) اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۱۵۵ج۱)۔

(۱۲۵) استاذ تمام لوگوں سے بہتر ہیں تم ان کی تعظیم کرو، اور مزدوری پر نہ رکھو کہ تم ان کو نکال دو، استاذ جب بچے کو بسم اللہ پڑھاتا ہے اور بچہ بسم اللہ پڑھتا ہے تو استاذ اور بچے اور اس کے والدین کے لئے آگ سے خلاصی لکھی جاتی ہے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۱۲۲۔ المقاصد الحسنة ص۲۸٦، تذکرة الموضوعات ص۲۰، کشف الخفاء ص٦٤ج۲، الفوائد المجموعة ص۲۸٦، الدرر ص۱۱۳، ضعیفة ص٤۸۰ج۱۔

۱۲۳۔ الکامل ص۱۷۷٦ج٥، میزان الاعتدال ص۲٥۸ج۳۔

۱۲٤۔ کتاب الموضوعات ص۱٥٥ج۱، تنزیه الشریعة ص۲٥۱ج۱، اللالی المصنوعة ص۱۹۳ ج۱، الفوائد المجموعة ص۲۷٥۔

۱۲٥۔ کتاب الموضوعات ص۱٥۸ج۱، تنزیه الشریعة ص۲٥۲ج۱، الفوائد المجموعة ص۲۷٦، اللالی ص۱۸۰ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، اس کو احمد جوئیباری کذاب نے وضع کیا ہے (دیکھئے نمبر۶)۔

(۱۲۶) اللهم اغفر للمعلمين و اطل اعمارهم (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ اساتذہ کو بخش دے اور ان کی عمریں لمبی کر۔☆ من گھڑت ہے، راوی نھشل بن سعید اور اس کا شاگرد ابن حوشب دونوں کذاب ہیں (الموضوعات ص۱۵۹ج۱)۔

(۱۲۷) معلم الصبيان إذا لم يعدل بينهم كتب يوم القيامة مع الظلمة (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

استاذ جب شاگردوں کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن ظالموں کے ساتھ لکھا جائے گا۔☆ باطل ہے، راوی ابو المھزم کذاب ہے (دیکھئے نمبر۷) اور اس کا شاگرد عبد الرحمٰن بن القطامی بھی کذاب ہے (الموضوعات ص۱۶۰ج۱)۔

(۱۲۸) اللهم افقر معلمين كيلا يذهب القرآن واغن العلماء كيلا يذهب الدين (أنس رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ تو استاذوں کو فقیر کر دے تاکہ قرآن ختم نہ ہو جائے اور علماء کو غنی کر دے تاکہ دین ختم نہ ہو جائے۔☆

من گھڑت ہے، سعدان بن عبدۃ القراحی اور اس کا شاگرد احمد بن اسحاق بن یونس دونوں مجہول ہیں۔ اور تیسرا راوی محمد بن داؤد کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص۱۶۰ج۱)۔

(۱۲۹) شراركم معلموكم اقلهم رحمة علي اليتيم وأغلظهم علي المسكين

۱۲۶۔ تاريخ بغداد ص۶۳ج۳، كتاب الموضوعات ص۱۵۹ج۱، اللالى ص۱۸۱ج۱، تنزيه ص۲۵۲ج۱، الفوائد المجموعة ص۲۷۶۔

۱۲۷۔ كتاب الموضوعات ص۱۵۹ج۱، اللالى ص۱۸۱ج۱، تنزيه ص۲۵۲ج۱، تذكرة الموضوعات ص۱۹۔

۱۲۸۔ كتاب الموضوعات ص۱۶۰ج۱، ميزان الاعتدال ص۱۰ ج۳، لسان الميزان ص۱۶۱ ج۵، اللالى ص۱۸۱ج۱، الكامل ص۱۶۳۹ ج۴۔

۱۲۹۔ كامل ابن عدى ص۱۲۷۱ج۳ وص۱۹۸۶ج۵، كتاب المجروحين ص۳۵۷ج۱، كتاب الموضوعات ص۱۶۰ج۱، اللالى المصنوعة ص۱۸۱، تنزيه الشريعة ص۲۵۳ج۱، فوائد المجموعة ص۲۷۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تمہارے شریر تمہارے استاذ ہیں جو یتیم پر بہت کم رحم کرتے ہیں اور مسکین پر زیادہ سختی کرتے ہیں۔☆

من گھڑت ہے، اس کی سند میں مجروحین کی ایک جماعت ہے مگر سیف بن عمر تیمی اور اس کا استاذ سعد بن طریف الاسکاف دونوں وضع حدیث میں متہم ہیں سعد فی الفور حدیث وضع کر لیتا تھا (کتاب الموضوعات ص۱۶۱ وکتاب المجروحین ص۳۵۷ ج۱)۔

(۱۳۰) لا تشيروا الحاكة و المعلمين (أبو أمامه رضی اللہ عنہ)۔

جولاہے اور استاذوں سے مشورہ طلب نہ کرو، کیونکہ اللہ نے ان کی عقلیں چھین لی ہیں اور ان کی کمائی میں سے برکت ختم کر دی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی احمد بن محمد بن غالب غلام خلیل متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں اس نے حدیث کے وضع کا اقرار کیا ہے نیز اس کی ایک اور سند بھی ہے جس میں عبید اللہ بن زحر کوئی شئ نہیں (ابن معین)، صاحب معضل ہے (ابو مسہر) ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا خصوصاً جب علی بن یزید سے روایت کرے تو طامات لاتا ہے جس سند میں عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید اور ابو عبد الرحمٰن قاسم جمع ہوں تو یہ روایت ان کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے (کتاب الموضوعات ص۱۶۲ ج۱)۔

(۱۳۱) أجر المعلمين و الموذنين و الائمة حرام (انس رضی اللہ عنہ)۔

استاذوں، اذان کہنے والوں اور امامت کرانے والوں کی اجرت حرام ہے۔☆

من گھڑت ہے، اس کے راوی حضرمی اس کا استاذ محمد اور اس کا استاذ حسان تینوں مجہول ہیں اور زیاد بن ابی زیاد کوئی شئ نہیں متروک ہے (کتاب الموضوعات ص۱۶۵ ج۱)، نیز حسن بصری مدلس ہیں (مؤلف)۔

۱۳۰۔ كتاب الموضوعات ص۱۶۱ ج۱، اللالى المصنوعة ص۱۸۲ ج۱، تنزيه الشريعة ص۲۵۴ ج۱، فوائد المجموعة ص۲۳۶۔

۱۳۱۔ كتاب الموضوعات ص۱۶۵ ج۱، تنزيه الشريعة المرفوعة ص۲۵۵ ج۱، فوائد المجموعة ص۲۷۷، اللالى المصنوعة ص۱۸۸ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۲) إياك والشرط على كتاب الله (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تم کتاب اللہ پر اجرت لینے کی شرط سے پرہیز کرو۔☆

من گھڑت ہے، راوی نھشل کذاب ہے (دیکھئے نمبر۱۲۶)۔

(۱۳۳) نهى عن التعليم والاذان بالأجرة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تعلیم دینے اور اذان کہنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔☆

غیر صحیح ہے، راوی صالح بن بیان اور اس کا استاذ فرات بن سائب دونوں متروک ہیں (دارقطنی ☆ کتاب الموضوعات ص۱۶۵ج۱)۔

(۱۳٤) ارحموا من الناس ثلاثة عزيز قوم ذل، وغنى قوم افتقر وعالما بين الجهال (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تین آدمیوں پر رحم کھاؤ، قوم کا سردار جو ذلیل ہو جائے، مالدار جو فقیر ہو جائے اور وہ عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو۔☆

من گھڑت ہے، راوی عیسی بن طھمان انس رضی اللہ عنہ سے منکر روایتیں کرنے میں متفرد ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے ایسی روایتیں کرتا ہے جو ان کی روایات کے مشابہ نہیں ہوتیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابان بن ابی عیاش اور یزید رقاشی سے تدلیس کرتا ہے اس کی روایت قابل حجت نہیں ہے (کتاب المجر وحین ص۱۱۸ج۲)۔

(۱۳۵) ارحموا ثلاثة غنى قوم افتقر وعزيز قوم قد ذل وفقيها تتلاعب به الجهال (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تم تین افراد پر رحم کھاؤ غنی آدمی جو فقیر ہو جائے، با عزت جو ذلیل ہو جائے اور وہ فقیہ جس سے جاہل

۱۳۲۔ كتاب الموضوعات ص۱٦٥ج۱، تنزيه الشريعة ص۲٥٥ج۱، فوائد المجموعة ص۲۷۷، اللالى ص۱۸۷ج۱۔

۱۳۳۔ كتاب الموضوعات ص۱٦٥ج۱، اللالى ص۱۸۸ج۱، تنزيه ص۲٥٥ج۱۔

۱۳٤۔ كتاب المجروحين ص۱۱۸ج۲، تذكرة الموضوعات ص۲۲، كشف الخفاء ص۱۱٥ج۱۔

۱۳٥۔ كتاب المجروحين ص۷٤ج۳، كتاب الموضوعات ص۱۷۱ج۱، المنار المنيف ص۱۰۰، اللالى ص۱۹۳، تنزيه ص۲٦۳ج۱، الفوائد المجموعة ص۲۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق کریں۔☆

من گھڑت ہے، راوی وھب بن وھب اکذب الناس ہے (کتاب الموضوعات ص۲۷۲ج۱)، حدیثیں وضع کرتا تھا (احمد)، قیامت کو دجال بن کر اٹھے گا (عثمان بن ابی شیبہ☆ میزان ص۳۵۴ج۴)۔

(۱۳٦) ضاع العلم فی أفخاذ النساء۔

علم عورتوں کی رانوں میں ضائع ہو گیا۔☆

کسی صوفی کا قول ہے جسے حدیث بنا دیا گیا ہے۔

(۱۳۷) آفة العلم النسیان و اضاعته أن تحدث به غیر أهله (أعمش)۔

علم کی آفت بھولنا ہے اور اس کا ضائع کرنا یہ ہے کہ نا اہل کو بیان کیا جائے۔☆

معضل ہے، اعمش اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کئی واسطے ہیں جو اس روایت میں مفقود ہیں۔

(۱۳۸) علیکم بالعلم قبل أن یقبض و قبل أن یرفع (أبو أمامه)۔

علم کے قبض ہونے اور اٹھائے جانے سے پہلے علم حاصل کرنا لازم ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی علی بن یزید الہانی منکرالحدیث ہے (بخاری)، ثقہ نہیں (نسائی)، متروک ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۱٦۱ج۳)۔

(۱۳۹) آفة الحدیث الکذب و آفة العلم النسیان (علی رضی اللہ عنہ)۔

حدیث کی آفت جھوٹ ہے اور علم کی آفت بھول ہے۔☆

ضعیف ہے راوی محمد بن عبد اللہ الخطبی ضعیف ہے (اشب ص۱۵٦ج۴)۔

(۱٤۰) العلم خیر من العبادة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۱۳٦۔ کشف الخفاء ص۳٤ج۲، موضوعات کبیر ص۷۹ج۸۔

۱۳۷۔ دارمی ص۱۲۱ج۱، کشف الخفاء ص۱۷ج۱، مشکوۃ ص۸۸ج۱۔

۱۳۸۔ کامل ابن عدی ص۱۸۱۳ج۵۔

۱۳۹۔ شعب الایمان ص۱۵۷ج٤ ح٤٦٤۷، کنز العمال ص۱۱۳ج۱٦، کشف الخفاء ص۱۸ج۱۔

۱٤۰۔ الکامل ص۱۲۹۳ج۳، تاریخ بغداد ص٤۳٦ج٤، مجمع ص۱۲۰ج۱، جامع بیان العلم ص۲۳ج۱، کشف الخفاء ص٦۵ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم عبادت سے بہتر ہے۔

ضعیف ہے، راوی سواد بن مصعب ضعیف ہے اور اس کا استاذ لیث مختلط ہے۔

(۱٤۱) العلم خير من العبادة وملاك الدين الورع والعالم حق يعمل بعلمه (عبادة)۔

علم عبادت سے بہتر ہے اور دین کا بقا پرہیز گاری ہے اور عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرے۔☆

البانی فرماتے ہیں ضعیف ہے (ضعیف الجامع ص٥٦٥)، راقم کے سامنے اس کی سند نہیں ہے۔

(۱٤۲) طالب العلم أفضل عند الله عز وجل من الصلوة والصيام والحج والجهاد في سبيل الله (انس رضی اللہ عنہ)۔

علم کا طلب کرنے والا اللہ کے نزدیک نماز، روزہ، حج اور جہاد سے افضل ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن تمیم السعدی حدیث وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۳۰۶ج۲)۔

(۱٤۳) طلب العلم ساعة خير من قيام ليلة وطلب العلم يوما خير من صيام ثلاثة أشهر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ایک گھڑی علم کا طلب رات کے قیام سے بہتر ہے اور ایک دن طلب کرنا تین ماہ کے روزوں سے بہتر ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی نہشل بن سعید کذاب ہے (ابن راہویہ)، یہ ثقہ راویوں سے ایسی روایتیں لاتا تھا جو ان کی احادیث سے نہ ہوتیں (کتاب المجروحین ص۵۲ج۳ ☆ دیکھئے نمبر۱۲۶)۔

(۱٤٤) طالب العلم لله أفضل عند الله من المجاهد في سبيل الله (أنس رضی اللہ عنہ)۔

۱٤۱۔ كنز العمال ص۱۳۳ج۱۰، كشف الخفاء ص٦٥ج۲، ضعيف الجامع ص٥٦٥۔

۱٤۲۔ جامع بيان العلم ص؟؟، كنز العمال ص۱۳۱ج۱۰، ديلمي ص۱٦ج۳ عن ابن عباس۔

۱٤۳۔ ديلمي ص۱۷ج۳ ح۳۷۳۰، تنزيه الشريعة ص۲۷۸ج۱، تذكرة الموضوعات ص۱۸، كنز العمال ص۱۳۱ج۱۰۔

۱٤٤۔ كنز العمال ص۱٤۳ج۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب علم اللہ کے ہاں مجاہد سے افضل ہے۔☆ البانی فرماتے ہیں من گھڑت ہے۔

(۱۴۵) طالب العلم لله كالغازى والرائح فى سبيل الله عز وجل (عمار وأنس رضی اللہ عنہما)۔

طالب علم اس مجاہد کی طرح ہے جو صبح اور شام کو اللہ کے رستہ میں جائے۔☆

البانی فرماتے ہیں ضعیف ہے (ضعیف الجامع ص۵۶۴)۔

(۱۴۶) العلم أفضل من العمل وخير الأعمال أوسطها (بعض الصحابة رضی اللہ عنہم)۔

علم عمل سے بہتر ہے اور بہتر اعمال درمیانے ہیں۔☆

البانی فرماتے ہیں من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص۵۶۴)۔

(۱۴۷) نوم العالم عبادة (عبد الله بن أبى أوفى)۔

عالم کی نیند عبادت ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی سلیمان بن عمر نخعی کذاب ہے (المغنی فی الضعفاء ص۲۸۲ج۱)، عراقی فرماتے ہیں سلیمان کذابوں میں سے ایک ہے (المغنی حمل الاسفار ص۱۸۲ج۱)۔

(۱۴۸) نوم العالم عبادة ونفسه تسبيح (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

عالم کی نیند عبادت ہے اور اس کی سانس تسبیح ہے۔☆

ضعیف ہے، عراقی فرماتے ہیں معروف روایت کے الفاظ عالم کے بجائے الصائم کے ہیں (المغنی عن حمل الاسفار ص۳۲۵ج۱)، اور یہ روایت ضعیف ہے (المغنی عن حمل الاسفار ص۱۸۲ج۱)۔

(۱۴۹) موت العالم مصيبة لا تجبر وثلمة لا تسد وموت قبيلة أيسر من موت

۱۴۵۔ ديلمى ص۱۶ج۳، كنز العمال ص۱۴۳ج۱۰، ضعيف الجامع ص۵۲۹۔

۱۴۶۔ در منثور ص۱۹۳ج۱، كنز العمال ص۱۳۳ج۱۰، ضعيف الجامع ص۵۶۴۔

۱۴۷۔ احياء العلوم ص۲۲ج۲، موضوعات كبير ص۱۳۳، المغنى عن حمل الاسفار ص۳۲۵ج۱، كشف الخفاء ۳۲۵ج۲۔

۱۴۸۔ احياء العلوم ص۲۲ج۲، كشف الخفاء ص۳۲۹ج۲، المغنى عن حمل الاسفار ص۳۲۵ج۱۔

۱۴۹۔ ديلمى ص۴۳۶ج۴ ح۴۷۷۱، مجمع الزوائد ص۲۰۱ج۱ بحوالة طبرانى كبير۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم (أبو درداء رضی اللہ عنہ)۔

عالم کی موت مصیبت ہے جو نا قابل تلافی ہے اور ایسی دراڑ ہے جو بند نہیں کی جا سکتی۔ قبیلہ کی موت عالم کی موت سے ہلکی ہے۔☆

من گھڑت ہے، اس میں کئی علتیں ہیں ایک علت راوی ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کا قاتل تھا (تقریب) اور یہ روایت معنعن ہے دوسرا راوی خالد بن یزید بن ابی مالک کوئی شئ نہیں (احمد)، ثقہ نہیں (نسائی)، اس کی کتاب ''الدیات'' دفن کرنے کے قابل ہے اس نے اپنے باپ پر ہی جھوٹ بولنے پر اکتفا نہیں کیا حتی کہ صحابہ کرام پر جھوٹ بولا ہے (ابن معین ☆ میزان ص۶۲۵ ج۱)۔

(۱۵۰) موت العالم ثلمة فی الاسلام لا تسد ما اختلف اللیل والنهار (عائشة وابن عمر رضی اللہ عنہما)۔

عالم کی موت اسلام میں دراڑ ہے جو بند نہیں کی جا سکتی جب تک رات اور دن کا نظام موجود ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی یزید کذاب ہے (المغنی فی الضعفاء ص۷۵۳ ج۲)، روایت من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص۸۵۰)، دراصل یہ حسن بصری کا قول ہے (دارمی ص۸۰ ج۱)، جسے کذاب راویوں نے مرفوع بنا دیا ہے۔

(۱۵۱) موت العالم موت العالم۔

عالم کی موت جہان کی موت ہے۔☆ اس کا اصل معلوم نہیں ہو سکا۔ واللہ اعلم۔

☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰۔ مجمع الزوائد ص۲۰۱ ج۱، دیلمی ص۴۳۶ ج۴ ح۶۷۷۲، کنز العمال ص۱۴۹ ج۱۰، کشف الخفاء ص۲۸۹ ج۲، دارمی ص۸۰ ج۱۔

۱۵۱۔ کسی نا معلوم کا قول ہے حدیث نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- کتاب الاعتصام بالسنۃ

(۱۵۲) ما جاء من الله فهو حق وما جاء منی فهو سنة وما جاء من أصحابی فهو سعة (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے وہ حق ہے اور جو میری طرف سے آئے وہ سنت ہے اور جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے ہے اس میں وسعت ہے۔

ضعیف ہے۔☆ راوی عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری کوئی شئ نہیں (ابن معین)، منکر الحدیث ہے (فلاس)، متروک ہے (احمد و بخاری و دارقطنی)، اس کا ایک جھوٹ بھی واضح ہوا ہے (یحییٰ بن سعید ☆ میزان ص۴۲۹ ج۲)۔

(۱۵۳) اذا حدثتم عنی حديثا يوافق الحق فخذوه به حدثت به أو لم أحدث (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب میرے نام سے تمہیں کوئی حدیث بیان کی جائے جو حق کے ساتھ موافقت رکھے خواہ میں نے وہ حدیث بیان کی ہو یا نہ تم اس پر عمل کرو۔☆

ضعیف ہے، راوی اشعث بن براز بجیمی منکر الحدیث ہے (بخاری)، متروک الحدیث ہے (نسائی ☆ میزان ص۲۶۲ ج۱)۔

(۱۵٤) لا أعرفن ما حدث أحدكم عنی الحديث وهو متكئ على أريكته فيقول اقرأ قرآنا ما قيل من قول حسن فأنا قلته (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

۱۵۲۔ الكامل ص۷۵۱ ج۲ وص۱۱۹۱ ج۳۔

۱۵۳۔ كتاب الموضوعات ص۱۸۷ ج۱، اللالی المصنوعة ص۱۹۵ ج۱، تنزيه الشريعة ص۲٦٤ ج۱، كنز العمال ص۲۳۰ ج۱۰، الفوائد المجموعة ص۲۷۸، عقيلی ص۳۳ ج۱، ميزان ص۲٦۳ ج۱، لسان ص٤٥٥ ج۱، المقاصد الحسنة ص٥۹، كشف الخفاء ص۲۲۰ ج۱۔

۱۵٤۔ تاريخ بغداد ص٤٤ ج۱٤ مختصراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے کوئی بھی میری حدیث سے اعراض نہ کرے درانحالیکہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور کہے میں تو قرآن پڑھتا ہوں (یاد رکھو) جو بھی اچھی بات ہے وہ میری فرمودہ ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید المقبری متروک ہے (دیکھئے نمبر۱۵۲)۔

(۱۵۵) اذا حدثتم عني بحديث تعرفونه ولا تنكرونه قلته أو لم أقله فصدقوا به فإني أقول ما يعرف ولا ينكر وإذا حدثتم بحديث تنكرونه ولا تعرفونه فإني لا أقول ما ينكر ولا يعرف (سعيد المقبري وأبو هريرة رضی اللہ عنہما)۔

تم سے جب بھی میری حدیث بیان کی جائے جس کو تم پہنچانتے ہو اور انکار نہیں کرتے ہو خواہ وہ میری فرمودہ ہو یا نہ ہو تم اس کی تصدیق کرو کیونکہ میں تو وہی کہتا ہوں جو معروف ہوتی ہے منکر نہیں ہوتی۔ اور جب تمہیں ایسی حدیث بیان کی جائے جس کا تم انکار کرو اور پہنچانو نہ، تو ایسی حدیث میری نہیں ہوتی، کیونکہ میں منکر نہیں ہتا جو پہنچانی نہ جائے۔☆

مرسل ہے، ابن ابی ذئب نے سعید المقبری سے مرسل روایت کی ہے یحییٰ بن آدم نے ابوہریرہ سے متصل روایت کی ہے مگر وہ منکر ہے کیونکہ ثقہ راوی اس کو مرفوع روایت نہیں کرتے (ابوحاتم)۔

(۱۵۶) ما جاء كم عني من خير قلته أو لم أقله فأنا أقول وما أتاكم من شر فإني لا أقول الشر (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

میری طرف سے تمہارے پاس بھلائی کی خبر پہنچے خواہ میں نے بیان کی ہو یا نہ وہ حدیث میری ہوتی ہے۔ اور جو میری طرف سے تمہارے پاس شر کی خبر پہنچے تو میں شر نہیں کہتا۔☆

عبد اللہ بن سعید راوی متروک ہے (دیکھئے نمبر۱۵۲)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، مقبری اور نافع سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے (میزان ص۲۴۶ ج۴) مذکورہ روایت بھی مقبری کے واسطہ سے ہے۔

(۱۵۷) ما حدثتم عني مما تعرفونه فخذوه وما حدثتم عني مما تنكرونه فلا

۱۵۵۔ الكامل ص۲۶ ج۱، دار قطني ص۲۰۸ ج۲، تاريخ بغداد ص۳۹۱ ج۱۱، كنز العمال ص۱۳٤ ج۱۰۔

۱۵۶۔ مسند أحمد ص٤٨٣ ج۲، تذكرة الموضوعات ص۲۷۔

۱۵۷۔ الكامل ص۱۱٦٦ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تأخذوا به فإني لا أقول المنكر (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

میری ایسی حدیث روایت کی جائے جس کو تم پہچانتے ہو تو اس پر عمل کر لو، اگر ایسی حدیث بیان کی جائے جس کو تم اوپرا جانتے ہو تو اس پر عمل نہ کرو، کیونکہ میں منکر نہیں کہتا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی سلم بن مسلم مکی خشاب جھمی خبیث ہے (ابن معین)، متروک الحدیث ہے (نسائی)، اس کی روایت کی قیمت ایک پیسہ بھی نہیں ہے (احمد ☆ میزان ص۱۳۲ج۲)۔

(۱۵۸) من حدث عني حديثا هو لله رضي فأنا قلته وبه أرسلت (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جو مجھ سے ایسی حدیث روایت کرے جس میں اللہ کی رضا ہو وہ میری فرمودہ ہے اور میں اس کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔☆

من گھڑت ہے، راوی بختری بن عبید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور یہ اپنے باپ کے نام سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (ابونعیم ☆ میزان ص۲۹۹ج۱)، اور اس کا باپ مجہول ہے (میزان ص۱۹ج۳)۔

(۱۵۹) ستشفوا عني أحاديث فما آتاكم من حديثي فاقرءوا كتاب الله واعتبروا فما وافق كتاب الله فأنا قلته وما لم يوافق فلم أقله (عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ)۔

میری حدیثیں عام پھیل جائیں گی جب تمہارے پاس میری حدیث پہنچے تو اللہ کی کتاب پڑھو اور حدیثوں کو کتاب اللہ پر پیش کرو پس جو کتاب اللہ کے موافق ہے وہ میری فرمودہ ہے اور جو موافق نہ ہو تو میں نے اسے نہیں کہا۔☆

ضعیف ہے، راوی ابو حاضر عبد الملک بن عبد ربہ منکر الحدیث ہے (مجمع ص۱۷۰)۔

(۱۶۰) وإني لا أدري لعلكم أن تقولوا على بعدي مالم اقل ما حدثتم عني مما يوافق القرآن فصدقوا به، وما حدثتم عني مما لا يوفق القرآن فلا تصدقوا به، وما

۱۵۸۔ الكامل ص۴۹۱ج۲، كنز العمال ص۲۳۰ج۱۰۔

۱۵۹۔ مجمع ص۱۷۰ج۱، والتعليق المغني ص۲۰۸ج۴۔

۱۶۰۔ الاحكام في اصول الاحكام ص ۷۷ ج ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لرسول اللہ ﷺ حتی یقول مالا یوافق القرآن۔ (حسن بصری مرفوعاً)

مجھے معلوم نہیں کہ تم میرے بعد مجھ پر وہ بات کہو گے جو میں نے نہیں کہی تم سے میری جو حدیث بیان کی جائے اگر وہ قرآن کے موافق ہو تو اس کی تصدیق کرو اور جو قرآن کے موافق نہ ہو تو تم اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے لائق نہیں کہ وہ ایسی بات کرے جو قرآن کے موافق نہیں ہے☆

ضعیف ہے مرسل ہونے کے باوجود سند بھی ضعیف ہے راوی عمرو بن ابی عمرو ضعیف ہے اور اسکا استاد مجہول ہے۔ (الاحکام ص ۷۷ ج ۲)

(۱۶۱) سیأتی عنی أحادیث مختلفة قد جاء کم موافقا بکتاب الله وسنتی فهو منی وما جاء کم مخالفا لکتاب الله وسنتی فلیس هو منی (أبو هریرة رضی اللہ عنہ)۔

تمہارے پاس میری مختلف حدیثیں آئیں گی ان میں جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہوں وہ میری حدیثیں ہیں اور جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہوں پس وہ میری حدیث نہیں ہے۔☆

باطل ہے، راوی صالح بن موسیٰ کوئی شئ نہیں (ابن معین)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص ۴۰۲ ج ۲)۔

(۱۶۲) اعرضوا حدیثی علی الکتاب فما وافقه فهو شیء منی (ثوبان رضی اللہ عنہ)۔

تم میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو جو اس کے موافق ہو وہ میری حدیث ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی یزید بن ربیعہ متروک الحدیث ہے (نسائی ☆ میزان ص ۴۰۲ ج ۲)۔

(۱۶۳) أنها تکون بعدی رواة یروون عنی الحدیث فاعرضوا حدیثهم علی القرآن فما وافق القرآن فخذوا به وما لم یوافق القرآن فلا تأخذوا به (علی بن حسین رضی اللہ عنہ)۔

میرے بعد ایسے راوی ہونگے جو مجھ سے حدیث بیان کریں گے تم ان کی حدیث کو قرآن پر پیش کرو جو

۱۶۱۔ دار قطنی ص ۲۰۸ ج ۴۔

۱۶۲۔ طبرانی کبیر ص ۹۷ ج ۲، کنز العمال ص ۱۷۹ ج ۱، مجمع ص ۱۷۰ ج ۱۔

۱۶۳۔ دارقطنی ص ۲۰۹ ج ۴، ذم الکلام ص ۷۸ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت کے موافق ہو اس پر عمل کر لو اور جو نا موافق ہو اس پر عمل نہ کرو۔☆

مرسل ہے، راوی علی بن حسین تابعی ہیں، راوی ابو بکر بن عیاش نے حضرت علی سے مرفوع روایت کی ہے دارقطنی فرماتے ہیں مرفوع روایت کرنا وہم ہے درست مرسل ہے (دارقطنی ص۲۰۹ج۴)۔

(١٦٤) من حفظ على أمتي حديثا واحداً كان له أجر أحد وسبعين نبي صديقا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے میری امت میں سے ایک ہی حدیث یاد کی اس کے لئے (۷۱) نبیوں صدیقوں کا اجر ہے۔☆

من گھڑت ہے، ابن رزام کذاب ہے اور ممکن ہے کہ یہ روایت اسی کی گھڑی ہو (تذکرۃ الحفاظ ص۱۲۳۹ج۴)۔

(١٦٥) من حفظ على أمتي أربعين حديثا في أمر دينها بعثه الله فقيها وكنت له يوم القيامة شافعا وشهيدا (أبو درداء رضی اللہ عنہ)۔

جس نے میری امت میں سے اپنے دین کے معاملہ میں چالیس حدیثی یاد کیں اللہ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ ہوں گا۔☆

من گھڑت ہے، راوی عبد الملک بن ہارون بن عنترہ کذاب ہے (دیکھئے نمبر۷۰)۔

(١٦٦) من حفظ على أمتي أربعين حديثاً ينفعون بها بعثه الله يوم القيامة فقيها عالما (علی رضی اللہ عنہ)۔

جس نے میری امت میں سے چالیس حدیثیں فائدہ مند یاد کیں قیامت کے دن اللہ اسے فقیہ اور عالم اٹھائے گا۔☆

باطل ہے، راوی عبداللہ بن احمد بن عامر طائی اپنے باپ کے طریق سے اہل بیت کی طرف منسوب باطل نسخہ روایت کرتا تھا (میزان ص۳۹۰ج۲)۔

(١٦٧) من حفظ -إلى- أدخل من أي أبواب الجنة شئت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

١٦٤۔ اتحاف ص۷۵ج۱، تذكرة الحفاظ ص١٢٣٩ج٤۔

١٦٥۔ كتاب المجروحين ص١٣٣ج٢، العلل المتناهية ص١١٣ج١، اتحاف ص۷۵ج۱۔

١٦٦۔ العلل المتناهية ص١١٢ج١، اتحاف ص۷۷ج۱، كنز العمال ص٢٩٤ج١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے چالیس حدیثیں یاد کیں، قیامت کے روز اس کو کہا جائے گا تو جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔☆

باطل ہے، راوی محمد بن حفص الحزامی متفرد ہے اور یہ روایت اس کی یا اس کے استاد کی وضع کردہ ہے (میزان ص۵۸۸ وص۵۲۶ ج۲)۔

(۱۶۸) علاوہ ازیں اس موضوع کی روایات بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی جاتی ہیں جن میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کی تین سندیں ہیں، ایک سند میں محمد بن ابراہیم کذاب ہے، اور دوسری سند میں حسین بن علوان حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۵۴۲ ج۱)، اور تیسری سند میں اسماعیل بن ابی زیاد کذاب ہے اور دجال ہے (میزان ص۲۳۰ ج۱ ترجمہ نمبر۸۸۱)۔

(۱۶۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کی سند مظلم ہے محمد بن یزید دونوں باپ بیٹا ضعیف ہیں اور ایک راوی عبد الرحمٰن بن معاویہ ناقابل حجت ہے۔

(۱۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت چار اسناد سے مروی ہے پہلی سند میں ابن علاثہ راوی موضوع روایات کرتا تھا، اور دوسرا راوی عمرو بن حصین کوئی شئ نہیں متروک ہے، دوسری سند میں خالد بن اسماعیل وضاع ہے، تیسری سند میں ابو البختری کذاب ہے چوتھی سند میں اسحاق بن نجیح معروف کذاب حدیثیں وضع کرنے والا ہے۔

(۱۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابو غالب حزور قابل حجت نہیں۔

(۱۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی تین سندیں ہیں ایک میں حسن بن قتیبہ متروک الحدیث ہے،

۱۶۷۔ حلية الأولياء ص۱۸۹ ج٤، در المنثور ص۳٤۳ ج٥، العلل المتناهية ص۱۱۲ ج۱، شرف أصحاب الحديث ص۱۱ و ميزان ص۵۸۸ ج۲، ص۵۲٦ ج۳۔

۱۶۸۔ العلل المتناهية ص۱۱۲ ج۱، المحدث الفاصل ص۱۷۳، جامع بيان العلم ص٤٤ ج۱۔

۱۶۹۔ العلل المتناهية ص۱۱۳ ج۱۔

۱۷۰۔ العلل المتناهية ص۱۱٤ ج۱، ميزان ص۲۵۳ ج۳، جامع بيان العلم ص٤۲ ج۱، المحدث الفاصل ص۱۷۳۔

۱۷۱۔ العلل المتناهية ص۱۱۵ ج۱، ميزان ص۱۲۱ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری سند میں اسحاق بن نجیح کذاب ہے اور تیسری سند میں احمد بن بکر ہے جس کی روایات منکر ہیں۔

(۱۷۳) روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ میں مجہول راویوں کی ایک جماعت ہے نیز یعقوب بن اسحاق عسقلانی کذاب ہے۔

(۱۷۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی جاتی ہے جس میں ایک تو حسن بصری مدلس ہیں اور دوسرا اس میں ایک مجہول راوی ہے جس نے اس روایت کو اپنے جیسے ہی مجہول راوی سے مرفوع روایت کیا ہے۔

(۱۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی جاتی ہے جس کی چار سندیں ہیں ایک میں حصن بن جمیع ناقابل حجت ہے اور دوسرا راوی ابان متروک ہے، دوسری سند میں سلیمان بن سلمہ جھوٹا ہے، تیسری سند میں ابو داؤد نفیع بن حارث کذاب ہے اور چوتھی سند میں سدی ہے جس کو ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔

(۱۷۶) اسی طرح یہ روایت نویرہ سے بھی مروی ہے جس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور صحابہ میں نویرہ نام کا کوئی معروف آدمی نہیں، اور عمر بن ہارون کذاب خبیث ہے (مذکورہ تمام روایات کی تفصیل وحوالہ جات کے لئے العلل المتناہیہ ص۱۱۱ تا ص۱۲۱ ج۱) ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۷۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کی روایت میں محمد بن مضر بن معن انماطی اور اس کا استاذ بوری بن فضل ہرمزی ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک نے اس روایت کو وضع کیا ہے (میزان الاعتدال ص۳۵۶ ج۱)۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں کوئی شئ ثابت نہیں (العلل المتناہیہ ص۱۲۱ ج۱)۔

(۱۷۸) من أحب سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ

۱۷۲۔ العلل المتناهية ص۱۱۶ ج۱، جامع بيان العلم ص۱٤٤ ج۱، ميزان ص۲۰۱ ج۱۔

۱۷۳۔ العلل المتناهية ص۱۱۷ ج۱، جامع بيان العلم ص٤٣ ج۱، ميزان ص٤٤٩ ج٤۔

۱۷٤۔ العلل ص۱۱۷ ج۱۔

۱۷٥۔ العلل ص۱۱۹ ج۱، شرف أصحاب الحديث ص۱۱۔

۱۷٦۔ العلل ص۱۱۸ ج۱، الاصابة ص٥۷۸ ج۳ في ترجمة نويره من القسم الأول۔

۱۷۷۔ العلل ص۱۱۷ ج۱، ميزان ص۳٥٦ ج۱۔

۱۷۸۔ اطراف الحديث ۳۰ ج۸ بحوالة ابن عساكر ۱٤٥ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں ہوگا۔☆

ضعیف ہے، علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (تقریب ص۲۴۶ - مزید دیکھئے نمبر۸۴)۔

(۱۷۹) من أحيى سنة من سنتي قد أميتت بعدي فإن له من الأجر مثل أجور من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيئا (بلال بن حارث مزني)۔

جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا اس کے لئے اتنا اجر ہے جتنا کہ اس پر ہر عمل کرنے والا کا ہے عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی۔☆ سخت ضعیف ہے۔

(۱۸۰) طوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي (كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده)۔

غرباء کے لئے مبارک ہے یہ وہ لوگ ہیں جو میری ان سنتوں کی اصلاح کریں گے جن کو لوگ میرے بعد خراب کریں گے۔☆

سخت ضعیف ہے، ان دونوں روایتوں کا راوی کثیر بن عبد اللہ جھوٹ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے (دیکھئے نمبر۱۱۶)۔

(۱۸۱) من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر مائة شهيد (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جس نے امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لئے سو (۱۰۰) شہید کا ثواب ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی حسن بن قتیبہ متروک ہے (دارقطنی)، ضعیف ہے (ابوحاتم)، کثیر الوہم (العقیلی)، ھالک ہے (میزان ص۵۱۹ج۱)۔

(۱۸۲) التمسك بسنتي عند فساد أمتي له أجر شهيد (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

امت میں فساد کے وقت میری سنت پر عمل کرنے والے کے لئے شہید کا اجر ہے۔☆

۱۷۹۔ ترمذی ح۲۶۷۹، ابن ماجة ح۲۰۹ و ۲۱۰، شرح السنة ص۲۳۳ج۱، طبرانی کبیر ص۱۶ج۱۷۔

۱۸۰۔ ترمذی ح۲۷۶۵، طبرانی کبیر ص۱۶ج۱۷۔

۱۸۱۔ الکامل ص۷۳۹ج۲، ترغیب الترهیب ص۸۰ج۱، مشکاة ص۶۲ج۱، ضعیفة ص۳۳۳ج۱۔

۱۸۲۔ طبرانی أوسط ص۱۹۷ج۶ ح۵۴۱۰، حلیة الأولیاء ص۲۰۰ج۸، مجمع ص۱۷۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، ایک تو راوی عبد العزیز بن ابی رواد ضعیف ہے اور دوسرا راوی محمود بن صالح الندری مجہول ہے (ہیثمی، مشکواۃ البانی ص۶۲ ج۱)۔

(۱۸۳) كلامي لا ينسخ كلام الله و كلام الله ينسخ كلامي (جابر رضی اللہ عنہ)۔

میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی جبرون بن واقد افریقی متہم ہے اور یہ روایت من گھڑت ہے (میزان ص۳۸۸ ج۱)۔

(۱۸٤) إن أحاديثنا ينسخ بعضها بعضا كنسخ القرآن (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

احادیث ایک دوسری کو منسوخ کر دیتی ہیں جیسا کہ قرآن کی آیات ایک دوسری کو منسوخ کر دیتی ہیں۔☆

من گھڑت ہے، محمد بن عبد الرحمٰن بیلمانی راوی کذاب ہے ابن حبان فرماتے ہیں اس نے اپنے باپ سے تقریبا دوصد من گھڑت روایات کا مجموعہ روایت کیا ہے (کتاب المجروحین ص۲۶۴ ج۲، دیکھئے نمبر۵۴)۔

(۱۸۵) لا تسئلوا عن أهل الكتاب فانهم لن يهدوكم وقد ضلوا (عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعا)۔

تم یہود ونصاری سے سوال نہ کیا کرو وہ تمہاری ہرگز راہنمائی نہیں کریں گے کیونکہ وہ خود گمراہ ہیں۔☆

باطل ہے، راوی جابر جعفی متروک ہے (نسائی)، کذاب ہے (لیث بن ابی سلیم وابن معین اور جوزجانی ☆ (میزان ص۱۸۰ ج۱) ہاں موقوفاً صحیح ہے۔

(۱۸٦) أبى الله أن يصح إلا كتابه۔

۱۸۳۔ دارقطنی ص۱٤٥ ج۱، میزان الاعتدال ص۳۸۸ ج۱، مشکاۃ ص٦۸ ج۱۔

۱۸٤۔ دارقطنی ص۱٤٥ ج٤، علل المتناهية ص۱۲٥ ج۱، مشکاۃ ص٦۸ ج۱۔

۱۸٥۔ مصنف عبد الرزاق ص۱۱۰ ج٦، مسند أحمد ص۳۳۸ ج۳، بيهقي ص۱۱ ج۲، مجمع الزوائد ص۱۷۳ ص۱۷٤ ج۱ ص۱٥۸ ج۱۰ ، در منثور ص۱٤۷ ج٥، كنز العمال ص۲۰۰ ج۱، فتح الباری ص۳۳٤ ج۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سوائے قرآن کے کسی اور کتاب کی صحت کا انکار کرتا ہے۔☆کسی ملحد کا قول ہے۔

(۱۸۷) حدثوا الناس بما يعرفون ولا تحدثوهم بما ينكرون فيكذبون الله ورسوله (حسين بن علی رضی اللہ عنہ)۔

تم لوگوں سے وہ بیان کرو جس کو وہ جانتے ہیں اور تم وہ نہ بیان کرو جس کا وہ انکار کرتے ہیں پس وہ اللہ اور رسول کو جھٹلائیں۔☆

مرفوعاً غیر ثابت ہے ابن الفرس فرماتے ہیں اس کی سند واہ ہے بلکہ کہا گیا ہے موضوع ہے (کشف الخفاء ص۳۵۲ج۱)، اصل روایت بخاری میں حضرت علی سے موقوف ہے۔

(۱۸۸) ما نسمع منك نخدت به كله فقال نعم الا أن تحدث قوما حديثا لا تضبطه عقولهم فيكون على بعضهم فتنة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول آپ سے جو ہم سنتے ہیں کیا وہ تمام کا تمام لوگوں کو بیان کر دیا کریں فرمایا جی ہاں مگر یہ کہ تم ایسی قوم کو بیان کرو جن کی عقلیں محفوظ نہیں رکھ سکتیں تو بعض کے لئے فتنہ ہوگا۔☆

ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ سے صحیح ثابت نہیں اس کا راوی عمر بن داؤد مجہول ہے اور یہ حدیث صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے (العلل المتناہیہ ص۱۲۳ج۱)۔

(۱۸۹) إذا كان يوم القيامة جاء أصحاب الحديث بأيديهم المحابر الحديث (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جب قیامت کا دن ہوگا اہل حدیث آئیں گے ان کے طریقوں میں دواتیں ہونگیں اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم کریں گے کہ ان کے پاس جاؤ اور پوچھو تم کون ہو حالانکہ وہ انہیں زیادہ جانتا ہے وہ کہیں گے ہم اصحاب الحدیث ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن یوسف بن یعقوب الرقی کذاب ہے (خطیب)، اس نے مذکورہ باطل

۱۸۶۔ كشف الخفاء ص۳۵ج۱، تذكرة الموضوعات ص۷۷۔

۱۸۷۔ ديلمی ص۲۰۵ج۲ ح۲۴۷۸، كنز العمال ص۲۴۷ج۱۰، كشف الخفاء ص۳۵۲ج۱، المقاصد الحسنة ص۹۳۔

۱۸۸۔ العلل المتناهية ص۱۲۳ج۱، ميزان ص۱۹۳ج۳۔

۱۸۹۔ كتاب الموضوعات ص۱۸۹ج۱، اللالی المصنوعة ص۱۹۸ج۱، تاريخ بغداد ص۴۱۰ج۳، ميزان ص۷۳ج۴، لسان الميزان ص۴۳۶ج۵، فوائد المجموعة ص۲۹۱، ديلمی ص۳۱۵ج۱ ح۹۸۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث گھڑی ہے (میزان ص۷۳ج۴)۔

(۱۹۰) إذا كتبتم الحديث فاكتبوه بأسناده (علی رضی اللہ عنہ)۔

جب تم حدیث لکھو تو سند سمیت لکھو۔☆

من گھڑت ہے، راوی مسعدہ بن صدقہ متروک ہے (دارقطنی) اور یہ روایت من گھڑت ہے (میزان ص۹۸ج۴)۔

(۱۹۱) إن هذا العلم دين فلينظر أحدكم عمن يأخذ دينه (أنس)۔

حدیث کا علم دین ہے تم دیکھو کس سے دین حاصل کرتے ہو۔☆

منکر ہے، راوی خلید بن دعلج قوی نہیں (المغنی فی الضعفاء ص۲۱۳ج۱)، ضعیف ہے (احمد)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، ثقہ نہیں (نسائی)، حدیث میں متین نہیں قتادہ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں (ابو حاتم)، اس کے ضعف پر اجماع ہے (ساجی ☆ تہذیب ص۱۵۹ج۳)، مذکورہ روایت بھی قتادہ سے ہے۔

(۱۹۲) مذکورہ حدیث حضرت علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت بھی قتادہ سے ہے، اصل میں یہ امام ابن سیرین کا قول ہے (مسلم ص۱۴ج۱)۔

(۱۹۳) دينك إنما هو لحمك ودمك وأنظر عمن تأخذ خذ عن الذين استقاموا ولا تأخذ عن الذين مالوا (ابن عمر)۔

اے ابن عمر تیرا دین تیرا گوشت اور خون ہے تو دیکھ کس سے دین حاصل کرتا ہے ان سے دین حاصل کرو جو درست ہیں اور جو ٹیڑھے ہیں ان سے حاصل نہ کرو۔☆

غیر صحیح ہے، راوی عطاف بن خالد مجروح ہے ابن حبان فرماتے ہیں یہ ثقہ راویوں کے نام سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی احادیث کے مشابہ نہ تھیں قابل حجت نہیں (العلل المتناہیہ ص۱۲۴ج۱)۔

(۱۹٤) إذا فرغ أحدكم فلا يكتب عليه بلغ فإن بلغ اسم شيطان ولكن يكتب عليه الله (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

۱۹۰۔ ميزان ص۹۸ج٤، ضعيف الجامع ص۹۹، ضعيفة ص۲۲۵ج۲۔

۱۹۱۔ تاريخ جرجان (٤۳۰) الالماع ص۱۰ج۲، العلل المتناهية ص۱۲٤، ضعيفة ص۵۰۳ج۵، ضعيف الجامع ص۲۹٤۔

۱۹۲۔ كنز العمال ص۲٤۰ج۱۔

۱۹۳۔ العلل المتناهية ص۱۲۳ج۱، الكفاية ص۱۹۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم میں سے کوئی لکھنے سے فارغ ہو تو آخر میں لفظ بلغ کا نہ لکھے کیونکہ بلغ شیطان کا نام ہے لیکن اس پر لفظ اللہ لکھے۔☆

من گھڑت ہے، راوی مسلم بن عبد اللہ من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا اس روایت کا کچھ اصل نہیں (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۱۸۹ج۱)۔

(۱۹۵) عليكم بالعلم فإن الرجل من أمتي في آخر الزمان يروي الحديث ويرفعه إلي الحديث (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

تم پر علم لازم ہے میری امت کا آدمی آخری زمانہ میں حدیث روایت کرے گا اور اس کی نسبت میری طرف کرے گا وہ سند میں کسی راوی کا ذکر نہیں کرے گا مگر فرشتوں کی طرف سے خوشخبری دینے والا اس کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ فلاں نے تجھ سے تیرے مرنے کے بعد ایسے ایسے حدیث روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز فرمائیں گے اے اللہ مجھے قدرت دے کہ میں اس کو آگ سے رہائی دلاؤں جیسا کہ اس نے مجھے میرے مرنے کے بعد یاد کیا ☆

بے اصل ہے راقم کو سند نہیں ملی (فردوس الاخبار ص۴۸ج۳)۔

(۱۹۶) لا تأخذوا الحديث إلا ممن تجوز شهادته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تم اس شخص کی حدیث قبول کرو جس کی شہادت قابل قبول ہے۔☆ ضعیف ہے، راوی صالح بن حسان نضری منکر الحدیث ضعیف ہے (ابو حاتم)، کوئی شئ نہیں (احمد)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص۲۹۱ج۲)۔

۱۹۴۔ كتاب المجروحين ص۹ج۳، لسان الميزان ص۱۱۲ج۶، الفوائد المجموعة ص۲۹۱، كتاب الموضوعات ص۱۸۸ج۱، اللالى المصنوعة ص۱۹۷ج۱، تنزيه الشريعة المرفوعة ص۲۵۷ج۱۔

۱۹۵۔ ديلمى ص۴۷ج۳ ح۳۸۳۵۔

۱۹۶۔ تاريخ بغداد ص۳۰۱ج۹، الكفاية ص۹۵، كنز العمال ص۲۲۴ج۱۰، العلل المتناهية ص۱۲۴ج۱، المحدث الفاصل ص۴۱۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- کتاب البدعات

(۱۹۷) من ابتدع بدعة ضلالة لا يرضها الله ورسوله الحديث (كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده)۔

جس نے کوئی ایسی بدعت جاری کی جسے اللہ اور رسول پسند نہ کریں تو اس پر ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہے جو اس بدعت پر عمل کرتے ہیں اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔☆

باطل ہے، راوی کثیر بن عبداللہ متروک بلکہ متہم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر ۱۱۶)۔

(۱۹۸) كل بدعة ضلالة إلا بدعة في عبادة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

عبادت میں بدعت کے علاوہ باقی ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ہیثم بن عدی طائی ثقہ نہیں کذاب ہے (میزان ص ۳۲۴ ج ۴)۔

(۱۹۹) ما أحدث قوم بدعة إلا رفع مثلها من السنة (غضيف بن حارث رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جو قوم ایک بدعت جاری کرتی ہے تو اس کے بدلے ایک سنت اٹھا لی جاتی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی بقیہ بن ولید بالا جماع قابل حجت نہیں (بیہقی)، ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا (ابن القطان ☆ تذہیب ص ۴۷۴ ج ۱) اور اس کا استاذ ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم غسانی بھی ضعیف اور ردی الحفظ ہے جب متفرد ہو تو قابل حجت نہیں (ابن حبان) کوئی شئ نہیں (احمد ☆ میزان ص ۴۹۸ ج ۱)۔

۱۹۷۔ ابن ماجة ح ۲۱۰ باب من احياء سنة قد اميت، سنن ترمذی ح ۲۶۷۷ باب ما جاء الخذ بالسنة واجتناب البدعة، طبرانی ص ۱۶ ج ۱۔

۱۹۸۔ ديلمی ص ۳۱۰ ج ۳ ح ۴۸۰۸، الموضوعات كبير ص ۹۲، تذكرة الموضوعات ص ۱۶، تنزيه الشريعة ص ۳۲۰ ج ۱۔

۱۹۹۔ مسند أحمد ص ۱۰۵ ج ۴، مجمع الزوائد ص ۱۸۸ ج ۱، مشكاة ص ۱۸۶ ج ۱، كنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱، ترغيب الترهيب ص ۸۶ ج ۱، فتح الباری ص ۲۵۴ ج ۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ ابن عباس سے موقوفاً روایت حسن ہے۔ واللہ اعلم۔

(۲۰۰) لا يذهب من السنة شيء حتي يظهر من البدعة مثله وتظهر البدعة حتي ينشأ في البدعة من لايعرف السنة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

سنت تب ختم ہوتی ہے جب اس کی مثل بدعت ظاہر ہو جاتی ہے اور بدعت اس سے پیدا ہوتی ہے جو سنت کو نہیں جانتا۔☆

من گھڑت ہے، اس کا راوی کادح بن رحمۃ الزاھدی ثقہ راویوں سے مقلوب روایتیں کرتا تھا خیال یہی ہے کہ یہ عمداً ایسے کرتا تھا اس کی اکثر روایات موضوع اور مقلوب ہیں (کتاب المجروحین ص۲۳۰ج۲)۔

(۲۰۱) أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ اس وقت تک بدعتی کے عملوں کو قبول نہیں کرتا جب تک وہ بدعت کو چھوڑ نہیں دیتا۔☆

غیر صحیح ہے، اس کی سند کے راوی ابو زید، ابو مغیرہ اور بشر بن منصور تینوں مجہول ہیں (العلل المتناہیہ ص۱۳۸ج۱ و میزان ص۵۲۷ج۴)۔

(۲۰۲) لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً ولا صلوة ولا صدقة ولا حجاً ولا عمرة ولا جهاداً، الحديث (حذيفه رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ (زکوٰۃ)، حج، عمرہ، جہاد، نفل، اور فرض کچھ بھی قبول نہیں کرتا یہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن محصن عکاشی کذاب ہے (تقریب ص۳۱۴)۔

(۲۰۳) أهل البدع شر الخلق والخليقة (أنس رضی اللہ عنہ)

۲۰۰۔ العلل المتناهية ص۱۳۵ج۱، كنز العمال ص۲۲۲ج۱۔

۲۰۱۔ ابن ماجة ح۵۰، باب اجتناب البدع والجدل، تاريخ بغداد ص۱۸۶ج۱۳، الترغيب الترهيب ص۸۶ج۱، كشف الخفاء ص۳۶ج۱، السنة لابن ابى عاصم ص۲۲ج۱، كنز العمال ص۲۱۹ج۱، علل المتناهية ص۱۳۸ج۱۔

۲۰۲۔ ابن ماجة ح۴۹، باب اجتناب البدع والجدل، ترغيب الترهيب ص۸۷ج۱، كنز العمال ص۲۲۰ج۱۔

۲۰۳۔ حلية الأولياء ص۲۹۱ج۸، تاريخ اصفهان ص۹۰ج۲، كنز العمال ص۲۱۸ ص۲۲۳ج۱،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعتی مخلوق میں بدترین ہیں۔☆ البانی کہتے ہیں ضعیف ہے (جامع الضعیف ص ۳۰۷)۔

(۲۰٤) ليس من أمتي أهل البدع (أنس رضی اللہ عنہ)۔

بدعتی میری امت میں سے نہیں ہیں۔☆

سند نامعلوم ہے، دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔ (فردوس الاخبار ص ۴۲۹ ج ۳)۔

(۲۰۵) إذا مات صاحب بدعة فتح في الإسلام فتح (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جب بدعتی مرتا ہے تو اسلام کو فتح ہوتی ہے۔☆

البانی کہتے ہیں من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص ۹۹)، خطیب فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے اور متن منکر ہے (تاریخ بغداد ص ۱۵۹ ج ۴)۔

(۲۰٦) ما تحت ظل السماء من اله يعبد من دون الله اعظم عندالله من هوى متبع (ابو امامه رضی اللہ عنہ)۔

آسمان کے نیچے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو اللہ کے ہاں بڑا ہو اس خواہش سے جس کی پیروی کی جاتی ہے۔☆ سخت ضعیف ہے، حسن بن دینار متروک ہے جسے امام بخاری عبدالرحمان ابن مبارک اور وکیع نے ترک کر دیا تھا (میزان ص ۴۸۷ ج ۱)۔

(۲۰۷) من أعرض عن صاحب بدعة بوجهه بغضاله في الله ملاء الله قلبه أمنا وإيمانا ومن انتهر صاحب بدعة أمنه الله يوم الفزع الأكبر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

میزان الاعتدال ص ۲۷ ج ٤، لسان المیزان ص ۳٦۰ ج ٥۔

۲۰٤۔ دیلمی ص ٤۲۹ ج ۳ ح ٥۲۰۷۔

۲۰٥۔ تاریخ بغداد ص ۱٥۹ ج ٤، العلل المتناهية ص ۱۳۹ ج ۱، كنز العمال ص ۲۱۹ ج ۱، تذكرة الموضوعات ص ۱٦، كشف الخفاء ص ۹۹ ج ۱، ضعيفة ص ۲۲۹ ج ٦، وضعيف الجامع ص ۹۹ وقال موضوع، ديلمي ص ۳٥۱ ج ۱ ح ۱۱۲٥۔

۲۰٦۔ طبراني كبير ص ۱۰۳ ج ۸ ح ۷٥۰۲۔

۲۰۷۔ حلية الأولياء ص ۲۰۰ ج ۸، تنزيه الشريعة ص ۳۱٤ ج ۱، اللالى ص ۲۳۰ ج ۱، الفوائد المجموعة ص ٥۰٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بدعتی سے بغض کی وجہ سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے اور جو بدعتی سے ناراض ہو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا، اور جو بدعتی کو سلام کہتا ہے اور خوش روئی سے ملتا ہے جس سے وہ خوش ہو تو جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے اس کی توہین کی ہے۔☆ باطل ہے، راوی عبد العزیز بن ابی رواد وہم پر روایت بیان کرتا تھا جس کی وجہ سے قابل احتجاج نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۱۹۹ج۱)، اس پر تقشّف غالب تھا جو روایت کرتا اسے جانتا نہ تھا نافع سے ایسی روایتیں کرتا گویا کہ موضوع ہیں یہ وہم کی بنا پر تھا عمداً ایسے نہ کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۳۷ج۲)، مذکورہ حدیث بھی عبد العزیز نے نافع سے روایت کی ہے ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت میں خرابی حسین کی وجہ سے ہے اس کا غیر اس سے زیادہ ثقہ ہے (اللآلئ المصنوعہ ص۲۳۱ج۱)۔

(۲۰۸) من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ختم کرنے پر تعاون کیا۔☆ باطل ہے، راوی بھلول بن عبید حدیث چورنا قابل احتجاج ہے (کتاب المجروحین ص۲۰۲ج۱)۔

(۲۰۹) یہ روایت حضرت عائشہ سے بھی مروی ہے جو باطل ہے راوی حسن بن یحییٰ خشنی ثقہ راویوں سے بے اصل حدیثیں روایت کرتا تھا ابن عدی فرماتے ہیں یہ حدیث باطل موضوع ہے (کتاب الموضوعات ص۱۹۹ج۱)۔

(۲۱۰) من مشى إلى صاحب بدعة ليوقره فقد أعان علي هدم الإسلام (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

جو بدعتی کی طرف جائے تاکہ اس کی تعظیم کرے اس نے اسلام کے ختم کرنے پر تعاون کیا۔☆ ضعیف ہے، راوی بقیہ ضعیف نا قابل حجت ہے (دیکھئے نمبر۲۰۶)۔

۲۰۸۔ تفسیر قرطبی ص۱۳ج۷، حلیة الأولیاء ص۲۱۸ج۵، تذکرة الموضوعات ص۱۹۹ج۱، فوائد المجموعة ص۲۱۱، اللالی المصنوعة ص۲۳۱ج۱، الکامل ص۳۳۶ج۲، تنزیه ص۳۱٤ج۱۔

۲۰۹۔ الکامل ص۷۳٦ج۲، کتاب الموضوعات ص۱۹۹ج۱، اللالی ص۲۳۱ج۱، میزان ص۵۲۵ج۱۔

۲۱۰۔ مجمع الزوائد ص۱۸۸ج۱، کنز العمال ص۲۲۲ج۱، حلیة الأولیاء ص۹۷ج٦، اللالی المصنوعة ص۲۳۲ج۱۔

۲۱۱۔ تاریخ بغداد ص۲۹٦ج۸، کنز العمال ص۷۹۱ ج۱۵، تذکرة الموضوعات ص۲۸، کتاب الموضوعات ص۱۸۸ج۱، کشف الخفاء ص۲۳٦ج۲، موضوعات کبیر ص۱۱۵، ضعیفة ص۳٤۵ج۱، اللالی ص۱۹٦ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۱) من بلغه عن الله عز وجل شيء فيه فضيلة فاخذ به إيمانا ورجاء اً وثعابا أعطاه الله ذلك وإن لم يكن كذلك (جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ)۔

جس کو اللہ کی طرف سے کوئی فضیلت والی چیز پہنچے تو وہ اس پر ایمان وامید اور ثواب کی خاطر عمل کرے تو اللہ اس کو اجر دے گا اگرچہ وہ حقیقت میں ایسے نہ ہو۔☆ من گھڑت ہے، راوی ابو جابر بیاضی متروک الحدیث ہے (نسائی)، کذاب ہے (ابن معین ☆ کتاب الموضوعات ص۱۸۸ج۱)۔

(۲۱۲) مذکورہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی جاتی ہے اس کے آخر میں ہے اسے جو خبر پہنچی ہے خواہ وہ جھوٹ ہی ہو۔☆

من گھڑت ہے، اس کا راوی ابو معمر عباد بن عبد الصمد منکر الحدیث ہے (بخاری)، اس نے حضرت انس سے ایک نسخہ روایت کیا ہے جس کا اکثر حصہ من گھڑت ہے (ابن حبان ☆ میزان ص۳۶۹ج۲)، اس کی ایک اور بھی سند ہے جس میں چند الفاظ کا اضافہ ہے اس کا راوی ابو الخلیل بزیع بن حسان متہم ہے (میزان ص۳۰۶ج۱)، جو ثقہ راویوں کے نام پر من گھڑت روایتیں کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۹۹ج۱)۔

(۲۱۳) اور یہی روایت ابن عمر کے طریق سے بھی مروی ہے جو من گھڑت ہے اس کا راوی اسماعیل بن یحییٰ کذاب تھا (حاکم ودارقطنی)، جو حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۲۵۳)، نیز اس کے دونوں شاگرد علاء بن مسلمہ اور عبد الرحیم بن حبیب بھی کذاب ہیں (سلسلہ ضعیفہ ص۴۱۰ج۲)۔

(۲۱٤) من بلغه عن الله فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها (أنس رضی اللہ عنہ)

جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فضیلت والی بات پہنچے وہ اس کی تصدیق نہ کرے تو وہ اس کو حاصل نہیں کرسکتا۔☆

۲۱۲۔ كتاب المجروحين ص۱۹۹ج۱، اللالی ص۱۹٦ج۱

۲۱۳۔ اللالی ص۱۹٦ج۱، تنزيه ص۲٦٥ج۱۔

۲۱٤۔ طبرانی أوسط ح٥۱۲٥ ص٦۰ج٦، أبو يعلى ص۳۸۷ج۳ ح۳٤۳۰، الكامل ص٤۹۳ج۲، كنز العمال ص۲٦۲ج۱، ضعيفة ص٤٥۸ج۱، تنزيه ص۲٦٥ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی ابو الخلیل بزیع بن حسان متہم ہے (دیکھئے نمبر۲۱۲)۔

(۲۱۵) من أدي إلى أمتي حديثا يقيم به سنة أو يثلم به بدعة فله الجنة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو میری امت تک ایسی حدیث پہنچائے جس سے سنت کو قائم کرے اور بدعت کو گرائے تو اس کے لئے جنت ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی اسماعیل بن یحییٰ کذاب ہے حدیث وضع کرتا تھا (سلسلہ ضعیفہ ص۴۱۰ج۲)۔

(۲۱۶) إذا ظهر البدع في أمتي وشتم أصحابي فليظهر العالم علمه فإن لم يفعل فعليه لعنة الله (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

میری امت میں جب بدعتیں ظاہر ہوں اور صحابہ کو گالیاں دی جائیں تو عالم اپنا علم ظاہر کرے اگر وہ ایسے نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔☆ سند نا معلوم ہے۔

(۲۱۷) إذا ظهرت البدع ولعن آخر هذه الأمة أولها فمن كان عنده علم فلينشره (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

جب بدعتیں ظاہر ہوں اور اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں تو جس کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن رمل دمشقی کی جرح وتعدیل معلوم نہیں اس کا استاذ ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کا قائل تھا اور یہ روایت معنعن ہے عبد الرحمٰن کی متابعت محمد بن عبد المجید نے کی ہے اور وہ ضعیف ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۱۴ج۴)۔

(۲۱۸) اياكم والركون الى أصحاب الهوى فانهم بطروا النعمة وأظهروا البدعة

۲۱۵۔ حلية الأولياء ص٤٤ج١٠، ضعيفة ص٤١٠ج٢، شرف أصحاب الحديث۔ ضعيف الجامع ص٧٧٥۔

۲۱۶۔ ميزان ص٦٣٠ج٣، ضعيفة ص١٤ج٤۔

۲۱۷۔ سلسلة الضعيفة ص١٤ج٤۔

۲۱۸۔ الكامل ص٢٠٨ج١، كتاب الموضوعات ص١٩٧ج١، تنزيه الشريعة ص٣١٠ج١، الفوائد المجموعة ص٥٠٤، اللالى المصنوعة ص٢٢٨ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و خالفوا السنة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تم اہل اھواء سے سکون نہ پکڑو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں تکبر کیا ہے اور بدعت کو ظاہر کیا ہے اور سنت کی مخالفت کی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی احمد بن محمد بن علی حدیث وضع کرتا تھا ابن عدی فرماتے ہیں یہ روایت من گھڑت ہے (کتاب الموضوعات ص ۱۹۸ ج ۱ والکامل ص ۲۰۸ ج ۱)۔

(۲۱۹) إن لله عز وجل عند كل بدعة كيد بها للإسلام وليا من أوليائه يذب عن دينه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ کے ایسے دوست ہیں جو ہر بدعت کے وقت جس سے اسلام کے خلاف تدبیر کی جاتی ہے اس کے دین کا دفاع کرتے ہیں۔☆

من گھڑت ہے، راوی عبد الغفار المدینی مجہول بالنقل ہے اور اس کی مذکورہ حدیث غیر محفوظ ہے (عقیلی ص ۱۰۰ ج ۳)، ذہبی فرماتے ہیں عبد الغفار نا معلوم ہے گویا کہ یہ ابو مریم ہے اس کی حدیث من گھڑت ہے (میزان ص ۶۴۱ ج ۲)، ابو مریم کہہ کر جس راوی کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے مراد عبد الغفار بن قاسم انصاری رافضی غیر ثقہ ہے (ذہبی)، حدیث وضع کرتا تھا (علی بن مدینی ☆ میزان ص ۶۴۰ ج ۲)۔

☆☆☆☆☆

۲۱۹۔ عقیلی ص ۱۰۰ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦- کتاب الطھارۃ والوضوء

(٢٢٠) إن الله نظيف يحب النظافة (سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ صاف ستھرا ہے وہ ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی خالد بن ایاس کوئی شئ نہیں (بخاری)، متروک الحدیث ہے (نسائی)، ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت روایتیں روایت کرتا تھا جنہیں وہ خود وضع کرتا تھا (ابن حبان - تحفۃ الاحوذی ص٢٠ج٤)۔

(٢٢١) بنی الإسلام علی النظافة۔☆

دین کی بنیاد نظافت پر ہے۔☆

حدیث رسول نہیں کسی کا قول ہے، جس کو غزالی نے احیاء ص٦٦ ج١ میں مرفوعاً ذکر کیا ہے علم حدیث سے سخت نادانی ہے۔

(٢٢٢) تنظفوا فإن الإسلام نظيف ولا يدخل الجنة إلا نظيف (عائشہ رضی اللہ عنہا)

صاف ستھرے رہا کرو اسلام صاف ستھرا دین ہے اور جنت میں صرف صاف ستھرا داخل ہوگا۔☆

ضعیف ہے، راوی نعیم بن مورع بن توبۃ الغمری ناقابل حجت ہے (کتاب المجروحین ص٥٧ج٣)۔

(٢٢٣) إن الله طيب يحب الطيب (سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاک کو پسند کرتا ہے۔☆ ضعیف ہے، راوی خالد بن ایاس متروک ہے (احمد ونسائی)، کوئی شئ نہیں (بخاری ☆ ابن معین ☆ میزان ص٦٢٨ ج١)، صحیح حدیث "ان الله طيب لا يقبل إلا طيبا" (مسلم) ہے۔

٢٢٠۔ ترمذی ح٢٧٩٩ باب ما جاء فی النظافة، العلل المتناهية ص٢٢٤ج٢، كامل ابن عدی ص٨٧٨ج٣۔

٢٢١۔ احياء العلوم ص٦٦ج١۔

٢٢٢۔ مغنی عن حمل الاسفار ص٣٤ج١۔

٢٢٣۔ ترمذی ح٢٧٩٩ باب ما جاء فی النظافة، العلل المتناهية ص٢٢٤ج٢، كامل ابن عدی ص٨٧٨ج٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۲٤) إن من كرامة المؤمن على الله عز وجل نقاء ثوبه ورضاه باليسير۔☆

مومن کی کرامت اور عزت اس کے لباس کے صاف ہونے اور تھوڑی چیز پر راضی ہونے میں ہے۔☆

من گھڑت ہے راوی عباد بن کثیر ثقفی متروک ہے (ابن حجر)، اس نے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (امام احمد☆ تقریب ص۱۶۳)۔

(۲۲۵) زكوة الأرض يبسها (باقر رضی اللہ عنہ)۔

زمین کی پاکیزگی اس کا خشک ہونا ہے۔☆ حدیث رسول نہیں امام باقر کا قول ہے۔

(۲۲٦) إذا جفت الأرض فقد ذكيت (محمد بن حنفية)۔

زمین جب خشک ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔☆ حدیث رسول نہیں محمد بن حنفیہ کا قول ہے۔

(۲۲۷) زمین کا خشک ہونا یہی اس کا پاک ہونا ہے۔☆

ابو قلابہ کا قول ہے حدیث رسول نہیں (تینوں آثار کے حوالے درایہ ص۹۲ ج۱)۔

(۲۲۸) إذا ولغ الكلب في أناء أحدكم فليغسله بالماء سبع مرات احداهن بالبطحاء (علی رضی اللہ عنہ)۔

جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے ان میں ایک مرتبہ کنکریوں سے۔☆

حدیث صحیح ہے مگر بطحا کا لفظ غیر ثابت ہے اس کا راوی جارود بن ابی یزید متروک ہے (دارقطنی ص۶۵ ج۱)۔

۲۲۹) الكلب يلغ في الأناء إنه يغسل ثلاثا أو خمسا أو سبعاً (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

۲۲٤۔ ضعيفة ص۲۷ ج۱۰، ضعيف الجامع ص۷٦۷۔

۲۲۵۔ نصب الراية ص۲۱۱ ج۱، دراية ص۹۲ ج۱، تذكرة الموضوعات ص۳۳۔

۲۲٦۔ تذكرة الموضوعات ص۳۳، نصب الراية ص۲۱۱ ج۱، دراية ص۲۹ ج۱۔

۲۲۷۔ نصب الراية ص۲۱۲ ج۱، دراية ص۹۲ ج۱، تذكرة الموضوعات ص۳۳۔

۲۲۸۔ ابن ماجة ح۳٦۳، ۳٦٤ با ب غسل الأناء من ولوغ الكلب، دارقطنی ص٦۵ ج۱۔

۲۲۹۔ دار قطنی ص٦۵ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونا چاہئے۔☆

منکر ہے، راوی عبد الوہاب بن ضحاک متروک الحدیث ہے (دار قطنی ص۶۵ ج۱)، متروک ہے (نسائی)، کذاب ہے (ابو حاتم ☆ میزان ص۶۷۹ ج۲)۔

(۲۳۰) إذا ولغت السنور في الأناء يغسل سبع مرات (أبو هريرة رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

بلی جب برتن میں منہ ڈالے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔☆

ضعیف ہے، راوی لیث بن ابی سلیم سیء الحفظ ہے اور یہ روایت ثابت نہیں ہے (دار قطنی ص۶۸ ج۱)، لیث آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے اور تمیز باقی نہیں رہی کہ یہ روایت اختلاط سے پہلے کی ہے یا بعد کی لہذا ترک کر دئے گئے (تقریب ص۲۸۷)۔

(۲۳۱) يغسل الأناء من الهرة كما يغسل من الكلب (أبو هريرة رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

بلی کے منہ ڈالنے سے برتن ایسے ہی دھویا جائے جیسا کہ کتے کے منہ ڈالنے سے دھویا جاتا ہے۔☆

غیر ثابت ہے، یحییٰ بن ایوب راوی کی بعض روایات میں اضطراب ہے (دار قطنی ص۶۸ ج۱)۔

(۲۳۲) نهى أن يتوضأ عن الماء المشمس أو يغسل به (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

دھوپ سے گرم شدہ پانی سے وضو اور غسل کرنے سے منع فرمایا۔☆

منکر ہے، راوی عمرو بن محمد الاعشم منکر الحدیث ہے (دار قطنی ص۳۸ ج۱)، ثقہ راویوں کے نام سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۷۴ ج۲)۔

(۲۳۳) سخنت ماء ا في الشمس فقال لا تفعلي يا حميراء فإنه يورث البرص (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

۲۳۰۔ دار قطني ص۶۸ ج۱۔

۲۳۱۔ دار قطني ص۶۸ ج۱۔

۲۳۲۔ دار قطني ص۳۸ ج۱۔

۲۳۳۔ كتاب الموضوعات ص۷ ج۲، تنزيه الشريعة المرفوعة ص۶۹ ج۲، فوائد المجموعة ص۸، اللالي المصنوعة ص۶ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے دھوپ میں پانی گرم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حمیراء ایسے نہ کر کیونکہ یہ پانی پھلبہری کو وارث بناتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی خالد بن اسماعیل مخزومی کسی بھی حالت میں قابل حجت نہیں (ابن حبان)، ثقہ راویوں کے نام سے حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن عدی ☆ میزان ص۶۲۷ج۱)۔

(۲۳٤) قال ليلة الجن ما في اداوتك قال نبيذ قال تمرة طيبة وماء طهور (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جس رات رسول اللہ ﷺ نے جنوں سے ملاقات کی تو مجھے فرمایا تیرے برتن میں کیا ہے میں نے کہا نبیذ ہے آپ ﷺ نے فرمایا پاکیزہ کھجور اور پاک پانی ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، اس حدیث کو شریک بن عبد اللہ نے ابوفرازہ عن ابی زید کے طریق سے روایت کیا ہے شریک مدلس ہے (طبقات مدلسین ص۶۷)، اور کثیر الخطاء ہیں جن کا حافظہ بگڑ گیا تھا (تقریب ص۱۴۵)، اس کا استاذ ابو زید مجہول ہے (ترمذی مع تحفہ ص۹۰ج۱)، اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس میں حسین بن عبد اللہ عجلی ثقہ راویوں کے نام پر روایتیں وضع کرتا تھا (احادیث ضعاف ص۴۸)، اس کی ایک تیسری سند بھی ہے جس کو محمد بن عیسیٰ بن حیان نے حسن بن قتیبہ سے روایت کیا ہے یہ دونوں استاذ اور شاگرد ضعیف اور متروک ہیں اور یہ روایت غیر صحیح ہے (احادیث ضعاف ۴۸)۔

(۲۳۵) إنه توضأ ليلة الجن بالنبيذ وقال شرابا وطهورا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے جنوں سے ملاقات والی رات میں نبیذ سے وضو کیا اور فرمایا پینا ہے اور پاک ہے۔☆ دارقطنی فرماتے ہیں ابن لھیعہ قابل حجت نہیں (دارقطنی ص۷۶ج۱)، اور یہ حدیث ثابت نہیں (التعلیق المغنی ص۷۶ج۱)، صاحب ھدایہ نے اس روایت کو مشہور کیا ہے جو اصطلاحا غلط ہے اور پھر کہا ہے کہ اس پر صحابہ کا عمل ہے حالانکہ کسی ایک صحابی کا اس پر عمل ثابت نہیں (درایہ ص۶۶ج۱)۔

۲۳٤۔ ترمذی ح۸۸ باب ما جاء في الوضوء بالنبيذ، أبو داؤد ح۸٤، باب الوضوء بالنبيذ، ابن ماجة باب الوضوء بالنبيذ ح۳۸٤، تفسير قرطبي ص۵۲ج۱۳، مسند أحمد ص٤٤۹ج۱، بيهقي ص۹ج۱، مصنف عبد الرزاق ص۱۷۹ج۱۔

۲۳۵۔ دارقطني ص۷۶ج۱، طحاوي ص۹۵ج۱، تفسير قرطبي ص۱۹۷ج۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳۶) إذا لم يجد أحدكم ماء اً و جد نبيذاً فليتوضأ به (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جب کوئی پانی نہ پائے اور نبیذ موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔☆ منکر ہے، راوی ابان بن ابی عیاش متروک الحدیث ہے (تقریب ص۱۸)، اور اس کا شاگرد مجاعہ ابوعبیدہ ضعیف ہے (دارقطنی ص۷۶ج۱)۔

(۲۳۷) النبيذ وضوء لمن لم يجد الماء (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو پانی نہیں پاتا نبیذ اس کے لئے وضو کا پانی ہے۔☆

ضعیف ہے اس کی دو سندیں ہیں ایک کا راوی میبّب بن واضح متکلم فیہ ہے دارقطنی وبیہقی فرماتے ہیں میبّب کو اس روایت میں وہم ہو گیا ہے دراصل یہ عکرمہ کا قول ہے جسے اس نے ابن عباس کے نام سے مرفوع روایت کر دیا ہے اور یہ کثیر الوہم ہے (دارقطنی مع التعلیق ص۷۵ج۱)، راقم کہتا ہے عکرمہ سے راوی یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہے (تقریب ص۳۷۸)، مذکورہ روایت معنعن ہے۔

دوسری سند کا راوی عبد اللہ بن محرر متروک ہے (دارقطنی ص۷۶ج۱)، اور ابن عباس سے یہ روایت صحیح نہیں ہے (احادیث ضعاف ص۴۶)۔

(۲۳۸) إذا بلغ الماء أربعين قلة لا يحمل الخبث (جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ)۔

پانی جب چالیس مٹکے ہو تو پلید نہیں ہوتا۔☆

من گھڑت ہے راوی قاسم بن عبد اللہ عمری کذاب (ابن معین)، حدیثیں وضع کرتا تھا (امام احمد ☆ التعلیق المغنی ص۲۶ج۱)۔

(۲۳۹) لا ينجس ماء اً شيء إلا غير ريحه أو طعمه أو لونه (أبو أمامه رضی اللہ عنہ)۔

۲۳۶۔ دار قطنی ص۷۶ج۱، العلل المتناهية ص۳۵۹ج۱۔

۲۳۷۔ دار قطنی ص۷۶ج۱، العلل المتناهية ص۳۵۹ج۱، بيهقی ص۱۲ج۱۔

۲۳۸۔ دار قطنی ص۲۶ج۱، نصب الراية ص۱۱۰ج۱، تذكرة الموضوعات ص۳۳، الفوائد المجموعة ص۷، تنزيه الشريعة ص۶۹ج۲، عقيلی ص۴۷۳ج۳، الكامل ص۲۰۵۸ج۶، ميزان الاعتدال ص۳۷۲ج۳۔

۲۳۹۔ مصنف عبد الرزاق ص۸۰ج۱، مجمع ص۲۱۴ج۳، دار قطنی ص۲۸ ص۲۹ج۱، تمهيد ص۳۳۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی مگر جو اس کی بو، ذائقہ اور رنگ بدل دے۔☆

ضعیف ہے، رشدین بن سعد ضعیف اور مختلط ہے (تقریب ص۱۰۳)، تمام محدثین کا اس روایت کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے (نووی ☆ التلخیص ص۱۵ج۱ والتعلیق المغنی ص۲۹ج۱)۔

(۲٤۰) أكرموا طهوركم۔☆

وضو کے برتن کی عزت کرو۔

(۲٤۱) من قدم أبريقا يتوضأ به قدم جوادا۔☆

جس نے وضو کے لئے برتن پیش کیا اس نے گھوڑا پیش کیا۔☆

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں دونوں روایتیں من گھڑت ہیں (الفوائد المجموعہ ص۱۲)، راقم کو ان دونوں روایتوں کی سندیں نہیں ملیں۔

(۲٤۲) لا تتوضؤا في الكنيف فإن وضوء المؤمن يوزن مع حسناته (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تم لیٹرین میں وضو نہ کرو بلا شبہ مومن کے وضو کے پانی کا اس کی دیگر نیکیوں کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔☆ من گھڑت ہے۔

(۲٤۳) لا يتوضأ أحدكم في موضع استنجائه فإن الوضوء يوضع مع الحسنات في الميزان (أنس رضی اللہ عنہ)۔

استنج گاہ میں وضو نہ کرو کیونکہ وضو کو دوسری نیکیوں کے ساتھ ترازو میں رکھا جائے گا۔☆

من گھڑت ہے، ان دونوں کا راوی یحیٰی بن عنبسہ قرشی دجال حدیثیں گھڑتا تھا (ابن حبان - دارقطنی ☆ میزان ص۴۰۰ج۴)، اور یہ اسی کی وضع کی ہوئی ہیں (تذکرۃ الموضوعات ص۳۲)۔

۲٤۰۔ الفوائد المجموعة ص۱۲۔

۲٤۱۔ مجموع الفتاوى ابن تيمية ص۳۸۳ج۱۸، الفوائد المجموعة ص۱۲، تذكرة الموضوعات ص۳۱۔

۲٤۲۔ الفوائد المجموعة ص۱۳، تنزيه الشريعة المرفوعة ص۷٤ج۲، تذكرة الموضوعات ص۳۲ ضعيفة ص۲۲۳ج۲۔

۲٤۳۔ الكامل ص۲۷۰۹ج۷، ميزان ص٤۰۰ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٢٤٤) صلوة بالسواك خير بسبعين صلوة بغير سواك (عائشه رضی اللہ عنہا)۔

مسواک سے پڑھی گئی نماز اس نماز سے ستر گنا بہتر ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ہو۔☆

ضعیف ہے، اس کی چار سندیں ہیں ایک میں واقدی کذاب ہے اور دوسری میں ابن لہیعہ ضعیف اور مدلس ہے تیسری سند میں محمد بن اسحاق امام زہری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں ثقہ ہونے کے باوجود مدلس ہیں اور جب عن سے روایت کریں تو قابل حجت نہیں۔ اور چوتھی سند میں فرج بن فضالہ ضعیف ہے (تقریب ص٢٧٤) اور یہ روایت قوی الاسناد نہیں (بیہقی ص٣٨ ج١)۔

(٢٤٥) ركعتان بعد السواك أحب إلى الله من سبعين ركعة قبل السواك (عائشه رضی اللہ عنہا)۔

مسواک کے بعد دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مسواک سے پہلے کی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔☆

غیر ثابت ہے، راوی واقدی قابل حجت نہیں (المنار المنیف ص٢٣)، کذاب ہے (احمد)، حدیث وضع کرتا تھا (نسائی)، اس کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص٦٦٣ ج٣)۔

(٢٤٦) السواك سنة فاستاكوا أى وقت شئتم (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

مسواک سنت ہے تم جس وقت چاہو مسواک کرو۔☆ سند نا معلوم ہے۔

(٢٤٧) السواك واجب وغسل الجمعة واجب علي كل مسلم (عبد الله بن عمرو بن طلحة ورافع)۔

مسواک اور جمعہ کا غسل ہر مسلمان پر واجب ہے۔☆ ضعیف ہے (جامع الضعیف ص٤٩٣)۔

(٢٤٨) السواك نصف الإيمان والوضوء نصف الإيمان (حسان بن عطيه)۔

٢٤٤۔ بيهقى ص٣٨ج١، مسند أحمد ص٢٧٢ج٦، كشف الخفاء ص٢٦ج٢، تنزيه الشريعة ص١١٥ج٢، فوائد المجموعة ص١١، المنار المنيف ص١٩۔

٢٤٥۔ بيهقى ص٣٨ج١، مجمع الزوائد ص٩٨ج٢، الترغيب والترهيب ص١٦٨ج١، در منثور ص١١٣ج١، كشف الخفاء ص٤٣٤ج١، المنار المنيف ص٢٣۔

٢٤٦۔ حلية الأولياء ص٤٩ج٣، كشف الخفاء ص٤٥٧ج١، ضعيف الجامع ص٤٩٣۔

٢٤٧۔ أبو يعلى، ديلمى ص٤٨٧ج٢ ح٣٣٦٦، در منثور ص١١٤ج١، ضعيف الجامع ص٤٩٣۔

٢٤٨۔ اتحاف ص٣٥٠ج٢ ضعيف الجامع ص٤٩٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک آدھا ایمان ہے اور وضو آدھا ایمان ہے۔☆ مرسل ہے۔

(۲۴۹) السواك مجلاة للبصر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

مسواک نظر روشن کرتی ہے۔☆ ضعیف ہے، راوی جویبر متروک ہے (ارواء الغلیل ص۱۰۵ج۱)۔

(۲۵۰) السواك يزيد الرجل فصاحة (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

مسواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمرو بن داؤد اور اس کا استاذ سنان بن ابی دونوں مجہول ہیں اور حدیث معلول ہے (عقیلی)، ابن عدی اس روایت کے ایک راوی معلّٰی بن میمون کے ترجمہ میں فرماتے ہیں اس کی روایات غیر محفوظ، منکر ہیں صنعانی فرماتے ہیں اس کا من گھڑت ہونا ظاہر ہے، ابن جوزی فرماتے ہیں اس کا کچھ اصل نہیں (سلسلہ ضعیفہ ص۱۰۰ج۲)۔

(۲۵۱) يجزى من السواك الأسابع (أنس رضی اللہ عنہ)۔

انگلی مسواک سے کفایت کر جاتی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی عیسیٰ بن شعیب ضعیف ہے اور اس کا استاذ عبد الحکم القسملی منکر الحدیث ہے (ارواء الغلیل ص۱۰۸ج۱)۔

(۲۵۲) فإن عند فقد السواك ليعالج بالأصبع۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی پھیرتے۔☆

ان الفاظ سے کوئی حدیث نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

۲۴۹۔ طبرانی أوسط ص۲۴۲ج۸ ح۷۴۹۲، مجمع الزوائد ص۲۲۰ج۱، مجمع البحرین ص۳۱۲ج۱۔

۲۵۰۔ دیلمی ص۴۸۶ج۲ ح۳۳۶۵، عقیلی ص۱۵۶ج۳، العلل المتناهية ص۳۳۶ج۱، موضوعات الكبير ص۷۴، ضعيفة ص۱۰۰ج۲، تذكرة الموضوعات ص۳۰، العلل المتناهية ص۳۳۶ج۱، ميزان ص۱۹۳ج۳۔

۲۵۱۔ الكامل ص۱۹۷۱ج۵، بيهقي ص۴۰ج۱۔

۲۵۲۔ هداية ص۱۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۳) قلت يا رسول الله الرجل يذهب فوه ايستاك قال نعم قلت فكيف يصنع قال يدخل اصبعه فى فيه فيدلكه (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

میں نے کہا اللہ کے رسول آدمی کا منہ خراب ہو جائے، کیا وہ مسواک کرے؟ فرمایا: جی ہاں، میں نے کہا کیسے کرے، فرمایا: انگلی کو منہ میں داخل کرے اور اسے ملے۔☆

ضعیف ہے، راوی عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری ضعیف ہے (مجمع ص۱۰۰ ج۲)، اس کی سند ضعیف ہے (درایہ ص۱۸ ج۱)۔

(۲۵۴) الأصابع تجزى مجزى السواك إذا لم يكن سواك (كثير بن عبد الله بن عمرو المزنى عن أبيه عن جده)۔

انگلیاں مسواک کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں جب مسواک موجود نہ ہو۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی کثیر بن عبد اللہ سخت مجروح ہے (دیکھئے نمبر۱۱۶)۔

(۲۵۵) أمرت بالسواك حتي خشيت أن أورد (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتی کہ مجھے دانتوں کے گرنے کا ڈر پیدا ہو گیا۔☆

ضعیف ہے، اور اس کے بعض طرق میں نامعلوم راوی ہے اور بعض میں حسان بن مصک ہے (مجمع ص۹۹ ج۲)، حسام کوئی شئ نہیں (بخاری)، مطروح الحدیث ہے (احمد)، قوی نہیں (بخاری)، ضعیف ہے (نسائی)، متروک ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۴۷۷ ج۱)۔

(۲۵۶) أمرت بالسواك حتي خشيت أن يكتب علي (واثلہ رضی اللہ عنہ)۔

مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتی کہ میں ڈر گیا کہ مجھ پر فرض نہ ہو جائے۔☆

ضعیف ہے، راوی لیث بن سلیم مختلط ہے تمیز نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حدیث ترک کی گئی ہے

۲۵۳۔ الكامل ص۱۸۹۳ ج۵، طبرانی أوسط ۳۵۰ ج۷ ح ٦٦٧٤۔

۲۵۴۔ طبرانی الاوسط ص ۲۲٤ ج ۷ ح ٦٤٣٣

۲۵۵۔ مسند البزار، الترغيب والترهيب ص١٦٦ ج١، مجمع الزوائد ص۹۸ ج۲۔

۲۵۶۔ مسند أحمد ص ٤٩٠ ج٣، طبرانی كبير ص٧٦ ج٢٢ ح ١٩٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تقریب ص ۲۸۷)۔

(۲۵۷) يستاك من الليل مرارا (أبو أيوب)۔

آپ ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے۔☆

ضعیف ہے، راوی واصل بن سائب ضعیف ہے (مجمع ص ۹۹ ج ۲)۔

(۲۵۸) ربما استاك من الليل أربع مرات (ابن عمر)۔

بسا اوقات ایک رات میں چار بار مسواک کرتے۔☆

ضعیف ہے، راوی موسیٰ بن مطیر سخت ضعیف ہے (مجمع ص ۱۰۰ ج ۲)۔

(۲۵۹) لا ينام ليلة و لا ينتبه إلا استن (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

آپ ﷺ رات کو سوتے اور بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔☆

ضعیف ہے، اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے (مجمع ص ۹۹ ج ۲)۔

(۲۶۰) كان يستاك عرضا (بهز)۔

آپ ﷺ مسواک عرض جانب سے کرتے۔☆

ضعیف ہے راوی نبیت بن کثیر ضعیف ہے (مجمع ص ۱۰۰ ج ۲)۔

(۲۶۱) نعم السواك الزيتون من شجرة مباركة، وهو سواكي و سواك الأنبياء قبلی (معاذ بن جبل)۔

بہترین مسواک زیتون کی ہے جو بابرکت درخت سے ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مسواک ہے۔☆

۲۵۷۔ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ص ۹۹ ج ۲۔

۲۵۸۔ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ص ۹۹ ج ۲۔

۲۵۹۔ مجمع الزوائد ص ۹۹ ج ۲۔

۲۶۰۔ طبرانی کبیر ص ۴۷ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۱۰۰ ج ۲، تمهید ص ۳۹۴ ج ۱، ضعیفة ص ۳۴۲ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۱، کنز العمال ص ۴۲ ج ۷، عقیلی ص ۲۲۹ ج ۳۔

۲۶۱۔ طبرانی أوسط ص ۳۹۰ ج ۱ ح ۶۸۲، مجمع الزوائد ص ۱۰۰ ج ۲، کشف الخفاء ص ۳۱۹ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، اس کی سند میں ایک نا معلوم راوی ہے (مجمع ص۱۰۱ج۲)۔

(۲٦۲) طيبوا أفواهكم بالسواك فإنها أبواب القرآن (سمرة بن جندب)۔

تم اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ پاکیزہ کرو کیونکہ یہ قرآن کے دروازے ہیں۔☆

سخت ضعیف ہے، ایک راوی غیاث بن کلوب مجہول ہے (فیض القدیر ص۳۲ج۴)، دارقطنی فرماتے ہیں ضعیف ہے (میزان ص۳۳۸ج۱)۔

(۲٦۳) الوضوء مفتاح الصلوة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

وضو نماز کی چابی ہے۔

ضعیف ہے، راوی طریف بن شھاب قوی نہیں، اور اس روایت کا دار ومدار طریف پر ہے (بیھقی ص۳۸۰ج۲)۔

(۲٦٤) من توضأ وذكر اسم الله تطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يتطهر إلا موضع الوضوء (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

جو وضو کرے اور اللہ کا نام ذکر کرے اس کا تمام جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو وضو کرے اور اللہ کا نام ذکر نہ کرے اس کے صرف وضو کے اعضاء پاک ہوتے ہیں۔☆

ضعیف ہے راوی ابو بلال اشعری ضعیف ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۵۰۷ج۴)۔

(۲٦٥) الوضوء على الوضوء نور علي نور۔

وضو پر وضو کرنا نور پر نور ہے۔☆

ضعیف ہے (المقاصد الحسنہ ص۴۵۲)، عراقی فرماتے ہیں اس کا اصل معلوم نہیں (المغنی عن حمل الاسفار

۲٦۲۔ جامع الصغير مع فيض القدير ص۲۸٤ج٤، كنز العمال ص٦۰۳ج۱۔

۲٦۳۔ بيهقي ص۳۸۰ج۲، دار قطني ص۳۵۹ج۱، الكامل ص۱٤۳۷ج٤، كنز العمال ص٤۲۹ج۷۔

۲٦٤۔ بيهقي ص٤٥ج۱، دار قطني ص۷٤ج۱، مشكاة ص۱۳۳ج۱۔

۲٦٥۔ الفوائد المجموعة ص۱۱، المغني عن حمل الاسفار ص۱۸٤ج۱، فتح الباري ص۲۳٤ج۱، كشف الخفاء ص۳۳٦ج۲، المقاصد الحسنة ص٤٥۱، تذكرة الموضوعات ص۳۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۸۴ج۱)۔

(۲٦٦) من توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

جس نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے (تقریب ص۲۰۲)، اور مدلس ہے (طبقات المدلسین ص۱۴۳)، اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ترمذی ص۱۰ج۱)۔

(۲٦۷) من توضأ فأحسن الوضوء وإعاد أخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم ميسرة سبعين خريفا (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی ثواب سمجھ کر تیمارداری کی تو اس کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری پر رکھا جائے گا۔☆

ضعیف ہے، راوی فضل بن دلھم ضعیف ہے (ابن معین)، نہ قوی ہے نہ حافظ (ابوداؤد)، جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں ہے (ابن حبان - میزان ص۳۵۸ج۳)۔

(۲٦۸) إذا توضأ حرك خاتمه (أبو رافع)۔

جب وضو کرتے تو انگوٹھی کو حرکت دیتے۔☆

ضعیف ہے، راوی معمر اور اس کا باپ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع دونوں ضعیف ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے (دارقطنی ص۸۳ج۱)۔

(۲٦۹) خللوا أصابعكم قبل أن تتخللها نار جهنم۔

۲٦٦۔ ابو داؤد ح٦۲ باب الرجل يجدد الوضوء من غير حدث، ابن ماجة ح۵۱۲ باب الوضوء على طهارة، طحاوی ص٤۲ج۱، العلل المتناهية ص۳۵۳ج۱، بيهقی ص۱٦۲ج۱، تذكرة الموضوعات ص۳۱، فوائد المجموعة ص۱۱، ترمذی ح٦۱ باب انه يصلى صلوة بوضوء واحد۔

۲٦۷۔ أبو داؤد ح۳۰۹۷، باب فی فضل العيادة على وضوء، الترغيب الترهيب ص۳۱۹ج٤۔

۲٦۸۔ دارقطنی ص۸۳ج۱۔

۲٦۹۔ هداية ص۱۹ج۱، نصب الراية ص۲٦ج۱، كشف الخفاء ص۳۸۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم انگلیوں کا خلال کرو اس سے پہلے کہ ان کا خلال جہنم کی آگ کرے۔☆

ان الفاظ سے کوئی حدیث نہیں، صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۲۷۰) خللوا أصابعكم لا يتخللها الله يوم القيامة في النار (أبو هريرة)۔

تم اپنی انگیوں کا خلال کرو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ میں ان کا خلال نہیں کرے گا۔☆

من گھڑت ہے، راوی یحییٰ بن میمون التمار کذاب ہے (ابن معین ☆ التعلیق المغنی ص۹۵ج۱)۔

(۲۷۱) مذکورہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے جو باطل ہے اس کا راوی عمرو بن قیس متروک ہے (نصب الرایہ ص۲۶ج۱)۔

(۲۷۲) حضرت واثلہ سے بھی روایت کی جاتی ہے جو باطل ہے اس کا راوی علاء بن کثیر دمشقی منکر الحدیث ہے (بخاری)، کوئی شئ نہیں (احمد)، اس کے پاس مکحول کے طریق سے صحابہ کے چند مسودے ہیں جو تمام غیر محفوظ ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۱۰۴ج۳)، ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت روایتیں کرتا تھا حدیث میں کوئی شئ نہیں اور نہ ہی قابل حجت ہے (کتاب المجروحین ص۱۸۲ج۲)۔

(۲۷۳) حبذا المتخللون قالوا وما المتخللون يا رسول الله! قال: المتخللون بالوضوء والمتخللون من الطعام أما تخليل الوضوء فالمضمضة والاستنشاق وبين الأصابع (أبو أيوب)۔

خلال کرنے والے بہت اچھے ہیں صحابہ نے پوچھا کون ہیں خلال کرنے والے فرمایا جو وضو اور کھانے سے خلال کرتے ہیں، وضو سے خلال کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ہے اور انگلیوں کے درمیان خلال

۲۷۰۔ دارقطنی ص۹۵ج۱، الفوائد المجموعة ص۱۱، تذكرة الموضوعات ص۳۱۔

۲۷۱۔ دارقطنی ص۹۵ج۱، الفوائد المجموعة ص۱۱، تذكرة الموضوعات ص۳۱۔

۲۷۲۔ طبرانی کبیر ص٦٤ج۲۲ ح۱٥٦، نصب الراية ص۲٦ج۱۔

۲۷۳۔ طبرانی کبیر ص۱۷۷ج٤ ح٤۰٦۱، ابن أبی شيبة ص۱۹ج۱ ح۹۷، مسند أحمد ص٤۱٦ج٥، أرواء الغليل ص۳٥ج۷، الترغيب والترهيب ۱٦۸ ص۱٦۹ج۱، الفوائد المجموعة ص۱۱، تذكرة الموضوعات ص۳۰، مجمع الزوائد ص۲۳٥ج۱، موضوعات كبير ص٦۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی واصل بن سائب اور اس کا استاذ ابو سورہ دونوں ضعیف ہیں ارواء الغلیل ص۳۵ج۷)۔

(۲۷٤) تخللوا فإنه نظافة و النظافة تدعو إلي الإيمان (ابن مسعود مرفوعاً)۔

تم خلال کرو کیونکہ وہ نظافت ہے اور نظافت ایمان کی طرف دعوت دیتی ہے۔☆

مرفوعاً من گھڑت ہے راوی ابراہیم بن حیان کی حدیثیں من گھڑت ہیں (ابن عدی ☆ مجمع ص۲۳٦ج۱)۔

(۲۷۵) التخليل سنة (عبد الله بن عكبره)۔

خلال کرنا سنت ہے۔☆ ضعیف ہے، راوی عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے (مجمع ص۲۳٦ج۱)۔

(۲۷٦) المضمضة و الاستنشاق من الوضوء الذى لا بد منه (عائشة)۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا وضو کے لئے ضروری ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی عصام بن یوسف کی متابعت نہیں کی جاتی (ابن عدی ☆ میزان ص٦۷ج۳)، عصام نے یہ حدیث (لا يتم الوضوء إلا بهما) کہ وضو ان کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ کے الفاظ سے روایت کی ہے دارقطنی فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ عصام نے اس روایت کو حافظ سے بیان کیا ہے جس کی وجہ سے اختلاط اور انتباہ کا شکار ہو گیا ہے (دارقطنی ص۸۴ج۱)۔

(۲۷۷) من نسى المضمضة و الاستنشاق فليمض و لا ينصرف (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جو کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نہ پھرے۔☆

۲۷٤۔ مجمع الزوائد ص۲۳٦ج۱، طبرانی أوسط ص۱۵۳ج۸ ح۷۳۰۷۔

۲۷۵۔ طبرانی أوسط ص۳۱۲ج۸ ح۷٦۳۵، طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص۱٤۹ج۲ ح۹٤۱ الاصابة ص۳٤٦ج۲، مجمع الزوائد ص۲۳٦ج۱۔

۲۷٦۔ الكامل ص۱۱۱٦ج۳، دار قطنی ص۸٤ج۱، نصب الراية ص۱٦ ص۷۷ج۱، بيهقی ص۵۲ج۱، میزان ص۲۲۵ج۲۔

۲۷۷۔ دیلمی ص۹۵ج٤ ح۵۷۹۰، کنز العمال ص۳۰۵ج۹ ح۲٦۱۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی مکحول کا حضرت جابر سے سماع نہیں ہے (تہذیب ص۲۹۲ج۱۰)۔

(۲۷۸) كان إذا يتوضأ أمر الماء علي مرفقيه (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جب وضو کرتے تو کہنیوں پر پانی گھماتے۔☆

ضعیف ہے، راوی قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عقیل عن جدہ متروک ہے (ابو حاتم)، ضعیف ہے (احمد - ابن معین)، منکر الحدیث ہے (ابو زرعہ)، اور یہ حدیث ضعیف ہے (ابن جوزی - منذری - ابن الصلاح - اور نووی ☆ التلخیص ص۵۷ج۱)۔

(۲۷۹) من نسي مسح الرأس وذكر وهو يصلي ووجد في لحيته بللاً فليأخذ منه ويمسح رأسه فإن ذلك يجزيه فإن لم يجد فيها بللاً فليعد الصلوة والوضوء (ابن مسعود)۔

جو سر کا مسح بھول جائے اور اسے نماز پڑھتے وقت یاد آئے اگر وہ داڑھی میں تری پائے تو اس سے سر کا مسح کر لے یہ اس کے لئے کافی ہوگا اور اگر تری نہ پائے تو نماز اور وضو لوٹائے۔☆

من گھڑت ہے، راوی نھشل بن سعید کذاب ہے (مجمع ص۲۴۰ج۱ ☆ دیکھئے نمبر۱۲۶)۔

(۲۸۰) رأيت النبي ﷺ يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه ولم ينقض العمامة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

میں نے نبی ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پگڑی باندھی ہوئی تھی پگڑی کے نیچے ہاتھ داخل کیا اور سر کے مقدم حصے کا مسح کیا اور پگڑی نہ اتاری۔☆

ضعیف ہے، راوی ابو معقل مجہول ہے (تقریب ص۴۲۷)۔

(۲۸۱) توضأ وحسر العمامة عن رأسه ومسح مقدم رأسه (عطاء رضی اللہ عنہ)۔

۲۷۸۔ دار قطني ص۸۳ج۱، بيهقي ص۵۶ج۱، تلخيص ص۵۷ج۱۔

۲۷۹۔ مجمع الزوائد ص۲۴۰ج۱، طبراني أوسط ص۲۸۲ج۸ ح۵۷۶۹۔

۲۸۰۔ ابو داود ح۱۴۷، ابن ماجة ح۵۶۴، بيهقي ص۶۱ج۱۔

۲۸۱۔ بيهقي ص۶۱ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پگڑی کو سر سے ہٹایا اور مقدم سر کا مسح کیا۔☆ مرسل ہے۔

(۲۸۲) مسح برأسه ثلاثا (علی)۔

سر کا مسح تین مرتبہ کیا۔☆

منکر ہے، اس حدیث کو ابو حنیفہ نے خالد بن علقمہ کے طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسمیں انہوں نے حفاظ اور ثقہ راویوں جن میں (۱) زید بن قدامہ (۲) سفیان ثوری (۳) شعبہ (۴) ابوعوانہ (۵) شریک (۶) ابو الاشعث (۷) جعفر بن حارث (۸) ھارون بن سعد (۹) جعفر بن محمد (۱۰) حجاج بن ارطاۃ (۱۱) ابان بن ثعلب (۱۲) علی بن صالح بن حي (۱۳) حازم بن ابراہیم (۱۴) حسن بن صالح (۱۵) جعفر بن احمد وغیرھم کی مخالفت کی ہے۔ ان تمام حفاظ نے اس روایت کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا ہے اور تمام نے ایک دفعہ مسح کا ذکر کیا ہے ابو حنیفہ کے علاوہ کسی اور نے سر کے مسح کا تین دفعہ ذکر نہیں کیا۔ ان تمام حفاظ کی مخالفت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسح کے بارہ میں جو روایات مروی ہیں جن میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کو بیان فرمایا ہے کہ وضو میں سر کا مسح ایک دفعہ ہی سنت ہے کے بھی خلاف ہے (دار قطنی ص۹۰ ج ا ملخصاً)، ابو حنیفہ قوی نہیں اور ان کو اس حدیث میں وھم ہو گیا ہے (احادیث ضعاف ص۵۳)۔

(۲۸۳) مسح الرقبة أمان من الغل۔

گردن کا مسح طوق سے امان ہے۔☆

نووی فرماتے ہیں من گھڑت ہے کلام رسول نہیں (التلخیص ص۹۲ ج ا)۔

(۲۸٤) من مسح قفاه مع رأسه وقی الغل یوم القیامة (موسی بن طلحة)۔

جس نے سر کے ساتھ گدی کا مسح کیا تو وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔☆

باطل ہے اولاً مرسل ہے، ثانیاً اس کا راوی مسعودی مختلط ہو گیا تھا اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے

۲۸۲۔ دار قطنی ص۸۷ ج ۱۔

۲۸۳۔ تنزیه الشریعة ص۷۵ ج ۲، موضوعات کبیر ص۱۰۸، کشف الخفاء ص۲۰۸ ج ۲، ضعیفة ص۹۷ ج ۱۔

۲۸٤۔ التلخیص ص۹۲ ج ۱، ضعیفة ص۹۸ ج ۱، کشف الخفاء ص۲۰۸ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سلسلہ ضعیفہ ص۹۸ ج۱)۔

(۲۸۵) من توضأ ومسح بيديه على عنقه وقى الغل يوم القيامة (ابن عمر)۔

جس نے وضو کیا اور دونوں ہاتھوں کے ساتھ گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔☆

غیر صحیح ہے، اس کو ابن فارس نے فلیح سے روایت کیا ہے ابن حجر فرماتے ہیں ان دونوں کے درمیان طویل فاصلے (کئی انقطاع) ہیں (تلخیص ص۹۳ ج۱)۔

(۲۸۶) من توضأ ومسح عنقه لم يغل بالأغلال يوم القيامة (عمر رضی اللہ عنہ)۔

جو وضو کرے اور گردن کا مسح کرے تو قیامت کے دن اسے طوق نہیں پہنایا جائے گا۔☆

باطل ہے اس کے ایک راوی محمد بن عمر ابو سھل انصاری کے ضعیف ہونے پر تمام کا اتفاق ہے اور دوسرا راوی محمد بن احمد بن علی بن المحرم بھی ضعیف ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۹۸ ج۱)، نووی فرماتے ہیں گردن کے مسح کے بارہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور گردن کا مسح سنت نہیں بلکہ بدعت ہے (التلخیص ص۹۲)۔

(۲۸۷) إذا توضأ أحدكم فلا يغسل قدميه بيده اليمنى (أبو هريرة)۔

تم جب وضو کرو تو دائیں ہاتھ سے پاؤں نہ دھوؤ۔☆

من گھڑت ہے، اس میں کئی علتیں ہیں (۱) حسن بصری کا حضرت ابو ہریرہ سے سماع نہیں (۲) سلیمان بن ارقم متروک ہے (دیکھئے نمبر۲۳۰)، (۳) ابوابراہیم محمد بن القاسم ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا جو ان کی احادیث سے نہ ہوتیں اور ثقہ راویوں سے ایسی روایتیں لاتا جن کو انہوں نے بیان نہیں کیا کسی بھی حالت میں قابل حجت نہیں امام احمد نے اس کی تکذیب کی ہے (کتاب المجروحین ص۲۸۸ ج۲)۔

(۲۸۸) ما أبالي إذا أتم وضوئي بأي أعضائي بدأت (على موقوفاً)۔

۲۸۵۔ ضعيفة ص۹۸ ج۱۔

۲۸۶۔ تاريخ اصفهان ص۱۱۵ ج۲، ضعيفة ص۹۸ ج۱۔

۲۸۷۔ الكامل ص۱۱۰٤ ج۳۔

۲۸۸۔ دار قطني ص۸۹ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے پرواہ نہیں کہ جب میں نے وضو پورا کرنا ہے تو جس عضو سے چاہوں ابتدا کر لوں (ترتیب ضروری نہیں)۔☆

منقطع اور منکر ہے، اولاً عبداللہ بن عمرو بن ھند کا حضرت علی سے لقاء نہیں انقطاع ہے اور اس کا شاگرد عوف قوی نہیں (التعلیق المغنی ص۸۹ج۱)۔

(۲۸۹) لا بأس أن تبدأ برجليك قبل يديك (عبد الله بن مسعود موقوفاً)۔

کوئی حرج نہیں کہ تو پاؤں کو ہاتھوں سے پہلے دھو لے۔☆

منقطع ہے، راوی مجاہد کی روایت ابن مسعود سے مرسل ہے (کتاب المراسیل ص۲۰۵)، ثابت نہیں (دارقطنی ص۸۹ج۱)۔

(۲۹۰) غسل ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا أو نقص فقد أساء وظلم (عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده)۔

آپ نے وضو کرتے وقت اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا وضو کا یہی طریقہ ہے جو تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء کو دھوئے یا کم مرتبہ تو اس نے زیادتی اور ظلم کیا ہے۔☆

نقص کا لفظ شاذ ہے جو صحیحین کی احادیث کے خلاف ہے، جن میں ہے کہ آپ نے دو دو مرتبہ اور ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

(۲۹۱) الوضوء من البول مرة مرة ومن الغائط مرتين مرتين ومن الجنابة ثلاثاً ثلاثاً (أبو هريرة)۔

پیشاب کرنے سے وضو میں اعضاء کا ایک ایک بار دھونا ہے اور پاخانہ کرنے سے دو دو بار اور جنابت سے تین تین بار۔☆

باطل ہے، راوی عمرو بن فاید اسواری متروک ہے (دارقطنی)، منکر الحدیث ہے (ابن عدی)، اور یہ حدیث

۲۸۹۔ دار قطنی ص۸۹ج۱۔

۲۹۰۔ ابو داود باب الوضوء ثلاثا ثلاثا ح۱۳۵۔

۲۹۱۔ الکامل ص۱۷۹۷ج۵، تاریخ اصفهان ص۲۷۸ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے (ذھبی ☆ میزان ص۲۸۳ج۳)۔

(۲۹۲) آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا ہے یہ وہی وضو ہے جسے اللہ نے فرض کیا ہے پھر دو دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا جو زیادہ مرتبہ دھوئے اللہ اس کے اجر میں اضافہ کرے گا، پھر تیسری مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ انبیاء کا وضو ہے (عائشہ)۔

بے اصل ہے، اس کا راوی یحییٰ بن میمون التمار کذاب ہے (دیکھئے نمبر۲۷۰)، ابو زرعہ فرماتے ہیں یہ حدیث واہ منکر ضعیف ہے جس کی کوئی اصل نہیں (التلخیص ص۸۲ج۱)۔

(۲۹۳) توضأ ثلاثاً ثلاثاً ثم قال هذا وضوئي ووضوء الأنبياء قبلي ووضوء خليلي إبراهيم (ابن عمر)۔

تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء اور میرے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، اس کو عبد الرحیم نے اپنے باپ زید العمی سے روایت کیا ہے عبد الرحیم متروک ہے اور اس کا باپ ضعیف ہے ابن عمر سے راوی معاویہ بن قرہ نے ابن عمر کو پایا نہیں، اس کو عبد اللہ بن عرارہ نے ابن عمر سے متصل روایت کیا ہے لیکن یہ متروک ہے اور یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت نہیں ہے اس روایت کی ایک سند سلام بن سلیم کے طریق سے بھی ہے اور سلام سے مراد سلام الطّویل ہے جو متروک ہے اور اس کے استاذ زید بن اسلم سے مراد زید عمی ہے جو متروک ہے، اس کی ایک اور بھی سند ہے جس کا راوی مسیّب بن واضح ضعیف ہے، ابن حجر فرماتے ہیں اس پر سند مقلوب ہو گئی ہے، ابو حاتم کہتے ہیں مسیّب صدوق ہے مگر کثیر الخطاء ہے، بیہقی فرماتے ہیں قابل حجت نہیں ہے اصل حدیث معاویہ بن قرہ کی روایت سے ہے اور وہ منقطع ہے اور معاویہ سے راوی زید عمی متفرد ہے (التلخیص ص۸۲ج۱)۔

(۲۹٤) ألا أريكم وضوء رسول الله؟ قلنا: بلى، فغسل كفيه ووجهه ثلاثا ويديه

۲۹۲۔ علل الحديث ص٦٦ج١ مختصراً، التلخيص ص٨٢ج١۔

۲۹۳۔ التلخيص ص٨٢ج١۔

۲۹٤۔ الدراية ص٢٨ج١، نصب الراية ص٣٣ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إلى المرفقين ثلاثاً ثلاثا ومسح برأسه ثلاثاً بماء واحد ومضمض واستنشق ثلاثاً ثلاثاً بماء واحد وغسل رجليه ثلاثاً (علی رضی اللہ عنہ)۔

کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں ہم نے کہا جی ہاں پس (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اپنی دونوں ہتھیلیوں اور چہرہ تین تین بار دھویا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین بار اور ایک پانی سے سر کا تین بار مسح کیا اور تین تین کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور تین بار پاؤں دھوئے۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد العزیز بن عبید اللہ ضعیف ہے (تعلیق بر درایہ ص ۲۸ ج ۱)۔

(۲۹۵) هذا وضوئي ووضوء المرسلين من قبلي (ابي بن كعب رضی اللہ عنہ)۔

یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کا وضو ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، عبد اللہ بن عرارہ راوی اور اس کا استاذ زید بن حواری عمی دونوں متروک ہیں (دیکھئے نمبر ۲۹۳)۔

(۲۹۶ و ۲۹۷) مذکورہ حدیث حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت کی جاتی ہے جو سخت ضعیف ہے، علی بن حسن شامی ان دونوں روایتوں کے روایت کرنے میں متفرد ہے اور ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص ۱۲۶ ج ۱)۔

(۲۹۸) یہی روایت حضرت عکراش رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو غیر ثابت ہے اس کے راوی عبید اللہ کی حدیث ثابت نہیں اور اس کا شاگرد نضر بن ضاہر سخت ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص ۱۲۶ ج ۱)۔

(۲۹۹) حضرت انس سے یہ حدیث مختلف الفاظ سے روایت کی جاتی ہے جو ضعیف اور منقطع ہے۔ اس کے راوی انس بن یحییٰ نے حضرت انس کو پایا نہیں۔ امام ابن تیمیہ اور ابن حجر فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص ۱۲۶ ج ۱)۔

۲۹۵۔ ابن ماجة ح ٤٢٠ باب ما جاء فی الوضوء مرة ومرتين وثلاثاً، أرواء الغليل ص ١٣٢ ج ١، عقيلی ص ٢٨٨ ج ٢، بيهقی ص ٨٠ ج ١، دار قطنی ص ٨٠ ص ٨١ ج ١۔

۲۹۶۔ ابن ماجة ح ٤٢٠ باب ما جاء فی الوضوء مرة ومرتين وثلاثاً، أرواء الغليل ص ١٣٢ ج ١، عقيلی ص ٢٨٨ ج ٢، بيهقی ص ٨٠ ج ١، دار قطنی ص ٨٠ ص ٨١ ج ١۔

۲۹۷۔ تلخيص ص ٨٢ ج ١۔

۲۹۸۔ تلخيص ص ٨٢ ج ١۔

۲۹۹۔ تلخيص ص ٨٢ ج ١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰۰) أن للوضوء شيطاناً يقال له ولهان فاتقوا وسواس الماء (أبي بن كعب رضی اللہ عنہ)۔

وضو کا شیطان ہے جس کو ولھان کہا جاتا ہے تم پانی کے وسواس سے بچو۔☆

سخت ضعیف ہے، اس کا راوی خارجہ بن مصعب متروک ہے جو کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا ابن معین نے اسے کذاب کہا ہے (تقریب ص ۸۷)۔ اس حدیث کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس کو صرف خارجہ نے روایت کیا ہے جو محدثین کے نزدیک قوی نہیں (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص ۶۱ ج ۱)۔

(۳۰۱) آسمان اور زمین کے درمیان ایک شیطان ہے جس کا نام ولھان ہے اس کے پاس اولاد آدم سے آٹھ گنا بڑا لشکر ہے اس کے ایک خلیفے کا نام خنزب ہے الحدیث (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جو من گھڑت ہے، اس کا راوی حبیب بن ابی حبیب خرطمی اس روایت کے وضع کرنے میں متہم ہے، ابن حبان کہتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر روایتیں وضع کرتا تھا (العلل المتناہیہ ص ۳۴۸ ج ۱)۔

(۳۰۲) لا تسرف (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

وضو میں ضرورت سے زائد پانی نہ بہاؤ۔☆

من گھڑت ہے، راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے (میزان ص ۳۳۲ ج ۳)، اور اس کا استاذ محمد بن فضل بن عطیہ محدثین کے نزدیک کذاب ہے (تقریب ص ۳۱۵)۔

(۳۰۳) ما هذا السرف فقال أفي الوضوء اسراف قال نعم وان كنت علي نهر جار (عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو فرمایا یہ فضول خرچی کیسی؟ سعد نے پوچھا کیا وضو میں بھی اسراف اور فضول خرچی ہے تو آپ نے فرمایا ہاں! خواہ تو چلتی نہر پر بھی ہو۔☆

۳۰۰۔ ترمذی ح ۵۷۷، ابن ماجة ح ۴۲۱، مسند أحمد ص ۱۲۵ ج ۵، بيهقي ص ۱۹۷ ج ۱، العلل المتناهية ص ۳۴۶ ج ۱، ابن خزيمة ص ۶۳ ج ۱، المستدرك ص ۱۶۲ ج ۱، الموضح ص ۳۸۳ ج ۲، ميزان الاعتدال ص ۶۲۵ ج ۱۔

۳۰۱۔ كتاب المجروحين ص ۲۶۶ ج ۱، العلل المتناهية ص ۳۴۸ ج ۱، تنزيه ص ۷۲ ج ۲۔

۳۰۲۔ ابن ماجة ح ۴۲۴ باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، ابن لھیعہ ضعیف اور مدلس ہے (دیکھئے نمبر۴۳ و۲۳۱)، اور اس کا استاذ حی بن عبد اللہ معافری بھی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص۱۷۱ج۱)۔

(۳۰٤) علمني جبريل الوضوء وأمرني أن أنضح تحت ثوبي (زيد بن حارثه)۔

مجھ کو جبریل نے وضو کا طریقہ سکھایا اور حکم دیا کہ میں کپڑے کے نیچے سے چھینٹے ماروں۔☆

ضعیف ہے، راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے (دیکھئے نمبر۴۳)۔

(۳۰۵) إذا توضأت فانتضح (أبو هريرة)۔

جب تو وضو کرے تو چھینٹے مار۔☆

ضعیف ہے، راوی حسن بن علی ھاشمی منکر الحدیث ہے (بخاری) اور یہ حدیث غریب ہے (ترمذی مع تحفہ ص۵۴ج۱)۔

موزوں پر مسح

(۳۰٦) أن أقطع رجلي أحب إلي من أن أمسح علي الخفين (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

پاؤں کا کاٹنا مجھے پسند ہے اس سے کہ میں موزوں پر مسح کروں۔☆

باطل ہے، راوی محمد بن مھاجر حدیث وضع کرتا تھا (التلخیص ص۱۵۹ج۱)۔

(۳۰۷) مسح أعلى الخف وأسفله (مغيره رضی اللہ عنہ)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔☆

۳۰۳۔ ابن ماجة ح٤٢٥ باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، تلخيص ص١٠١ ج١، أرواء الغليل ص١٧١ ج١۔

۳۰٤۔ ابن ماجة ح٤٦٢ باب ما جاء في النضح بعد الوضوء۔

۳۰۵۔ ابن ماجة ح٤٦٣ باب ما جاء في النضح بعد الوضوء۔

۳۰٦۔ التلخيص ص١٥٩ ج١۔

۳۰۷۔ مسند أحمد ص٢٥١ ج٤، المنتقى ص٣٨، أبو داود ح١٦٥، ترمذي ح٩٧، ابن ماجة ح٥٥٠، دار قطني ص١٩٥ ج١، بيهقي ص٢٩٠ ج١، حلية الأولياء ص١٧٦ ج٥، تاريخ بغداد ص١٣٥ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقطع اور ضعیف ہے، اس کے راوی ثور بن یزید کا اپنے استاذ رجاء سے سماع نہیں پھر یہ روایت مرسل ہے۔ امام بخاری اور ابوزرعہ نے فرمایا یہ روایت صحیح نہیں (ترمذی مع تحفہ ص۹۹ج۱)، اس میں ایک علت یہ بھی ہے کہ اس کا ایک راوی ولید بن مسلم تدلیس بالتسویہ سے کام لیتا تھا (تقریب ص۳۷۱)۔

(۳۰۸) يمسح علي ظهور الخف خطوطا بالأصابع (مغيرة رضی اللہ عنہ)۔

موزوں پر انگلیوں سے مسح کرتے تھے۔☆

مرفوعاً غیر ثابت ہے، اس کے ہم معنی روایت طبرانی میں ہے، ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند سخت کمزور ہے (التلخیص ص۱۶۰ج۱)۔

حاف ابن حجر نے طبرانی کی جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے:۔

(۳۰۹) توضأ ومسح علي خفيه فما أنس أثر أصبعه على الخفين لأنها جديدين (قيس بن سعد رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے موزوں پر مسح کیا میں موزوں پر آپ کی انگلیوں کے نشان کو نہیں بھول رہا اس لئے کہ وہ موزوے نئے تھے۔☆

اس میں راوی ابو اسحاق مدلس اور مختلط ہیں، نیز ان کے استاذ بریم بن اسعد سے صرف انہوں نے ہی روایت کی ہے (مجمع ص۲۵۸ج۱)، گویا وہ مجہول ہے۔

(۳۱۰) أمسح على الخفين قال نعم قال يوما ويومين حتى بلغ سبعاً قال له ما بدا لك (أبي بن عماره رضی اللہ عنہ)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا میں موزوں پر ایک یا دو دن حتی کہ سات دن تک مسح کروں تو آپ نے فرمایا: جتنی دیر تجھے مناسب معلوم ہو۔☆

غیر صحیح ہے، اس کا راوی عبد الرحمٰن بن رزین اس کا استاذ محمد بن یزید بن ابی زیاد اور اس کا استاذ ایوب

۳۰۸۔ التلخیص ص۱۶۰ج۱۔

۳۰۹۔ طبرانی کبیر ص۳۴۷ج۱۸ ح۸۸۲، مجمع الزوائد ص۲۵۵ ص۲۵۷ج۱۔

۳۱۰۔ ابوداود ح۱۵۸، ابن ماجة ح۵۵۷، العلل المتناهية ص۳۶۰ج۱، دارقطنی ص۱۹۸ج۱، طحاوی ص۷۹ج۱، ابن أبي شيبة ح۱۸۷۰ ص۱۶۳ج۱، المستدرك ص۱۷۰ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن قطن تینوں مجہول ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں اس کے رجال مجہول ہیں، دارقطنی فرماتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں (العلل المتناہیہ ص۳۶۰ج۱)۔

(۳۱۱) یمسح علی الجبائر (ابن عمر)۔

زخموں کی پٹیوں پر مسح کرتے تھے۔☆ ضعیف ہے، راوی ابوعمارہ سخت ضعیف ہے (دارقطنی ص۲۰۵ج۱)۔

(۳۱۲) الشرب من فضل وضوء المومن فیه شفاء من سبعین داء أدناه الهم (جماعة من الصحابة رضی اللہ عنہم)۔

مومن کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے پینے میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے، جن میں سب سے ہلکی بیماری پریشانی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن اسحاق عکاشی کذاب تھا (ابن معین)، جو اوزاعی کے نام سے منکر اور من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن عدی ☆ العلل المتناہیہ ص۳۵۴ج۱)۔

(۳۱۳) کانت لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خرقة ینشف بها بعد الوضوء (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

آپ کے پاس کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد اعضاء کو خشک کرتے تھے۔☆

منکر ہے، راوی ابو معاذ ہے ابن جوزی فرماتے ہیں اس سے مراد سلیمان بن ارقم ہے جو متروک ہے (میزان ص۱۹۶ج۲)، حاکم فرماتے ہیں ابو معاذ سے مراد فضیل بن مسیرہ ہے تو اس لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے، واللہ اعلم (تعلیق بر العلل المتناھیۃ ص۳۵۵ج۱)۔

(۳۱٤) إذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

جب وضو کرتے تو چہرے کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔☆

۳۱۱۔ دار قطنی ص۲۰۵ج۱، تاریخ بغداد ص۱۱۵ج۱۱، العلل المتناهية ص۳٦۱ج۱۔

۳۱۲۔ العلل المتناهية ص۳٥٤ج۱، تنزيه الشريعة ص۲٦٥ج۲، فوائد المجموعة ص۲٦۳، تذكرة الموضوعات ص۲۰۹۔

۳۱۳۔ ترمذی ح٥۳، المستدرك ص۱٤٥ج۱، بيهقی ص۱۸٥ج۱، العلل المتناهية ص۳٥٥ج۱۔

۳۱٤۔ ترمذی باب المنديل بعد الوضو ح ٥٤، بيهقی ص۲۳٦ج۱، كنز العمال ص۳۹ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب ضعیف ہے، راوی رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں (تقریب ص۱۰۳ وص۲۰۲، ترمذی مع تحفہ ص۱۸۳ج۱)۔

(۳۱۵) اسبغ الوضوء یزد فی عمرك (أنس رضی اللہ عنہ)۔

وضو اچھے طریقہ سے کر تیری عمر میں اضافہ ہوگا۔☆

ضعیف ہے، راوی اشعث بن براز متروک ہے (نسائی)، منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص۲۶۲ج۱) نیز اس روایت کو ازور نے ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور یہ ضعیف منکر الحدیث ہے (العلل المتناہیہ ص۳۵۱ج۱)۔

(۳۱۶) ان استطعت ان تکون أبداً علی الوضوء فکن الحدیث (أنس رضی اللہ عنہ)۔

اگر تو وضو پر ہمیشگی کی طاقت رکھے تو ایسا کر کیونکہ ملک الموت جب ایسے بندے کی روح قبض کرتا ہے تو جو باوضو ہوتا ہے اس کے لئے شہادت (کی موت) لکھ دیتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی کثیر بن سلیم ابوہاشم اپنی طرف سے روایت گھڑ کر حضرت انس کی طرف منسوب کر دیتا تھا (العلل المتناہیہ ص۳۵۳ج۱)۔

(۳۱۷) وضو کرتے وقت باتیں منع ہیں۔☆ کسی نامعلوم کا قول ہے جسے جاہل لوگ حدیث سمجھ بیٹھے ہیں۔

وضو کی دعائیں

(۳۱۸) چہرہ دھوتے وقت **اللھم بیض وجھی**، دایاں ہاتھ دھوتے وقت اللھم آتني كتابي بيميني، بایاں ہاتھ دھوتے وقت اللھم لا تأتني كتابي بشمالي، سر کے مسح کے وقت اللھم حرم شعری علی

۳۱۵۔ عقیلی ص۱۱۹ج۱، علل المتناهية ص۳۵۱ج۱، میزان ص۲۶۳ج۱، لسان ص۳۴۰ج۱۔

۳۱۶۔ كتاب المجروحين ص۲۲۳ج۲، علل المتناهية ص۳۵۳ج۱۔

۳۱۷۔ کتب حدیث میں وجود نہیں۔

۳۱۸۔ كتاب المجروحين ص۱۶۵ج۲، كنز العمال ص۴۶۵ج۹، ميزان الاعتدال ص۳۶۷ج۲، لسان الميزان ص۲۳۰ج۳، العلل المتناهية ص۳۳۹ج۱، التلخيص ص۱۰۰ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النار اور دیگر دعائیں کانوں کے مسح کے وقت اللهم اجعلني من الذين يسبقون القول، پاؤں دھوتے وقت اللهم ثبت قدمي على الصراط وغیرہ اور باقی دوران وضو کی دعائیں جو فضائل اور صوفیوں کی کتابوں میں درج ہیں کے بارہ میں فرماتے ہیں ان کا کوئی اصل نہیں اور نہ ہی پہلے لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ابن الصلاح فرماتے ہیں اس بارہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے (التلخیص ص۱۰۰ج۱)۔

(۳۱۹) حضرت علی سے بھی ایسی دعاؤں کے بارہ میں روایت مروی ہے ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند سخت کمزور ہے اور اس میں کئی مجہول راوی ہیں (تلخیص ص۱۰۰ج۱)۔

(۳۲۰) حضرت براء سے بھی ایک مختصر روایت کی جاتی ہے ابن حجر فرماتے ہیں لمبی نہ ہونے کے باوجود واھی الاسناد ہے (التلخیص ص۱۰۰ج۱)۔

(۳۲۱) وضو کے بعد جو تین مرتبہ (أشهد أن لا إله إلا الله) پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (انس رضی اللہ عنہ)۔

مذکورہ متن یعنی تین عدد کے ساتھ ضعیف ہے اس کا راوی زید العمی ضعیف اور متروک ہے (دیکھئے نمبر۲۹۳)۔

(۳۲۲) جو شخص وضو کر کے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائے اور (أشهد أن لا إله إلا الله) پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں وہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ)۔

آسمان کی طرف نظر اٹھانے کے الفاظ ضعیف ہیں باقی حدیث صحیح ہے اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (مختصر ابی داود مع معالم السنن ص۱۲۷ج۱)، راقم کہتا ہے وہ ابو عقیل کا استاذ ابن عمہ ہے جو مجہول ہے۔

(۳۲۳) من توضأ ولم يتكلم ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن

۳۱۹۔ التلخيص ص۱۰۰ ج۱۔

۳۲۰۔ التلخيص ص۱۰۰ ج۱۔

۳۲۱۔ ابن ماجة ح٤٦٩، مسند أحمد ص٢٦٥ ج٣، عمل اليوم والليلة ص٣٥ ح٣٣۔

۳۲۲۔ أبو داؤد ح١٧٠ باب ما يقول الرجل إذا توضأ، طبرانی كبير ص٣٣٢ ج١٧ عن عقبة۔

۳۲۳۔ ابو يعلى ص١٥٧ ج١ ح١٩، مجمع الزوائد ص٢٣٩ ج١، كنز العمال ص٤٤٢ ج٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمداً عبده ورسوله غفر له ما بين الوضوئين (عثمان رضی اللہ عنہ)۔

جو وضو کرے اور کلام نہ کرے پھر -أشهد أن لا إله إلا الله- آخر تک پڑھے اس کے دو وضوؤں کے درمیان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن عبد الرحمٰن بن بیلمانی سخت ضعیف ہے (مجمع ص۲۳۹ج۱)، کذاب ہے (دیکھئے نمبر۵۴)۔

نواقض الوضوء

(۳۲٤) الوضوء مما يخرج وليس مما يدخل (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

وضو اس سے ہے جو بدن سے نکلے اور اس سے وضو نہیں جو بدن میں داخل ہو۔☆

سخت ضعیف ہے، ایک راوی فضل بن مختار اور دوسرا راوی شعبہ مولی ابن عباس دونوں ضعیف ہیں اور مرفوعاً یہ روایت ثابت نہیں ہے (بیہقی - التعلیق المغنی ص۱۵۱ج۱)۔

(۳۲۵) یہی روایت حضرت ابو امامہ سے بھی مروی ہے مگر وہ ابن عباس کی روایت سے بھی زیادہ کمزور ہے (التلخیص ص۱۱۸ج۱)۔

(۳۲٦) لا ينقض الوضوء إلا ما خرج من قبل ودبر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

وضو صرف اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل اور دبر سے نکلے۔☆ اس کی سند ضعیف ہے (التلخیص ص۱۱۸ج۱)۔

(۳۲۷) سئل ما الحديث فقال ما يخرج من السبيلين۔☆

آپ سے پوچھا گیا حدث کیا ہے؟ فرمایا جو قبل اور دبر سے نکلے۔☆

۳۲٤۔ دارقطنی ص۱۵۱ج۱، بیهقی ص۱۱٦ج۱، مصنف عبد الرزاق ص۳۲ج۱، مجمع الزوائد ص۲٤۳ج۱، حلية الأولياء ص۳۲۰ج۸، كشف الخفاء ص۳۳٦ج۲، العلل المتناهية ص۳٦٦ج۱، ضعيفة ص۳۷٦ج۲، الكامل ص۱۳٤۰ ج٤، المقاصد الحسنة ص٤٥۲۔

۳۲۵۔ التلخيص ص۱۱۸ج۱۔

۳۲٦۔ نصب الراية ص۳۷ج۱، التلخيص ص۱۱۸ج۱۔

۳۲۷۔ هداية ص۲۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۳۲۸) لیس فی القبلة وضوء (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

بوسہ دینے سے وضو نہیں ہے۔☆

(۳۲۹) إن القبلة لا تنقض الوضوء (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

بوسہ وضو نہیں توڑتا۔☆

دونوں ضعیف ہیں دونوں کا راوی عبد الملک بن محمد ضعیف ہے (دار قطنی ص۱۳۶ج۱)۔

(۳۳۰) إذا رعف أحدكم فی الصلوة فلينصرف فليغسل عنه الدم ثم ليعد وضوءه ويستقبل صلوته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

نماز میں جب کسی کی نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ نماز چھوڑ کر خون کو دھوئے پھر وضو کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔☆

منکر ہے، راوی سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے (دار قطنی ص۱۵۳ج۱)، مزید دیکھئے نمبر۲۹۳)۔

(۳۳۱) إذا رعف فی الصلوة توضأ ثم بني على ما بقي من صلوته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)،

نماز میں جب نکسیر پھوٹ پڑے تو وضو کر کے باقی نماز کی بنا اس پر کرے۔☆

منکر ہے، راوی عمر بن رباح متروک ہے (دار قطنی ص۱۵۶ج۱)۔

(۳۳۲) إنه رعف فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدث وضوءاً (أبو هاشم الزمانی رضی اللہ عنہ)۔

مجھے نکسیر پھوٹ پڑی تو فرمایا وضو نئے سرے سے کر۔☆

۳۲۸۔ دار قطنی ص۱۳۶ ج۱، ضعیفة ص۴۲۷ ج۲۔

۳۲۹۔ نصب الرایه ض ۷۳ ج ۱. درایه ص ۴۵ ج ۱ بحواله مسند اسحاق ابن راهویه۔

۳۳۰۔ دار قطنی ص۱۵۳ ص۱۵۶ج۱، نصب الرایة ص۶۲ج۱، مجمع الزوائد ص۲۴۶ج۱، الکامل ص۱۹۲۸ج۵، کنز العمال ص ۴۹۰ ص۴۹۴ج۷، طبرانی کبیر ص۱۳۲ج۱۱ ح۱۱۳۷۴۔

۳۳۱۔ دارقطنی ص۱۵۶ج۱، نصب الرایة ص۶۱ج۲۔

۳۳۲۔ دارقطنی ص۱۵۶ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے، راوی عمرو بن خالد واسطی متروک الحدیث ہے (دارقطنی)، کذاب ہے (احمد وابن معین - دارقطنی ص۱۵۴ج۱)۔

(۳۳۳) إن النبی ﷺ قاء فلم یتوضأ۔☆

آپ ﷺ نے قئے کی اور وضو نہ کیا۔☆

ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۳۳٤) من قلس أوقاء أو رعف فلینصرف فلیتوضأ ولیتم علی صلوته (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

جس کو متلی یا قے یا نکسیر آ جائے تو وہ نماز چھوڑ کر وضو کرے اور اسی پر نماز پوری کرے۔☆

ضعیف ہے، اس کی چند سندیں ہیں ایک کے راوی عباد بن کثیر اور عطاء بن عجلان دونوں ضعیف ہیں، دوسری سند میں سلیمان بن ارقم متروک ہے (دیکھئے نمبر۳۳۰) اور تیسری کا راوی اسماعیل بن عیاش ہے جس نے اس کو ابن جریج مکی سے روایت کیا ہے اسماعیل جب اہل حجاز سے روایت کرے تو قابل حجت نہیں دارقطنی فرماتے ہیں اسماعیل کوئی شئے نہیں (دارقطنی ص۱۵۵ج۱)۔

(۳۳۵) إذا قاء أحدکم فی الصلوة أو قلس فلینصرف ویتوضأ (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

جب کسی کو نماز میں قے آ جائے یا متلی تو وہ نماز چھوڑ کر وضو کرے۔☆

ضعیف ہے، راوی اسماعیل بن عیاش نے عبد الملک بن عبد العزیز حجازی سے روایت کی ہے اہل حجاز کی روایت میں قابل اعتماد نہیں۔

(۳۳٦) إذا وجد أحدکم فی بطنه رزءً ا أو قیئاً أو رعافاً فلینصرف فلیتوضأ (علی رضی اللہ عنہ)۔

۳۳۳۔ هداية ص۲۳ج۱، نصب الراية ص۳۷ج۱، دراية ص۳۰ج۱۔

۳۳٤۔ دار قطنی ص۱۵٤ج۲۔

۳۳۵۔ الكامل ص۲۹۳ج۱، بيهقی ص۱٤۲ج۱، دارقطنی ص٤۲ج۱، علل الحديث ص۱۷۹ج۱۔

۳۳٦۔ دارقطنی ص۱۵٦ج۱، نصب الراية ص٤۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی پیٹ میں گڑ گڑاہٹ پائے یا قے آ جائے یا نکسیر پھوٹ پڑے تو نماز چھوڑ کر وضو کرے۔☆

ضعیف ہے، ابو اسحاق مدلس ہیں (طبقات المدلسین ص ۱۰۱)۔

(۳۳۷) القلس حدث (علی رضی اللہ عنہ)۔

متلی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی سوار بن مصعب متروک ہے (دار قطنی ص ۱۵۵ ج ۱)۔

(۳۳۸) الوضوء من کل دم سائل (تمیم داری رضی اللہ عنہ)۔

ہر بہنے والے خون سے وضو ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، اولاً: بقیہ ضعیف مدلس ہے، ثانیاً اس کا استاذ یزید بن خالد اور یزید کا استاذ یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں یزید بن محمد نے یہ روایت عمر بن عبد العزیز کے واسطہ سے تمیم داری سے روایت کی ہے عمر بن عبد العزیز نے حضرت تمیم کو نہ دیکھا ہے اور نہ ان سے کچھ سنا ہے (دار قطنی ص ۱۵۷ ج ۱)۔

(۳۳۹) لیس فی القطرة ولا القطرتین من الدم الوضوء إلا أن یکون دماً سائلاً (أبو ھریرة رضی اللہ عنہ)۔

خون کے ایک یا دو قطروں سے وضو نہیں مگر یہ کہ خون بہنے والا ہو۔☆

سخت ضعیف ہے، اس کے راوی محمد بن فضل بن عطیہ-سفیان بن زیاد اور حجاج بن نصیر تینوں ضعیف ہیں (دار قطنی ص ۱۵۷ ج ۱)، اس کی سند ضعیف ہے محمد بن فضل متروک ہے (تلخیص ص ۱۱۳ ج ۱، دیکھئے نمبر ۱۱۴)۔

(۳۴۰) عن علی حین عد الأحدث قال دفعة ملأ الفم (علی رضی اللہ عنہ)۔

حضرت علی نے منہ بھر کے قئے آنے کو نواقض وضو میں شمار کیا۔☆

حدیث نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

۳۳۷۔ دار قطنی ص ۱۵۵ ج ۱، نصب الرایة ص ۴۳ ج ۱۔

۳۳۸۔ الکامل ص ۱۹۳ ج ۱، ص ۵۰۹ ج ۲، دار قطنی ص ۱۵۷ ج ۱، ضعیفة ص ۴۸۲ ج ۱۔

۳۳۹۔ دار قطنی ص ۱۵۷ ج ۱۔

۳۴۰۔ ھدایة ص ۲۴ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٤١) يعاد الوضوء من سبع من اقطار البول والدم السائل والقيئ ومن دسعة تملأ الفم ونوم المضطجع وقهقهة الرجل فى الصلوة وخروج الدم (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

سات چیزوں سے وضو دوبارہ کیا جائے پیشاب کے قطروں سے، بہنے والے خون، قئے، لیٹ کر سونے، نماز میں قہقہہ لگانے اور خون کے نکلنے سے۔☆

سخت ضعیف ہے، اسکی دو سندیں ہیں ایک میں محمد بن فضل سخت مجروح ہے (دیکھئے نمبر ۱۱۴)، اور دوسری میں حجاج بن نصیر بھی ضعیف ہے، ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند سخت کمزور ہے (درایہ ص ۳۳ ج ۱)۔

(٣٤٢) من ضحك منكم فى صلوته فليتوضأ (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جو نماز میں ہنس پڑے وہ وضو کرے۔☆

منکر ہے، اس روایت کو محمد نے اپنے باپ یزید بن سنان سے روایت کیا ہے باپ بیٹا دونوں ضعیف ہیں اور یہ روایت منکر ہے صحیح نہیں (دار قطنی ص ۱۷۲ ج ۱)۔

(٣٤٣) الضحك ينقض الصلوة ولا ينقض الوضوء (أنس رضی اللہ عنہ)۔

ہنسی سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا۔☆

مضطرب اور منکر ہے، راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے (نصب الرایہ ص ۵۳ ج ۱)۔

(٣٤٤) إذا قهقه الرجل اعاد الصلوة والوضوء (عمران بن حصين رضی اللہ عنہ)۔

جب کوئی کھل کھلا کر ہنسے تو نماز اور وضو دونوں لوٹائے۔☆

باطل ہے، ایک راوی سلیمان بن ارقم متروک ہے اور دوسرا راوی سفیان بن محمد فزاری ضعیف سئ الحال ہے

٣٤١۔ درایہ ص ٣٣ ج ١، نصب الرایۃ ص ٤٤ ج ١۔

٣٤٢۔ دارقطنی ص ١٧٢ ج ١، ارواء الغلیل ص ١١٤ ج ٢، نصب الرایۃ ص ٤٩ ج ١، العلل ص ٣٦٩ ج ١۔

٣٤٣۔ کنز العمال ص ٤٩٠ ج ٧، نصب الرایۃ ص ٥٣ ج ١۔

٣٤٤۔ العلل المتناھیۃ ص ٣٧٢ ج ١، دار قطنی ص ١٦٥ ج ١، نصب الرایۃ ص ٤٨ ج ١، الکامل ص ١٠٧٢ ج ٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دار قطنی ص۱۶۵ج۱)۔

(۳۴۵) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک نابینے آدمی کا کنویں میں گرنے پر نمازیوں کا کھل کھلا کر ہنسنے اور وضو اور نماز کے لوٹانے کا واقعہ بے بنیاد ہے، مرسل ہونے کے باوجود حسن بن عمارہ، داؤد بن المحبر، ایوب بن حوط عبد الرحمٰن بن جبلہ اور حسن بن دینار کی روایت سے ہے جو تمام متروک اور نا قابل حجت ہیں (نصب الرایہ ص۵۰ج۱)۔

(۳٤٦) العينان من وكاء السئة (علی رضی اللہ عنہ)۔

آنکھیں پیٹھ کے تسمے ہیں۔☆

ضعیف ہے، راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے اور ضعیف راویوں سے بکثرت تدلیس کرتا تھا (تقریب ص۴۶)۔

(۳۴۷) اسی حدیث کو بقیہ نے ابو بکر بن ابی مریم کے طریق سے حضرت معاویہ سے بھی روایت کیا ہے ابو بکر بھی ضعیف ہے، ابو حاتم فرماتے ہیں یہ دونوں روایتیں قوی نہیں ہیں (التلخیص ص۱۱۸ج۱)۔

(۳٤۸) من استحق النوم فيجب عليه الوضوء (أبو هريرة رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جس نے اپنے اوپر نیند کو لازم کر لیا اس پر وضو ہے۔ مرفوعاً صحیح نہیں (بیہقی ص۱۱۹ج۱)۔

۳٤٥۔ دارقطنی ص۱٦۳ج۱، بیهقی ص۱٤٤ج۱، نصب الراية ص۵۰ج۱، العلل المتناهية ص۳۷۲ج۱، دراية ص۳۷ج۱۔

۳٤٦۔ ابو داود ح۲۰۳، ابن ماجة باب الوضوء من النوم ح٤۷۷، مسند أحمد ص۹۷ج٤، دار قطنی ص۱٦۱ج۱، دارمی باب الوضوء من النوم ص۱٤۹ج۱، الكامل ص۲۵۵۱ج۷، كشف الخفاء ص۷۷ج۲، التلخيص ص۱۱۸ج۱۔

۳٤۷۔ بیهقی ص۱۱۸ج۱، نصب الراية ص٤٦ج۱، دارقطنی ص۱٦۰ج۱، التلخيص ص۱۱۸ طبرانی، الكامل ص٤۷۱ج۲، ابو يعلى ص٤۳۸ح۷۳۳٤۔

۳٤۸۔ بیهقی ص۱۱۹ج۱، ضعيفة ص۳۷۰ج۲، تلخيص ص۱۱۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳٤۹) لا وضوء على من نام قاعداً إنما الوضوء على من نام مضطجعاً (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو بیٹھے بیٹھے سو جائے اس پر وضو نہیں وضو اس پر ہے جو لیٹ کر سوئے۔

(۳٥۰) لا وضوء على من نام قائما أو راكعاً أو ساجداً إنما الوضوء على من نام مضطجعاً (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اس پر وضو نہیں جو قیام، رکوع، یا سجدہ کی حالت میں سو جائے وضو اس پر ہے جو لیٹ کر سو جائے۔

(۳٥۱) ليس على من نام ساجداً وضوءاً حتي يضطجع (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اس پر وضو نہیں جو سجدہ میں سوئے وضو اس پر ہے جو لیٹ کر سوئے۔

(۳٥۲) لا يجب الوضوء على من نام جالساً أو قائما أو ساجداً حتي يضع جنبه (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اس پر وضو نہیں جو بیٹھے یا کھڑے یا سجدہ میں سوئے وضو اس پر ہے جو اپنا پہلو زمین پر رکھے۔

(۳٥۳) إن الوضوء لا يجب إلا على من نام مضطجعاً فإنه إذا اضطجع استقرت مفاصله (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

وضو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئے جب بندھ لیٹ جاتا ہے اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ جاتے ہیں۔

مذکورہ پانچوں روایتیں دراصل ایک ہی روایت ہے جس کو ابو خالد یزید دلانی نے قتادہ عن ابی العالیۃ عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے بقول امام ابو داؤد قتادہ نے اس روایت کو ابو العالیہ سے نہیں سنا

۳٤۹۔ بیهقی ص۱۲۱ج۱، ابو داود ابن عباس سے آدھے الفاظ هیں ح۲۰۲، ترمذی ۷۷، مسند أحمد ۲٥٦ج۱، نصب الراية ص٤٤ج۱، دراية ص۳۳ج۱، دارقطنی ص۱٦۰ج۱۔

۳٥۰۔ تلخيص ص۱۲۰ج۱، نصب الراية ص٤٤ج۱۔

۳٥۱۔ مسند أحمد ص۲٥٦ج۱، ابن ابی شيبة ص۱۲۳ج۱، تلخيص ص۱۲۰ج۱۔

۳٥۲۔ تلخيص ص۱۲۰ج۱، بيهقی ص۱۲۱ج۱، نصب الراية ص٤٤ج۱۔

۳٥۳۔ ترمذی ح۷۷ باب ما جاء فی الوضوء من النوم، تفسير قرطبی ص۲۲۲ج٥، دار قطنی ص۱٦۰ج۱، بيهقی ص۱۲۱ج۱، المحلی ص۱۸۷ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید دلانی کے بارہ میں ابن حبان فرماتے ہیں کثیر الخطاء فاحش الوہم ہے لھذا قابل حجت نہیں ہے، بخاری فرماتے ہیں صدوق وھم زدہ ہے، ابو داؤد فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے (نصب الرایہ ص۴۴ج۱ ملخصاً) بیہقی فرماتے ہیں اس کو دلانی روایت کرنے میں منفرد ہے اس کا تمام ائمہ حدیث اور حفاظ نے انکار کیا ہے نیز قتادہ سے اس کے سماع کا بھی انکار کیا جاتا ہے (التلخیص ص۱۲۰ج۱)۔

(۳۵٤) ليس على من نام قائما أو قاعداً وضوء حتي يضطجع جنبه إلى الأرض (عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ)۔

جو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے سو جائے اس پر وضو نہیں حتی کہ وہ اپنے پہلو کو زمین پر رکھ دے۔

باطل ہے راوی مھدی بن ہلال متھم بالوضع ہے، دوسرا راوی عمرو بن ہارون بلخی متروک ہے اس کی ایک سند مقاتل بن سلیمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور وہ بھی متھم بالوضع ہے (التلخیص ص۱۲۰ج۱)۔

(۳۵۵) لا وضوء حتى يضع جنبه (حذيفه رضی اللہ عنہ)۔

وضو اس پر ہے جو اپنے پہلو کو زمین پر رکھے۔☆

باطل ہے، راوی بحر بن کنیز السقاء متروک اور نا قابل حجت ہے (نصب الرایہ ص۴۵ج۱ والتلخیص ص۱۲۰ج۱)، اس میں کوئی بھلائی نہیں، محدثین اس کی روایت پھینکنے پر متفق ہیں (المحلی ابن حزم ص۱۸۷ج۱)۔

(۳۵٦) من وضع جنبه فليتوضأ فعليه الوضوء (عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ)۔

جو زمین پر اپنا پہلو لگائے وہ وضو کرے۔☆

منکر ہے، جس کا راوی عمرو بن ہارون سخت ضعیف، متروک ہے (التعلیق المغنی ص۱۶۱)، اس کی ایک اور سند بھی ہے، راوی معاویہ بن معاویہ ضعیف ہے جو منکر حدیثیں روایت کرتا تھا (المحلی ص۱۸۷ج۱)۔

(۳۵۷) ويل للذين يمسون فروجهم ثم يصلون ولا يتوضؤن (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

۳۵٤۔ كامل ابن عدى ص۲٤۵۹ج٦۔

۳۵۵۔ نصب الراية ص٤٥ج١، المحلى ابن حزم ص۱۸۷ج۱، تلخيص ص ۱۲۰ ج۱۔

۳۵٦۔ دارقطنى ص۱٦۱ج۱، المحلى ص۱۸۷ج۱۔

۳۵۷۔ دار قطنى ص۱٤۷ — ۱٤۸ ج۱، نصب الراية ص٦۰ ج۱، الدراية ص٤۱ ج۱، دراية ص٤۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں پر ویل ہے جو اپنی شرمگاہوں کو چھوتے ہیں اور بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے ہیں۔☆ من گھڑت ہے، راوی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمرو بن حفص عمری کذاب ہے (احمد وابو حاتم ☆ نصب الرایہ ص۶۰ ج۱)، صحیح حدیث "من مس فرجه فليتوضأ" جو عضو کو چھوئے وہ وضو کرے ہے (ترمذی مع تحفہ ص۸۶ ج۱)۔

(۳۵۸) أني مست ذكري وأنا أصلي فقال لا بأس إنما هو جزء منك (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

میں حالت نماز میں عضو کو چھوتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں وہ تیرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔☆ ضعیف ہے، راوی جعفر بن زبیر متروک ہے (بخاری، نسائی، دارقطنی)، اس کا استاذ قاسم بھی متروک ہے (نصب الرایہ ص۶۹ ج۱)، جعفر واضع الحدیث ہے اس نے چار سو حدیثیں وضع کی ہیں (میزان ص۴۰۶ ج۱)۔

(۳۵۹) يا رسول الله اني احتككت في الصلوة فاصابت يدي فرجي فقال النبي ﷺ انا افعل ذلك (عصمه بن مالك رضی اللہ عنہ)

میں نماز میں کھجلاتا ہوں تو میرا ہاتھ شرمگاہ پر لگ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی ایسے کرتا ہوں۔ باطل ہے راوی فضل بن مختار مجہول ہے اور اس کی روایات منکر ہیں اور باطل روایتیں کرتا تھا (ابو حاتم)، اس کی روایات منکر ہیں (ابن عدی ☆ نصب الرایہ ص۶۹ ج۱)۔

(۳۶۰) جو لوگ عضو کے چھونے سے وضو نہ کرنے کے قائل ہیں ان کے نزدیک سب سے معتبر روایت قیس بن طلق عن ابیہ کے طریق سے ہے کہ عضو جسم کا ایک حصہ ہے مگر یہ روایت بھی ضعیف ہے قیس بن طلق قابل حجت نہیں بلکہ سخت کمزور ہے (ابو حاتم وابوزرعہ ☆ علل ابن ابی حاتم ص۴۸ ج۱)، بعض ائمہ نے قیس کی توثیق بھی کی ہے جس سے روایت حسن درجہ کو پہنچ جاتی ہے ایسی صورت میں یہ روایت منسوخ سمجھی جائے گی تفصیل (تحفۃ الاحوذی ص۸۶ ج۱) میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳۵۸۔ عبد الرزاق ص۱۱۷ ج۱ ح۴۲۵، نصب الراية ص۶۹ ج۱، ابن ماجة ح۴۸۴ مختصراً۔

۳۵۹۔ دار قطنی ص ۱۴۹ ج ۱۔ نصب الراية ص۶۹ ج۱۔

۳۶۰۔ علل الحديث ص۴۸ ج۱۔ دار قطنی ص ۱۴۹ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳٦۱) من مس صنماً فليتوضأ (بريدة بن حصيب رضی اللہ عنہ)۔

جو بت کو ہاتھ لگائے وضو کرے۔☆

ضعیف ہے، راوی صالح بن حبان ضعیف ہے (مجمع ص۲۴٦ج۱)۔

(۳٦۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کا استقبال کیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر جبریل نے ہاتھ پکڑنے سے انکار کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو جبریل نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا آپ نے فرمایا جبریل آپ کو کس نے میرا ہاتھ پکڑنے سے روکا تھا؟ جبریل نے فرمایا آپ نے یہودی کے ہاتھ کو چھوا تھا تو میں نے ناپسند کیا کہ میرا ہاتھ اس کے ہاتھ کو چھو لے جس کے ہاتھ کو کافر نے چھوا ہے (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی عمر بن ریاح کے ضعف پر اجماع ہے (مجمع ص۲۴٦ج۱)۔

(۳٦۳) كنا نتوضأ من الأبرص إذا مسناه (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

ہم پھلبہری والے کو چھونے سے وضو کرتے۔☆

سخت ضعیف ہے، جابر جعفی متہم ہے (دیکھئے نمبر۱۸۵)۔

(۳٦٤) خمس ينقض الوضوء الكذب: النميمة والغيبة والنظر بالشهوة واليمين الكاذبة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

پانچ چیزیں وضو توڑ دیتی ہیں جھوٹ، چغلی، غیبت، شہوت کی نظر سے دیکھنا اور جھوٹی قسم۔☆

من گھڑت ہے، روی جابان قابل حجت نہیں (ابو حاتم ☆ میزان ص۳۷۷ج۱)، اس کے شاگرد محمد بن حجاج کی حدیث نہ لکھی جائے (میزان ص۵۱۰ج۳)، اور اس کا شاگرد بقیہ ضعیف اور مدلس ہے، امام ابو حاتم فرماتے ہیں یہ روایت جھوٹ ہے (علل الحدیث ص۲۵۹ج۱)۔

۳٦۱۔ مجمع الزوائد ص۲٤٦ج۱۔

۳٦۲۔ طبرانی أوسط ص۳۸۷ج۳ ح۲۸۳٤، مجمع الزوائد ص۲٤٦ج۱۔

۳٦۳۔ طبرانی أوسط ص۳٤٤ج٦ ح٥۷۳٤، مجمع الزوائد ص۲٤٦ج۱۔

۳٦٤۔ علل الحديث ص۲۵۸ج۱، كنز العمال ص٤۹۷ج۸، نصب الراية ص٤۸۳ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمّم

(۳٦٥) التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

تیمّم دوضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے۔☆

ضعیف ہے، راوی علی بن ظبیان قوی نہیں (احادیث ضعاف ص۸۳)، یہ احادیث میں خطا کر جاتا تھا (ابن منیر)، کوئی شئ نہیں (یحییٰ بن سعید و ابوداؤد)، متروک ہے (ابو حاتم ونسائی)، واھی الحدیث ہے (ابوزرعہ)، اس سے احتجاج ساقط ہے (ابن حبان ☆ نصب الرایہ ص۱۵۰ج۱)۔

(۳٦٦) تيممنا مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم ضربة لوجه والكف وضربة للذراعين إلى المرفقين (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ضربوں سے تیمّم کیا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے اور دوسری ضرب بازووں کی کہنیوں تک کے لئے۔

(۳٦٧) ہم نے ہاتھوں کو مٹی پر مارا اور ہم نے چہرے کا تیمّم کیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھوں کو مارا تو ہاتھوں سمیت کہنیوں تک مسح کیا (ابن عمر)۔☆

دونوں منکر ہیں، دونوں کا راوی سلیمان بن ارقم متروک ہے (دیکھئے نمبر۳۳۰)۔

(۳٦٨) التيمم ضربة للوجه وضربة للذراعين إلى المرفقين (جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

تیمّم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب بازوؤں سے لے کر کہنیوں تک کے لیے۔☆

۳٦٥۔ دارقطنی ص۱۸۱ج۱، المستدرک ص۱۷۹ج۱، مجمع الزوائد ص۲٦۲ج۱، در منثور ص۱٦۷ج۲، دار قطنی ص۱۸۰ج۱، علل الحدیث ص٥٤ج۱، بیهقی ص۲۰۷ج۱، درایة ص٦۷، نصب الرایة ص۱۵۰ج۱۔

۳٦٦۔ دارقطنی ص۱۸۱ج۱، بیهقی ص۲۰۷ج۱۔

۳٦۷۔ دارقطنی ص۱۸۱ج۱، بیهقی ص۲۰۷ج۱۔

۳٦۸۔ دارقطنی ص۱۸۱ج۱، بیهقی ص۲۰۷ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، اصل روایت موقوف ہے مرفوع روایت کا راوی عثمان بن محمد انماطی لین ہے (التعلیق المغنی ص۱۸۲ج۱)۔

(۳۶۹) اسی طرح کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے جو ضعیف ہے اس کا راوی حریش بن خریت میں نظر ہے (بخاری)، اس کا حال معلوم نہیں لہذا اس کی روایت معتبر نہیں (ابن عدی ☆ نصب الرایہ ص۱۵۱ج۱)۔

(۳۷۰) رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ پر سلام کہا گیا مگر آپ نے جواب نہ لوٹایا حتی کہ ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور چہرے کا مسح کیا پھر دیوار پر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور بازوؤں کا مسح کیا اور سلام کا جواب دیا (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی محمد بن ثابت عبدی کوئی شئ نہیں (ابن معین)، متین نہیں (ابوحاتم)، قوی نہیں (نسائی)، اس کی روایت پر متابعت نہیں (ابن عدی ☆ نصب الرایہ ص۱۵۲ج۱)، سند ضعیف ہے (درایہ ص۶۷ج۱)۔

(۳۷۱) رسول اللہ ﷺ کنواں جمل کی طرف سے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے آپ پر سلام کہا آپ نے سلام کا جواب نہ لوٹایا بلکہ دیوار پر ہاتھ مارے جس سے چہرے کا مسح کیا اور پھر دوبارہ ہاتھ مارا تو ہاتھوں سے لے کر کہنیوں تک کا مسح کیا (ابوجہم)۔

باطل ہے، راوی سلیمان بن ارقم متروک اور ناقابل حجت ہے (دیکھئے نمبر۳۳۰)، سلیمان کی اس روایت میں اس کے دو استاذ خارجہ بن مصعب کذاب (دیکھئے نمبر۳۰۰)، اور ابوعصمہ ہے اگر ابوعصمہ سے مراد نوح بن ابی مریم ہے تو یہ بھی کذاب ہے (دیکھئے داستان حنفیہ ص۱۸۶)۔

۳۶۹۔ الکامل ص۸۴۸ج۲، نصب الرایۃ ص۱۵۱ج۱، درایۃ ص۶۸ج۱۔

۳۷۰۔ ابوداود ح۱۶، نصب الرایۃ ص۱۵۲ج۱، بیہقی ص۲۱۵ج۱، دارقطنی ص۱۷۷ج۱۔

۳۷۱۔ دارقطنی ص۱۷۶ج۱، بیہقی ص۲۰۶ج۱، نصب الرایۃ ص۱۵۱ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۲) كيف امسح فضرب بكفيه الأرض رفعها لوجهه ثم ضرب ضربة أخرى فمسح ذراعيه باطنهما وظاهرهما حتى مس بيديه المرفقين (اسلع رضی اللہ عنہ)۔

میں مسح کیسے کروں تو آپ نے زمین پر اپنے ہاتھوں کو مارا اور چہرے کے لیے اٹھایا (مسح کیا) پھر دوبارہ ہاتھ مارا تو بازوؤں کے ظاہر اور باطن کا مسح کیا حتی کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک لے گئے۔☆

باطل ہے، ربیع بن بدر متروک ہے (تقریب ص۱۰۰)۔

(۳۷۳) چند لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہم ریتلے علاقہ میں رہتے ہیں بسا اوقات ہم کئی کئی ماہ پانی نہیں پاتے، ہم میں جنبی حیض اور نفاس والی بھی ہوتی ہیں آپ نے فرمایا ''تم پر زمین لازم ہے پھر آپ نے ہاتھوں کو زمین پر مارا اور چہرے پر مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارے تو ہاتھوں سے لے کر کہنیوں تک کا مسح کیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، اس کا راوی مثنی بن صباح سخت ضعیف ہے اس کی متابعت ابن لھیعہ نے کی ہے اور وہ بھی ضعیف ہے اس کی ایک اور بھی سند ہے جس کا راوی ابراہیم بن یزید خوزی بھی ضعیف ہے (درایہ ص۶۹ ج۱)، ثقہ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (احمد ونسائی ☆ میزان ص۳۵ ج۱)۔

(۳۷٤) تييمم على الصلوة (على رضی اللہ عنہ) تیمّم ہر نماز کے لئے۔

ضعیف ہے، راوی حجاج بن ارطاۃ صدوق کثیر الخطاء اور مدلس ہے (تقریب ص۶۴)، اس کا استاذ ابو اسحاق سبیعی بھی مدلس ہے اور اس کا استاذ حارث الاعور متھم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر۱۳۹)۔

(۳۷۵) من السنة أن لا يصلي الرجل بالتميم إلا صلوة واحدة ثم يتمم للصلوة الأخرى (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۳۷۲۔ دارقطنی ص۱۷۹ ج۱، بیهقی ص۲۰۸ ج۱، طحاوی ص۱۱۳ ج۱، نصب الرایة ص۱۵۳ ج۱۔

۳۷۳۔ مسند أحمد ص۲۷۸ ج۲، بیهقی ص۲۱۶ ج۱ مختصراً نصب الرایة ص۱۵۶ ج۱، درایة ص۶۹ ج۱۔

۳۷٤۔ دارقطنی ص۱۸٤ ج۱، بیهقی ص۲۲۱ ج۱، درایة ص۷۰ ج۱، نصب الرایة ص۱۵۹ ج۱۔

۳۷۵۔ دارقطنی ص۱۸۵ ج۱، مجمع الزوائد ص۲٦٤ ج۱، بیهقی ص۲۲۱ ج۱، نصب الرایة ص۱۵۹ ج۱، درایة ص۶۹ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت یہی ہے کہ ایک تیمّم سے صرف ایک نماز پڑھے پھر وہ دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمّم کرے۔☆

باطل ہے، راوی حسن بن عمارہ کوئی شئ نہیں (ابن مدینی)، ساقط ہے (جوزجانی)، متروک ہے (مسلم، ابوحاتم، احمد، دارقطنی)، اس نے حکم سے ستر حدیثیں روایت کی ہیں جن کا کچھ اصل نہیں وہ خود کہتا ہے میں نے حکم سے کچھ نہیں سنا (میزان ص۵۱۴ج۱)، مذکورہ روایت بھی حکم سے ہے۔

(۳۷٦) لا یؤم المتیمم المتوضئین (جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)۔

تیمّم والا وضو والوں کی امامت نہ کرائے۔☆

ضعیف ہے، راوی صالح بن بیان متروک ہے (العلل المتناہیہ ص۳۸۱)، اور یہ روایت ضعیف ہے (دارقطنی ص۱۸۵ج۱ وبیہقی ص۲۳۴ج۱)۔

(۳۷۷) لا یؤم المقید المطلقین ولا المتیمم المتوضین (علی رضی اللہ عنہ)۔

مقید مطلق کی اور تیمّم والا وضو والوں کی امامت نہ کرائے۔☆

ضعیف ہے، راوی حجاج ضعیف ہے اور حارث الاعور متہم ہے (دیکھئے نمبر۱۳۹)۔

(۳۷۸) إذا أجنب الرجل فی السفر تلوم ما بینه وبین آخر الوقت فإن لم یجد الماء یتیمم وصلی (علی رضی اللہ عنہ)۔

سفر میں کوئی جنبی ہو جائے تو نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرے اگر وہ پانی نہ پائے تو تیمّم کر کے نماز پڑھے۔

سخت ضعیف ہے، اس کی سند میں دو راوی شریک بن عبد اللہ قاضی اور ابو اسحاق مدلس ہیں اور حارث الاعور متہم ہے (دیکھئے نمبر۱۳۹)۔

۳۷٦۔ بیهقی ص۲۳٤ج۱، دار قطنی ص۱۸۵ج۱، علل المتناهیة ص۳۸۱ج۱، کنز العمال ص۵۹۷ج۷، علل المتناهیة ص۳۸۱ج۱۔

۳۷۷۔ دار قطنی ص۱۸۵ج۱۔

۳۷۸۔ دارقطنی ص۱۸٤ج۱، نصب الرایة ص۲۰۹ج۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنابت

(۳۷۹) سئل عن المنی یصیب الثوب قال إنما هو بمنزلة المخاط أو البزاق الحدیث (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

آپ ﷺ سے منی کے بارہ میں پوچھا گیا جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا وہ تھوک کے درجہ پر ہے تجھے یہی کافی ہے کہ اسے کپڑے سے صاف کر دے خواہ کسی تنکے سے صاف کر۔

ضعیف ہے، راوی شریک بن عبد اللہ اور ان کے استاذ محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی دونوں ضعیف ہیں۔

(۳۸۰) فاغسلیه إذا کان رطبا و أفرکیه إذا کان یابساً۔

جب منی تر ہو تو اسے دھو ڈال اور جب خشک ہو اسے کھرچ ڈال۔

حدیث رسول نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۳۸۱) ولا أقرأ حتي اغتسل۔

میں بغیر غسل کے قرآن نہیں پڑھتا۔☆

ضعیف ہے، ابن لھیعہ راوی ضعیف ہے واقدی نے اس کی متابعت کی ہے جو کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ ج۳)۔

(۳۸۲) نهی أن یقرأ أحدنا القرآن وهو جنب (عبد الله بن رواحه رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔☆

ضعیف ہے، اسماعیل بن عیاش راوی نے یہ حدیث زمعہ بن صالح یمنی سے روایت کی ہے اسماعیل غیر شامیوں کی روایت میں قابل حجت نہیں اور زمعہ ضعیف ہے (تقریب ص۱۰۸)۔

۳۷۹۔ بیهقی ص۴۱۸ ج۲، مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۱، دار قطنی ص۱۲۴ ج۱، ضعیفة ص۳۶۰ ج۲۔

۳۸۰۔ هدایة ص۷۳ ج۱، درایة ص۹۱ ج۱۔

۳۸۱۔ دار قطنی ص۱۱۹ ج۱۔

۳۸۲۔ دار قطنی ص۱۲۰ – ۱۲۱ ج۱، کنز العمال ص۴۵۱ ج۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸۳) لا تقرأ القرآن وأنت جنب (علی رضی اللہ عنہ)۔

حالت جنابت میں قرآن نہ پڑھ۔☆ باطل ہے۔

(۳۸۴) یہی روایت حضرت ابو موسیٰ اشعری سے بھی روایت کی جاتی ہے جو باطل ہے دونوں کا راوی ایک تو حارث الاعور متھم ہے (دیکھئے نمبر۱۳۹)۔ اور دوسرا راوی ابو مالک نخعی متروک ہے اور اس کا شاگرد عبد الرحمٰن بن معانی کوئی شئ نہیں (احمد)، ابن معین نے اس پر کذب کی پھبتی کسی ہے (میزان ص۵۹۵ج۲)، بالجملہ یہ روایت جملہ طرق سے ضعیف ہے۔

(۳۸۵) لا یقرأ الحائض ولا الجنب شیئاً من القرآن (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

حیض والی اور جنبی قرآن نہ پڑھے۔☆

ضعیف ہے، اس روایت کی تین طرق ہیں ایک طریق میں اسماعیل بن عیاش نے اہل حجاز سے روایت کی ہے جو غیر حجت ہے، دوسرے طریق میں عبد الملک بن مسلمہ منکر الحدیث ہے اس نے اہل مدینہ سے بہت سی منکر حدیثیں روایت کی ہیں (میزان ص۶۶۴ج۲)، دارقطنی ص۱۱۷ج۱ میں فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے، تیسرا طریق عن رجل عن ابی معشر سے ہے رجل مجھول ہے اور ابومعشر نجیح سندھی ضعیف اور مختلط ہے (تقریب ص۳۵۷)۔

(۳۸۶) لا یقرأ الحائض ولا النفساء ولا الجنب القرآن (جابر رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

حیض اور نفاس والی اور جنبی قرآن نہ پڑھیں۔☆

موقوفاً من گھڑت ہے، راوی یحییٰ بن ابی انیسہ متروک ہے جس کی حدیث کے ترک پر اجماع ہے (میزان ص۳۶۴ج۴)، یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے جو انتہاء درجہ کی ضعیف ہے اس کا راوی محمد بن فضل متروک اور وضع حدیث کی طرف منسوب ہے (التعلیق المغنی ص۱۲۱ج۱)۔

۳۸۳۔ مجمع الزوائد ص۲۷۶ج۱ ص۸۵ج۲، دار قطنی ص۱۱۹ ج۱، کنز العمال ص۶۲۱ ج۱۔

۳۸۴۔ مجمع الزوائد ص۲۷۶ج۱، کنز العمال ص۶۲۱ج۱۔

۳۸۵۔ دار قطنی ص۱۱۷ج۱، حلیة الأولیاء ص۲۲ج۴، بیهقی ص۸۹ج۱۔

۳۸۶۔ دار قطنی ص۱۲۱ج۱ وص۸۷ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸۷) لا یمس القرآن إلا طاھر والعمرۃ ھی الحج الأصغر (ثوبان رضی اللہ عنہ)۔

قرآن کو پاک آدمی چھوئے اور عمرہ چھوٹا حج ہے۔☆

مذکورہ متن کے ساتھ باطل ہے، راوی نضر بن شفی مجہول ہے اور اس کے شاگرد خصیب بن حجدر پر جھوٹ کا الزام ہے اور اس کا شاگرد مسعدۃ البصری متروک ہے امام احمد نے اسے ترک کر دیا تھا اور اس کی روایت کو پھاڑ دیا تھا ابو حاتم فرماتے ہیں جھوٹ بولتا تھا (نصب الرایہ ص۱۹۹ج۱)۔

(۳۸۸) لا یمس القرآن إلا طاھر (عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ)۔

قرآن کو صرف پاک چھوئے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی سلیمان بن ارقم متروک ہے (دیکھئے نمبر۳۳۰)، بعض نے یہ حدیث سلیمان بن ارقم کے بجائے سلیمان بن داؤد سے روایت کی ہے البانی کہتے ہیں یہ خطأ ہے عمرو بن حزم کی اصل روایت مرسل ہے اور یہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص۱۵۸ج۱)۔

(۳۸۹) مذکورہ روایت حکیم بن حزام سے بھی روایت کی جاتی ہے اس کا راوی مطر الوراق صدوق کثیر الخطاء ہے (تقریب ص۳۳۸)، اور اس کا شاگرد ابوحاتم سوید بن ابراہیم ضعیف ہے (نسائی)، قوی نہیں (ابوزرعہ)، صدوق سیئ الحفظ ہے جس کی بہت سی غلطیاں ہیں (تقریب ص۱۴۰)، یہ حدیث ضعیف ہے (نووی ☆ ارواء الغلیل ص۱۵۹ج۱)۔

۳۸۷۔ نصب الراية ص۱۹۹ ج۱۔

۳۸۸۔ بيهقي ص۸۸ ص۳۰۹ ج۱ ص۸۹ ج٤، طبراني ص۲٤۲ ج۱۲، مجمع الزوائد ص۲۷٦ ج۱، در منثور ص۳٤۳ ج۱، ص۱٦۲ ج٦، دار قطني ص۱۲۱ ج۱، مصنف عبد الرزاق ص۳٤۱ ج۱، أرواء الغليل ص۱۵۸ ص۱٦۱ ج۱، كنز العمال ص٦۱۵ ج۱، نصب الراية ص۱۹٦ ص۱۹۸ ج۱، ص۳٤۱ ج۲۔

۳۸۸۔ دارقطني ص۱۲۲ ج۱۔

۳۸۹۔ طبراني كبير ص۲۰۵ ج۳ ح۳۱۳۵، طبراني أوسط ص۱۸۲ ج٤ ح۳۳۲۵، دار قطني ص۱۲۲ ج۱، المستدرك ص٤۸۵ ج۳، أرواء ص۱۸۵ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۹۰) اور عثمان بن ابی العاص سے بھی منقول ہے اس کا راوی اسماعیل بن رافع ضعیف ہے (تقریب ص۳۳)، ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت کو ابن ابی داؤد نے مصحف میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے اور طبرانی نے الکبیر میں اور اس کی سند میں غیر معروف راوی ہے (ارواء الغلیل ص۱۶۰ج۱)۔

(۳۹۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ کی مشہور روایت میں ہے کہ ان کی ہمشیرہ نے فرمایا تو ناپاک ہے اور قرآن کو صرف پاک لوگ چھوتے ہیں (انس رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی قاسم بن عثمان قوی نہیں (دارقطنی)، اس کی احادیث پر متابعت نہیں (بخاری)، اس نے حضرت عمر کے ایمان کے قصہ میں سخت منکر حدیث روایت کی ہے (میزان ص۳۷۵ج۳)۔

(۳۹۲) ليس على الماء ولا على الأرض ولا على الثوب جنابة (جابر رضی اللہ عنہ)۔

پانی، زمین اور کپڑے پر جنابت نہیں ہے۔☆

مرفوعاً ثابت نہیں، راوی جعفر بن محمد بن عیسی عسکری قوی نہیں (احادیث ضعاف ص۶۴)۔

(۳۹۳) ليس في الاكسال إلا الطهور (أبي بن كعب رضی اللہ عنہ)۔

سستی (عدم انزال) میں صرف وضو ہے۔☆

اس متن سے غیر صحیح ہے، راوی محمد بن احمد المقری کی روایات میں لوگوں نے کلام کیا ہے دارقطنی نے اس کی بری ثناء کی ہے (میزان ص۴۶۲ج۳)، اصل حدیث مندرجہ ذیل متن کے ساتھ ہے:۔

عن الرجل يصيب من المرأة ثم يكسل فقال يغسل ما أصابه من المرأة ثم يتوضأ ويصلي (مسلم ص ١٦٥ ج ١)۔

وہ آدمی جو بیوی سے صحبت کرتا ہے اور سستی کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ اسکو دھوئے جو بیوی سے پانی وغیرہ لگا ہے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔

۳۹۰۔ طبرانی ص٤٤ج٩ ح٧٣٣٦، مجمع ص٢٧٧ج١، أرواء ص١٦٠ج١۔

۳۹۱۔ دارقطنی ص١٢٣ج١، ميزان الاعتدال ص٣٧٥ج٣، اشارة، أحاديث ضعاف ٦٤۔

۳۹۲۔ دارقطنی ص١١٣ج١، أحاديث ضعاف ص٦٤۔

۳۹۳۔ ابن أبي شيبة ص٩٠ج١، طحاوی ص٥٤ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٩٤) إذا اغتسل من الجنابة بدأ فتوضأ وضوئه للصلوة وغسل فرجه وقدميه (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو وضو کرتے اور شرمگاہ اور پاؤں کو دھوتے۔☆

منقطع ہے، راوی شعبی کی حضرت عائشہ سے روایت مرسل (منقطع) ہے (کتاب المراسیل ص١٥٩)۔

(٣٩٥) المضمضمة والاستنشاق فرضان فی الجنابة سنتان فی الوضوء۔

کلی اور ناک میں پانی چڑھانا جنابت میں فرض ہیں اور وضو میں سنت۔☆

حدیث رسول ﷺ نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(٣٩٦) المضمضة والاستنشاق للجنب ثلاثاً فريضة (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

تین مرتبہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا جنبی کے لیے فرض ہے۔☆

باطل ہے، راوی برکۃ بن محمد کذاب ہے (درایہ ص٤٧ ج١)، من گھڑت روایتیں کرتا تھا (حاکم)، حدیثیں وضع کرتا تھا اور یہ روایت باطل ہے (نصب الرایہ ص٧٨ ج١ ودار قطنی ص١١٥ ج١)۔

(٣٩٧) من نسی المضمضمة والاستنشاق ولا يعيد إلا أن يكون جنبا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائے وہ دوبارہ نہ لوٹائے مگر یہ کہ وہ جنبی ہو۔☆

ضعیف ہے۔☆ اس کی راویہ عائشہ بنت عجرد قابل حجت نہیں (دارقطنی ص١١٥ ج١)، عائشہ اور اس کا شاگرد عثمان بن راشد دونوں ضعیف مجہول ہیں (تعلیق بر درایہ ص٤٧ ج١)، عثمان کی متابعت حجاج بن ارطاۃ نے کی ہے یہ بھی ضعیف اور مدلس ہے (میزان ص٤٥٨ ج١ وتقریب ص٦٤)۔

(٣٩٨) يكفيك إذا بلغ الماء أصول شعرك۔

تجھے کافی ہے جب پانی تیرے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔☆

٣٩٤۔ مجمع الزوائد ص٢٧٥ ج١، طبرانی کبیر ص٢١٧ ج٣۔

٣٩٥۔ هداية ص٣٠ ج١، نصب الراية ص٧٨ ج١، دراية ص٤٧ ج١۔

٣٩٦۔ دارقطني ص١١٥ ج١، نصب الراية ص٧٨ ج١، هداية ص٤٧ ج١، أحاديث ضعاف ص٦٤۔

٣٩٧۔ دارقطني ص١١٥ ج١، أحاديث ضعاف ص٦٤۔

٣٩٨۔ هداية ص٣١ ج١، نصب الراية ص٨٠ ج١، دراية ص٤٨ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الفاظ سے حدیث نہیں، صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۳۹۹) من ترك موضع شعرة من جنابة لم يصبها الماء فعل الله به كذا و كذا من النار (علی رضی اللہ عنہ)۔

جس کا غسل جنابت میں ایک بال بھی خشک رہ جائے کہ اس تک پانی نہ پہنچے تو اس کے ساتھ آگ میں ایسے ایسے کیا جائے گا۔☆

ضعیف ہے، راوی عطاء بن سائب مختلط ہے (تقریب ص۲۳۹)۔

(٤٠٠) تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر و انقوا البشر (أبو هريرة)۔

ہر بال کے نیچے جنابت ہے تم بالوں کو دھوو اور جلد کو صاف کرو۔☆

ضعیف ہے، راوی حارث بن وجیہ سخت ضعیف ہے (ابن حجر)، اس کی حدیث منکر ہے اور وہ سخت ضعیف ہے (ابوداؤد ص۳۳ ج۱)۔

(٤٠١) ليس منا من توضأ بعد الغسل (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو غسل کے بعد وضو کرے وہ ہم میں سے نہیں۔☆ راوی عمر العبدی ضعیف ہے (تقریب ص۲۵۲)۔

(٤٠٢) نسخ الغسل من الجنابة كل غسل (علی رضی اللہ عنہ)۔

۳۹۹۔ مسند أحمد ص٩٤ ص١٠١ ص١٣٣ ج١، كامل ابن عدی ص٢٠٠٢ ج٥، دارمی ص١٥٧ ج١، الضعيفة ص٣٣٢ ج٢، أرواء الغليل ص١٦٦ ج١، ابن ماجة ح٥٩٩ باب تحت كل شعرة جنابة، أبو داؤد ح٢٤٩ باب فی الغسل من الجنابة۔

٤٠٠۔ ابو داؤد ح٢٤٨ باب فی الغسل الجنابة، بيهقی ص١٧٥ ج١، شرح السنة ص١٨ ج٢، علل المتناهية ص٤٧٥ ج١، حلية الأولياء ص٣٨٨ ج٢، مصنف عبد الرزاق ص٢٦٢ ج١، كشف الخفاء ص٢٩٨ ج١۔

٤٠١۔ طبرانی كبير ص٢٨٦ ج١١، طبرانی أوسط ص٥١ ج١ ح٣٠٦٥، طبرانی صغير مع الروض الدانی ص١٨٦ ج١ ح٢٩٤، مجمع ص٢٧٣ ج١۔

٤٠٢۔ بيهقی ص٢٦٢ ج٩، دار قطنی ص٢٧٩ ص٢٨٠ ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل جنابت نے تمام غسل منسوخ کر دیے ہیں۔☆

ضعیف ہے، راوی میبّب بن شریک متروک ہے (دارقطنی ص۲۸۰ج۴)۔

(۴۰۳) دیلمی نے یہی روایت حضرت انس سے نقل کی ہے راقم کو اس کی سند معلوم نہیں ہوئی۔

باب الحیض والنفاس

(٤٠٤) أقل الحيض للجارية البكر والثيب ثلاثة أيام وأكثرها عشرة أيام (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

کنواری لڑکی اور شادی شدہ عورت کا حیض تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔☆

باطل ہے، راوی عبد الملک اور اس کا استاذ علاء بن کثیر دونوں ضعیف ہیں اور مکحول کا حضرت ابو امامہ سے سماع نہیں ہے (دارقطنی ص۲۱۸ج۱)، علاء ثقہ راویوں کے نام پر من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا قابل حجت نہیں ہے (کتاب المجروحین ص۱۸۲ج۲)۔

اس روایت کی ایک سند اور بھی ہے، جس میں ابوداؤد نخعی معروف کذاب ہے، عام ائمہ کا اجماع ہے کہ یہ حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۲۱۷ج۲ ونصب الرایہ ص۱۹۱ج۱)۔

(٤٠٥) أقل الحيض ثلاثة أيام وأكثرها عشرة أيام (واثله رضی اللہ عنہ)۔

حیض کی کم مدت تین دن اور زیادہ دس دن ہے۔☆

٤٠٣۔ دیلمی ص۳۹ج۵ ح۷۱۱۱۔

٤٠٤۔ دارقطنی ص۲۱۸ج۱، مجمع الزوائد ص۲۸۰ج۱، نصب الراية ص۱۹۱ج۱، علل المتناهية ص۳۸٤ج۱، تاريخ بغداد ص۲۰ج۹، أحاديث ضعاف ص۹۳، طبرانی ص۱۲۹ج۸ ح۷۵۸٦، أوسط ص۳۵٦ج۱ ح٦۰۳، دراية ص۸٤ج۱۔

٤٠٥۔ دارقطنی ص۲۱۹ج۱، أحاديث ضعاف ص۹٤، العلل المتناهية ص۳۸۵ج۱، نصب الراية ص۱۹۱ج۱، دراية ص۸٤ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے، راوی حماد بن منھال بصری مجہول ہے اور اس کا شاگرد محمد بن احمد بن انس شامی ضعیف ہے (دارقطنی ص۲۱۹ج۱)، نیز حماد کے استاذ محمد بن راشد کی منکر روایتیں بڑی تعداد کے ساتھ ہیں جس سے وہ ترک کا مستحق ہو گیا ہے (کتاب المجروحین ص۲۵۳ج۲)، چوتھی وجہ امام مکحول کا حضرت واثلہ سے سماع نہیں ہے (کتاب المراسیل ص۲۱۳)۔

(٤٠٦) لا حيض دون ثلاثة أيام ولا فوق عشرة (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

حیض تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں۔☆

غیر محفوظ ہے، راوی محمد بن سعید شامی حدیثیں وضع کرتا تھا (ثوری، ابن معین وبخاری، نصب الرایہ ص۱۹۲ج۱)، اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی محمد بن حسن صدفی مجہول بالعقل ہے اور اس کی روایت غیر محفوظ ہے (عقیلی ص۵۱ج۴)۔

(٤٠٧) أقل الحيض ثلاث وأكثر عشر وأقل ما بين الحيضتين خمسة عشر يوما (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

حیض کی کم مدت تین دن اور زیادہ دس دن ہے اور دو حیضوں میں کم از کم وقفہ پندرہ دن ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ابو داؤد نخعی کذاب ہے (دیکھئے نمبر۴۵۱)۔

(٤٠٨) أكثر الحيض عشر وأقله ثلاث (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

حیض کی انتہائی مدت دس دن اور کم مدت تین دن ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی حسین بن علوان حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان احمد اور ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے (نصب الرایہ ص۱۹۳ج۱)۔

٤٠٦۔ نصب الراية ص١٩٢ج١، عقيلي ص٥١ج٤، الكامل ص٢١٥٢ج٦، العلل المتناهية ص٣٨٣ج١، دراية ص٨٤ج١۔

٤٠٧۔ العلل المتناهية ص٣٨٤ج١، تاريخ بغداد ص٢٠ج٩ نصب الراية ص١٩٢ج١، دراية ص٤٨ج١۔

٤٠٨۔ كتاب المجروحين ص٢٤٥ج١، نصب الراية ص١٩٢ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٠٩) الحيض ثلاثة أيام إلى تسعة وعشرة فإذا جاوزت فهي مستحاضة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

حیض کی مدت تین دن سے لے کر انیس دن تک ہے جب اس سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ ہے۔☆

باطل ہے، ایک راوی حسن بن دینار کی بہت سے علماء نے تکذیب کی ہے جن میں امام شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، دوسرا راوی حسن بن شبیب ثقہ راویوں کے نام پر باطل حدیثیں روایت کرتا تھا، اور یہ حدیث جلد بن ایوب عن معاویہ بن قرۃ عن انس کے طریق سے موقوف مشہور ہے، اسماعیل بن علیہ اس پر کذب کا الزام لگاتے تھے، امام احمد کہتے تھے اس کی حدیث کا کوئی وزن نہیں، دارقطنی فرماتے ہیں متروک الحدیث ہے (العلل المتناہیہ ص۳۸۴ ج۱)۔

(٤١٠) تمكث احداكن شطر دهرها لا تصلي۔

تم نصف زمانہ نماز نہیں پڑھتی ہو (نصف ماہ حیض میں گزر جاتا ہے)۔☆

من گھڑت ہے، جس کا کوئی وجود نہیں۔

(٤١١) إذا اغتسلت المرأة من حيضها نقضت رأسها وغسلته بخطمي واشنان فإذا اغتسلت من الجنابة صبت على رأسها الماء ثم عصرته (أنس رضی اللہ عنہ)۔

عورت جب حیض سے غسل کرے وہ اپنے بال کھولے اور خطمی اور اشنان کے ساتھ دھوئے اور جب جنابت سے غسل کرے تو وہ سر پر پانی بہائے پھر اسے نچوڑ دے۔☆

ضعیف ہے، ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند میں نامعلوم راوی ہے (درایہ ص۴۲ ج۱)۔

(٤١٢) لا نفاس دون أسبوعين ولا فوق أربعين يوما (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

٤٠٩۔ الكامل ص٧١٥ ج٢، نصب الراية ص١٩٣ ج١، دراية ص٩٥ ج١، العلل المتناهية ص٣٨٤ ج١، كتاب المجروحين ص٢٤٥ ج١۔

٤١٠۔ المقاصد الحسنه ص ٣١٨ كشف الخفاء ص ١٦٤ ج ١ التلخيص ص ١٦٢ ج ١ لدر المنثر ص ٦٤ موضوعات كبير ص ٥٦

٤١١۔ بيهقي ص١٨٢ ج١، نصب الراية ص٨٠ ج١، دراية ص٨٤ ج١، الضعيفة ص٩٣٧ ج٢۔

٤١٢۔ الكامل ص٢١٥٢ ج٦، نصب الراية ص١٩٢ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاس دو ہفتوں سے کم اور چالیس دن سے زیادہ نہیں۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن سعید شامی کذاب ہے، واضع الحدیث ہے (میزان ص۵۶۲ج۳)۔

(٤١٣) وقت للنفساء أربعين يوماً إلا أن ترى الطهر قبل ذلك (أنس رضی اللہ عنہ)۔

نفاس والی عورتوں کے لئے چالیس دن کی مدت مقرر کی مگر یہ کہ وہ اس سے پہلے طہر والی ہو جائے۔☆

ضعیف ہے، راوی سلام بن سلیم ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۲۰۵ج۱)، متروک ہے (المغنی فی الضعفاء ۲۷۰)۔

٤١٣۔ دارقطنی ص۲۲۰ج۱، ابن ماجة ح٦٤٩، نصب الراية ص۲۰۵ج۱، دراية ص۹۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- کتاب الصلوۃ

فضائل نماز

(٤١٤) إن أول ما افترض الله على الناس من دينهم الصلوة وآخر ما يبقى الصلوة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر دین میں سے سب سے پہلے نماز فرض کی ہے اور سب سے آخر میں بھی نماز رہ جائے گی۔☆

ضعیف ہے، راوی یزید رقاشی ضعیف ہے (تقریب ص۳۸۱)۔

(٤١٥) لا سهم فی الإسلام لمن لا صلوة له (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کی نماز نہیں۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید کے ضعف پر اجماع ہے (مجمع ص۲۹۲ج۱)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، متروک منکر الحدیث ہے (فلاس)، متروک ذاہب الحدیث ہے (دارقطنی)، متروک ہے (احمد)، محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا (بخاری)، ایک مجلس میں اس کا جھوٹ مجھ پر واضح ہوا تھا (یحیٰی بن سعید☆ میزان ص۴۲۹ج۲)۔

(٤١٦) لا دين لمن لا صلوة له إنما موضع الصلوة فی الدين كموضع الرأس من الجسد (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

٤١٤۔ ترغيب الترهيب ص٢٤١ج١، در منثور ص٢٩٥ج١، مجمع الزوائد ص٢٨٨ج١، أبويعلى ح٤١١٠۔

٤١٥۔ مجمع الزوائد ص٢٩٢ج١، در منثور ص٢٩٥ج١، ترغيب الترهيب ص٣٨٠ج١، كامل ابن عدى ص١١٩٠ج٣ ص١٤٨٠ج٤، كنز العمال ص٣٢٧ج٧، بزار۔

٤١٦۔ مجمع الزوائد ص٢٩٢ج١، ترغيب الترهيب ص٣٨١ج١، در منثور ص٢٩٥ج١، طبرانى أوسط ص١٥٤، طبرانى صغير ص١١٣ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا دین نہیں جس کی نماز نہیں، نماز کا دین میں مقام ایسے ہے جیسا کہ جسم میں سر کا۔☆ ضعیف ہے، ایک راوی احمد بن محمد ابوعلی المعدل نامعلوم ہے اور دوسرا راوی مندل بن علی ضعیف ہے (میزان ص۱۸۰ج۴)۔

(٤١٧) علم الإسلام الصلوة فمن فرغ لها قبله وحافظ عليها بحدودها ووقتها وسنتها فهو مومن (أبو سعيد)۔

اسلام کی علامت نماز ہے جو اپنے دل کو نماز کے لئے فارغ کرے اور اس کی حدود، وقت اور سنت کی حفاظت کرے وہ ایماندار ہے۔☆

ضعیف ہے، اس کی دو سندیں ہیں ایک میں راوی ابو یحییٰ ثقات قوی نہیں (نسائی ☆ المغنی فی الضعفاء ص۳۷۹ج۲)، لین الحدیث ہے (تقریب ص۴۳۲)، اس میں دوسرا راوی محمد بن جعفر المدائنی میں اس سے کبھی روایت بیان نہیں کروں گا اور ایک بار فرمایا کوئی حرج نہیں (احمد)، قابل حجت نہیں (ابوحاتم ☆ المغنی فی الضعفاء ص۵۶۲ج۲)، دوسری سند میں طریف بن شہاب راوی ضعیف ہے (تقریب ص۱۵۶)، روایت سخت غریب ہے (تاریخ بغداد ص۱۰۹ج۱۱)۔

(٤١٨) ما من إنسان صلى في بيت مظلمة ركعتين بركوع قام وسجود قام إلا وجبت له الجنة بلا حساب ولا عقاب (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو شخص گھر کی تاریکی میں مکمل رکوع اور سجدہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اس کے لئے جنت بغیر حساب اور بغیر عذاب کے واجب ہو جاتی ہے۔☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(٤١٩) ثلاث من حفظهن فهو ولي حقا ومن ضيعهن فهو عدو حقاً الصلوة

٤١٧۔ كنز العمال ص٢٧٩ج١، تاريخ بغداد ص١٠٩ج١١، الكامل ص١٤٣٧ج٤، مسند أحمد ص٣٠٢ج٢، ص٣٧٦ج٥۔

٤١٨۔ ديلمي ص٣٣٤ج٤ ح٦٥١٠۔

٤١٩۔ كنز العمال ص٨٣٩ج١٥، مجمع الزوائد ص٢٩٣ج١، درمنثور ص٢٩٥ج١، طبراني أوسط ص٤٤٤ج٩۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والصيام والجنابة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جس نے نماز، روزہ، اور جنابت کی حفاظت کی وہ بلا شبہ دوست ہے اور جس نے ان تینوں کو ضائع کر دیا وہ بلا شبہ دشمن ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی فضل بن عدی ضعیف ہے (مجمع ص۲۹۳ج۱)، متروک الحدیث ہے (ابن معین وابو حاتم ☆ میزان ص۶۲ ج۳)۔

(٤٢٠) مثل الصلوة الخمس كمثل نهر عذب جار على باب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات ما يبقى عليه من درنه شئى (أنس رضی اللہ عنہ)۔

پانچوں نمازوں کی مثال میٹھے پانی کی نہر کی ہے جو کسی ایک کے دروازہ کے پاس سے بہہ رہی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ نہائے کیا اس پر کوئی میل باقی رہے گی۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی داؤد بن زبرقان ضعیف ہے (مجمع ص۲۹۸ج۱)۔

اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس میں راوی زائدہ بن ابی الرفاد منکر الحدیث ہے (تقریب ص۱۰۵)، صحیح بخاری ص۷۶ج۱، میں یہ حدیث مختلف متن سے ہے۔

(٤٢١) إن هذه الصلوة الخمس الحقائق كفارات لما بينها من الذنوب ما أجتنت الكبائر (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

یہ پانچوں نمازیں دراصل اپنے درمیان میں گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، راوی صالح بن موسیٰ منکر الحدیث ہے (مجمع ص۲۹۹ج۱)، اس کی ایک اور سند بھی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ اس کا راوی ضرار بن صرد کذاب ہے (میزان ص۳۲۷ج۲)۔

(٤٢٢) إن الصلوة المكتوبة تكفر ما قبلها إلى الصلوة الأخرى (أبو أمامة)۔

٤٢٠۔ طبرانی کبیر ص١٦٤ج٨، مجمع الزوائد ص٣٠٠وص٢٩٨ج١، أبويعلى ص١١٠ج٤ ح٣٩٧٥۔

٤٢١۔ مجمع الزوائد ص٢٩٨ج١۔

٤٢٢۔ طبرانی کبیر ص٢٦١ج٨ ح٨٠١٦، مجمع الزوائد ص٣٠٠ج١، طبرانی کبیر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضی نماز دوسری فرضی نماز تک گناہوں کا کفارہ ہے۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، راوی مفضل بن صدقہ متروک الحدیث ہے (مجمع ص۳۰۰ج۱)۔

(٤٢٣) إن العبد إذا قام يصلي جمعت ذنوبه على رقبته فإذا ركع تفرقت (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

نمازی جب نماز میں قیام کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کی گردن پر جمع ہو جاتے ہیں اور جب رکوع کرتا ہے تو بکھر جاتے ہیں۔☆

باطل ہے، راوی مروان بن سالم منکر الحدیث ہے (بخاری، مسلم، ابوحاتم)، حدیثیں وضع کرتا تھا (ابوعروبہ حرانی ☆ میزان ص۹۱ج۳)۔

(٤٢٤) من لم تنهه صلوته عن الفحشاء والمنكر لم تزده صلوته من الله إلا بُعدا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

نماز جس کو بے حیائی اور برائی سے نہ روکے تو وہ نماز نمازی کو اللہ سے زیادہ دور کر دیتی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی لیث بن ابی سلیم مختلط ہے جس کی روایات ترک کر دی گئی ہیں (تقریب ص۲۸۷)، یہی روایت صحیح سند کے ساتھ حسن بصری سے مرسل ہے۔

(٤٢٥) ركعتان من رجل ورع أفضل من ألف ركعة من مخلط (أنس رضی اللہ عنہ)۔

پرہیزگار آدمی کی دو رکعت نماز مخلط (جس کی نیکیاں اور گناہ ملے جلے ہوں) کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی یونس بن عبید کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے ذہبی فرماتے ہیں نا معلوم ہے (المغنی فی الضعفاء ص۷۶۶ج۲)۔

(٤٢٦) حافظوا على أبنائكم في الصلوة وعوّدوهم الخير (ابن مسعود)۔

٤٢٣۔ طبرانی أوسط ص١٥٤ج٨، مجمع الزوائد ص٣٠١ج١، در منثور ص٣٥٥ج٣۔

٤٢٤۔ طبرانی کبیر ص٤٦ج١١، مجمع الزوائد ص٢٥٨ج٢۔

٤٢٥۔ تاریخ اصفهان ص٢١٢ج١، اتحاف ص٥٩ج١٠۔

٤٢٦۔ طبرانی کبیر ص٢٣٦ج٩ ح٩١٥٥، مجمع الزوائد ص٢٩٥ج١، درمنثور ص٣٠٠ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم بچوں کی نمازوں کی حفاظت کرو اور انکو بھلائی کا عادی بناؤ۔☆

من گھڑت ہے، راوی ضرار بن صرد کذاب ہے (میزان ص۳۲۷ج۲)۔

(٤٢٧) مروهم بالصلوة بسبع واضربوا عليها لثلاث عشرة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تم بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کرو اور تیرہ (۱۳) سال کی عمر میں نماز کی خاطر انہیں مارو۔☆

منکر ہے، راوی داؤد بن محبر ذاهب الحديث غیر ثقہ ہے، دارقطنی فرماتے ہیں متروک ہے (میزان ص۲۰ج۲)، صحیح حدیث تیرہ کے بجائے دس سال والی ہے۔

(٤٢٨) نهى عن قتل المصلين أو ضربهم (أنس رضی اللہ عنہ)۔

نمازیوں کو قتل کرنے یا مارنے سے منع فرمایا ہے۔☆

ضعیف ہے، اس کی دو سندیں ہیں ایک میں راوی عامر بن یساف منکر الحدیث ہے اور دوسری سند میں راوی موسیٰ بن عبیدہ متروک ہے (مجمع الزوائد ص۲۹۲ج۱)۔

www.KitaboSunnat.com

محافظت

(٤٢٩) يا عائشة حافظي على الصلوات فإنها أفضل البر (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

عائشہ نمازوں کی حفاظت کر بلا شبہ یہ افضل نیکی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن یحییٰ بن یساف ضعیف ہے (مجمع ص۲۵۲ج۱)۔

(۴۳۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سردی کی ایک رات فجر کی اذان کہی تو کوئی نمازی نہ آیا پھر دوبارہ اذان کہی تو تب بھی کوئی نمازی نہ آیا پھر تیسری مرتبہ اذان کہی تو پھر بھی کوئی نمازی نہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آج نمازیوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا سردی نے روک دیئے ہیں، آپ نے دعا فرمائی تو اللہ

٤٢٧۔ مجمع الزوائد ص٢٩٤ج١، در منثور ص٣٠٠ج١، دار قطنی ص٢٣١ج١، كنز العمال ص٤٤٢ج١٦، كشف الخفاء ص٢٠٣ج٢۔

٤٢٨۔ مجمع الزوائد ص٢٩٤ج١، أبويعلى ص١٦٣ج٤ ح٤١٢٩۔

٤٢٩۔ مجمع الزوائد ص٣٠٢ج١، طبرانی أوسط ص٥١ج٥ ح٤٠٨٩۔

٤٣٠۔ طبرانی كبير ص٣٩١ج١ ح١٠٦٦، مجمع الزوائد ص٤١ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے سردی روک دی میں نے دیکھا لوگ صبح کے وقت گرمی میں چل کر آ رہے ہیں (بلال رضی اللہ عنہ)۔
سخت ضعیف ہے، ایوب بن یسار راوی متروک ہے (مجمع الزوائد ص۴۱ ج۲)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، غیر ثقہ ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے (ابن مدینی)، ثقہ نہیں (سعدی ☆ میزان ص۲۸۹ ج۱)۔

(۴۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے بعد ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس سے گذرے تو پاؤں کے ساتھ اسے حرکت دی حتی کہ وہ بیدار ہو گیا اسے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس وقت جھانکتا ہے اور ایک جماعت کو اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرتا ہے (علی رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔
سند میں مجہول راوی ہے جس کی وجہ سے سند ضعیف ہے (مجمع ص۳۱۸ ج۱)۔

(٤٣٢) نومة الصبح تورث الفقر۔
صبح کی نیند فقر کو وارث بناتی ہے۔☆ حدیث رسول نہیں کسی نامعلوم کا قول ہے۔

(۴۳۳) صلوۃ وسطی ظہر ہے (اسامہ بن ثابت رضی اللہ عنہ)، منقطع ہے اس کے راوی زبرقان کا حضرت اسامہ سے سماع نہیں۔

(٤٣٤) كنا نتحدث انها الصلوة التي وجه فيها رسول الله ﷺ الى القبلة الظهر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)
ہم بیان کرتے تھے نماز وسطی سے مراد ظہر ہے اس نماز میں رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔☆
سخت ضعیف ہے راوی احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین ضعیف ہے بلکہ احمد بن صالح اور بعض دیگر محدثین کے نزدیک کذاب ہے (الکامل ص۲۰۱ ج۱)

(٤٣٥) أفضل الصلوة المغرب (عائشة رضی اللہ عنہا)۔
مغرب کی نماز سب سے بہتر ہے۔☆
ضعیف ہے، راوی عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ ضعیف ہے (مجمع ص۳۰۱۹ ج۱)۔

٤٣١۔ مجمع الزوائد ص٤١٨ ج١۔
٤٣٢۔ الطب النبوی للذهبی ص١٥ كما فی موسوعة أطراف الحديث۔
٤٣٣۔ ابن كثير ص٤٣٥ ج١۔
٤٣٤۔ طبرانی الاوسط ص ١٨٢ ج ١ ح ٢٤٢
٤٣٥۔ طبرانی أوسط ص٢٣٠ج٧، مجمع الزوائد ص٣٠٩ج١، الدر منثور ص٣٠٠ج١، مجمع البحرين ص١٥٩ج٢ ح٨٨٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٣٦) إذا رقد المرء قبل أن يصلي العتمة وقف عليه ملكان يوقظانه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب بندہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جاتا ہے تو دو فرشتے اس کے پاس کھڑے ہو کر اسے بیدار کرتے ہیں۔☆

امام شوکانی فرماتے ہیں من گھڑت ہے (الفوائد المجموعہ ص١٦)۔

(٤٣٧) من صلى العشاء في جماعة فقد أخذ بحظه من ليلة القدر (أبو أمامة)۔

جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اس نے لیلۃ القدر سے اپنا حصہ پالیا۔☆

ضعیف غیر محفوظ ہے، راوی مسلمہ بن علی ضعیف ہے (مجمع ص٤٠ج٢)، ثقہ نہیں (دحیم)، متروک ہے (نسائی)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، اس کی عام روایات محفوظ نہیں (ابن عدی ☆ میزان ص١٠٩ج٤)۔

(٤٣٨) من صلى العشاء في جماعة وصلى أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد كان كعدل ليلة القدر (ابن عمر)۔

جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اس کا ثواب لیلۃ القدر کی طرح ہے۔☆

اس کی سند میں ضعیف راوی ہے (مجمع الزوائد ص٤٠ج١)۔

(٤٣٩) لو يعلم الناس ما في شهود العتمة ليلة الأربعاء لأتوها ولو حبواً (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

اگر لوگوں کو علم ہو کہ بدھ کے روز عشاء کی نماز میں کتنی فضیلت ہے تو یہ ضرور حاضر ہوں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، راوی زکریا بن منظور ضعیف ہے (مجمع ص٤٠ج٢)، ثقہ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (دارقطنی میزان ص٧٥ج٢)۔

٤٣٦۔ تاريخ بغداد ص٢٢٦ج١٤، الكامل ص٢٦٠٦ج٧، فوائد المجموعة ص١٦، تنزيه الشريعة ص٨٠ج٢۔

٤٣٧۔ طبراني كبير ص١٧٩ج٨، مجمع الزوائد ص٤٠ج٢، مسند الشاميين (٨٨٩)۔

٤٣٨۔ طبراني أوسط ص١١٤ج٦ ح٥٢٣٥، مجمع الزوائد ص٤٠ وص٢٣١ج٢۔

٤٣٩۔ طبراني أوسط ص٤٤٨ج١ ح٨٠٩، مجمع الزوائد ص٤٠ج٢، كنز العمال ص٤٠٠ج٧، مجمع البحرين ص٢٩ج٢ ح٦٥٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقات نماز

(٤٤٠) لا تؤخر الصلوة لطعام و لا لغيره (جابر رضی اللہ عنہ)۔

نماز کو کھانے وغیرہ کی وجہ سے لیٹ نہ کرو۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن میمون کوفی مختلف فیہ ہے، ابن معین فرماتے ہیں ثقہ ہے، ابو حاتم ودارقطنی فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، ابوزرعہ فرماتے ہیں لین ہے، بخاری فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے، ابن حبان فرماتے ہیں سخت منکر الحدیث نا قابل احتجاج ہے (عون المعبود ص۴۰۴ ج۳)۔

(٤٤١) إن للصلوة أولا و آخراً (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

نماز کا اول اور آخر وقت ہے۔☆

ضعیف ہے، اس کو محمد بن فضیل نے اعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرہ کے طریق سے روایت کیا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں محمد بن فضیل نے خطا کی ہے، ابو حاتم فرماتے ہیں ابن فضیل کو وہم ہو گیا ہے، اعمش سے ان کے شاگردوں نے اس کو مجاہد کا قول نقل کیا ہے، ابن جوزی اور ابن قطان نے اس کے مسند ہونے کو بھی تسلیم کیا ہے، لیکن متقدمین نے اس کو خطاء قرار دیا ہے، دارقطنی فرماتے ہیں کہ مسنداً صحیح نہیں ابن فضیل کو وہم ہو گیا ہے (نصب الرایہ ص۲۳۱ ج۱ ودارقطنی ص۲۶۲ ج۱)۔

(٤٤٢) إن للصلوة وقتا كوقت الحج (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

نماز کا بھی حج کی طرح وقت مقرر ہے۔☆

منقطع ہے قتادہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا (مجمع الزوائد ص۳۰۵ ج۱)۔

٤٤٠۔ ابوداؤد ح۳۷۵۸ باب إذا حضر الصلوة والعشاء، كنز العمال ص۵۲۱ ج۲۔

٤٤١۔ مسند أحمد ص۲۳۲ ج۲، بيهقى ص۳۷۱ ج۱، كنز العمال ص۳۵۸ ج۷، ترمذى ح۱۵۱ ں باب منه، معانى الآثار ص۱۴۹ ج ص۱۵۰ ص۱۵۶ ج۱، تمهيد ص۸۷ ج۸، در منثور ص۲۱۵ ج۲، دار قطنى ص۳۶۲ ج۱، عقيلى ص۱۱۹ ج۴، ابن أبى شيبة ص۳۱۷ ج۱، صحيحة ص۲۷۲ ج۴، نصب الراية ص۲۳۱ ج۱۔

٤٤٢۔ طبرانى كبير ص۲۷۵ ج۹ ح۹۳۷۵، مجمع الزوائد ص۳۰۵ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٤٣) عجلوا الصلواة قبل الفوت۔

جلدی کرو نماز پڑھنے کو اس کے وقت کے گزر جانے سے پہلے۔☆

صغانی کہتے ہیں موضوع ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۱۰۲ ج۱)۔

(٤٤٤) الوقت الأول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

نماز کا اول وقت اللہ کی رضا اور آخری وقت معافی اور درگزر ہے۔☆

باطل ہے، راوی یعقوب بن ولید متروک ہے (احادیث ضعاف ص۱۱۰)، امام احمد اور دیگر حفاظ نے اس کی تکذیب کی ہے اور اس کو وضع کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ روایت اس سند کے ساتھ باطل ہے (بیہقی ص۴۳۵ ج۱)۔

(۴۴۵) مذکورہ روایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کا راوی عبید بن قاسم متروک ہے (احادیث ضعاف ص۱۱۰)، کذاب ہے (ابن معین)، حدیثیں وضع کرتا تھا (ابو داؤد وصالح جزرہ ☆ میزان ص۲۱ ج۳)، دوسرا راوی حسین بن حمید بن ربیع کذاب ہے (التعلیق المغنی ص۲۵۰ ج۱)۔

(۴۴۶) اور حضرت ابو محدورہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں وسط الوقت رحمۃ اللہ کے الفاظ بھی ہیں اس کا راوی ابراہیم بن زکریا من اہل عبدسی ضعیف ہے (احادیث ضعاف ص۱۱۱)، اس کی حدیث منکر ہے (ابوحاتم)، اس نے باطل حدیثیں روایت کی ہیں (التعلیق المغنی ص۲۵۰ ج۱)۔

(٤٤٧) إن أحدكم ليصلي الصلوة لوقتها وقد ترك من الوقت الأول ما هو خير له

٤٤٣۔ ضعيفة ص١٠٢ ج١، صغاني ص٥۔

٤٤٤۔ ترمذی ح١٧٢ باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل، دارقطني ص٢٤٩ ج١، ترغيب الترهيب ص٢٥٦ ج١، شرح السنة ص١٩٠ ج٢، أرواء الغليل ص٢٣٧ ج١، العلل المتناهية ص٣٩٠ ج١، كنز العمال ص٣٦٠ ج٧، ص٤١٣ ج٧، كشف الخفاء ص٣٤٢ ج٢، بيهقي ص٤٣٥ ج١، المستدرك ص١٨٩ ج١، كتاب المجروحين ص١٣٨ ج٣۔

٤٤٥۔ دار قطني ص٢٤٩ ج١، بيهقي ص٤٣٦ ج١۔

٤٤٦۔ بيهقي ص٤٣٥ ج١، دارقطني ص٢٥٠ ج١۔

٤٤٧۔ مجمع الزوائد ص٣٠٣ ج١، طبراني كبير ص٣٧٠ ج١٧ ح١٠١٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من أهله و ماله۔

نمازی نماز تو وقت پر ادا کرتا ہے مگر وہ اول وقت کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ اول وقت اس کے لئے اہل اور مال سے بھی بہتر ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن فضیل مخزومی ضعیف ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (محدثین کی ایک جماعت اور نسائی ☆ میزان ص۵۲ج۱)۔

(٤٤٨) ما صلى رسول الله ﷺ الصلوة لوقتها الآخر إلا مرتين حتى قبضه الله (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز اس کے آخری وقت میں سوائے دو مرتبہ کے ادا نہیں کی حتی کہ آپ فوت ہو گئے۔☆

ضعیف ہے، راوی اسحاق بن عمر مجہول ہے (احادیث ضعاف ص۱۰۹)، اس نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا (بیہقی ص۴۳۵ج۱)۔

(۴۴۹) اس روایت کی دو سندیں اور بھی ہیں ایک سند میں واقدی کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ج۳)، اور دوسری سند میں معلیٰ بن عبد الرحمٰن متروک الحدیث ہے (ابوحاتم)، کذاب ہے (دارقطنی) حدیثیں وضع کرتا تھا (التعلیق المغنی ص۲۴۹ج۱)۔

اس نے خود اعتراف کیا ہے کہ میں نے فضائل علی میں ستر (۷۰) حدیثیں وضع کی ہیں۔

(٤٥٠) من نور بالفجر نور الله له قلبه وقبره وقبلت صلواته (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو فجر کو روشن کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور قبر کو روشن کرے گا اور اس کی نماز قبول کی جائے گی۔☆

٤٤٨۔ تفسير قرطبي ص١٦٥ج١، دارقطني ص٢٤٨ج١، أحاديث ضعاف ص١٠٩۔

٤٤٩۔ المستدرك ص١٩٠ج١، دارقطني ص٢٤٩ج١، بيهقي ص٤٣٥ج١، مجمع الزوائد ص٣١٦ج١، اللالي ص١٠ج٢۔

٤٥٠۔ تذكرة الموضوعات ص٣٨، فوائد المجموعة ص١٥، كتاب الموضوعات ص١٣ج٢، كنز العمال ص٣٦٥ج٧، تنزيه الشريعة ص٧٦ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی سلیمان بن عمرو نخعی کذاب ہے (الفوائد المجموعہ ص۱۵)، وضع حدیث میں معروف تمام لوگوں سے جھوٹا تھا (ابن معین)، حدیث وضع کرتا تھا (احمد)، تمام کا اجماع ہے کہ حدیث وضع کرتا تھا (میزان ص۲۱۴ج۲)، یہ وہی راوی ہے جو ابو داؤد نخعی کے نام سے متعدد بار گزر چکا ہے۔

(٤٥١) أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر (محمود بن لبید رضی اللہ عنہ)۔

فجر کو روشن کرو پس یہ اجر کے لئے بڑی ہے۔☆

راوی عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم متروک ہے (دیکھئے نمبر۶۸)، اس سند کے علاوہ دوسری سند سے حسن ہے۔ واللہ اعلم۔

(۴۵۲) مذکورہ روایت حضرت انس سے بھی مروی ہے راوی یزید بن عبد الملک نوفلی ضعیف ہے (احمد، بخاری، نسائی، ابن عدی ☆ مجمع الزوائد ص۳۱۵ج۱)۔

(۴۵۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کا راوی ایوب بن سیار کوئی شئ نہیں (ابن معین)، غیر ثقہ ہے (ابن مدینی وسعدی) متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص۲۸۹ج۱)۔

(۴۵۴) اسفروا بصلوة الصبح کے الفاظ سے ابن مسعود سے بھی مروی ہے اس کا راوی معلیٰ بن عبد الرحمٰن کذاب ہے (دیکھئے نمبر۴۵۰)۔

٤٥١۔ ترمذی ح١٥٤ باب ما جاء فی التغليس بالفجر، نسائی ح٥٥١ باب من أدرك ركعة من صلاة الصبح، مسند أحمد ص١٤٢ج٤ ص١٤٣ج٤ ص٤٢٩ج٥، طبرانی كبير ص٢٤٩ ص٢٥٠ ص٢٥١ج٤، كنز العمال ص٣٦٢ج٧، بيهقی ص٤٥٧، شرح السنة ١٩٦ج٢، نصب الراية ص٢٣٥ ص٢٣٧ج١، لسان الميزان ص٤٨٢ج١، ميزان الاعتدال ص٢٨٨ج١، تلخيص ص١٨٢، موارد الظمان ص١٣٧ج١، ابن حبان ص٢٣ج٤، مجمع الزوائد ص٣١٥ج١، دراية ص١٠٣ج١۔

٤٥٢۔ مجمع ص٣١٥ج١، نصب الراية ص٢٣٦ج٢۔

٤٥٣۔ طبرانی كبير ص٣٣٩ ح١١٦، مجمع ص٣١٥ج١، نصب الراية ص٢٣٦ج١، دراية ص١٠٤ج١۔

٤٥٤۔ طبرانی كبير ص١٧٨ج١٠ ح١٠٣٨٠، مجمع ص٣١٥ج١، نصب الراية ص٢٣٧، دراية ص١٠٤ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٥٥) لا تزال أمتي علي الفطرة ما اسفروا بصلوة الصبح (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

میری امت اس وقت تک فطرت پر رہے گی جب تک وہ فجر کی نماز کو روشن کریں گے۔☆

باطل ہے، راوی حفص بن سلیمان حدیثیں وضع کرتا تھا (مجمع الزوائد ص۳۱۵ج۱)۔

(٤٥٦) يصلي الفجر حين يتغشى النور السماء (قيس بن سائب رضی اللہ عنہ)

آپ فجر کی نماز پڑھتے جب روشنی آسمان پر پھیل جاتی۔☆

ضعیف ہے، راوی مسلم بن کیسان ملائی متروک الحدیث ہے (فلاس)، ثقہ نہیں مختلط ہو گیا تھا (ابن معین)، اس کی حدیث نہ لکھی جائے (احمد)، محدثین کا اس کے بارہ میں کلام ہے (بخاری ☆ میزان ص۱۰۶ج۴)۔

(٤٥٧) والفجر ربما صلاها حين يطلع الفجر وربما أخر (أنس رضی اللہ عنہ)۔

بسا اوقات فجر طلوع ہوتے ہی نماز پڑھ لیتے اور بسا اوقات مؤخر کر دیتے۔☆

باطل ہے، راوی یوسف بن خالد سمتی سخت ضعیف ہے (مجمع ص۳۰۳ج۱)، ثقہ نہیں (نسائی)، کذاب ہے (ابن معین ☆ میزان ص۴۶۴ج۴ مزید داستان حنفیہ ص۲۲۳)۔

(٤٥٨) الصلوة تكره بنصف النهار إلا يوم الجمعة فإن جهنم لا تسجر إلا يوم الجمعة (أبو قتادة رضی اللہ عنہ)۔

دوپہر کے وقت نماز مکروہ ہے سوائے جمعہ کے دن کے کیونکہ جمعہ کے روز جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔☆

منقطع ضعیف ہے راوی ابو الخلیل کا ابو قتادہ سے سماع نہیں۔اور راوی لیث ضعیف ہے۔

(٤٥٩) إذا كان ألفيء ذراعا و نصفا إلى ذراعين فصلوا الظهر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

سایہ جب ڈیڑھ (۲/۱-۱) ہاتھ سے لے کر دو ہاتھ تک ہو جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔☆

٤٥٥۔ مجمع الزوائد ص۳۱۵ج۱، کنز العمال ص۳۶۵ج۷۔

٤٥٦۔ طبرانی کبیر ص۳۶۳ج۱۸ ح۹۳۱، الاصابة ص۲۴۸ج۳، مجمع ص۳۰۵ج۱، مجمع البحرین ص۴۲۹ج۱۔

٤٥٧۔ کشف الاستار ح۳۶۷، مجمع الزوائد ص۳۰۳ج۱۔

٤٥٨۔ تمهید ص۲۰ج۴، دیلمی ص۵۶۶ج۲۔ابوداؤد باب الصلوة یوم الجمعه قبل الزوال ح ۱۰۸۳۔

٤٥٩۔ الکامل ص۳۹۵ج۱، أبویعلی۲۰۷ج۵ ح۵۴۷۸، کتاب الموضوعات ص۱۳ج۲، فوائد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی اصرم بن حوشب کذاب ہے (مجمع ص۳۰۴ ج۱)۔

(٤٦٠) كان يأمرهم بتأخير العصر رافع بن خديج)۔

آپ عصر کو دیر کر کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔☆

عبد الواحد بن نافع کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس کا استاد عبد الرحمٰن یا عبد اللہ بن رافع قوی نہیں اور یہ حدیث نہ حضرت رافع سے اور نہ کسی اور صحابی سے صحیح ہے (دار قطنی ص۲۵۱ ج۱)، یہ عبد الواحد ابو الرماح ہے جو اہل شام سے من گھڑت روایتیں کرتا ہے (ابن حبان) مجہول ہے اور اس کی حدیث مختلف فیہ ہے (ابن القطان) اور یہ حدیث صحیح نہیں (میزان ص۶۷۷ ج۲)۔

(٤٦١) عليكم بتأخير العصر (عبد الله بن رافع بن خديج رضی اللہ عنہ)۔

تم پر عصر کا لیٹ کرنا واجب ہے۔☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(٤٦٢) شميت العصر لأنها تعصر۔☆

عصر کا نام اس لئے عصر ہے کہ یہ دیر سے پڑھی جاتی ہے۔☆ حدیث رسول ﷺ نہیں ہے۔

(۴۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی تو ہم سورج کو غروب ہوتا ہوا دیکھنے کے لئے گھٹنوں کے بل گر پڑے۔☆ ضعیف ہے، راوی زیاد بن عبد اللہ نخعی مجہول ہے (دار قطنی ص۲۵۱ ج۱)۔

(٤٦٤) أول وقت المغرب حين تغرب الشمس وآخره حين يغيب الشفق۔☆

مغرب کا اول وقت سورج کے غروب ہونے پر ہے اور آخری وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے۔☆ حدیث رسول نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

المجموعة ص۱۵، مجمع الزوائد ص۳۰۶ ج۱، تنزيه الشريعة ص۸۶ ج۲، كشف الخفاء ص۹۶ ج۱، كنز العمال ص۵۸۱، لسان الميزان ص۴۶۱ ج۱، اللالی ص۱۰ ج۲۔

٤٦٠۔ دار قطنی ص۲۵۱ ج۱۔

٤٦١۔ دیلمی ص۵۲ ج۳ ح۳۸۵۱۔

٤٦٢۔ موطا محمد ص۴۶۔

٤٦٣۔ دار قطنی ص۲۵۱ ج۱۔

٤٦٤۔ هداية ص۸۱ ج۱، نصب الراية ص۲۳۰ ج۱، دراية ص۱۰۲ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٦) بادروا بصلوة المغرب طلوع النجم (أبو أيوب)۔

تم جلدی کرو مغرب کی نماز کو تارے کے طلوع ہونے سے پہلے۔☆

ضعیف ہے، ابن لھیعہ ضعیف ہے (دیکھئے نمبر۴۳)۔

٤٦) آخر وقت المغرب إذا أسود الأفق☆

نماز مغرب کا آخری وقت ہے جب افق پر تاریکی چھا جائے۔☆

حدیث رسول نہیں صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

٤٦) أمنى جبريل بمكة وفيه صلى فى اليوم الثانى المغرب فى وقتها بالأمس (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جبریل نے مکہ میں میری امامت کرائی اور دوسرے دن بھی مغرب کو پہلے دن کے وقت پر پڑھا۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، راوی عبد الکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے (تقریب ص۲۱۷)۔

٤٦) قدرے مختلف الفاظ سے یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کا راوی واقدی کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ ج۳)۔

٤٦) اور ابن مسعود سے بھی مروی ہے اس کا راوی ایوب بن عتبہ ضعیف ہے (تقریب ص۴۱)۔

٤٧) يصلى المغرب والصائم يتمارى أن يفطر (قيس رضی اللہ عنہ)۔

مغرب کی نماز (اتنی جلدی) پڑھتے کہ روزے دار کو افطاری میں شک ہوتا۔☆

ضعیف ہے، یہ حدیث نمبر۴۵۶ کا ٹکڑا ہے، تفصیل وہاں ملاحظہ کیجئے۔

٤٦۔ مسند أحمد ص٤١٥ج٥، نصب الراية ص٢٤٦ج١، دار قطنى ص٢٦٠ج١، كنز العمال ص٣٨٥ج٧۔

٤٦۔ هداية ص٨٢ج١، دراية ص١٠٣ج١، نصب الراية ص٢٣٤ج١۔

٤٦۔ دارقطنى ص٢٥٧ج١۔

٤٦۔ دارقطنى ص٢٥٨ج١۔

٤٦۔ دارقطنى ص٢٦١ج١۔

٤٧۔ طبرانى كبير ص٣٦٣ج١٨ ح٩٣١، مجمع ص٣٠٥ج١، مجمع البحرين ص٤٢٩ج١ ح٥٦٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٧١) لن تزال أمتي على الإسلام ما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم (حارث رضی اللہ عنہ بن وهب)

میری امت اس وقت تک اسلام پر رہے گی جب تک نماز مغرب کو ستاروں کے روشن ہونے تک مؤخر نہ کریں۔☆

ضعیف ہے، یہ لمبی روایت کا ٹکڑا ہے جس کا راوی مندل بن علی ضعیف ہے (مجمع ص ۳۱۱ ج ۱ وتقریب ص ۳۴۷)۔

(٤٧٢) لا يلهيه عن صلوة المغرب طعام ولا غيره (جابر رضی اللہ عنہ)۔

آپ کو نماز مغرب سے کھانا وغیرہ غافل نہیں کرتا تھا۔☆

من گھڑت ہے، راوی طلحہ بن زید متروک ہے، امام احمد، علی بن مدینی اور ابو داؤد فرماتے ہیں روایتیں وضع کرتا تھا (تقریب ص ۱۵۷)۔

(٤٧٣) الشفق الحمرة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

شفق سرخی ہے۔☆ مرفوعا ثابت نہیں، ابن عمر کا قول ہے۔

(٤٧٤) إذا ملأ الليل بطن كل واد فقد حل وقت الصلوة (أم سليم)۔

جب ہر سو تاریکی چھا جائے تو نماز (عشاء) کا وقت ہو جاتا ہے۔☆

ضعیف ہے، عتبہ بن عبدالرحمٰن متروک الحدیث ہے (مجمع ص ۳۱۴ ج ۱)، ذاہب الحدیث متروک ہے (بخاری)، حدیثیں وضع کرتا تھا (ابو حاتم ☆ میزان ص ۳۰۱ ج ؟)۔

٤٧١۔ طبرانی کبیر ص ۲۳۷ ج ۳ ح ۳۲٦٤، مجمع الزوائد ص ۳۱۱ ج ۱، در منثور ص ۲۹۹ ج ۱۔

٤٧٢۔ دارقطنی ص ۲۵۹ ج ۱، أحادیث ص ۱۱۵ ح ۱۸٤۔

٤٧٣۔ بیهقی ص ۳۷۳ ج ۱، اتحاف ص ٤٥١ ج ٦، دارقطنی ص ۲٦۹ ج ۱، کنز العمال ص ۳۹۳ ج ۷، تفسیر قرطبی ص ۱٤۱ ج ۱٦۔

٤٧٤۔ مجمع الزوائد ص ۳۱٤ ج ۱، کنز العمال ص ۳۹۷ ج ۷ وص ۵۸ ج ۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- کتاب الاذان

(٤٧٥) لو يعلم الناس ما في التأذين لتضاربوا عليه بالسيوف (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

اگر لوگ اذان کے اجر کو جان لیں تو یہ باہم تلواروں سے لڑائی کریں۔☆

ضعیف ہے، ابن لھیعہ ضعیف ہے (مجمع ص۳۲۵ج۱)۔

(٤٧٦) ثلاث لو يعلم الناس ما فيهن ما اخذت إلا بسهمة حرصا علي ما فيهن من الخير والبركة: التأذين بالصلوة والتجهير في الجمعات والصلوة في أول الصفوف (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

تین چیزیں ایسی ہیں اگر لوگ جو کچھ ان میں ہے جان لیں تو ان کی خیر وبرکت پر لالچ کرتے ہوئے قراعہ ڈالیں: اذان کہنا، جمعہ میں جلدی آنا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا۔☆

اس متن کے ساتھ سخت ضعیف ہے راوی ہارون بن ہارون المدنی القرشی کے ضعف پر اتفاق ہے ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر روایات گھڑتا تھا قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۹۴ج۳)۔

(٤٧٧) الموذن المتحسب كالشهيد المتشحط في دمه وإن مات لم يدود في قبره (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

ثواب کی نیت سے آذان کہنے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو اور اگر وہ مر جائے تو قبر میں اسے کیڑے مکوڑے نہیں کھائیں گے۔☆

من گھڑت ہے، ایک راوی ابراہیم بن رستم قوی نہیں (دارقطنی ☆ لسان ص۵۷ج۱)، دوسرا راوی قیس بن ربیع کوئی شئ نہیں، تیسرا راوی سالم الافطس احادیث کو پلٹ دیتا اور معضل روایات میں منفرد ہے،

٤٧٥۔ كنز العمال ص٦٨٣ج٧، مجمع الزوائد ص٣٢٥ج١، مسند أحمد ص٢٩ج٣، ترغيب والترهيب ص١٧٤ج١۔

٤٧٦۔ ديلمي ص١٤٥ج٢ ح٢٠٣١٤، اتحاف ص٢٥٧ج٣، ضعيفة ص٤٣٧ج٧۔

٤٧٧۔ العلل المتناهية ص٣٩١ج١، ترغيب الترهيب ص١٨١ج١، مجمع الزوائد ص٣ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا راوی احمد بن المغلس حدیث وضع کرتا تھا (العلل المتناہیہ ص۳۹۲ ج۱)۔

یہی روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے کہ وہ خون میں لت پت شہید کی طرح ہے حتی کہ ہ اذان سے فارغ ہو جائے اور اس کے لیے ہر رطب ویابس گواہی دیتا ہے جب وہ مرتا ہے تو قبر میں اسے کیڑے مکوڑے نہیں کھاتے۔ اس میں سالم الافطس کے علاوہ محمد بن فضل بن عطیہ راوی بھی ہے جو کوئی شئ نہیں، اس کی روایت اہل کذب کی روایت ہے (احمد)، کذاب ہے (ابن معین) العلل المتناہیہ ص۳۹۲۔

(٤٧٨) للمؤذن فضل على من أتى الصلوة عشرون ومائتا حسنة الحديث (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

موذن کو عام نمازی پر دوسو بیس نیکیاں کی فضیلت ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے (التقریب ص۲۰۲)۔

(٤٧٩) إذا أخذ المؤذن فى اذانه وضع الرب على رأسه فلا يزال كذلك حتى يفرغ (ابن عمر و أنس)۔

مؤذن جب اذان شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سر پر رکھتا ہے وہ اسی طرح رہتا ہے حتی کہ مؤذن فارغ ہو جائے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمر بن صبح کذاب ہے، ذہبی فرماتے ہیں ھالک ہے اس نے وضع حدیث کا اعتراف کیا ہے (المغنی فی الضعفاء ص۴۶۹ ج۲)۔

(٤٨٠) أجر المؤذن مثل أجر من صلى (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

مؤذن کا ثواب نمازی کے ثواب کے برابر ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی جعفر بن زبیر ضعیف ہے (مجمع ص۳۶۲ ج۱)، ثقہ نہیں (ابن معین)، جھوٹا ہے اس نے چار سو حدیثیں گھڑی ہیں (شعبہ☆ میزان ص۴۰۶ ج۱)۔

٤٧٨۔ تاريخ اصفهان ص۳۲۷ ج۱، كنز العمال ص۷۰۳ ج۷۔

٤٧٩۔ ديلمى ص۳۸۹ ج۱ ح ۱۰۲۷۰، كنز العمال ص۶۸۱ ج۷، تنزيه ۱۱۷ ج۲، ضعيفة ص۲۴۰ ج۵۔

٤٨٠۔ طبرانى كبير ص۲۴۱ ج۸ ح۷۹۴۲، مجمع الزوائد ص۳۲۶ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤٨١) للإمام والمؤذن أجر من صلى معهما (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

امام اور مؤذن کے لیے اس کا اجر ہے جو ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی یحییٰ بن طلحہ یربوعی صویلح الحدیث ہے جس کی توثیق کی گئی ہے نسائی کہتے ہیں کوئی شئ نہیں ثقہ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (احمد ودارقطنی)، منکر الحدیث متروک ہے (میزان ص۴۲۹ ج۲)۔

(٤٨٢) أهل السماء لا يسمعون شيئاً من الأرض إلا الأذان (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

آسمان والے زمین والوں کی صرف اذان سنتے ہیں۔☆

غیر صحیح ہے، راوی عبید اللہ بن الولید کوئی شئ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (فلاس ☆ العلل ص ۳۹۴ ج۱)۔

(۴۸۳) ایک بوڑھا آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا مجھے ایسا عمل سکھائیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو مؤذن بن جا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، اصمعی کا والد قریب منکر الحدیث ہے (مجمع ص ۳۲۷ ج۱)۔

(۴۸۴) مجھے ایسا عمل سکھایئے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں فرمایا تو مؤذن بن جا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن اسماعیل ضبی منکر الحدیث ہے (مجمع ص ۳۲۷ ج۱)۔

(٤٨٥) ندمت أن لا أكون طلبت إلى رسول الله ﷺ فيجعل الحسن والحسين مؤذنين (علی رضی اللہ عنہ)۔

میں پشیمان ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سے طلب کیوں نہ کیا کہ وہ حسن اور حسین کو مؤذن بنا دیں۔☆

باطل ہے، راوی حارث الاعور متہم بالکذب ہے خصوصاً حضرت علی سے اس کی روایت باطل ہے (میزان

٤٨١۔ كنز العمال ص٥٨٦ ج٧۔

٤٨٢۔ الكامل ص١٦٣٠ ج٤، كتاب المجروحين ص٦٤ ج٢، علل المتناهية ص٣٩٤ ج١، ميزان الاعتدال ص١٧ ج٣۔

٤٨٣۔ طبراني أوسط ص٤٠٥ ج٧ ح٣٦٨٣، مجمع الزوائد ص٣٢٧ ج١۔

٤٨٤۔ طبراني أوسط ص٣٥٩ ج٨ ح٧٥٦٣، مجمع الزوائد ص٣٢٧ ج١۔

٤٨٥۔ طبراني أوسط ص٢٨٠ ج٨ ح٧٥٦٣، مجمع الزوائد ص٣٢٦ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۴۳۵ج۱ دیکھئے نمبر ۱۳۹)۔

(٤٨٦) وددت أن النبی ﷺ أعطانا النداء (عبد الله بن زبیر)۔

مجھے پسند تھا کہ نبی ﷺ اذان کی ذمہ داری ہمیں سونپ دیتے۔☆

باطل ہے، راوی عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عورہ متروک الحدیث ہے (مجمع ص۳۲۶)، ثقہ راویوں کے نام سے روایتیں گھڑتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۱ج۲)۔

(٤٨٧) ید الرحمن فوق رأس المؤذن (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مؤذن کے سر پر رحمٰن کا ہاتھ ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی عمر بن حفص عبدی بالاتفاق ضعیف ہے (مجمع ص۳۲۶ج۱)، ثقہ نہیں (ابن مدینی)، متروک ہے (نسائی)، ہم نے اس کی روایات کو ترک کر دیا ہے اور انہیں پھاڑ دیا ہے (احمد ☆ میزان ص۱۸۹ج۱)۔

(٤٨٨) أحب عباد الله إلی الله لرعاة الشمس و القمر یعنی المؤذنین (أنس رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے سورج اور چاند کی حفاظت کرنے والے یعنی اذان کہنے والے ہیں۔☆

من گھڑت ہے، راوی جنادہ بن مروان متہم ہے (مجمع ص۳۲۶ج۱)، ابو حاتم نے اس پر حدیث میں کذب بیانی کا خدشہ ظاہر کیا ہے (لسان ص۱۳۹ج۲)۔

(٤٨٩) من أذن ثنتی عشرة سنة وجبت له الجنة و کتب له بکل أذان ستون حسنة و بکل إقامة ثلاثون حسنة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

٤٨٦۔ طبرانی أوسط ص۱٦٦ج۷ ح٦۳۰٥، مجمع الزوائد ص۳۲٦ج۱۔

٤٨٧۔ طبرانی أوسط ص۱۰ج۳ ح۲۰۰۸، مجمع الزوائد ص۳۲٦ج۱، ترغیب الترهیب ص۱۷٦ج۱، کنز العمال ص٦۸۷ج۷۔

٤٨٨۔ مجمع الزوائد ص۳۲٦ج۱، طبرانی أوسط ص٤۰٦ج٥ ح٤۸۰٥۔

٤٨٩۔ ابن ماجة ح۷۲۸ باب فضل الأذان، المستدرك ص۲۰٥ج۱، دارقطنی ص۲٤۰ج۱، بیهقی ص٤۳۳ج۱، میزان ص٤٤٥ج۲، کتاب المجروحین ص٤٤ج۲، العلل المتناهیة ص۳۹۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بارہ سال اذان کہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد اللہ بن صالح مصری صدوق کثیر الغفط ہے (تقریب ص۱۷۷☆، ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں، ذہبی نے میزان ص۴۴۵ج۲ میں اس کو منکر کہا ہے تنقیح میں ہے عمدہ نہیں، ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت کا عبد اللہ پر انکار کیا گیا ہے (فیض القدیر ص۴۷ج۶)۔

(٤٩٠) من أذن سبع سنين محتسبا كتب الله له برأة من النار (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو ثواب کی خاطر سات سال اذان کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آگ سے بریت لکھ دیتا ہے۔☆

غیر صحیح ہے راوی جابر جعفی کذاب ہے (العلل المتناہیہ ص۳۹۸ج۱)۔

(٤٩١) من أذن سنة بنية صادقة ما يطلب عليها أجراً دعى يوم القيامة فوقف على باب الجنة وقيل له اشفع لمن شئت (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو صحیح نیت کے ساتھ ایک سال اذان کہے اور اس پر مزدوری طلب نہ کرے تو قیامت کے روز اسے بلایا جائے گا اور جنت کے دورازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا تو جس کی چاہے سفارش کر لے۔☆

من گھڑت ہے، راوی موسیٰ الطّویل کذاب ہے اس نے انس سے من گھڑت روایات روایت کی ہیں جن کو اس نے خود وضع کیا یا اس کے لیے وضع کی گئی ہیں (کتاب المجروحین ص۲۴۳ج۲ والعلل ص۳۹۷ج۱)۔

(٤٩٢) ان المووذنين والملبيين يخرجون من قبورهم يوذن الموذن ويلبى الملبى (جابر رضی اللہ عنہ)۔

مؤذن اور تلبیہ کہنے والے اپنی قبروں سے اذان کہتے ہوئے اور تلبیہ کہتے ہوئے اٹھیں گے۔☆

٤٩٠۔ ابن ماجة ح٧٢٧ باب فضل الأذان، علل المتناهية ص٣٩٨ج١، ترمذی ح٦٠٦ باب ما جاء فی فضل الأذان، شرح السنة ص٢٨٠ج٢، تاريخ اصفهان ص٧٣ج٢، تاريخ بغداد ص٢٤٧ج١۔

٤٩١۔ العلل المتناهية ص٣٩٧ج١۔

٤٩٢۔ طبرانی أوسط ص٣٣٧ج٤، مجمع الزوائد ص٣٢٧ج١، كتاب الموضوعات ص١٥ج٢، اللالی ص١٤ج٢، تنزيه ص٧٧ج٢، الفوائد المجموعة ص١٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، اس کی سند میں چند مجہول راوی ہیں (مجمع ص ۳۲۷ ج ۱)۔

(۴۹۳) اذا كان يوم القيامة جيء بكراسي من ذهب مكللة بالدرر والياقوت - الحديث (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

قیامت کے روز اذان کہنے والوں کے لیے سونے کی کرسیاں رکھی جائینگی اور کہا جائے گا تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی۔☆

(۴۹۴) يحشر الموذنون يوم القيامة على نوق من نوق الجنة مقدمهم بلال - الحديث (أنس رضی اللہ عنہ)۔

قیامت کے روز موذنوں کو جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا بلال ان سب کے آگے ہونگے وہ اپنے آوازوں کو اذان کے ساتھ بلند کریں گے لوگ ان کی طرف دیکھیں گے تو پوچھا جائے گا اذان کہنے والے یہ کون لوگ ہیں؟ جواب آئے گا یہ امت محمدیہ کے موذن ہیں لوگ ڈر رہے ہونگے اور وہ نہیں ڈریں گے لوگ پریشان ہونگے اور انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔☆

من گھڑت ہے، راوی داؤد بن زبرقان کوئی شئ نہیں (ابن معین) اور اس کا شاگرد موسیٰ بن ابراہیم مروزی متروک ہے (دارقطنی)، کذاب ہے (ابن معین ☆ العلل المتناہیہ ص ۳۹۱ ج ۱)۔

(۴۹۵) بلال رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن سونے کی سواری پر لایا جائے گا جس کی لگام یا قوت موتیوں سے بنی ہوئی ہوگی تمام مؤذن بلال کے پیچھے چل رہے ہونگے حتی کہ بلال جنت میں داخل ہو جائینگے اور ہر وہ شخص بھی جنت میں داخل ہوگا جس نے چالیس روز اللہ کی رضا کی خاطر اذان کہی ہوگی (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، راوی ابو الولید خالد بن اسماعیل حدیثیں وضع کرتا تھا (کتاب الموضوعات ص ۱۶ ج ۲)۔

۴۹۳۔ تاريخ بغداد ص ۳۷۸ ج ۸، كتاب الموضوعات ص ۱۶ ج ۲، اللالى ص ۱۳ ج ۲، تنزيه ص ۷۸ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۷۔

۴۹۴۔ العلل المتناهية ص ۳۹۱ ج ۱، تاريخ بغداد ص ۳۸ ج ۱۳۔

۴۹۵۔ كتاب الموضوعات ص ۱۶ ج ۲، اللالى ص ۱۳ ج ۲، تنزيه ص ۷۸ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۹۶) بلال سید المؤذنین ہیں۔ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)۔

باطل ہے، راوی حسام بن مصک ضعیف ہے (ھیثمی)، کوئی شئ نہیں مطروح الحدیث ہے (احمد)، محدثین کے نزدیک قوی نہیں (بخاری)، متروک ہے (دارقطنی ☆ مجمع ص ۴۷۷ وص ۳۲۶ ج ۱)۔

(۴۹۷) آپ نے ایک آدمی کو اذان کہتے ہوئے سنا تو فرمایا فطرت پر ہے اور جب اشهد أن محمدا رسول الله کہا تو فرمایا آگ سے نکل گیا (صفوان رضی اللہ عنہ)۔

اس سیاق واسناد سے من گھڑت ہے، عطاء بن عجلان متہم بالکذب ہے متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ مجمع ص ۳۳۶ ج ۱)، کوئی شئ نہیں کذاب ہے اس کے لیے حدیث گھڑی جاتی تو وہ اسے آگے روایت کر دیتا تھا (ابن معین ☆ میزان ص ۳۲۷ ج ۲)۔

(۴۹۸) إذا سمعتم النداء فقوموا فإنها عزمة حق الله (عثمان رضی اللہ عنہ)۔

تم جب اذان سنو تو کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی عزیمت ہے۔☆

ولید بن سلمہ کذاب ہے (دحیم)، ثقہ راویوں کے نام سے روایات گھڑتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص ۳۳۹ ج ۴ وکتاب المجروحین ص ۸۰ ج ۳)۔

(۴۹۹) مؤذن أهل السموات جبريل وأمامهم ميكائيل (علی رضی اللہ عنہ)۔

آسمان والوں کے مؤذن جبریل ہے اور امام میکائیل ہے۔☆

منکر ہے، راوی سری بن عبد اللہ سلمی نامعلوم ہے اور اس کی خبر منکر ہے (میزان ص ۱۱۸ ج ۲)۔

(۵۰۰) ليس على النساء أذان ولا إقامة ولا جمعة ولا اغتسال الجمعة (أسماء بنت عميس رضی اللہ عنہا)۔

۴۹۶۔ طبرانی کبیر ص ۲۰۹ ج ۵ ح ۵۱۱۹، مجمع الزوائد ص ۳۲۶ ج ۱۔

۴۹۷۔ مجمع الزوائد ص ۳۳۶ ج ۱، طبرانی کبیر ص ۶۸ ج ۸ ح ۷۳۹۲۔

۴۹۸۔ کنز العمال ص ۷۰۱ ج ۷، حلیة الأولیاء ص ۱۷۴ ج ۲، ضعیفة ص ۱۴۸ ج ۲۔

۴۹۹۔ دیلمی ص ۴۴۵ ج ۴ ح ۶۷۹۶، تنزیه ص ۲۴۷ ج ۱۔

۵۰۰۔ بیهقی ص ۴۰۸ ج ۱، کنز العمال ص ۶۹۷ ج ۷، الکامل ص ۶۲۰ ج ۲، ضعیفة ص ۲۶۹ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں پر اذان، اقامت، جمعہ اور جمعہ کا غسل نہیں ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی حکم بن عبد اللہ بن سعد ایلی نہ ثقہ ہے نہ مامون (ابن معین)، امام احمد اس کی روایت سے منع کرتے تھے، متروک الحدیث ہے (نسائی)، جاہل کذاب ہے (سعدی)، اس کی تمام روایات من گھڑت ہیں اور اس کی حدیث کا من گھڑت ہونا بڑا واضح ہے (ابن عدی ☆ الکامل ص۶۲۰ تا ۶۲۲ ج۲)۔

(۵۰۱) كل الطير يسبح ويصلى بغير أذان إلا الكراكى فإنها تصلى بأذان وإقامة وفى جماعة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تمام پرندے تسبیح اور نماز بغیر اذان کے پڑھتے ہیں سوائے کونج کے وہ اذان اور اقامت کے ساتھ با جماعت نماز پڑھتی ہے۔☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۵۰۲) إذا أذن فى قرية أمنها الله من عذاب ذلك اليوم (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جس بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن سعد بن عمار ضعیف ہے (مجمع ص۳۲۸ ج۱)۔

(۵۰۳) جس قوم میں صبح کے وقت اذان کہی جائے وہ شام تک اللہ کی امان میں ہو جاتی ہے اور جب شام کو اذان کہی جائے تو صبح تک امان میں ہو جاتی ہے (معقل رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی اغلب بن تمیم ضعیف ہے (مجمع ص۳۲۸ ج۱)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، کثرت خطاء کی وجہ سے حد اعتدال سے نکل گیا ہے (ابن حبان ☆ میزان ص۲۷۳ ج۱)۔

۵۰۱۔ دیلمی ص۳۱۷ ج۳ ح۴۸۳۳۔

۵۰۲۔ طبرانی کبیر ص۲۷۵ ج۱، طبرانی أوسط ص۴۰۶ ج۴ ح۳۶۸۴، طبرانی صغیر ص۳۰۱ ج۱ ح۴۹۹، ترغیب ص۱۸۲ ج۱، تلخیص ص۲۰۸ ج۱، مجمع الزوائد ص۳۲۸ ج۱، کنز العمال ص۶۸۱ ج۷۔

۵۰۳۔ طبرانی کبیر ص۲۱۵ ج۲۰ ح۴۹۸، مجمع الزوائد ص۳۲۸ ج۱، ضعیفة ص۱۱۴ ج۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٠٤) ما من مدينة يكثر أذانها إلّاقَلَّ بردها (علی رضی اللہ عنہ)۔

جن شہروں میں اذانوں کی کثرت ہو وہاں سردی کم ہو جاتی ہے۔☆

من گھڑت ہے، ایک راوی بشر بن غالب متروک ہے (میزان ص۳۲۲)، دوسرا راوی عمر بن جمیع حبیث کذاب ہے (ابن محسن)، جو حدیث وضع کرنے میں متہم ہے (ابن عدی ☆ کتاب الموضوعات ص۱۷ج۳)، من گھڑت ہے، راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی نہایت سیٔ الحال ہے (خطیب)، جو ثقہ راویوں کے نام پر باطل حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن عدی)، کذاب، متروک ہے (دار قطنی ☆ کتاب الموضوعات ص۱۶ج۲)۔

(٥٠٥) لما أسری به إلی السماء أوحی الله إليه بأذان فنزل به فعلمه جبريل (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

معراج کی رات جب آسمان پر پہنچے تو اللہ نے اذان کی وحی کی اور جبریل اذان کو لیکر آئے اور آپ کو سکھائی۔☆

باطل ہے، راوی محمد بن ماہان قوی نہیں (میزان ص۲۳ج۴)، اور اس کا استاذ طلحہ بن زید وضع حدیث کی طرف منسوب ہے (مجمع ص۳۳۹ج۱)، حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۳۳۹ج۲)۔

(٥٠٦) جب رسول اللہ ﷺ کو اذان سکھائی گئی تو آپ براق پر سوار ہوئے حتی کہ اس حجاب تک پہنچے جو رحمان کے قریب ہے تو ایک فرشتہ نکلا جس کو جبریل نے بھی پہلی بار دیکھا تھا اس نے اللہ اکبر کہا تو پردے سے آواز آئی میں بڑا ہوں اس روایت کے آخر میں ہے پھر آپ ﷺ نے آسمان والوں کی امامت کرائی جن میں آدم اور نوح بھی تھے (علیؓ)۔

یہ لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کے راوی زیاد بن منذر کے ضعف پر تمام ائمہ کا اجماع ہے ابن کثیر فرماتے

٥٠٤۔ عقیلی ص۲٦٤ج۳، تنزیه الشریعة ص۷۹ج۲، کتاب الموضوعات ص۱۷ج۲، اللالی المصنوعة ص۱۳ج۲، فوائد المجموعة ص۱۸، الکامل ص۱۷٦٤ج٥، تذکرة الموضوعات ص۳٤، موضوعات کبیر ص۱۰٥۔

٥٠٥۔ طبرانی أوسط ص۱۱٤ج۱۰ ح۹۲٤۳، مجمع الزوائد ص۳۲۹ج۱۔

٥٠٦۔ البدایة والنهایة ص۲۳۳ج۳، نصب الرایة ص۲٦۰ج۱، مجمع ص۳۲۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہ روایت منکر ہے اور زیاد اس میں منفرد ہے یہ زیاد وہی ہے جس کی طرف فرقہ جارودیہ منسوب ہے یہ متہم ہے (البدایہ ص۲۳۳ج۳)۔

(۵۰۷) لمبی روایت ہے کہ جبرائیل نے آسمان میں دو کلموں میں آذان کہی اور یہی آذان مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی (حسین بن علی رضی اللہ عنہ)

(۵۰۸) سب سے پہلی اذان اشہد ان لا الہ الا اللہ حی علی الصلوۃ کے الفاظ سے کہی گئی تو حضرت عمر نے فرمایا اس کے پیچھے اشہد ان محمد رسول اللہ کے الفاظ بھی کہو تو آپ ﷺ نے مؤذن کو یہ الفاظ کہنے کا حکم جاری فرمایا۔☆ سخت ضعیف ہے، راوی عبداللہ بن نافع متروک الحدیث ہے (نصب الرایہ ص۲۶۱ج۱)۔

(۵۰۹) سین بلال عند الله شین - بلال کی سین اللہ کے نزدیک شین ہے۔

(۵۱۰) بلال اذان کہتے وقت شین کو سین کہتے تھے۔

(۵۱۱) بلال اسہد یعنی شین کے بجائے سین کہتے تھے۔

(۵۱۲) من السنة الأذان فوق المنارة والإقامة فی المسجد (أبو برزة الأسلمی)۔

سنت طریقہ یہ ہے کہ اذان منار کے اوپر اور اقامت مسجد کے اندر کہی جائے۔☆

من گھڑت ہے، راوی خالد بن عمرو منکر الحدیث ہے (بیہقی ص۴۲۵ج۱)، ثقہ نہیں منکر الحدیث ہے (احمد)، حدیثیں وضع کرتا تھا (صالح جزرہ) ثوری سے اس کی روایت کا کچھ اصل نہیں (عقیلی)، ابن عدی نے اس کی چند من گھڑت روایات ذکر کی ہیں (میزان ص۶۳۶ج۱)، مذکورہ روایت بھی ثوری سے ہے۔

(۵۱۳) مؤذنوا رسول الله ﷺ یؤذنون قیاماً۔☆

۵۰۷۔ نصب الراية ص۲۶۱ج۱۔

۵۰۸۔ ابن خزيمة ص۱۸۸ج۱ ح۳۶۲، دراية ص۱۱۱ج۱، نصب الراية ص۲۶۱ج۱۔

۵۰۹۔ المقاصد الحسنة ص۲۴۷، كشف الخفاء ص۴۶۴ج۱، موضوعات كبير ص۷۵۔

۵۱۰۔ المقاصد الحسنة ص۲۴۷، كشف الخفاء ص۴۶۴ج۱، المغنی ابن قدامه۔

۵۱۱۔ المقاصد الحسنة ص۲۴۷۔

۵۱۲۔ بيهقی ص۴۲۵ج۱۔

۵۱۳۔ ارواء الغليل ص۲۴۱ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے مؤذن کھڑے ہو کر اذان کہتے تھے۔☆

حدیث نہیں بعض فقہ کی کتابوں میں بلا سند جملہ ہے۔

(٥١٤) إذا أذنت فترسل وإذا أقمت فاحدر (جابر)۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی جلدی کہہ۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبد المنعم بصری صاحب السقاء منکر الحدیث ہے (بخاری)، ضعیف ہے (دارقطنی)، ثقہ نہیں (نسائی ☆ میزان ص٦٦٩ ج٢)، ان کا استاذ یحییٰ بن مسلم بکاء قوی نہیں (نسائی)، ضعیف ہے (دارقطنی)، متروک الحدیث ہے (نسائی)، قابل حجت نہیں (ابن حبان ☆ میزان ص٤٠٩ ج٤)۔

(٥١٥) كان يأمرنا أن نرتل الأذان (علی رضی اللہ عنہ)۔

ہم کو ترتیل کے ساتھ اذان کہنے کا حکم فرماتے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمرو بن شمر منکر الحدیث (بخاری)، متروک الحدیث (نسائی ودارقطنی) زائغ کذاب (جوزجانی)، صحابہ کرام کو گالیاں بکتا اور ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت روایات کرتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص٣٦٨ ج٣)۔

اس روایت کی ایک اور بھی سند ہے جس کا ایک راوی وضاح بن یحییٰ منکر الحدیث ہے جب مفرد ہو تو قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص٨٥ ج٣)، دوسرا راوی سعد بن علقمہ کا ترجمہ نا معلوم ہے (نصب الرایہ ص٢٨٢ ج١)، میں سعد کے بجائے سعید ہے مگر اس کا بھی ترجمہ نا معلوم ہے (ارواء الغلیل ص٢٤٥ ج١)۔

(٥١٦) أمرنا إذا أذنا وأقمنا أن لا تزيل أقدامنا عن مواضعها (بلال رضی اللہ عنہ)۔

٥١٤۔ ترمذی ح١٩٥ باب ما جاء فی الترسل فی الأذان، بیهقی ص٤٢٨ ج١، مستدرك ص٢٠٤ ج١، نصب الرایة ص٢٧٥ ج١، تلخیص ص٢٠٠ ج١، تذكرة الموضوعات ص٣٥۔

٥١٥۔ أخبار اصبهان ص٢٧٠ ج٢، دار قطنی ص٢٣٨ ج١، نصب الرایة ص٢٧٦، درایة، أرواء الغلیل ص٢٤٥ ج١۔

٥١٦۔ أرواء الغلیل ص٢٥١ ج١، نصب الرایة ص٢٧٧ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم اذان یا اقامت کہیں تو اپنے قدموں کو نہ ہلائیں۔☆

باطل ہے، راوی حسن بن عمارہ متروک ہے (احمد، مسلم، ابو حاتم، دارقطنی)، کوئی شئ نہیں (ابن محسن)، ساقط (جوزجانی)، کذاب (شیعہ)، حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن مدینی ☆ میزان ص۵۱۵ج۱)، اس کا شاگرد عبداللہ بن یزیع ناقابل حجت ہے اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں (الکامل ص۱۵۶۶ج۴)۔

(۵۱۷) لا يأذن الله بشي أذنه للأذان و الصوت الحسن بالقرآن (معقل رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ کسی چیز کی اجازت نہیں دیتا جیسا کہ اس نے اذان اور قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔☆

سخت ضعیف ہیں، راوی سلام الطویل متروک ہے (مجمع ص۳۲۸)، استاذ کا استاذ زید العمی قابل حجت نہیں (العلل ص۳۹۵ج۱)۔

(۵۱۸) لا يؤذن لكم من يدغم الهاء (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جو ہاء کا ادغام کرتا ہے وہ اذان نہ کہے۔☆

باطل ہے، علی بن جمیل راوی ثقہ راویوں کے نام پر باطل روایتیں کرتا تھا (ابن عدی)، اور حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۱۴ج۲)۔

(۵۱۹) لا يؤذن لكم غلام حتى يحتلم (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

نابالغ بچہ اذان نہ کہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن ابی یحییٰ شافعی کے نزدیک ثقہ ہے اور جمہور کے نزدیک ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۲۷۹ج۱)۔

(۵۲۰) وليؤذن لكم خياركم (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۵۱۷۔ مجمع الزوائد ص۳۲۸ج۱، طبرانی کبیر ص۲۱۶ج۲۰ ح۵۰۱۔

۵۱۸۔ کتاب الموضوعات ص۱۴ج۲، اللالی ص۱۱ج۲، تنزیه ص۷۷ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۶۔

۵۱۹۔ نصب الراية ص۲۷۹ج۱، دراية ص۱۱۸ج۱۔

۵۲۰۔ أبوداود ح۵۹۰، ابن ماجة ح۷۲۶، نصب الراية ص۲۷۹ج۱، بيهقي ص۴۲۶ج۱، طبرانی کبیر ص۱۸۹ج۱۱ ح۱۱۶۰۳، الكامل ص۷۶۶ج۲، أبويعلى ص۱۱ج۳ ح۲۳۳۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ آدمی اذان کہے۔☆

ضعیف ہے، راوی حسن بن عیسیٰ منکر الحدیث ہے (نصب الرایہ ص۲۷۹ج۱)۔

(۵۲۱) انه كان ينادى بالصبح فيقول حى على خير العمل قال النبى ﷺ ان يجعل مكانها الصلو خير النوم وترك حى على خير العمل (بلال رضی اللہ عنہ)۔

بلال صبح کی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بجائے الصلوۃ خیر من النوم کہا کر'' اور حی علی خیر العمل کو چھوڑ دیا گیا۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن سعد المؤذن ضعیف ہے (تقریب ص۲۰۲)۔

رسول اللہ ﷺ نے بلال اور ابو محذورہ کو جو اذان سکھائی تھی ان میں (حی علی خیر العمل) کے الفاظ ثابت نہیں اور ہم اذان میں زیادتی کو ناپسند کرتے ہیں (بیہقی ص۴۲۵ج۱)۔

(۵۲۲) أمرنى أن لا أثوب إلا فى الفجر (بلال رضی اللہ عنہ)۔

مجھے آپ نے حکم دیا کہ میں صرف فجر کی اذان میں تثویب کہوں۔

(۵۲۳) أمر بلال أن لا يثوب فى صلوة الفجر ولا يثوب فى غيرها (بلال رضی اللہ عنہ)۔

اور فجر کے علاوہ کسی اور میں تثویب نہ کہو۔☆

دونوں منقطع ہیں دونوں کے راوی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی کا جناب بلال رضی اللہ عنہ سے لقاء اور سماع نہیں (بیہقی ص۴۲۴ج۱)، کیونکہ بلال باختلاف روایات ۱۷ھ یا ۲۰ھ کو فوت ہوئے تھے (تقریب ص۴۸)، جبکہ عبدالرحمٰن ۱۸ھ کو پیدا ہوئے تھے (تہذیب ص۲۶۰ج۶)۔

(۵۲۴) كن اماماً ولا تكن مؤذنا۔☆

امام بن مؤذن نہ بن۔☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے اور کسی صحابی کا نام بھی ذکر نہیں کیا۔

۵۲۱۔ بيهقي ص۴۲۵ج۱۔

۵۲۲۔ مسند أحمد ص۱۴ج۶، بيهقي ص۴۲۴ج۱، أرواء الغليل ص۲۵۴ج۱۔

۵۲۳۔ بيهقي ص۴۲۴ج۱۔

۵۲۴۔ ديلمي ص۳۲۹ج۳ ح۴۸۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۲۵) نهى أن يكون الامام مؤذنا (جابر رضی اللہ عنہ)۔

امام کو مؤذن بننے سے منع فرمایا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی جعفر بن زیاد ضعیف ہے (بیہقی ص۴۳۳ج۱)، اس کے شاگرد اسماعیل بن عمرو بن نجیح کی روایت پر متابعت نہیں (بیہقی ص۴۳۳ج۱)، ابو حاتم اور دارقطنی کے نزدیک ضعیف ہے (میزان ص۲۳۹ج۱)۔

(۵۲۶) سفر میں صرف اذان کہی جاتی مگر فجر کے وقت اذان اور اقامت دونوں کہی جاتیں (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ)۔

باطل ہے، صرد راوی کذاب ہے (میزان ص۷۵ج۳)۔

(۵۲۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا تشریف لے جاتے تو بلال اذان کہتے تاکہ لوگوں کو آپ کی آمد کا علم ہو جائے جس سے لوگ جمع ہو جاتے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ نہ تھے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کھجور کے ایک درخت پر چڑھ کر اذان کہہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اذان کیسی؟ سعد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے آج بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نہ تھے الحدیث (سعد القرظ)۔

ضعیف ہے، یہ لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس کا راوی عبد الرحمٰن بن سعد بن عمار ضعیف ہے (مجمع ص۳۳۶ج۱)۔

(۵۲۸) لا يؤذن الا متوضى (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

اذان صرف باوضوء کہے۔☆

مرفوعاً ضعیف اور منقطع ہے راوی معاویہ بن یحییٰ صدفی ضعیف ہے (بیہقی ص۳۹۷ج۱)۔

۵۲۵۔ بيهقي ص٤٣٣، العلل المتناهية ص٤٠٠ج١، كتاب المجروحين ص٣٢١ج٢، الكامل ص٣١٧ج١، ميزان ص١٧٦ج٢، نصب الراية ص٢٩٣ج١

۵۲۶۔ مجمع الزوائد ص٣٣٤ج١ بحوالة طبراني كبير۔

۵۲۷۔ طبراني كبير ص٤١ج٦ ح٥٤٥٢، مجمع الزوائد ص٣٣٦ج١۔

۵۲۸۔ ترمذي ح٢٠٠ باب ما جاء في كراهية الأذان بغير وضوء، بيهقي ص٣٩٧ج١، تلخيص ص٤٦ج٣، أرواء الغليل ص٢٤٠ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۲۹) علاوہ ازیں اس کو زہری نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور زہری کا ابو ہریرہ سے سماع نہیں انقطاع ہے۔

(۵۳۰) حق و سنة أن لا يؤذن إلا وهو طاهر (وائل)۔

حق اور سنت یہی ہے کہ اذان وہی کہے جو با وضوء ہو۔☆

منقطع ہے، راوی عبد الجبار کا اپنے باپ وائل سے سماع نہیں ہے (بیہقی ص۳۹۷ج۱)، عبد الجبار کا شاگرد حارث بن عتبہ مجہول ہے (ارواء الغلیل ص۲۴۰)۔

(۵۳۱) أمر بلالاً في سفر فأذن على راحلته (حسن بصري)۔

سفر کی حالت میں بلال کو حکم دیا تو انہوں نے سواری پر اذان کہی۔☆

مرسل ہونے کے باوجود سند بھی ضعیف ہے، راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے (ابوزرعہ)، منکر الحدیث (احمد)، متروک (نسائی)، مختلط ہے جو ایک حدیث کو تین تین طرزوں سے روایت کرتا تھا (ابن معین)، واہ ہے (سعدی ☆ میزان ص۲۴۹ج۱)۔

جواب اذان و دعاء

(۵۳۲) عند أذان المؤذنين يستجاب الدعاء فإذا كان الإقامة لا ترد دعوته (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مؤذن کی اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور جب اقامت ہو تو دعا رد نہیں کی جاتی۔☆

ضعیف ہے (ضعیف الجامع ص۵۵۷)۔

(۵۳۳) من سمع الأذان فقال اللهم إني أسئلك بإقبال ليلك وأدبار نهارك

۵۲۹۔ بيهقي ص۳۹۷ج۱۔

۵۳۰۔ بيهقي ص۳۹۷ج۱، أرواء الغليل ص۲٤۰ج۱۔

۵۳۱۔ بيهقي ص۳۹۲ج۱۔

۵۳۲۔ كنز العمال ۱۰۳ج۲ بحوالة تاريخ بغداد۔

۵۳۳۔ ترمذي ح۳۵۸۹ باب دعاء أم سلمة۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحضور صلوتك وأصوات دعاتك أن تتوب علي (أنس)۔

جب آپ اذان سنتے تو فرماتے: اے اللہ میں تجھ سے تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور نماز کے حاضر ہونے اور تیری آواز دینے والوں کے سبب سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما جو ان کلموں کو صبح کے وقت کہے اگر وہ اسی دن یا رات کو مر جائے تو وہ شہید ہوگا۔☆

ضعیف ہے، ترمذی نے اس کو حفصہ بنت ابی کثیر کی سند سے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں حفصہ اور اس کے باپ کو ہم نہیں جانتے (ترمذی مع تحفہ ص۲۸۶ج۴)، ابوداؤد مع عون ص۲۰۹ج۱ میں یہ روایت المسعودی عن ابی کثیر سے ہے مسعودی مختلط ہے (تقریب ص۲۰۵)۔

(٥٣٤) من سمع مناديا بالصلوة فقال مرحبا بالقائلين الحديث (علی رضی اللہ عنہ)۔

جو اذان سن کر مرحبا بالقائلين عدلا مرحبا بالصلوة و اهلا کہے اللہ تعالی اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹاتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ہمام بن مسلم الزاہد حدیث چور تھا ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا جو ان کی روایات سے نہ ہوتیں فن حدیث کی بہت کم معرفت رکھتا تھا جب ایسی روایات زیادہ ہوگئیں تو اس کی روایات سے استدلال باطل ہوگیا (کتاب الموضوعات ص۹۶ج۳)، اور اس کا شاگرد سلیمان بن ربیع نھدی ضعیف ہے دارقطنی نے اسے چھوڑ دیا تھا (میزان ص۲۰۷ج۲)۔

(٥٣٥) اے عورتوں کی جماعت جب تم اس حبشی کی اذان اور اقامت سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جیسا کہ وہ کہتا ہے تمہیں ہر حرف کے بدلے دس دس لاکھ درجے حاصل ہونگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا عورتوں سے دوگنا (میمونہ رضی اللہ عنہا)۔

ضعیف ہے، اس کی دو سندیں ہیں ایک سند میں مجہول راویوں کی ایک جماعت ہے اور دوسری سند میں ایک تو عبد اللہ جزری راوی نامعلوم ہے اور دوسرا راوی عباد بن کثیر جس میں ضعف ہے اور ایک جماعت

٥٣٤۔ دیلمی ص۹۶ج٤ ح٥٧٩٣، لسان ص۱۹۹ج٦، تذكرة الموضوعات ص۳۵، موضوعات كبير ص۱۲۰۔

٥٣٥۔ طبرانی كبير ص۱۱ ح۱۵ وص۱۶ج۲٤ ح۲۸، مجمع الزوائد ص۳۳۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کی توثیق کی ہے (مجمع ص۳۳۲ج۱)، راقم کہتا ہے ضعف نمایاں ہے۔

(۵۳۶) مؤذن جب حی علی الفلاح کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم کہے (معاویہ رضی اللہ عنہ)۔

العلی العظیم کے الفاظ غیر ثابت ہیں جو مشکوۃ کے علاوہ حدیث کی کسی مستند کتاب میں اذان کے جواب میں نہیں ملتے۔ ہوسکتا ہے یہ الفاظ الحاقی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(۵۳۷) مؤذن فجر کی اذان میں جب الصلوۃ خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت کہے۔☆

بے ثبوت ہے جس کا کوئی مستند وجود نہیں۔

(۵۳۸) جب اذان کہی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعاء قبول کی جاتی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی زمعہ بن صالح ضعیف ہے (مجمع ص۳۳۴ج۱)۔

(۵۳۹) فادعوا (بین الأذان والإقامة) (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تم اذان اور اقامت کے درمیان دعاء کرو۔☆

ان الفاظ سے ضعیف ہے، راوی یزید رقاشی ضعیف ہے (تقریب ص۳۸۱)۔

(۵۴۰) جو اذان سن کر یہ دعاء اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ والصلوۃ النافعۃ صل علی محمد ورضی عنا رضاً لا سخط بعدہ پڑھے تو اللہ اس کی دعاء قبول فرماتا ہے (جابر)۔

(۵۴۱) فاسئلوا اللہ أن یوتینی الوسیلة علی خلقه (أبو سعید رضی اللہ عنہ)۔

تم اذان کے بعد سوال کرو کہ وہ مجھے تمام مخلوق پر وسیلہ دے۔

۵۳۶۔ مشکوۃ ص۲۱۳ج۱ ح۶۷۵۔

۵۳۷۔ التلخیص الحبیر ص۲۱۰ج۱، الدر المختار مع رد المختار ص۲۶۶ج۱، البحر الرائق ص۲۵۹ج۱۔

۵۳۸۔ طبرانی أوسط ص۹۱ج۱۰ ح۹۱۴۱، مجمع الزوائد ص۳۳۴ج۱۔

۵۳۹۔ ابو یعلی ص۱۴۸ج۴ ح۴۰۹۵۔

۵۴۰۔ طبرانی أوسط ص۱۵۷ج۱ ح۱۹۶، مسند أحمد ص۳۳۷ج۳، مجمع الزوائد ص۱۳۲ج۱، عمل الیوم واللیلة ص۸۸ ح۹۶۔

۵۴۱۔ طبرانی أوسط ص۳۹۷ج۴ ح۳۶۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۴۲) الوسيلة درجة عند الله ليس فوقها درجة (أبو سعید رضی اللہ عنہ)۔

وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہے۔☆

تینوں روایتیں ضعیف ہیں، ان تینوں روایتوں کا راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے (مجمع ص۳۳۲ج۱)۔

نوٹ:

(۱) اذان سے پہلے مروجہ صلوۃ وسلام بدعت ہے اذان کے بعد درود ابراہیم کے بجائے جو صلوۃ وسلام پڑھا جاتا ہے بے اصل ہے بلکہ اس میں غیر اللہ کو نداء اور پکار ہے جو شرکیہ ہونے کی وجہ سے روح اذان کے بھی منافی ہے کیونکہ اذان توحید پر مبنی ہے۔ اذان کے بعد درود ابراہیم اور مسنون دعاء ہی پڑھنی چاہئیے۔

(۲) اذان کے بعد والی دعاء میں چند اضافے نا قابل ثبوت ہیں جن پر تنبیہ ضروری ہے۔

(۱) انك لا تخلف الميعاد بخاری کے راوی کشمیہنی نے ان الفاظ کو بطریق علی بن عیاش روایت کیا ہے مگر یہ شاذ ہے اس لیے کہ یہ دوسری صحیح احادیث کے خلاف ہے ابن حجر نے فتح الباری میں کشمیہنی کی زیادات کو جمع کیا ہے مگر ان الفاظ کو ذکر نہیں کیا اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری کی کتاب افعال العباد میں یہی روایت علی بن عیاش کی سند سے مروی ہے مگر اس میں بھی انك لا تخلف الميعاد کے الفاظ نہیں ہیں حالانکہ کشمیہنی اور افعال العباد کی سند ایک ہی ہے۔

(۲) بیہقی کی روایت کے الفاظ اللهم اسئلك بحق هذه الدعوة کے الفاظ بھی شاذ ہیں سوائے بیہقی کے کسی اور نے ذکر نہیں کئے۔

(۳) شرح معانی الآثار کے ایک نسخہ میں سیدنا محمد کے الفاظ بھی شاذ اور مدرج ہیں۔

(۴) والدرجة الرفيعة بعض نساخ (کاتبوں) سے مدرج ہو گئے ہیں یہ روایت نسائی کے طریق سے ہے مگر امام نسائی اور دیگر ائمہ کے ہاں یہ الفاظ نہیں ملتے۔

(۵) یا ارحم الراحمین کے الفاظ کو رافعی نے المحرر میں زائد لکھا ہے مگر حدیث کے کسی طریق میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں (ارواء الغلیل ص۴۶۱ج۱)۔

۵۴۲۔ مسند أحمد ص۸۳ج۳، مجمع الزوائد ص۳۳۲ج۱، كنز العمال ص۶۹۸ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الاقامہ

(٥٤٣) أمرنا رسول الله إذا أقمنا أن لا تزيل أقدامنا عن مواضعها (بلال رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم اقامت کہیں تو پاؤں کو نہ ہلائیں۔☆

باطل ہے، یہ حدیث نمبر ۵۱۶ کا ٹکڑا ہے تحقیق وہاں ملاحظہ کیجئے۔

(٥٤٤) من أفرد الإقامة فليس منا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو اقامت اکہری کہے وہ ہم سے نہیں۔☆

من گھڑت ہے، اس کی سند کے بعض راوی مجروح اور بعض مجہول ہیں اس کو بعض ناپسندیدہ حضرات نے وضع کیا ہے (کتاب الموضوعات ص ۱۸ ج ۲)، اس کا راوی جویبر بن سعید ازدی مفسر کوئی شئ نہیں (ابن معین)، متروک ہے (نسائی ودارقطنی)، قابل اشتغال نہیں (جوزجانی ☆ میزان ص ۴۲۷ ج ۱)، اس کے استاذ ضحاک بن مزاحم کی ابن عباس اور ابوہریرہ سے تمام روایات میں نظر ہے قابل قبول نہیں (میزان ص ۳۲۶ ج ۲)، اس لیے کہ اس کی ابن عباس سے ملاقات نہیں۔

(٥٤٥) أذن بلال لرسول الله ﷺ مثنى مثنى وأقام مثل ذلك (أبو جحيفة)۔

رسول اللہ ﷺ کے لیے بلال نے اذان اور اقامت دو دو کلموں سے کہی۔☆

باطل ہے، راوی زیاد بن عبد اللہ بکائی فحش خطا کار کثیر الوہم ناقابل حجت ہے اور یہ روایت باطل ہے بلال کی اذان دو کلموں والی تھی مگر اقامت اکہری ایک ایک کلمے والی تھی اس روایت کو امام سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے لمبی روایت کی ہے مگر اس میں دوہری اذان اقامت کا ذکر نہیں بلکہ صرف اذان کہنے کا ذکر ہے (کتاب المجروحین ص ۳۰۷ ج ۱)۔

٥٤٣۔ نصب الراية ص ۲۷۷ ج ۱، ارواء ص ۲۵۱ ج ۱۔

٥٤٤۔ كتاب الموضوعات ص ۱۸ ج ۲، اللالی ص ۱۳ ج ۲، تنزيه ص ۷۹ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۸ موضوعات كبير ص ۱۱٤۔

٥٤٥۔ الكامل ص ۲۳۹٦ ج ٦، كتاب المجروحين ص ۳۰۷ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٤٦) كان أذان رسول الله ﷺ شفعا شفعا في الأذان والإقامة (عبد الله بن زيد رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ کی اذان اور اقامت کے دو دو کلمے تھے۔☆

منقطع ہے، راوی عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا عبد اللہ بن زید سے سماع نہیں ہے (نصب الرایہ ص۲۶۷ج۱ ودارقطنی ص۲۴۱ج۱)، اس کی ایک سند امام شعبی کے طریق سے بھی ہے شعبی کا لقاء بھی حضرت عبد اللہ سے ممکن نہیں ہے اور ان کا شاگرد مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں (تعلیق پر تعریف اہل التقدیس ص۱۱۲)۔

(٥٤٧) كان يثني الاذان والإقامة (بلال رضی اللہ عنہ)۔

بلال اذان اور اقامت دو دو کلموں سے کہتے تھے۔☆

ضعیف ہے، راوی حماد بن ابی سلیمان کثیر الخطا اور مختلط تھے (تہذیب ص۱۷ج۳)۔

(٥٤٨) كان ثوبان يوذن مثنى ويقيم – (ثوبان رضی اللہ عنہ)۔

حضرت ثوبان اذان اور اقامت دو دو کلموں سے کہتے تھے۔☆

منقطع اور ضعیف ہے اور ابراہیم نخعی کا حضرت ثوبان سے لقاء اور سماع نہیں ہے اور ان کے شاگرد حماد ابن ابی سلیمان کثیر الخطا اور مختلط تھے (تہذیب ص۱۷ج۳)۔

(٥٤٩) المؤذن أملك بالأذان والإمام أملك بالإقامة (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

مؤذن اذان کا حق رکھتا ہے اور امام اقامت کا۔☆ ضعیف ہے راوی مبارک بن عباد ضعیف ہے۔

(٥٥٠) من أذن فهو يقيم – (زياد الصدائي)۔

٥٤٦۔ دار قطني ص٢٤١ ج١، نصب الراية ٢٦٧ ج١۔

٥٤٧۔ مصنف عبد الرزاق ص٤٦٢ ج١، طحاوي ص١٣٤ ج١، دارقطني ص٢٤٢ ج١۔

٥٤٨۔ طحاوي ص١٣٦ ج١، الحاوي في تخريج الطحاوي ص٣٣٢ ج١۔

٥٤٩۔ الكامل ص١٣٢٧ ج٤، التلخيص ص٢١١ ج١، كنز العمال ص٢٩٤ ج٧۔

٥٥٠۔ ابو داؤد ح٥١٤ باب الرجل يؤذن ويقيم آخر، ترمذي ح١٩٩، باب ما جاء أن موأذن فهو يقيم ابن ماجة ح٧١٧، باب السنة في الأذان، بيهقي ص٣٨١ ص٣٩٩ ج١، ابن أبي شيبة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔☆

منکر ہے، عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے (تقریب ص۲۰۲)۔

(۵۵۱) إذا قال بلال قد قامت الصلوة نهض فكبر (عبد الله بن أوفى رضی اللہ عنہ)۔

بلال جب قد قامت الصلوۃ کہتے تو آپ کھڑے ہوتے اور تکبیر کہتے۔☆

منکر ہے، راوی حجاج بن فروخ سخت ضعیف ہے (مجمع ص۵ ج۳)، اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں جن میں ایک روایت یہ بھی ہے (میزان ص۴۶۴ ج۱)۔

(۵۵۲) قد قامت الصلوة كا جواب أقامها الله وأدامها (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، سند میں ایک مجہول راوی ہے دوسرا محمد بن ثابت عبدی اور تیسرا راوی شہر بن حوشب ضعیف ہیں (ارواء الغلیل ص۲۵۸ ج۱)۔

(۵۵۳) كان بلال إذا أراد أن يقيم الصلوة قال السلام عليك أيها النبى ورحمة الله وبركاته الصلوة رحمك الله (أبو هريرة)۔

بلال جب اقامت کہنے کا ارادہ کرتے تو السلام علیک ایھا النبی کہتے۔☆

باطل ہے، راوی عبد اللہ بن محمد بن المغیرہ ضعیف ہے (مجمع ص۵۷ ج۲)، قوی نہیں (ابو حاتم)، منکر الحدیث ہے (ابن یونس)، اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (ابن عدی)، ذھبی نے اس کی چند روایات ذکر کر کے فرمایا ہے یہ من گھڑت ہیں (میزان ص۴۸۸ ج۲)۔

ص۱۱۶ ج۱، دلائل النبوة ص۱۲۷ ج۴، نصب الراية ص۲۷۰ ج۱، تلخيص ص۲۰۹ ج۱، أرواء الغليل ص۲۵۵ ج۱، تاريخ الكبير ص۳۴۴ ج۳، تاريخ بغداد ص۶۰ ج۱۴، علل الحديث ص۱۲۲ ج۱، ضعيفة ص۵۳ ج۱۔

۵۵۱۔ مجمع الزوائد ص۱۰۳ ج۲، كشف الاستار ح۵۲۰۔

۵۵۲۔ أبو داؤد ح۵۲۸ باب ما يقول اذا سمع الاقامة، بيهقى ص۴۱۱ ج۱، أرواء الغليل ص۲۵۸ ج۱۔

۵۵۳۔ طبرانى أوسط ص۴۲۱ ج۹ ح۸۹۰۵، مجمع الزوائد ص۷۵ ج۲، ضعيفة ص۲۹۳ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹- کتاب المساجد

(٥٥٤) من بنى لله مسجداً بنى الله له بيتا أوسع منه فى الجنة (عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ)۔

جو شخص اللہ کی خاطر مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اس سے کشادہ گھر بناتا ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے (دیکھئے نمبر۳۹۳)، یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے صحیح ہے مگر اس میں اوسع منه کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٥٥٥) من بنى لله مسجداً ولو كمفحص قطاة لبيضها بنى الله له بيتا فى الجنة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو اللہ کے لیے مسجد بنائے خواہ وہ کونج کے گھونسلے کے برابر ہو جو وہ اپنے انڈوں کے لیے بناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔☆

ضعیف ہے، راوی جابر جعفی متہم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر۱۵۸)۔

(٥٥٦) شر المجالس الأسواق والطرق وخير المجالس المساجد وأن لم تجلس فى المسجد فالزم بيتك (واثلة رضی اللہ عنہ)۔

بری مجلسیں بازار اور رستے ہیں اور بہترین مجلس مسجدیں ہیں اگر تو مسجد میں نہیں بیٹھتا تو گھر رہنے کو لازم پکڑ۔☆

ضعیف ہے، راوی بکار بن تمیم مجہول ہے (مجمع ص۶ ج۲ ومیزان ص۳۴۰ ج۱)۔

(٥٥٧) المساجد مجالس الأنبياء (أنس رضی اللہ عنہ)۔

٥٥٤۔ مسند أحمد ص۲۲۱ ج۲، عقيلى ص۱۲۶ ج۲، الترغيب والترهيب ص۱۹۵ ج۱، در منثور ص۲۱۷ ج۳، مجمع الزوائد ص۷ ج۲۔

٥٥٥۔ مسند أحمد ص۲٤۱ ج۱، مجمع ص۷ ج۲۔

٥٥٦۔ طبرانى كبير ص٦۰ ج۲۲، مجمع ص٦ ج۲، كنز العمال ص۱٤۱ ج۹۔

٥٥٧۔ ديلمى ص٤۹۲ ج٤ ح٦۹۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدیں انبیاء کی مجالس ہیں☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۵۵۸) إذا رأيتم الرجل يتعهد المسجد فاشهدوا له بالايمان (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

کسی آدمی کو مسجد کی حفاظت کرتے دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دے دو۔☆

ضعیف ہے، راوی ابو سمح دراج منکر الحدیث ہے، قوی نہیں (نسائی)، ضعیف ہے (ابوحاتم)، ثقہ نہیں (فھلک)، ضعیف اور متروک ہے (دارقطنی)، اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۲۴ج۲)۔

(۵۵۹) تذهب الأرضون كلها يوم القيامة إلا المساجد فإنها ينضم بعضها إلى بعض (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

قیامت کے دن تمام زمیں ختم ہو جائے گی سوائے مسجدوں کے یہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی۔☆

من گھڑت ہے، راوی اصرم بن حوشب کذاب تھا جو ثقہ راویوں کے نام سے حدیثیں وضع کرتا تھا (دیکھئے نمبر۴۵۱)۔

(۵۶۰) إذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال رب اغفرلي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك (فاطمة الكبرى رضی اللہ عنہا)۔

جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ رسول اللہ ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھے اور رب اغفرلی سے لے کر آخر تک دعا پڑھے۔☆

۵۵۸۔ ترمذی ح۲۶۱۷ باب ما جاء فی حرمة الصلاة ح۳۰۹۳ باب من سورة التوبة، تاريخ بغداد ص۴۵۶ ص۴۵۹ ج۵، كشف الخفاء ص۹۰ ج۱۔

۵۵۹۔ طبرانی أوسط ص۱۸ ج۵، ح۴۰۲۱، الكامل ص۳۹۵ ج۱، مجمع ص۶ ج۲، تنزيه ص۷۹ ج۲، تذكرة الموضوعات ص۳۷، الفوائد المجموعة ص۲۳، كتاب الموضوعات ص۲۰ ج۲، اللالی ص۱۶ ج۲، ضعيفة ص۱۸۵ ج۲۔

۵۶۰۔ ترمذی ح۳۱۴ باب ما جاء ما يقول عند دخوله المسجد، شرح السنة ص۳۶۷ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقطع ہے، اس کی راویہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا (ترمذی مع تحفہ ص۲۶۲ج۱)، دوسرا راوی لیث بن ابی سلیم مختلط ہو گیا تھا اس کی روایات میں تمیز باقی نہ رہی اس لیے چھوڑ دیا گیا (تقریب ص۲۸۷)۔

(٥٦١) إذا خرج صل على محمد وسلم وقال رب اغفرلي ذنوبي وافتح لي أبواب فضلك (فاطمة رضی اللہ عنہا)۔

جب مسجد سے نکلے تو آپ پر صلوۃ وسلام پڑھے اور رب اغفرلی دعا پڑھے۔☆

اوپر والی حدیث کا ٹکڑا ہے، نوٹ: اس روایت کے اور بھی طرق ہیں جن کی بنا پر بعض ائمہ نے صحیح کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٥٦٢) إذا خرج (من المسجد) قال اللهم افتح لي أبواب فضلك (علي)۔

جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی صالح بن موسیٰ بن اسحاق قرشی متروک الحدیث ہے (مجمع ص۳۲ج۲)، کوئی شئ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے (ابن معین)، منکر الحدیث (بخاری)، متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص۳۰۲ج۲)۔

(٥٦٣) علم الحسن إذا دخل المسجد أن يصلي على النبي صلی اللہ علیہ وسلم ويقول اللهم اغفرلنا ذنوبنا وافتح لنا أبواب فضلك (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے حسن کو سکھایا جب وہ مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یہ دعاء پڑھے اے اللہ و ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے

٥٦١۔ ترمذی ح٣١٤ باب ما جاء ما يقول عند دخوله المسجد، شرح السنة ص٣٦٧ج٢۔

٥٦٢۔ أبو يعلى ص٢٥٧د١، ح٤٨٢، الأذكار للنووي ص٣٣، مجمع ص٣٢ج٢، كنز العمال ص٦٦٠ج٧۔

٥٦٣۔ مسند أحمد ص١٧٣ج٢، المستدرك ص٥٢٢ج١، طبراني أوسط ص٣١٩ج٧ ح٦٦٠٨، مجمع ص٣٢ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلے تو نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعاء پڑھے اے اللہ ہمارے لیے تو اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی سالم بن عبد الاعلی متروک ہے (مجمع ص۳۲ج۲)، اس کی حدیث کوئی شئ نہیں (ابن معین)، اس کو چھوڑ دیا گیا ہے (بخاری)، متروک ہے (نسائی ☆ میزان ص۱۱۲ج۲)۔

(٥٦٤) فضل الدار القريبة من المسجد على الدار الشاسعة كفضل الغازي على القاعد (حذيفة رضی اللہ عنہ)۔

اس گھر کی فضیلت جو مسجد کے قریب ہے اس گھر پر جو مسجد سے دور ہے ایسے ہے جیسا کہ غازی کی فضیلت گھر میں بیٹھنے والے پر ہے۔☆ منکر وضعیف ہے، راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے (دیکھئے نمبر۴۳)۔

(٥٦٥) يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة (حسن)۔

لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان کے دنیاوی امور کی باتیں مسجدوں میں ہونگی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو ان میں اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔☆ مرسل ہے۔

(٥٦٦) اس روایت کو ابن مسعود سے ابو الخلیل بزیع نے متصل بھی روایت کیا ہے بزیع کی نسبت وضع کی طرف کی گئی ہے (مجمع ص۲۶ج۲)، اس کی ایک اور بھی سند ہے جس میں محمد بن عبد اللہ بن عامر سمرقندی وضع حدیث کے ساتھ معروف تھا (تعلیق البانی بر مشکوٰۃ ص۲۳۱ج۱)۔

(٥٦٧) نهى أن يصلى في سبعة مواطن المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي مواطن الإبل وفوق ظهر بيت الله (عمر رضی اللہ عنہ)۔

آپ ﷺ نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا: (۱) کوڑہ (گندگی جمع ہونے) کی جگہ (۲) بچڑ

٥٦٤۔ مسند أحمد ص۳۸۷ج٥، مجمع ص١٦ج٢، كنز العمال ص٦٤٨ج٧۔

٥٦٥۔ مشكواة ص٢٣١ج١ ح٧٤٣۔

٥٦٦۔ طبراني كبير ص١٩٩ج١٠ ح١٠٤٥٢، مجمع ص٢٤ج٢۔

٥٦٧۔ ترمذي ح٣٤٦ باب ما جاء في كراهية ما يصلى اليه وفيه، عقيلي ص٧١ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ (ذبح خانہ) (۳) قبرستان (۴) رستے کے درمیان میں (۵) غسل خانے میں (۶) اونٹوں کے باڑے میں اور (۷) بیت اللہ کی چھت پر۔☆

اس سیاق کے ساتھ ضعیف ہے، راوی زید بن جبیرہ کے ضعف پر اجماع ہے (ابن عبد البر)، اس نے داؤد بن حصین سے سخت ضعیف حدیث روایت کی ہے (ساجی)، متروک ہے اور سخت ضعیف ہے (ابن حجر) اس کی سند قوی نہیں محدثین نے زید کے حافظے کی وجہ سے کلام کیا ہے (ترمذی ☆ ارواء الغلیل ص۳۱۴ج۱)، مذکورہ حدیث بھی زید نے داؤد سے روایت کی ہے۔

(۵۶۸) اس روایت کو عبد اللہ بن عمر العمری نے ابن عمر سے روایت کیا ہے عمری کو بھی بعض محدثین نے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے جن میں یحییٰ القطان بھی ہیں واضح رہے کہ ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں عمری کا واسطہ ساقط ہو گیا ہے جس سے ظاہری طور پر سند صحیح معلوم ہوتی ہے (ارواء الغلیل ص۳۱۹ج۱)، مگر روایت ضعیف ہے، کسی راوی کے ساقط ہونے سے روایت صحیح نہیں ہو جاتی۔

(۵۶۹) لا یصلی فی مرابد البقر (عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

گائے کے باڑے میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے۔

(۵۷۰) لیصل أحدکم فی مسجده و لا یتبع المساجد (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تم اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھو اور مساجد تلاش نہ کرو۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن احمد بن نصر ترمذی کا ترجمہ نہیں ملا (مجمع ص۲۴ج۲)۔

(۵۷۱) الغدو و الرواح الی المساجد من الجهاد فی سبیل الله (ابو امامه)

صبح کے وقت اور شام کے وقت مسجدوں کی طرف جانا اللہ کے رستہ میں جہاد میں سے ہے۔☆

۵۶۸۔ أرواء الغلیل ص۳۱۹ج۱۔

۵۶۹۔ مسند أحمد ص۱۷۸ج۲۔

۵۷۰۔ عقیلی ص۴۳۲ج۳، طبرانی أوسط ص۸۳ج۶ ح۵۱۷۲، مجمع ص۲۳ج۲۔

۵۷۱۔ طبرانی کبیر ص ۱۷۷ ج ۸ ح ۷۷۳۹، مسند الشامیین ح ۸۷۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت یا سخت ضعیف ہے راوی حسین بن ابی السری العسقلانی کو امام ابو داؤد نے ضعیف کہا ہے حسین کے بھائی محمد فرماتے تھے تم میرے بھائی سے نہ لکھو یہ کذاب ہے ابوعروبہ فرماتے ہیں کذاب ہے (میزان ص ۵۳۶ ج ۱) البانی کہتے ہیں یہ روایت من گھڑت ہے (ضعیفہ ص ۲۰ ج ۵ وضعیف الجامع ص ۵۷۲)

(٥٧٢) بشر المدلجين إلى المساجد في الظلم بمنابر من يوم القيامة يفزع الناس ولا يفزعون (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

رات کی تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو خوشخبری سناؤ کہ ان کے لیے قیامت کے روز نور کے منبر ہوں گے لوگ گھبراہٹ میں ہونگے مگر وہ نہیں گھبرائیں گے۔☆

ضعیف ہے، سند میں ایک مجہول راوی ہے (مجمع ص ۳۱ ج ۲)۔

(٥٧٣) السبق إلى المسجد السبق إلى الجنة (أبو سعيد)۔

مسجد کی طرف سبقت جنت کی طرف سبقت ہے۔☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(٥٧٤) جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وأصواتكم وسل سيوفكم وإقامة حدودكم الحديث (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

تم اپنی مسجدوں کو بچوں، پاگلوں، جھگڑوں، آوازوں، تلواروں کے سونتنے اور حدود کے قائم کرنے سے بچاؤ۔☆

ضعیف ہے، راوی علاء بن کثیر لیثی شامی ضعیف ہے (مجمع ص ۲۶ ج ۲)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، کوئی شئ نہیں (احمد ☆ میزان ص ۱۰۴ ج ۳)۔

٥٧٢۔ طبرانی کبیر ص ۱۴۲ ج ۸، در منثور ص ۲۱۷ ج ۳، مجمع ص ۳۱ ج ۲، الترغیب والترهیب ص ۲۱۲ ج ۱۔

٥٧٣۔ دیلمی ص ۴۹۴ ج ۲ ح ۳۳۹۰۔

٥٧٤۔ مجمع الزوائد ص ۲۶ ج ۲، ابن ماجة ح ۷۵۰ باب ما یکره فی المساجد، نصب الرایة ص ۴۹۱ ج ۲، قرطبی ص ۲۷۰ ج ۱۲، ترغیب ص ۱۹۹ ج ۱، در منثور ص ۵۱ ج ۵، تذکرة الموضوعات ص ۳۷، العلل المتناهیة ص ۴۰۴ ج ۱، عقیلی ص ۳۴۸ ج ۳، طبرانی کبیر ص ۱۳۲ ج ۸، کشف الخفاء ص ۳۳۴ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٧٥) جنبوا مساجدكم صبيانكم وخصوماتكم وحدودكم وشراء كم وبيعكم وجمروها يوم الجمعة واجعلوا على أبوابها مطاهركم (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

تم مسجدوں کو بچوں، جھگڑوں، حدود کے قائم کرنے اور خرید وفروخت سے بچائے رکھو اور جمعہ کے روز خوشبو کا اہتمام کیا کرو اور مسجدوں کے دروازوں پر وضوء کے برتن (لوٹے) رکھا کرو۔☆

منقطع ہے، راوی مکحول کا حضرت معاذ سے سماع نہیں ہے (مجمع ص۲۶ج۱)۔

(٥٧٦) احتجم فی المسجد (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے مسجد میں سنگی لگوائی۔☆

ضعیف ہے، راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے، امام مسلم فرماتے ہیں اصل لفظ احتجر تھا جس کو ابن لھیعہ نے غلطی سے احتجم بنا دیا ہے (مجمع ص۲۱ج۲)۔

(٥٧٧) إذا وجد أحدكم القملة فی المسجد فليدفنها (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب کوئی مسجد میں جوء پائے تو اس کو دفن کر دے۔☆

من گھڑت ہے، یوسف بن خالد سمتی کذاب ہے (ابن معین ☆ میزان ص۴۶۴ج۴)۔

(٥٧٨) ابنوا المساجد وأخرجوا القمامة منها - واخراج القمامة منها مهور الحور العين (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

تم مسجدیں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ نکالو ان سے کوڑا کرکٹ نکالنا حوروں کا حق مہر ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عمر بن صبح متروک ہے (دار قطنی ☆، کذاب ہے (ازدی ☆ میزان ص۲۰۷ج۳)۔

(٥٧٩) كنس المساجد مهور الحور العين (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مسجدوں کی صفائی حوروں کا حق مہر ہے۔☆

www.KitaboSunnat.com

٥٧٥۔ طبرانی کبیر ص۱۷۳ج۲۰ ح۳۶۹، مجمع ص۲۶ج۲۔

٥٧٦۔ مسند أحمد ص۱۸۵ج۵، مجمع ص۲۰ج۲۔

٥٧٧۔ طبرانی أوسط ص۱۱۴ج۲ ح۱۲۱۹، مجمع ص۲۰ج۲۔

٥٧٨۔ طبرانی کبیر ص۱۹ج۳ ح۲۵۲۱، در منثور ص۲۱۷ج۳، کنز العمال ص۶۵۵ج۷۔

٥٧٩۔ کتاب الموضوعات ص۴۲۵ج۲، تفسیر قرطبی ص۱۴۳ج۱۶ (الدخان ۵۴)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر صحیح ہے، اس میں کئی مجہول راوی ہیں اور ایک راوی عبد الواحد بن زید ثقہ نہیں (ابن معین)، متروک الحدیث ہے (بخاری، فلاس، نسائی ☆ کتاب الموضوعات ص۴۲۶ ج۲)۔

(۵۸۰) قبیلہ کی مسجد میں نماز پچیس نمازیں ہیں اور جامع مسجد میں ایک سو پانچ نمازیں ہیں مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازیں ہیں (انس)۔

اس متن کے ساتھ دیلمی نے ذکر کی ہے امام ذہبی نے اسے مختصرا روایت کیا ہے اور فرمایا ہے سخت منکر ہے (میزان ص۵۲۱ ج۴)۔

(۵۸۱) لا صلوة لجار المسجد إلا فی المسجد (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہے۔☆

ضعیف ہے (بیہقی ص۵۷ ج۳)، راوی سلیمان بن داؤد ضعیف ہے (احادیث ضعاف ۱۷۵)۔

منکر الحدیث ہے (بخاری)، کوئی شئ نہیں (ابن معین ☆ میزان ص۲۰۳)۔

(۵۸۲) اور یہی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے جس کا راوی عمر بن راشد یمامی کا ذکر بغیر قدح کے جائز نہیں (کتاب المجروحین ص۸۳ ج۲)۔

اور حضرت علی سے بھی موقوفا مروی ہے جو ضعیف ہے، راوی سعید بن حیان ممکن ہے کہ پہچانا جائے (میزان)۔

(۵۸۳) اور حضرت جابر سے بھی مروی ہے جس کا راوی محمد بن سکین شفری ضعیف ہے (احادیث ضعاف ۱۷۵)، پہچانا نہیں جاتا اس کی سند میں نظر ہے اور خبر منکر ہے (ذہبی ☆ التعلیق المغنی ص۴۳۰ ج۱)۔

۵۸۰۔ ابن ماجة ح۱۴۱۳، دیلمی ص۵۴۴ ج۲ ح۳۵۴۸، طبرانی أوسط ص۷ ج۸ ح۷۰۰۴۔

۵۸۱۔ بیهقی ص۵۷ وص۱۱۱ ج۳، دراقطنی ص۴۲۰ ج۱، المستدرك ص۲۴۶ ج۱، نصب الراية ص۴۱۲ ج۴، كنز العمال ص۶۵۰ ج۷، الفوائد المجموعة ص۱۶، تنزيه الشريعة ص۹۹ ج۲، صيغة ص۲۱۷ ج۱، تذكرة الموضوعات ص۳۶، العلل المتناهية ص۴۱۲ ج۱، اللالی ص۱۵ ج۲، أرواء ص۲۵۱ ج۱، فتح الباری ص۴۳۹ ج۱۔

۵۸۲۔ كتاب المجروحين ص۹۴ ج۲۔

۵۸۳۔ دار قطنی ص۴۲۰ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٥٨٤) من سمع النداء من جيران المسجد وهو صحيح من غير عذر فلم يجب فلا صلوة له (على رضی اللہ عنہ)۔

جو شخص مسجد کا پڑوسی ہو تو وہ موذن کو اذان کہتے سنے تو پھر بغیر عذر کے نہیں آیا اس کی نماز قبول نہیں۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی حارث الاعور متہم ہے۔

(٥٨٥) إذا صلى لا يضع تحت قدميه شيئاً إلا أنا مطرنا يوما فوضع تحت قدميه نطعاً (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

آپ نماز پڑھتے وقت پاؤں کے نیچے کوئی چیز نہ رکھتے مگر ایک دن بارش ہوئی تو آپ نے قدموں کے نیچے چٹائی رکھی۔☆

ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن اسحاق متروک ہے (مجمع ص ٥٧ ج ٢)، متروک الحدیث ہے دارقطنی ☆ المغنی فی الضعفاء ص ٩ ج ١)۔ اور یہ اس حدیث کے روایت کرنے میں متفرد ہے (طبرانی اوسط ص ٣٦٣ ج ٦)۔

باب قبلہ

(٥٨٦) انصرف رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس وهو يصلي الظهر وانصرف بوجهه إلى الكعبة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے اور جب سلام پھیرا تو کعبہ کی طرف سے پھیرا۔☆

منکر ضعیف ہے، راوی عثمان سعید یحییٰ قطان، ابن معین اور ابو زرعہ کے نزدیک ضعیف ہے (مجمع ص ١٣ ج ٢)، صحیح میں ظہر کی بجائے صبح کی نماز ہے۔

٥٨٤۔ دارقطنی ص ٤٢٠ ج ١، احادیث ضعاف ص ١٧٥۔

٥٨٥۔ طبرانی أوسط ص ٣٦٣ ج ٦ ح ٥٧٧٣، مجمع ص ٥٧ ج ٢۔

٥٨٦۔ مجمع ص ١٣ ج ٢، کشف الاستار ح ٤٢٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۸۷) کنا مع رسول الله ﷺ فی أحدی صلوتی العشی حین صرفت القبلة فدار النبی ﷺ و درنا معه فی رکعتین (عماره)۔

ہم ظہر یا عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب قبلہ بدلا رسول اللہ ﷺ قبلہ کی طرف گھوم گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ دو رکعتوں میں گھوم گئے۔☆

راوی عبد الملک بن حسین نخعی ضعیف ہے (مجمع ص۱۳ج۲)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، قوی نہیں (ابو زرعہ مجمع ص۲۵۳ج۲)۔

(۵۸۸) ہم ظہر یا عصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے ہم نے ابھی دو رکعتیں ہی پڑھی تھیں کہ کسی نے کہا قبلہ بدل گیا ہے تو مرد عورتوں کی جگہ ہو گئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر لیا رسول اللہ نے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے (تویلہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی اسحاق بن اسماعیل السواری ضعیف متروک ہے (مجمع ص۱۵ج۲)، واہ ہے (ابو زرعہ)، منکر الحدیث ہے (دارقطنی)، اس کو چھوڑ دیا گیا ہے (بخاری)، کذاب ہے حدیث وضع کرتا تھا (ابن معین ☆ میزان ص۱۸۴ج۱)۔

(۵۸۹) تبعث النخامة فی القبلة وهی فی وجه صاحبها (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

قبلہ میں تھوک کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور وہ تھوکنے والے کے منہ پر ہوگا۔☆

ضعیف ہے، راوی عاصم بن عمر امام بخاری اور دیگر محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے (مجمع ص۱۹ج۲)۔

(۵۹۰) من بزق فی قبلة ولم یوارها یوم القیامة أحمي ما تکون حتی تقع بین عینیه (أبو أمامة)۔

۵۸۷۔ مجمع ص۱۳ج۲۔

۵۸۸۔ طبرانی کبیر ص۲۰۷ج۲۴ ح۵۳۰، مجمع ص۱۴ج۲۔

۵۸۹۔ مجمع ص۱۹ج۲، کشف الاستار ح۴۱۳، کنز ص۴۹۶ج۷۔

۵۹۰۔ طبرانی کبیر ص۲۴۵ج۸ ح۷۹۶۰، مجمع ص۱۹ج۲، الدر المنثور ص۵۱ج۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو قبلہ کی طرف تھوکے اور اسے دفن نہ کرے قیامت کے روز اسے گرم کر کے تھوکنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا دیا جائے گا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی جعفر بن زبیر سخت ضعیف ہے (مجمع ص۱۹ ج۲ دیکھئے نمبر۳۵۸)۔

(۵۹۱) ان احدکم اذا قام فی الصلوة فانه یقوم بین یدی الله مستقبل ربه وملکه عن یمینه وقرینه عن یساره فلا یتفلن أحدکم بین یدیه ولا عن یساره أو تحت قدمه ثم لیعرك فلیشدد عرکه فانما یوك اذن الشیطان والذی بعثنی بالحق لو ینکشف بینکم وبینه الحجب أو یووذن للمسجد فی الکلام لشکا ما یلقی ذلك۔

جب کوئی نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوکے ہاں بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے۔ پھر سختی سے اس کو مسل دے کیونکہ وہ حقیقت میں شیطان کو مسلتا ہے اگر تمہارے اور اس کے درمیان میں سے پردے اٹھا لیے جائیں یا مسجد کو کلام کرنے کی اجازت مل جائے تو جو اسے تھوک پڑنے سے تکلیف پہنچی ہے وہ ضرور اس کی شکایت کرے (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی عبید اللہ بن زحر کوئی شئ نہیں اس کی حدیث ضعیف ہے (ابن معین)، منکر الحدیث ہے (ابن المدینی)، قوی نہیں (دارقطنی)، اور اس کا استاذ علی بن زید متروک ہے، ابن حبان کہتے ہیں یہ ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا۔ جس سند میں عبید اللہ او رعلی بن زید اور قاسم جمع ہو جائیں تو وہ روایت ان کی اپنی بنائی ہوگی (میزان ص۷ ج۳)۔

(۵۹۲) إن العبد إذا قام فی الصلوة فتحت له الجنان وکشفت الحجب بینه وبین ربه واستقبلته الحور العین ما لم یمتخط أو یتنخم (أبو أمامة)۔

بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے جنتیں کھول دی جاتی ہیں رب اور اس کے درمیان پردے ہٹا دیے جاتے ہیں اور حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک وہ کھنگارے اور تھوکے نہ۔☆

۵۹۱۔ طبرانی کبیر ص۱۹۹ ج۸، ح۷۸۰۸، مجمع ص۱۹ ج۲۔

۵۹۲۔ طبرانی کبیر ص۲۵۰ ج۸ ح۷۹۸۰، مجمع ص۲۰ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی طریف بن صلت اور حجاج بن عبد اللہ کا تذکرہ نہیں ملا (مجمع ص۲۰ ج۲)۔

(۵۹۳) رأیت رسول الله ﷺ بزق عن یمینه وعن یساره وبین یدیه (عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ)۔

دائیں اور بائیں طرف اور سامنے تھوکتے۔☆

باطل ہے، راوی واقدی کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ ج۳)۔

(۵۹٤) نهی أن تتخذ القبور محاریب۔

منع فرمایا کہ قبریں محراب بنائی جائیں۔☆

ان الفاظ سے کوئی حدیث رسول نہیں۔

☆☆☆☆☆

۵۹۳۔ مجمع ص۲۰ ج۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۵۹٤۔ اس کا اصل ماخذ معلوم نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- کتاب صفۃ الصلوٰۃ

نیت

(۵۹۵) النية الحسنة تدخل صاحبها الجنة (جابر رضی اللہ عنہ)۔

اچھی نیت اپنے صاحب (نیت کرنے والے) کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی عبد الرحیم بن حبیب فاریابی حدیثیں وضع کرتا تھا اس نے ثقہ راویوں کے نام پر تقریباً پانچ سو حدیثیں وضع کی ہیں (کتاب المجروحین ص۱۶۳ج۲)، اس کا استاذ اسماعیل بن یحییٰ بھی کذاب ہے حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۲۵۳ج۱)۔

(۵۹۶) النية الصادقة معلقة بالعرش فإذا صدق العبد نيته تحرك العرش فيغفر له (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

سچی نیت عرش کے ساتھ لٹکی رہتی ہے بندہ جب سچی نیت کرتا ہے تو عرش حرکت میں آ جاتا ہے اور نیت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔☆

باطل ہے، ایک راوی قرہ منکر الحدیث ہے (فیض القدیر ص۳۰۱ج۶)، دوسرا راوی قاسم بن نصر سامری غیر معروف ہے اس نے یہ حدیث عجیب اور باطل روایت کی ہے (میزان ص۳۸۱ج۳)۔

(۵۹۷) نية المؤمن ابلغ من عمله (أنس رضی اللہ عنہ)۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی یوسف بن عطیہ کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے نسائی کہتے ہیں متروک ہے ابن معین فرماتے ہیں کوئی شئ نہیں بخاری فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے (میزان ص۴۶۸ج۴)۔

(۵۹۸) نية المؤمن خير من عمله وعمل المنافق خير من نيته (سهل بن سعد

۵۹۵۔ ديلمي ص۵۰ج۵ ح۷۱۴۶، ضعيفة ص۲۵۱ج۱۰/۱۔

۵۹۶۔ تاريخ بغداد ص۴۴۸ج۱۲، العلل المتناهية ص۳۳۶ج۲، ضعيفة ص۲۵۲ج۱۰/۱۔

۵۹۷۔ شعب الايمان ص۳۴۳ج۵، المقاصد الحسنة ص۴۵۰، كشف الخفاء ص۳۲۴ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الساعدی رضی اللہ عنہ)۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی حاتم بن عباد بن دینار مجہول ہے، حافظ عراقی نے اس روایت کو حاتم کی وجہ سے ضعیف کہا ہے (تعلیق بر معجم کبیر ص۱۸۵ج۶)، اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس کے راوی سلیمان بن عمر نخعی کے وضاع ہونے پر تمام محدثین کا اجماع ہے (الکامل ص۱۱۰۰ج۳)۔

(۵۹۹) نية المؤمن خير من عمله و نية الفاجر شر من عمله (نواس رضی اللہ عنہ)۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے بدتر ہے۔☆

باطل ہے، ایک راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے، دوسرا راوی عثمان بن عبد اللہ متہم ہے (تعلیق بر مسند فردوس ص۳۵ج۵)، یہ ثقہ راویوں کے نام پر منکر حدیثیں روایت کرتا تھا اس نے متعدد من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (الکامل ص۱۸۲۳ج۵)۔

(۶۰۰) نية المؤمن خير من عمله ان الله ليعطى العبد على نيته ما لا يعطيه على عمله و ذلك ان النية لا رياء فيها و العمل يخالطه الرياء (أبو موسى رضی اللہ عنہ)۔

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ بندے کو نیت پر وہ اجر دیتا ہے جو عمل کرنے پر نہیں دیتا یہ اس لئے کہ نیت میں ریاء کاری کا دخل نہیں ہوتا اور عمل میں ریا کاری شامل ہو جاتی ہے۔☆

ضعیف ہے، مسند فردوس میں یہ روایت بلا سند ہے اور فردوس کے معلق نے سخاوی کے حوالہ سے اس روایت کو ضعیف کہا ہے (تعلیق بر فردوس ص۳۵ج۵)۔

نوٹ: نماز شروع کرتے وقت الفاظ کے ساتھ مروجہ نیت بدعت ہے۔

۵۹۸۔ تاريخ بغداد ص۲۳۷ج۹، طبراني كبير ص۱۸۵ج۶ ح۵۹۴۲، مجمع ص۶۱ج۱ وص۱۰۹ج۱، حلية الأولياء ص۲۵۵ج۳، موضوعات كبير ص۱۲۴، ديلمي ص۳۵ج۵ ح۷۰۹۶، المقاصد الحسنة ص۴۵۰، الدرر المنتشرة ص۴۷۔

۵۹۹۔ مسند الشهاب ص۱۱۹ج۱، وتعليق ديلمي ص۳۵ج۵، كشف الخفاء ص۳۲۴ج۲۔

۶۰۰۔ ديلمي ص۳۵ج۵ ح۷۰۹۷، المقاصد الحسنة ص۴۵۰، كشف الخفاء ص۳۲۴ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۰۱) اللہ اکبر کی راء جزم کے ساتھ ہے۔☆ حدیث رسول اللہ نہیں نخعی کا قول ہے۔

(٦٠٢) إن من السنة وضع اليمين على الشمال تحت إلسرة (علی رضی اللہ عنہ)۔

سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھا جائے۔☆ منکر ہے، ایک راوی زیاد بن زید سوائی مجہول ہے، سند ثابت نہیں متروک ہے (بیھقی)، اس روایت کے ضعف پر تمام کا اجماع ہے اور عبد الرحمٰن بن اسحاق واسطی بالاتفاق ضعیف ہے (نووی ☆ نصب الرایہ ص۳۱۴ج۱)۔

(۶۰۳) مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے حضرت وائل سے جو روایت پیش کی جاتی ہے اصل روایت میں تحت السرہ کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ ان الفاظ کو ناشر نے اپنی طرف سے بڑھا کر حدیث رسول میں تحریف کا گھناؤنا جرم کیا ہے۔

(٦٠٤) كان يجمع في أول صلاته بين سبحانك اللهم وبحمدك وبين وجهت (علی رضی اللہ عنہ)۔

نماز کے شروع میں سبحانک اللھم اور وجھت وجھی ملا کر پڑھتے تھے۔☆

من گھڑت ہے، راوی خالد بن قاسم کی روایات من گھڑت ہیں (درایہ ص۱۲۹ج۱) اور یہ روایت بھی من گھڑت اور باطل ہے، جس کا کچھ اصل نہیں (علل الحدیث ص۱۴۷ج۱)۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں دعائیں ملا کر پڑھتے تھے ہاں البتہ صرف "سبحانك اللهم" کا پڑھنا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

(۶۰۵) رات جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ثناء کے بعد تین مرتبہ لا اله الا الله تین مرتبہ الله اكبر اور اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه کہتے اور پھر قرأت شروع کرتے (ابوسعید رضی اللہ عنہ)۔

٦٠١۔ المقاصد الحسنة ص١٦٠، تذكرة الموضوعات ص٣٨۔

٦٠٢۔ مسند أحمد ص١١٠ ج١، ابو داؤد مع عون المعبود ص٢٧٥ ج١، دار قطنی ص٢٦٤ ج١، بيهقی ص٣١ ج١، نصب الراية ص٣١٤ ج١۔

٦٠٣۔ ابن أبي شيبة ص٣٤٣ ج١ ح٣٩٣٨۔

٦٠٤۔ علل الحديث ص١٤٧ ج١، هداية ص١٠٢ ج١۔

٦٠٥۔ أبو داؤد ح٧٧٥ وترمذی ح٢٤٢، نصب الراية ص٣٢١ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی علی بن علی کی مرسل ہے اور جعفر بن سلیمان کو وہم ہو گیا ہے (ابو داؤد)، اس حدیث کی سند میں کلام ہے (ترمذی)، علی بن علی خود متکلم فیہ ہے (یحییٰ بن سعید)، بعض محدثین نے کلام کیا ہے اور بعض نے ثقہ کہا ہے (منذری)، یہ حدیث صحیح نہیں (احمد ☆ نصب الرایہ ص۳۲۱ ج۱)۔

بسم اللہ بالجہر

(٦٠٦) سئل ابن عباس عن الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم فقال كنا نقول هي قرأة الأعراب (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ابن عباس سے بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اسے اعرابیوں کی قرأت کہتے ہیں۔☆

ضعیف ہے، ابوسعد بقال ضعیف مدلس ہے (خیر البراہین ص۱۳۹)۔

(٦٠٧) كان علي وعبد الله لا يجهر أن ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بآمين (أبو وائل رضی اللہ عنہ)۔

حضرت علی اور عبد اللہ بسم اللہ اور اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔☆

ضعیف ہے، دونوں حدیثوں کا راوی ابوسعد سعید بن مرزبان مشہور مدلس اور متروک الحدیث ہے (نصب الرایہ ص۱۵۷ ج۲، خیر البراہین فی الجہر بالتامین ص۱۳۹)۔

(٦٠٨) يستفتح الصلوة ببسم الله الرحمان الرحيم (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

نماز بسم اللہ سے شروع کرتے۔☆

راوی ابو خالد مجہول ہے اور روایت غیر محفوظ ہے (میزان ص۲۳۶ ج۱)، ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند درست نہیں۔

٦٠٦۔ مجمع الزوائد ص۱۰۸ ج۱، کشف الاستار ح۵۲۵۔

٦٠٧۔ طبرانی کبیر ص۲۶۲ ج۹ ح۹۳۰۴، مجمع ص۱۰۸ ج۲، نصب الرایۃ ص۱۵۷ ج۲۔

٦٠٨۔ ترمذی ح۲۴۵، عقیلی ص۸۱ ج۱، دارقطنی ص۳۰۴ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٠٩) إذا افتتح الصلوة يبدأ ببسم الله الرحمان الرحيم (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

نماز بسم اللہ سے شروع کرتے۔☆ سخت ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن اور اس کا باپ عبد اللہ عمری دونوں ضعیف ہیں (نصب الرایہ ص۳۲۵ ج۱)۔

(٦١٠) بأى شيء يفتتح القرآن إذا افتتح الصلوة قلت ببسم الله الرحمن الرحيم (بريده رضی اللہ عنہ)۔

میں نے پوچھا آپ ﷺ نماز میں قرآن کہاں سے پڑھنا شروع کرتے فرمایا بسم اللہ سے۔☆ سخت ضعیف ہے، ایک راوی سلمہ بن صالح الاحمر ثقہ نہیں (ابن معین)، ضعیف ہے (نسائی ☆ میزان ص۱۹۱ ج۲)، اور دوسرا راوی ابو خالد یزید متروک الحدیث ہے (میزان ص۳۲۵ ج۱)۔

(٦١١) علمنى جبريل الصلوة فقام فكبر لنا ثم قرأ ببسم الله الرحمان الرحيم فيما يجهر به فى كل ركعة (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جبریل نے مجھے نماز سکھائی اور کھڑے ہوئے تو ہر اس رکعت میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی جس میں قرأت جہری کی جاتی ہے۔☆

ساقط ہے، راوی خالد بن الیاس کے ضعف پر تمام کا اجماع ہے، احمد اور ابو حاتم کہتے ہیں منکر الحدیث ہے، نسائی فرماتے ہیں متروک الحدیث ہے، ابن معین فرماتے ہیں کوئی شئ نہیں ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، بخاری کہتے ہیں کوئی شئ نہیں، ابن حبان کہتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر من گھڑت روایات کرتا تھا (نصب الرایہ ص۳۴۳ ج۱)۔

(٦١٢) كان يجهر فى المكتوبات بسم الله الرحمن الرحيم (على وعمار رضی اللہ عنہ)۔

فرض نمازوں میں بسم اللہ جہر سے پڑھتے۔☆ باطل ہے، راوی عبد الرحمٰن بن سعید المؤذن صاحب مناکیر

٦٠٩۔ دارقطنی ص۳۰۵ ج۱، نصب الرایة ص۳۲۵ ج۱۔

٦١٠۔ دارقطنی ص۳۱۰ ج۱، نصب الرایة ص۳۲۵ ج۱، الدر المنثور ص۷ ج۱۔

٦١١۔ دارقطنی ص۳۰۷ ج۱، نصب الرایة ص۳۲۵ ج۱، الدر المنثور ص۷ ج۱۔

٦١٢۔ المستدرك ص۲۹۹ ج۱، نصب الرایة ص۳٤٤ ج۱، دارقطنی ص۳۰۲ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (ذھبی)، ضعیف ہے (ابن معین)، دوسرا راوی سعید ہے اگر اس سے مراد کریزی ہے تو ضعیف ہے اور اگر کوئی اور ہے تو مجہول ہے یہ خبر سخت کمزور ہے گویا کہ من گھڑت ہے (ذھبی)، اس کی سند ضعیف ہے (بیھقی)، تیسرا راوی فطر بن خلیفہ غیر ثقہ ہے (سعدی)، حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے مگر وہ قابل اعتماد نہیں کیونکہ اس کا تساہل مشہور ہے (زیلعی)، اور یہ حدیث باطل ہے (ابن عبدالہادی)، یہ روایت عمرو بن شمر اور جابر جعفی کی سند سے بھی مروی ہے یہ دونوں قابل حجت نہیں کمزور ہے، حاکم فرماتے ہیں یہ بہت سی موضوع روایات والا ہے (تفصیلی جرح کے لئے دیکھئے (نصب الرایہ ص۳۴۴ ج۱)۔

(٦١٣) يجهر ببسم الله الرحمان الرحيم في السورتين جميعا (علی رضی اللہ عنہ)۔

آپ بسم اللہ کو دونوں سورتوں (فاتحہ اور بعد والی) میں جہر کرتے۔☆

من گھڑت ہے، یہ حدیث راوی عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد نے عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے روایت کی ہے یہ اپنے آباء کے نام سے من گھڑت روایات کرتا تھا اس سے حجت پکڑنی جائز نہیں گویا کہ یہ وہم زدہ ہو جاتا ہے حتی کہ اپنے بڑوں سے من گھڑت چیزیں لے آتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۲۲ ج۱)۔

(٦١٤) إذا أم الناس جهر ببسم الله الرحمان الرحيم (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب آپ امامت کراتے تو بسم اللہ بالجہر پڑھتے۔☆

منکر ہے، راوی ابو اویس اس روایت میں متفرد ہے اور دوسروں کی مخالفت کی ہے لہذا قابل حجت نہیں ہے (درایہ ص۱۳۳ ج۱)۔

(٦١٥) بسم اللہ بالجہر کرتے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی عبد اللہ بن عمرو بن حسان واہ ہے، اس کی دوسری سند بھی ہے جس کا راوی ابو صلت ضعیف اور حدیث چور ہے (درایہ ص۱۳۳ ج۱)۔

٦١٣۔ المستدرك ص٢٣٣ ج١۔

٦١٤۔ دارقطنی ص٣٠٦ ج١، درایه ص١٣٣ ج١۔

٦١٥۔ دارقطنی ص٣٠٣ ج١، درایه ص١٣٣ ج١۔

٦١٦۔ دارقطنی ص٣٠٤ ج١، درایه ص١٣٣ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦١٦) لم يزل يجهر ببسم الله في السورتين حتى قبض (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

آپ تا حیات بسم اللہ کو دونوں سورتوں میں جہر سے پڑھتے رہے۔☆

ضعیف ہے، راوی عمر بن حفص مکی ضعیف ہے (درایہ ص۱۳۴ ج۱)، پتہ نہیں یہ کون ہے اور یہ حدیث منکر ہے اس روایت کو ابن جریج سے عمر بن حفص اور سعید بن خثیم نے روایت کیا ہے اور سعید کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور دوسروں نے اس پر چوک لگائی ہے (میزان ص۱۹۰ ج۳)، اس کی روایات غیر محفوظ ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۱۳۳ ج۲)۔

(٦١٧) صليت خلف النبي ﷺ وأبي بكر وعمر فكانوا يجهرون بيسم الله (ابن عمر)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابو طاہر احمد بن عیسیٰ کذاب ہے (درایہ ص۱۳۴ ج۱)۔

(٦١٨) صليت خلف النبي ﷺ فجهر بالبسملة (حكم بن عمير رضی اللہ عنہ)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے بسم اللہ کو بالجہر پڑھا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن اسحاق ضبی متروک ہے، دارقطنی میں راوی اسحاق کے بجائے حبیب ہے جو متغیر ہے (درایہ ص۱۳۴ ج۱)۔

(٦١٩) أمني جبريل عند الكعبة فجهر ببسم الله (نعمان رضی اللہ عنہ)۔

جبریل نے کعبہ کے پاس میری امامت کرائی تو بسم اللہ کو جہر کیا۔☆

من گھڑت ہے، اس کا ایک راوی احمد بن حماد ضعیف ہے اور دوسرا راوی یعقوب بن یوسف ضبی ہے، زیلعی فرماتے ہیں مشہور نہیں ہے میں نے اس کی تلاش میں جرح وتعدیل کی بہت سی کتابیں گھنگال ڈالیں مگر مجھے اس کی کوئی اصلیت معلوم نہیں ہوسکی، میرا خیال ہے کہ یہ روایت اس کی گھڑی ہوئی ہے (نصب الرایہ ص۳۴۹ ج۱)۔

٦١٧۔ دارقطنی ص۳۰۵ ج۱، عقیلی ص۴۲ ج۴، درایہ ص۱۳۴ ج۱۔

٦١٨۔ دارقطنی ص۳۱۰ ج۱، درایۃ ص۱۳۴ ج۱۔

٦١٩۔ دارقطنی ص۳۰۹ ج۱، نصب الرایۃ ص۳۴۹ ج۱، الدر المنثور ص۸ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت فاتحہ

(٦٢٠) لا صلوة لمن لم يقرأ فى كل ركعة الحمد وسورة فى فريضة وغيرها (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

اس کی نماز نہیں جو ہر رکعت میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر نہیں پڑھتا نماز فرضی ہو یا نفلی۔☆

ضعیف ہے۔

(٦٢١) لا صلوة إلا بفاتحه الكتاب والسورة (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک سورت فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر نہ پڑھی جائے۔

(٦٢٢) لا تجزى صلوة إلا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

نماز سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ اور سورت کے بغیر کفایت نہیں کرتی۔☆

ضعیف ہے، ان تینوں روایتوں کا راوی ابوسفیان طریف بن شھاب سعدی کوئی شئ نہیں ضعیف ہے (ابن معین)، محدثین کے نزدیک قوی نہیں (بخاری)، متروک الحدیث ہے (نسائی ☆ الکامل ص١٤٣٦ج٤)، ضعیف ہے (تقریب ص١٥٦)۔

(٦٢٣) لا صلوة إلا بفاتحة الكتاب وآيتين من القرآن (عبادة رضی اللہ عنہ)۔

نماز سورت فاتحہ اور قرآن کی دو آیات کے بغیر نہیں ہے۔☆

منکر ضعیف ہے، راوی حسن بن یحییٰ خشنی صدوق کثیر الغلط ہے (تقریب ص٧٣)۔

(٦٢٤) لا تجزى صلوة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وآيتين فصاعداً (عمران بن حصين)۔

وہ نماز جائز نہیں جس میں سورت فاتحہ اور دو یا زیادہ آیتیں نہ پڑھی جائیں۔☆

٦٢٠۔ ابن ماجة ح٨٧٤ باب القراءة خلف الامام، ابن أبى شيبة ص٣٦١ج١، تلخيص ص٣٤٢ج١۔

٦٢١۔ الكامل ص١٤٣٦ج٤، نصب الراية ص٣٦٣ج١، ص٣٦٥ج١۔

٦٢٢۔ بيهقى ص٣٨٠ج٢، جامع المسانيد ص٣١٢ وص٣١٥ج١۔

٦٢٣۔ طبرانى أوسط ص١٣٨ج٣ ح٢٢٨٣۔

٦٢٤۔ الكامل ص٩٩١ج٣، ابن خزيمة ص٢٤٨ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی ربیع بن بدر کوئی شئ نہیں (ابن معین)، ضعیف ہے (ابو داؤد)، متروک ہے (نسائی)، اس کی عام روایات پر متابعت نہیں ہے (ابن عدی ☆ میزان ص۳۹ج۲)۔

(٦٢٥) لا تجزی فی المکتوبة إلا بفاتحة الکتاب وثلاث آیات فصاعداً (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

فرضی نماز کفایت نہیں کرتی جب تک اس میں سورت فاتحہ اور تین یا زیادہ آیات نہ پڑھی جائیں۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عمر بن یزید مدائنی منکر الحدیث ہے (الکامل ص۱۶۸۷ج۵)۔

(٦٢٦) لا تجزی صلوة لا یقرأ فیها بفاتحة الکتاب وشیء معها (أبو مسعود أنصاری رضی اللہ عنہ)۔

وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور نہ پڑھا جائے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن ایوب برسانی اصفہانی مجہول ہے (میزان ص۲۱ج۱)۔

(٦٢٧) أمرنی رسول الله ﷺ أن أنادی فی أهل المدینة أن لا صلوة إلا بقرأة ولو بفاتحة الکتاب (أبوهریرة رضی اللہ عنہ)۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں اہل مدینہ میں اعلان کروں کہ نماز قرأۃ کے بغیر نہیں خواہ سورت فاتحہ کی ہو۔☆

ضعیف ہے، راوی حجاج بن ارطاۃ صدوق کثیر الخطا اور مدلس ہے (تقریب ص۶۴)، اور یہ ہر کسی سے تدلیس سے روایت کرتا تھا خواہ وہ اس سے ملا ہو یا نہ ملا ہو (ابن حبان)، ضعیف ہے (ابن معین ☆ کتاب المجروحین ص۲۲۶ج۱)، اس کی ایک سند اور بھی ہے جس کا ایک راوی ابو حنیفہ ہیں جو قوی نہیں ہیں اور دوسرا راوی احمد بن عبد اللہ بن محمد کوفی مجہول ہے اس نے نعیم سے منکر روایت کی ہے (لسان ص۲۰۰ج۱)، اس نے ابو حنیفہ کی منکر حدیثیں روایت کی ہیں جو باطل ہیں (ابن عدی ☆ نصب الرایہ ص۳۶۷ج۱)، یہ حدیث ضعیف اور واہ ہے (درایہ ص۱۳۸ج۱)۔

٦٢٥۔ الکامل ص۱۶۸۷ج۵۔

٦٢٦۔ تاریخ اصفهان ص۷۳ج۱ وص۳۳ج۲۔

٦٢٧۔ أبو داؤد من ترك القرأة فی صلوته ح ۸۲۰، نصب الرایة ص۳۶۷ج۱، درایه ص۱۳۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٢٨) أم القرآن عوض من غيرها وليس غيرها منها عوض (عبادة رضی اللہ عنہ)۔

سورۃ الفاتحہ غیر سے (نماز کی قرأت میں) عوض ہے اور فاتحہ کا غیر اس سے عوض (بدل) نہیں۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن خلاد نامعلوم ہے (فیض القدیر ص۱۸۳ج۲)، اور اس میں متفرد ہے (دارقطنی ص۳۲۲ج۱)۔

قرأة خلف الامام

(٦٢٩) إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وأذا قرء فانصتوا (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن عجلان سیء الحفظ (الکاشف ص۷۷ج۳)، اور مدلس ہے (طبقات المدلسین ص۱۰۶)، اس کی متابعت خارجہ بن مصعب نے کی ہے جو قوی نہیں (علل الحدیث ص۱۶۴ج۱)، کوئی شئ نہیں کذاب ہے (ابن معین)، ابن مبارک اور وکیع نے اسے چھوڑ دیا تھا (بخاری)، متروک ہے جو کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا (ابن حجر)، ابن معین نے اسے کذاب کہا ہے (تقریب ص۸۷ ومیزان ص۶۲۵ ج۱)۔

نیز اس کی متابعت یحییٰ بن علاء سے بھی بیان کی جاتی ہے یہ بھی وضع حدیث کی طرف منسوب ہے (تقریب ص۳۸۷)۔

٦٢٨۔ المستدرك ص٢٣٨ج١، دارقطنی ص٣٢٢ج١، در منثور ص٦ج١، قرطبی ص١١٣ج١، كنز العمال ص٥٥٨ج١۔

٦٢٩۔ مسند أحمد ص٤٢٠ج٢، ومواضع، علل الحديث ص١٦٤ج١، أبو داؤد باب الامام يصلی من قعود ح٦٠٤، نسائی باب اذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا ح٩٢٠، ابن ماجة باب اذا قرء الامام فانصتوا ح٨٤٦، كتاب القراة ص١٣١، دار قطنی ص٣٢٧ج١، بيهقی ابن أبی شيبة ص٣٣١ج١ ح٣٧٩٩ جزء القرأت ص١١٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٣٠) وإذا قرأ الإمام فانصتوا (أنس رضی اللہ عنہ)

جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو۔☆

شاذ ہے، اس لیے کہ عام ثقہ راویوں جیسا کہ محمد بن بکار، اسماعیل بن سیف اور ابو الاشعث کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ان الفاظ کو صرف حسن بن علی بن شعیب معمری نے روایت کیا ہے ابن عدی فرماتے ہیں یہ موقوف روایات کو مرفوع روایت کرتا اور حدیث کے متن میں ایسے الفاظ زیادہ کر دیتا جو اصل میں نہیں ہوتے (الکامل ص٧٤٩ ج٢)۔

(٦٣١) هل قرأ أحد منكم معي آنفاً قالوا نعم قال إني أقول ما لي أنازع القرآن فانتهى الناس عن القرأة معه حين قال ذلك (عبد الله بن بحينة)۔

ابھی تم نے میرے ساتھ پڑھا ہے؟ صحابہ نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا میں کہہ رہا تھا پتہ نہیں مجھ سے قرآن کی منازعت کیوں ہو رہی ہے جب لوگوں نے آپ سے یہ سنا تو وہ آپ کے ساتھ قرأت کرنے سے رک گئے۔☆

ضعیف اور منکر ہے، راوی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے یہ حدیث اپنے چچا سے روایت کی ہے ابن حبان کہتے ہیں کثیر الوہم روی الحفظ ہے جب چچا سے روایت کرے تو غلطی کر جاتا تھا اور ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا تھا جب متفرد ہو تو قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص٢٤٩ ج٢)۔

(٦٣٢) كانوا يقرأون خلف النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علي القرآن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت کرتے تھے آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قرأت کو خلط ملط کر دیا ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابو اسحاق مدلس اور مختلط ہے (تہذیب ص٦٧ ج٨)۔

(٦٣٣) ما كان صلوة يجهر فيها الإمام بالقرأة فليس لأحد أن يقرأ

٦٣٠۔ ابن ماجة ح٨٤٧ باب اذا قرء الامام فانصتوا، الکامل ص٧٤٩ ج٢، لسان ص٢٤٤ ج٢۔

٦٣١۔ مسند أحمد ص٣٤٥ د٥۔

٦٣٢۔ التمهيد ص٤٩ ج١١، مسند أحمد ص٤٥١ ج١، طحاوی ص٢١٧ ج١، ابن أبي شيبة ص٣٣٠ ج١ ح٣٧٧٨، كتاب القرأة ص١٦٧۔

٦٣٣۔ كتاب القرأة ص١٤٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)

جس نماز میں امام قرأۃ جہری کرے تو کسی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ امام کے ساتھ قرأت کرے۔☆

بیہقی فرماتے ہیں منکر ہے، اس روایت کو میں نے مجموعہ اخبار میں نہیں پایا (کتاب القرأۃ ص۱۴۵)۔

(٦٣٤) كل صلوة لا يقرأ فيها بأم الكتاب فهي خداج إلا صلوة خلف الإمام (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے ہو۔☆

منکر اور ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن اسحاق منکر الحدیث ہے (امام احمد)، ضعیف ہے (ابن معین ☆ کتاب القرأۃ ص۱۹۵)، حدیث کی شناخت رکھنے والے اس روایت کو ثابت نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں اس کے راوی خالد طحان نے خطا کی ہے اور متن کو بدل دیا ہے حضرت ابوہریرہ کے قول انی اکون احیاناً خلف الامام کو بھول کی وجہ سے الا خلف الامام بنا دیا ہے (بیہقی کتاب القرأۃ ص۱۹۵)، حدیث ضعیف ہے (کنز العمال ص۴۴۴ ج۷)۔

(٦٣٥) من كان له إمام فقرأة الإمام له قرأة (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جس کیلئے امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، اس کی چار سندیں ہیں ایک میں جابر جعفی متہم بالکذب ہے، دوسری سند میں ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ دونوں ضعیف ہیں (دارقطنی ص۳۳۳ ج۱)، دراصل یہ روایت موسیٰ بن ابی موسیٰ عن عبد اللہ بن شداد مرسل تھی جس کو ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ نے متصل روایت کر دیا ہے۔

اس کی تیسری سند میں ابو الزبیر مدلس ہے (طبقات المدلسین ص۱۰۸)، اس کی سند میں ضعف ہے (نصب الرایہ ص۱۰ ج۲)، چوتھی سند میں سہل بن عباس متروک الحدیث ثقہ نہیں، طبرانی کہتے ہیں اس حدیث کو

٦٣٤۔ كتاب القرأة ص١٩٥، كنز ص٤٤٤ ج٧ ح١٩٧٠٤۔

٦٣٥۔ جامع المسانيد ص٣٣٧ ج١، ابن ماجة باب اذا قرء الامام فانصتوا ح٨٥٠، بيهقى ص١٦٠ وص١٦١ ج٢، مجمع الزوائد ص١١١ ج٢، دارقطنى ص٣٢٣ ص٣٢٦ ج١، نصب الراية ص١٠ ج٢، معانى الآثار ص٢١٧ ج١، ارواء الغليل ص٢٦٨ ص٢٧٣ ج٢، تلخيص ص٢٣٢ ج١، تاريخ بغداد ص٣٣٧ ج١ ص٣٤٠ ج١٠، الكامل ص٣١٦ ج١ ص٥٤٢ ج٢، ضعيفة ص٥٧ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف سہل نے مرفوع روایت کیا ہے باقی تمام راویوں نے موقوف، دارقطنی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے (نصب الرایہ ص۱۰ ج۲)۔

(۶۳۶) اسی طرح مذکورہ روایت احمد بن منیع کے حوالہ سے بھی روایت کی جاتی ہے سر دست اس کا ثبوت حدیث کی کسی معروف کتاب میں سے مہیا نہیں ہو سکا۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

(٦٣٧) كل صلوة لا يقرأ فيها بأم الكتاب فيه خداج إلا أن يكون وراء الإمام (جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے پس وہ ناقص ہے مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔☆

ضعیف ہے، راوی یحییٰ بن سلام ضعیف ہے (دارقطنی ص۳۲۷ ج۱ وشرح معانی الآثار طحاوی ص۲۴۶ ج۲)۔

(٦٣٨) من كان له إمام فقرأة له قرأة (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جس کے لیے امام ہو تو اس کی قرأت اس کے لیے ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن فضل متروک ہے (دارقطنی ص۳۲۶ ج۱)، اس کی روایت اہل کذب کی ہے (احمد)، کذاب ہے (فلاس ☆ میزان ص۶ ج۴)، یہ روایت اس نے اپنے باپ فضل بن عطیہ سے لی ہے اور وہ بھی ضعیف ہے (احادیث ضعاف ص۱۴۹)۔

(۶۳۹) اور مذکورہ روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کی دو سندیں ہیں ایک میں جابر جعفی متہم بالکذب ہے اور دوسری میں ابو ہارون عمارہ بن جوین بھی کذاب ہے حماد نے اس کی تکذیب کی ہے، احمد فرماتے ہیں کوئی شیء نہیں ابن معین کہتے ہیں ضعیف ہے حدیث میں اس کی تصدیق نہ کی جائے، نسائی کہتے ہیں متروک الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں یہ ابو سعید سے ایسی روایات کرتا ہے جو حضرت

٦٣٦۔ فتح القدير شرح هداية ص٢٩٥ ج١۔

٦٣٧۔ دارقطني ص٣٢٧ ج١، طحاوي ص٢١٨ ج١، الحاوي تخريج الطحاوي ص٥٠٥ ج١، كتاب القرأة ص١٦٠۔

٦٣٨۔ دارقطني ص٣٢٦ كتاب القرأة ص١٧٩۔

٦٣٩۔ كتاب القرأة ص١٩٨۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے نہیں ہوتیں۔ ابوعلی کے بقول فرعون سے بھی بڑا کذاب ہے، جوزجانی کہتے ہیں کذاب بہتان تراش ہے (میزان ص۴۷۱ج۳)، نیز اس سند میں راوی اسماعیل بن عمرو بن نجیح ضعیف ہے (الکامل ص۳۱۷ج۱)۔

(۶۴۰) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی جاتی ہے ابوہریرہ سے یہ روایت من گھڑت ہے، اس کے دو راوی اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ ابو یحییٰ تیمی اور محمد بن عباد ضعیف ہیں (دارقطنی ص۳۳۳ج۱)، ابو یحییٰ ثقہ راویوں سے باطل روایتیں کرتا تھا (ابن عدی)، کذاب تھا (المغنی الضعفاء ص۸۹ج۱)۔

(٦٤١) يكفيك قرأة الإمام خافت أو جهر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

تجھے امام کی قرأت کافی ہے خواہ وہ قرأت سری کرے یا جہری۔☆

منکر ہے، راوی عاصم بن عبد العزیز اشجعی میں نظر ہے (بخاری)، قوی نہیں (نسائی ودارقطنی ☆ التعلیق المغنی ص۳۳۳ج۱)، اور یہ حدیث منکر ہے (دارقطنی ص۳۳۳ج۱)، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کی حدیث صحیح سند کے ساتھ موجود ہے (کتاب القرأت)۔

(٦٤٢) ما أرى الإمام إلا قد كفاهم (أبو درداء رضی اللہ عنہ)۔

میرے نزدیک امام مقتدیوں کے لیے کفایت کر جاتا ہے۔☆

موقوف ہے، امام نسائی فرماتے ہیں اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا غلطی ہے ابو درداء کا قول ہے (نسائی ص۱۱۳ج۱)، وحاکم اور یحییٰ بن صاعد بھی فرماتے ہیں مرفوع نہیں ہے (کتاب القرأۃ)، دارقطنی فرماتے ہیں اس حدیث کو مرفوع روایت کرنا زید بن حباب کا وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے (دارقطنی ص۳۳۳ج۱)۔

(٦٤٣) من كان له إمام فقرأة الإمام له قرأة (أنس رضی اللہ عنہ)۔

٦٤٠۔ دارقطنی ص۳۳۳ج۱، کتاب القرأة ص۱۹٤۔

٥٤١۔ دارقطنی ص۳۳۳ج۱، کتاب القرأة ص۱۹٦، حلیة الأولیاء ص۲٦٥ج٤۔

٦٤٢۔ نسائی ح۹۲٤ باب اکتفاء المأموم بقرأة الامام، بیهقی ص۱٦۲ج۲، نصب الرایة ص۱۷ج۲۔

٦٤٣۔ کتاب المجروحین ص۲۰۲ج۲، کتاب القرأة ص۱۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے لیے امام ہوتو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی غنیم بن سالم سے مجہول اور ضعیف راویوں نے روایت کی ہے ایسے راوی سے دلیل پکڑنا کیسے جائز ہے جو ثقہ راویوں کی مخالفت کرے ہم نے اس روایت کو ایک نسخہ میں اس کی سند سے لکھا ہے جن میں اکثر روایتیں من گھڑت ہیں جن سے دلیل پکڑنی تو درکنار ان کا کتابوں میں ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے (کتاب المجروحین ص۲۰۳ج۲ ملخصاً)۔

(٦٤٤) لا قرأة خلف الإمام (شعبی)۔

امام کے پیچھے قرأت نہیں۔☆

مرسل ہونے کے باوجود من گھڑت ہے، شعبی سے روایت کرنے والا راوی محمد بن سلام ہمدانی ضعیف ہے (حفص بن غیاث، ابن معین، ابن سعد، یعقوب بن سفیان) ثقہ نہیں (نسائی وجوزجانی)، متروک ہے (دارقطنی وعمرو بن علی، وابو حاتم)، امام احمد نے اس کی روایت کو چھوڑ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ من گھڑت ہے اور اس کا شاگرد علی بن عاصم بھی ضعیف ہے (ارواء الغلیل ص۲۷۷ج۲)۔

(٦٤٥) من قرأ خلف الإمام فقد اخطأ الفطرة (علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت سے خطاء کی۔☆

من گھڑت ہے، ایک راوی عبد اللہ بن ابی لیلی مجہول ہے اور دوسرا یحییٰ بن المنذر ضعیف ہے (دارقطنی)، اس کی حدیث میں نظر ہے (عقیلی ☆ التعلیق المغنی ص۳۳۲ج۱)۔

(٦٤٦) من قرأ خلف الإمام فقد اخطأ الفطرة (علی رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے فطرت سے خطا کی۔☆

٦٤٤۔ کتاب القرأة ص۱۸۸، دارقطنی ص۳۳۰ج۱، أرواء ص۲۷۷ج۲، کنز ص۶۱۸ج۷۔

٦٤٥۔ کتاب القراة ص ۱۹۰ تا ۱۹۲، دار قطنی ص ۳۲۳ ج ۱، نصب الرایه ص ۱۳ ج ۲

٦٤٦۔ کتاب القرأة ص۱۹۰ ـ ۱۹۲، دارقطنی ص۳۳۲ج۱، نصب الرایة ص۱۳ج۲، ابن أبی شیبة ص۳۳۰ج۱، مصنف عبد الرزاق ص۱۳۷ج۲، طحاوی ص۲۱۹ج۱، کتاب المجروحین ص۹ج۳، اشارۃ، لسان ص۶ج۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے، اولاً راوی عبداللہ بن ابی لیلی مجہول ہے اور اس سے راوی اس کا بیٹا مختار ہے جو منکر الحدیث کم روایت والا ہے مجھے معلوم نہیں کہ مذکورہ روایت اس نے گھڑی ہے یا اس کے باپ نے خواہ کسی سے بھی ہو اس کی روایت سے حجت پکڑنا باطل ہے (کتاب المجروحین ص۹ ج۳)۔

اس روایت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ اصل نہیں ہے یہ ابن ابی لیلی مجہول آدمی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس نے صرف یہی حدیث روایت کی ہے جس کے باطل ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع شاھد ہے (کتاب المجروحین ص۵ ج۲)، امام بخاری فرماتے ہیں مختار نامعلوم راوی ہے پتہ نہیں کہ اس نے اپنے باپ سے سنا ہے یا کہ نہیں اسی طرح اس کے باپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے یا کہ نہیں (التعلیق المغنی ص۳۳۲ ج۱)۔

(٦٤٧) يكفيك قرأة الإمام (علي رضي الله عنه)۔

تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں۔

(٦٤٨) إذا أسررت قرأتي فاقرأوا وإذا جهرت بقرأتي فلا يقرأن معي أحد (أبو هريرة رضي الله عنه)۔

میں جب قرأت سری کروں تو تم میرے ساتھ پڑھا کرو اور جب قرأت جہری کروں تو کوئی بھی میرے ساتھ قرأت نہ کرے۔☆

من گھڑت ہے، راوی زکریا الوقار منکر الحدیث متروک ہے (دار قطنی ص۳۳۳ ج۱)، حدیث وضع کرتا تھا (ابن عدی)، کذاب ہے (صالح جزرہ ☆ میزان ص۷۷ ج۲)۔

(٦٤٩) من قرأ خلف الإمام فلا صلوة له (زيد بن ثابت رضي الله عنه مرفوعاً)۔

جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں۔☆ من گھڑت ہے، راوی احمد بن علی بن سلمان ابوبکر

٦٤٧۔ كتاب القرأة ص١٩٢، دار قطني ص٣٣٢ ج١، نصب الراية ص١١ ج٢، حلية الأولياء ص٢٦٥ ج٤۔

٦٤٨۔ جزء القرأة ص٣٦، دار قطني ص٣٣٣ ج١، عقيلي ص٨٧ ج٢، لسان ص٤٨٥ ج٢، كتاب القرأة ص١٤٢، ميزان ص٢٧٧ ج٢۔

٦٤٩۔ بيهقي ص١٦٣ ج٢، العلل المتناهية ص٤٣٣ ج١، كتاب المجروحين ص١٦٣ ج١، لسان ص٢٢٢ ج١، نصب الراية ص١١ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۱۰۲ج۱ ولسان ص۲۲۲ج۱)، اس روایت کا کوئی اصل نہیں (کتاب المجروحین ص۱۶۳ج۱)۔

(٦٥٠) من قرأ خلف الإمام فلا صلوة له (زيد بن ثابت رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

جس نے امام کے پیچھے پڑھا اس کی نماز نہیں ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، امام بخاری فرماتے ہیں اس کی سند کے بعض راویوں کا سماع بعض سے معلوم نہیں ہے (جزء القرأۃ ص ۳۸۔نصب الرایہ ص۲۰ج۲)۔

(٦٥١) وددت الذى يقرأ خلف الإمام فى فيه جمرة (سعد رضی اللہ عنہ)۔

مجھے پسند ہے کہ اس کے منہ میں آگ کا انگارا ہو جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔☆

منکر ہے، راوی ابن بجاد نامعلوم ہے اور اس کا نام نہیں کیا گیا اور یہ روایت مرسل ہے (جزء القرأۃ بخاری ص۷)، یہ حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی اس روایت کو کسی ثقہ راوی نے نقل کیا ہے (التمہید ابن عبد البر ص۵۰ج۱۱)۔

اس کی ایک اور سند بھی ہے جو اس طرح ہے محمد أخبرنا داؤد بن قيس الفراء المدنى أخبرنى بعض ولد سعد أنه ذكر له أن سعداً قال یہ سند پہلی سند سے بھی زیادہ ضعیف ہے، اس کا راوی امام محمد حدیث میں سخت ضعیف ہے (داستان حنفیہ ص۱۷۰)، دوسرا بعض ولد سعد مجہول ہے۔

(٦٥٢) ليت فى فم الذى يقرأ خلف الإمام حجراً (عمر رضی اللہ عنہ)۔

کاش کہ اس کے منہ میں پتھر ہو جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔☆

معضل ہونے کے باوجود سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن حسن شیبانی اوپر والی روایت والے ہیں دوم محمد بن عجلان مدلس اور سیء الحفظ ہے اس نے یہ روایت حضرت عمر سے بغیر کسی واسطہ کے روایت کی ہے حضرت عمر اور ابن عجلان کے درمیان زمین وآسمان سے بھی شاید زیادہ فاصلہ ہو۔

(٦٥٣) من قراء خلف الامام ملئ فوه ناراً۔ (ابن عباس)

٦٥٠۔ جزء القرأة ص۳۸، نصب الراية ص۲۰ج۱، التمهيد ص۵۰ج۱۱، عبد الرزاق ص۱۳۷ج۲۔

٦٥١۔ موطا محمد ص۱۰۱، التمهيد ص۵۰ج۱۱، جزء ۱ القرأة ص۳۷۔

٦٥٢۔ موطا محمد ص۱۰۲۔

٦٥٣۔ كتاب المجروحين ص٤٦ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے امام کے پیچھے پڑھا اس کا منہ آگ سے بھر دیا جائے گا۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن احمد السلمی کذاب ہے، ابن حبان فرماتے ہیں دجالوں میں سے ایک دجال ہے اس نے یہ روایت از خود گھڑی ہے (کتاب المجروحین ص۴۶ج۳)۔

(٦٥٤) إن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان ينهون عن القرأة خلف الإمام (موسى بن عقبه)۔

رسول اللہ ﷺ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، اور عثمان رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأت سے منع فرماتے تھے۔☆

مرسل اور منقطع ہے، موسیٰ بن عقبہ نے خلفاء راشدین کا زمانہ نہیں پایا۔ موسیٰ ۱۴۱ھ کو فوت ہوئے ہیں (الکاشف ص۱۶۵ج۳)۔

(٦٥٥) كل صلوة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فلا صلوة إلا وراء الإمام (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔☆

منکر ہے، راوی علی بن کیسان مجہول ہے اس کا تذکرہ صرف اسی سند میں ہے (کتاب القرأۃ ص۱۹۷)۔

(٦٥٦) أمرني رسول الله ﷺ أن لا أقرأ خلف الإمام (بلال رضی اللہ عنہ)۔

مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں امام کے پیچھے نہ پڑھوں۔☆

من گھڑت ہے، راوی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا سماع بلال رضی اللہ عنہ سے نہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۷ھ کو شام میں ہوئی ہے اور عبد الرحمٰن عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال میں پیدا ہوئے (تہذیب ص۲۶۰ج۶ ومراسیل ص۱۲۶)، گویا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی وفات اور عبد الرحمٰن کی ولادت کا ایک ہی سال ہے۔ ثانیاً اس کا راوی اسماعیل بن فضل کذاب ہے (توضیح الکلام ص۶۹۴ج۲)، اسماعیل کے علاوہ اس سند میں ایک اور راوی احمد بن محمد سرخسی پر جھوٹ اور وضع حدیث کا الزام ہے (لسان ص۲۸۳ج۱)، یہ روایت باطل ہے (کتاب القرأۃ ص۲۰۰)۔

٦٥٤۔ مصنف عبد الرزاق ص۱۳۹ج۲۔

٦٥٥۔ كتاب القرأة ص۱۹۷۔

٦٥٦۔ كتاب القرأة ص۲۰۰، كنز العمال ص۲۸۷ج۸ ح۲۲۹۴۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٥٧) فلا تفعل من كان له إمام فإن قرأة الإمام له قرأة (نواس رضی اللہ عنہ)۔

امام کے پیچھے نہ پڑھا کرو کیونکہ جس کیلئے امام ہو امام کے قرأت اس کی قرأت ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن اسحاق عکاشی کذاب ہے (ابن معین)، حدیثیں گھڑتا تھا (دارقطنی ☆ میزان ص۴۷۲ج۳)۔

(٦٥٨) دس صحابہ کرام امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سخت منع کرتے تھے جن میں چاروں خلفاء اور عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ابن مسعود، زید بن ثابت، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں (زید بن اسلم)۔

من گھڑت ہے، اس روایت کا حدیث کی کسی کتاب میں وجود نہیں ہے، علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۱۳ جزء٦ میں عبد اللہ بن یعقوب حارثی کے حوالہ سے عبداللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ کے طریق سے ناقص اور منقطع سند کے ساتھ ذکر کی ہے حارثی ۳۴۰ھ کو فوت ہوا ہے (الفوائد البھیۃ ص۱۰۵)، جبکہ عبد اللہ بن زید ۱۶۴ھ میں فوت ہوئے ہیں (تقریب ص۱۷۴)، گویا کہ دونوں راویوں کے درمیان دو صدیاں حائل ہیں اتنا بڑا پارٹ بلا متصل سند کیسے ملے گا؟ پھر حارثی سخت مجروح ہے مولانا عبدالحی لکھنوی نے فرمایا ہے کہ روایت میں ضعیف ہے اور جس روایت کو نقل کرتا ہے اس میں غیر موثوق یعنی ناقابل اعتماد ہے (الفوائد البھیۃ ص۱۰۶)، ابوزرعہ احمد بن حسین رازی فرماتے ہیں ضعیف ہے، خطیب بغدادی فرماتے ہیں صاحب عجائب ومناکیر اور غرائب ہے قابل حجت نہیں ہے (تاریخ بغداد ص۱۲۷ج۱۰)۔

پھر عبد اللہ بن زید کی امام احمد نے توثیق کی ہے جبکہ دیگر محدثین جیسا کہ ابن معین وابوزرعہ اور جوزجانی نے ضعیف اور نسائی نے غیر قوی قرار دیا ہے (میزان ص۴۲۵ج۲)۔

وإذا قرئ القرآن کے متعلق

(٦٥٩) وإذا قرئ القرآن في الصلوة المفروضة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

٦٥٧۔ كتاب القرأة ص۲۰۱، كنز العمال ص۲۸۸ج۸، ح۲۲۹۵۔

٦٥٨۔ عمدة القاری ص۱۳ج٦۔

٦٥٩۔ تفسير طبری ص۱۱۱ج۹، تفسير ابن كثير ص٤٤٤ج۲، الدر المنثور ص۱۵۵ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت فرضی نمازوں کی قرأت کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی ابو صالح عبد اللہ بن صالح لیث کے کاتب ثقہ نہیں (نسائی)، حدیث میں مستقیم ہیں مگر اسناد اور متون میں غلطی واقع ہوگئی ہے۔

عمداً ایسا نہیں کرتے تھے (میزان ص۴۴۱ ج۲)، کوئی شئ نہیں (احمد)، متہم ہے کوئی شئ نہیں (احمد بن صالح ☆ تذہیب ص۲۵۷ ج۵)۔

(٦٦٠) كان رسول الله ﷺ يقرأ فى الصلوة فسمع قرأة من الأنصار فنزل وإذا قرئ القرآن (مجاهد رحمہ اللہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دوران قرأت ایک انصاری کی قرأت سنی تو وإذا قرئ القرآن آیت نازل ہوئی۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی قاضی عبد الرحمٰن بن حسن بن محمد اسدی کذاب ہے (میزان ص۵۵۶ ج۲)۔

(٦٦١) رسول اللہ ﷺ قرأت کر رہے تھے آپ کی قرأت کے ساتھ ایک آدمی بھی پڑھ رہا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی (زھری) مرسل ہے۔

(٦٦٢) رسول اللہ ﷺ جب نماز میں پڑھتے تو صحابہ بھی ساتھ پڑھتے جس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابو العالیہ)۔

مرسل ہے، خصوصاً امام زھری اور ابو العالیہ کی مرسل روایتوں کا کوئی وزن نہیں (کتاب المراسیل ص۳)۔

ظہر اور عصر میں قرأت

(٦٦٣) إذا سمعتم الرجل يجهر بالقرأة نهاراً فارجموا بالبعر (بريدة رضی اللہ عنہ)۔

تم جب دن کے وقت کسی کو جہری قرأت کرتے سنو تو اسے مینگنی مارو۔☆

باطل ہے، راوی ابو الصلت رافضی خبیث ہے (عقیلی)، متہم بالوضع ہے (میزان ص۶۱۶ ج۲)۔

٦٦٠۔ تفسير طبرى ص١١١ ج٩، تفسير ابن كثير ص٤٤٤ ج٢، الدر المنثور ص١٥٦ ج٣۔

٦٦١۔ تفسير طبرى ص١١٠ ج٩، الدر المنثور ص١٥٦ ج٣۔

٦٦٢۔ الدر المنثور ص١٥٦ ج٣، كتاب الاعتبار ص٩٨۔

٦٦٣۔ كنز العمال ص٤٤٤ ج٧ ح١٩٧٠٦ بحوالة ديلمى۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦٦٤) ليس فى الظهر والعصر قرأة، قرأة رسول الله ﷺ لنا قرأة وسكوته لنا سكوت (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ظہر اور عصر میں قرأت نہیں رسول اللہ ﷺ کی قرأت ہمارے لئے قرأت ہے اور آپ کی خاموشی ہمارے لئے خاموشی ہے۔☆ من گھڑت ہے۔

(٦٦٥) ليس فى الظهر قرأة لو كان فيها لاسمعنا النبى ﷺ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ظہر میں قرأت نہیں اگر اس میں قرأت ہوتی تو ہم کو رسول اللہ ﷺ ضرور سناتے۔☆

من گھڑت ہے، ان دونوں روایتوں کا راوی محمد بن مہاجر ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں گھڑتا اور ثقہ راویوں کے نام پر سندیں الٹ پلٹ کرتا اور صحیح احادیث میں اپنی طرف سے الفاظ داخل کرتا جو اصل حدیث میں نہیں ہوتے تھے اور پھر انہیں اپنے مذہب کے مطابق بناتا کوفی المذہب تھا اس نے الجامع علی المسند کے نام پر ایک کتاب نکالی جس میں اس نے ثقہ راویوں کے الفاظ میں کوفی مذہب کے موافق الفاظ زائد کیئے ہیں (کتاب المجروحین ص۳۱۱ج۲)۔

(٦٦٦) صلاة النهار عجماء۔☆

دن کی نماز خاموش قرأت والی ہے۔☆

اس کو حدیث کہنا صاحب ھدایہ کی جرأت ہے۔

باب آمین

(٦٦٧) آمين خاتم رب العالمين (ابو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

آمین اللہ کی مہر ہے۔☆

٦٦٤۔ العلل المتناهية ص٤٣٣ج١۔

٦٦٥۔ العلل المتناهية ص٤٣٣ج١۔

٦٦٦۔ هداية ص١١٦ج١، نصب الراية ص١ج٢، دراية ص١٦٠ج١۔

٦٦٧۔ الكامل ص٢٤٣٢ج٦، ابن كثير ص٤٩ج١، در منثور ص١٧ج١، كنز العمال ص٥٥٩ج١، كشف الخفا ص١٩ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی مؤمل ثقفی ضعیف ہے (تقریب ص۳۵۳)۔

(٦٦٨) كان عمرو علي لا يجهر أن بالتأمين (أبو وائل رضی اللہ عنہ)۔

عمر او رعلی رضی اللہ عنہما آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔☆ بے اصل ہے، راوی ابوسعید بقال، منکر الحدیث ہے (احمد و بخاری)، ضعیف ہے (نسائی)۔

اس کی حدیث قابل حجت نہیں (ابوحاتم)، ضعیف ہے، کوئی شئ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے (ابن معین)، متروک الحدیث ہے (فلاس ودارقطنی ☆ میزان ص۱۵۸ج۲ وخیر البراہین فی الجھر ص۱۳۹)۔

(٦٦٩) يخفي الإمام أربعا التعوذ و بسم الله و آمين و ربنا لك الحمد (عمر رضی اللہ عنہ)۔

امام چار چیزوں تعوذ، بسم اللہ، آمین اور ربنا لک الحمد کو پوشیدہ کرے۔☆

بے بنیاد ہے، اس کی کوئی سند معلوم نہیں حافظ ابن حزم رحمہ اللہ نے اسے بغیر سند کے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کے واسطہ سے ذکر کیا ہے اور عبدالرحمٰن کا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے (تہذیب ص۲۳۵ج۶)، نیز یہ روایت عمر رضی اللہ عنہ سے نخعی کے طریق سے بھی روایت کی جاتی ہے اس کی ابتداء سے سند نامعلوم ہے اور ابراہیم نخعی کا عمر رضی اللہ عنہ سے انقطاع ہے اس لئے کہ ابراہیم نخعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تقریباً اٹھائیس (۲۸) سال بعد پیدا ہوئے تھے۔مکمل تحقیق خیر البراہین ص۱۴۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(٦٧٠) يخفي الإمام ثلاثا الاستعاذة و بسم الله و آمين (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

امام تین چیزوں تعوذ، بسم اللہ اور آمین کو مخفی رکھے۔☆

بے ثبوت ہے، محلی میں بغیر سند کے مذکور ہے۔

(٦٧١) رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے اور جب ولا الضالین کہتے تو خاموش رہتے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

٦٦٨۔ طحاوی ص٢٠٤ ج١ ملخصاً، آثار السنن ص١٢٥۔

٦٦٩۔ المحلی ص٢٠٦ ج٢۔

٦٧٠۔ المحلی ص٢٠٦ ج٢۔

٦٧١۔ تحقیق مسئلہ آمین ص ٢٩

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کا سوائے حنفیوں کی کتابوں کے کہیں ثبوت نہیں ہے معلوم ہوتا ہے جس صاحب نے اولاً اپنی کتاب میں یہ روایت لکھی ہے یہ اسی کی وضع کی ہوئی ہے۔ تفصیل خیر البراہین فی الجہر بالتامین میں ملاحظہ فرمائیں۔

(٦٧٢) آمین بالجہر تعلیم کیلئے تھی۔☆ (ابو وائل رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف بلکہ منکر ہے، راوی یحییٰ بن سلمہ منکر الحدیث ہے (ابوحاتم)، متروک ہے (نسائی)، کوئی شئ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے (میزان ص۳۸۲ ج۴ وخیر البراہین ص۱۱۶)۔

(٦٧٣) ترك الناس التأمين وكان رسول الله ﷺ إذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال آمين حتي يسمعها أهل الصف الأول فيرتج بها المسجد (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

لوگوں نے آمین کہنی چھوڑی اور رسول اللہ ﷺ جب ولا الضالین کہتے تو آمین کہتے حتی کہ پہلی صف والے سن لیتے تو پھر مسجد گونج اٹھی۔☆

ضعیف ہے، راوی بشر بن رافع ضعیف ہے (میزان ص۳۱۷ ج۱)۔

(٦٧٤) قد أجيبت دعوتكما أنه كان موسى يدعو وهارون يؤمن (أبوهريرة وابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

آیت قد أجیبت دعوتکما میں حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔☆

بے اصل ہے، کسی مجہول کا قول ہے پتہ نہیں کون ہے (المحلی ص۲۰۸ ج۲)۔

قرأت، سکتہ اور جوابات

(٦٧٥) يقرأ في صلوة المغرب ليلة الجمعة ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ (جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ)۔

٦٧٢۔ خير البراهين ص ١١٦ بحواله كتاب الكني للدولابي

٦٧٣۔ ابن ماجة ح٨٥٣۔

٦٧٤۔ المحلى ص٢٠٧ ج٢، قرطبى ص٢٨٣ ج٨، طبرى ص١١٠ ج٧، يونس ٨٩، ابن كثير ٦٦٣ ج٣، الدر منثور ص٣١٥ ج٣۔

٦٧٥۔ بيهقى ص٢٠١ ج٣، شرح السنة ص٨١ ج٣، ابن حبان ص١٥٨ ج٤ ح١٨٣٨، كتاب الثقات ص٣٦٧ ج٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جمعرات کو نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔☆

ضعیف ہے، راوی سعید بن سماک بن حرب متروک ہے (میزان ص۱۴۳ج۲)۔

(٦٧٦) أنه حفظ سكتتين سكتة إذا كبر و سكتة إذا فرغ من قرأة غير المغضوب عليهم و لا الضالين (سمرة رضی اللہ عنہ)۔

اس نے دو سکتے یاد کئے جب آپ اللہ اکبر کہتے اور دوسرا سکتہ جب ولا الضالین کہتے۔☆

ضعیف مضطرب ہے، راوی حسن بصری کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوائے عقیقہ کی روایت کے سماع نہیں ہے، پھر حسن کثیر التدلیس ہیں جب عن سے روایت کریں تو قابل احتجاج نہیں ہیں (تعلیق علی خلاصۃ التذہیب ص۲۱۱ج۱ وخیر البراہین ص۱۶۸) اور یہ روایت تمام طرق سے معنعن ہے۔

(٦٧٧) جب تم میں سے کوئی سورۃ التین کو ختم کرے تو بلی وانا علی ذلک من الشاهدین اور جب سورۃ القیامۃ ختم کرے تو بلی اور سورۃ المرسلات ختم کرے تو امنا باللہ کہے (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، سند میں ایک اعرابی راوی مجہول ہے (ترمذی مع تحفہ ص۲۱۵ج۴)۔

(٦٧٨) كان إذا قرأ باسم ربك الأعلى قال سبحان ربي الأعلى (ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جب سورۃ الاعلی میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تو سبحان ربی الاعلی کہتے۔☆

ضعیف ہے، راوی ابواسحاق مختلط اور مدلس ہے (نہایۃ الاغتباط ص۲۷۳ وطبقات المدلسین ص۱۰۱)، ہاں موقوفاً صحیح ہے۔

نوٹ: راقم کی نظر سے کوئی ایسی صحیح مرفوع حدیث نہیں گزری جس میں ہو کہ حالت نماز میں مقتدی مذکورہ سورتوں کے جواب میں مذکورہ الفاظ کہے۔

٦٧٦۔ أبو داؤد ح٧٧٩ باب السكتة عند الافتتاح۔

٦٧٧۔ ابو داؤد ح٨٨٧، ترمذی ح٣٣٤٧، مسند حمیدی ص٢٨٦ج٢ ح٩٩٥، بیهقی ص٣١٠ج٢، الاسماء والصفات ص٥٢ج١، شرح السنة ص١٠٤ج٣۔

٦٧٨۔ ابو داؤد ح٨٨٣ باب الدعاء فی الصلاة، مشكاة ص٢٧٢ج١، مسند أحمد ص٢٣٢ج١، بیهقی ص٣١٠ج٢، تفسیر قرطبی ص١٤ج٢٠، در المنثور ص٣٣٨ج٦، مستدرك حاكم ص٢٤٤ج١، بیهقی ص٣١٠ج٢، شرح ص١٠٤ج٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الرکوع

رفع الیدین

(٦٧٩) من صلى ولم يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع لعنته أعضائه (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتا اس پر اس کے اعضاء لعنت بھیجتے ہیں۔☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔ جس کا کوئی اصل معلوم نہیں۔

(٦٨٠) يرفع يديه في كل خفض ورفع (عمير رضی اللہ عنہ)۔

ہر دفعہ جھکتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرتے۔☆

مقلوب منکر ہے، راوی رفدہ بن قضاعہ غسانی مشہور راویوں سے منکر روایات کرنے میں منفرد ہے ثقہ راویوں کی موافقت بھی کرے تب بھی قابل حجت نہیں جب یہ مقلوب روایات کرنے میں منفرد ہے تو پھر قابل حجت کیسے ہوسکتا ہے؟ (کتاب المجروحین ص۳۰۴ ج۱)۔

(٦٨١) يرفع يديه مع كل تكبيرة في الصلوة المكتوبة (عمیر رضی اللہ عنہ)۔

ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے۔☆

مقلوب منکر ہے، اس کا راوی بھی رفدہ بن قضاعہ قوی نہیں (نسائی)، کوئی شئی نہیں (ابو مسہر ☆ میزان ص۵۳ ج۲)، دیکھئے اوپر والی روایت۔

(٦٨٢) رأيتكم ورفعكم أيديكم في الصلوة حاذى بهما أذنيه والله أنها لبدعة

٦٧٩۔ دیلمی ص٤٧ ج٤ ح٥٦٣٦۔

٦٨٠۔ کتاب المجروحین ص٣٠١ ج١، العلل المتناهية ص٤٢٩ ج١۔

٦٨١۔ ابن ماجة ح٨٦١، تهذيب للمزی ص٢١٣ ج٩۔

٦٨٢۔ کتاب المجروحین ص١٨٦ ج١، میزان ص٣١٥ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے ہو واللہ یہ بدعت ہے۔☆

منکر ہے، راوی بشر بن حرب ضعیف ہے (ابن معین وابن مدینی)، قوی نہیں (احمد)، متروک ہے (ابن خراش ☆ میزان ص۳۱۵ج۱)۔

چند ایسے لوگ جن کا حدیث فن نہیں ہے انہوں نے اس روایت سے گمان کیا ہے کہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین بدعت ہے حالانکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا ہے کہ دعا کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا بدعت ہے (کتاب الحجر وحین ص۱۸۶ج۱)۔

(٦٨٣) صليت مع النبي ﷺ وأبي بكر وعمر فلم يكونوا يرفعون أيديهم إلا عند افتتاح الصلوة (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی وہ صرف نماز کے شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن جابر یمامی دجالوں میں سے ایک دجال ہے (احمد ☆ کتاب الموضوعات ص۲۲ج۲)، شوکانی فرماتے ہیں یہ روایت من گھڑت ہے اس میں محمد بن جابر متہم ہے (الفوائد المجموعہ ص۲۹)۔

(٦٨٤) من رفع يديه في الصلوة فلا صلوة له (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

جس نے نماز میں رفع یدین کی اس کی نماز نہیں۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن عکاشہ کرمانی حدیثیں وضع کرتا تھا (دارقطنی)، اور وضع بھی ثواب کی غرض سے کرتا تھا اس نے دس ہزار حدیثیں گھڑی ہیں جن میں یہ مذکورہ روایت بھی ہے یہ معمولی جھوٹ نہیں

٦٨٣۔ كتاب المجروحين ص٢٧٠ج٢، دار قطني ص٢٩٥ج١، عقيلي ص٤٢ج٤، كتاب الموضوعات ص٢٢ج٢، اللالي ص١٨ج٢، تنزيه ص١٠١ج٢، نصب الراية ص٣٩٦ج١، أحاديث ضعاف ص١٢٤، الفوائد المجموعة ص٢٩، ميزان ص٤٩٦ج٣۔

٦٨٤۔ نصب الراية ص٤٠٥ج١، تذكرة الموضوعات ص٣٩، اللالي ص١٨ج٢، كتاب الموضوعات ص٢٢ج٢، موضوعات كبير ص١١٩، ضعيفة ص٤١ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ غلیظ ترین جھوٹ ہے۔ امام زہری سے قطعی ثبوت (متواتر) سند کے ساتھ جو روایت ہے وہ تو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کی ہے جو موطا او رتمام محدثین کی کتابوں میں موجود ہے (حاکم ☆ لسان ص۲۸۹ج۵)۔

(۶۸۵) مذکورہ روایت کو اسی محمد بن عکاشہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بجائے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے جس میں من رفع یدیه فی التکبیر کے الفاظ ہیں۔

(۶۸۶) نیز یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب کی جاتی ہے جس کا راوی مامون بن احمد سلمی بھی دجالوں میں سے ایک دجال ہے اس نے ثقہ راویوں کے نام پر یہ روایت گھڑی ہے (کتاب المجر وحین ص۸۵ج۳)۔

(۶۸۷) جب سورۃ الکوثر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے پوچھا کیا خیر ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے جبریل نے فرمایا جب آپ نماز کیلئے تکبیر تحریمہ کہیں تو رفع یدین کریں اور جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں تو رفع یدین کریں یہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی نماز ہے ہر چیز کی کوئی زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رفع یدین نماز کا خشوع ہے (علی رضی اللہ عنہ)۔
من گھڑت ہے، راوی اسرائیل بن حاتم مروزی من گھڑت روایات کرتا تھا (کتاب المجر وحین ص۱۷۷ج۱)۔ اس سند کا دوسرا راوی عمر بن صبح بھی حدیثیں گھڑتا تھا (کتاب المجر وحین ص۷۸ج۱)۔
ہاں البتہ اس روایت کے علاوہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے نماز میں رفع یدین کی حدیث صحیح ہے (ترمذی)۔

(۶۸۸) الذین هم فی صلوتهم خاشعون کی تفسیر یہ ہے جو لوگ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۶۸۵۔ کتاب الموضوعات ص۴۶ج۳، کتاب الموضوعات ص۲۲ج۲، اللالی ص۱۸ج۲، الفوائد المجموعة ص۲۹، تنزیه ص۷۹ج۲۔

۶۸۷۔ بیهقی ص۷۵ج۲، کتاب الموضوعات ص۲۳ج۲، اللالی ص۱۸ج۲، کتاب المجروحین ص۱۷۷ج۱، المستدرك ص۵۳۸ج۲، ابن کثیر ص۸۹۰ج۴، میزان ص۲۰۸ج۱، لسان ص۳۲۵ج۱۔

۶۸۸۔ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص۲۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے، راوی محمد بن مروان سدی اور کلبی دونوں کذاب ہیں ملاحظہ ہو (میزان ص۳۲ ج۴ وص۵۵۷ ج۳)۔

اس تفسیر کا وجود صرف تنویر المقیاس میں پایا جاتا ہے اور تنویر سدی اور کلبی کی سند سے ہے جو مکذوب ہے ابن عباس کی تفسیر نہیں۔

(٦٨٩) لا ترفع الأيدى إلا فى سبع مواطن حين يفتتح الصلوة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ہاتھ صرف سات جگہوں میں اٹھائے جائیں ان میں ایک جگہ ہے جب نماز شروع کی جائے۔☆

سخت ضعیف ہے، اولاً محمد بن عثمان بن ابی شیبہ بعض ائمہ کے نزدیک کذاب ہے جن میں عبد اللہ بن احمد بن حنبل ابن خراش عبد اللہ بن اسامہ کلبی، ابراہیم بن اسحاق صواف، داؤد بن یحییٰ اور حمزہ دقاق ہیں اور بعض نے اس پر حدیث وضع کرنے کا بھی حکم لگایا ہے (میزان ص۶۴۳ ج۳)، تیسرے راوی حکم نے اس روایت کو اپنے استاذ مقسم سے سنا نہیں ہے یہ روایت مرسل (منقطع) ہونے کے باوجود غیر محفوظ ہے (نصب الرایہ ص۳۹۰ ج۱)۔

(٦٩٠) مذکورہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کی جاتی ہے اس کی سند میں بھی ابن ابی لیلیٰ نہ قوی ہے، نا قابل احتجاج اور دوسرے راوی مقسم کا اپنے استاذ حکم سے سوائے چار روایتوں کے باقی میں سماع نہیں ہے اور یہ روایت ان چاروں روایتوں میں سے نہیں ہے (نصب الرایہ ص۳۹۱ ج۱)، گویا کہ ضعف کی دوسری علت انقطاع ہے۔

(٦٩١) أنه رأى رجلاً يرفع يديه الركوع فقال مه فإن هذا شىء فعله رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم تركه (ابن زبير رضی اللہ عنہ)۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا اس کو چھوڑ دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

٦٨٩۔ طبرانی کبیر ص٣٠٤ ج١١٠؛ مجمع الزوائج ص١٠٢ ج٢، ابن أبى شيبة ص٢١٤ ج١ ح٢٤٥٠، نصب الراية ص٣٩٠ ج١، دراية ص١٤٨ ج١۔

٦٩٠۔ نصب الراية ص٣٩١ ج١، دراية ص١٤٨، مجمع ص١٠٣ ج٢۔

٦٩١۔ نصب الراية ص٣٩٢، دراية ص١٤٩ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے رفع یدین کرتے تھے پھر اسکو چھوڑ دیا تھا اصلاً نامعلوم ہے (نصب الرایہ ص۳۹۲ج۱)، اس کے برعکس صحیح سند سے مروی ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے تھے۔ (بیہقی ص۷۳ج۲ ومصنف عبدالرزاق)۔

(٦٩٢) كان رسول الله ﷺ يرفع يديه كلما ركع وكلما رفع ثم صار إلى افتتاح الصلوة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ جب رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے پھر صرف نماز شروع کرتے وقت کرنے لگے۔☆

اصلاً نامعلوم ہے (نصب الرایہ ص۳۹۲ج۱)۔

جن لوگوں کا علم حدیث مذاق نہیں وہ اس طرح کی بے بنیاد روایات کو متواتر اور متفق علیہ احادیث کی ناسخ قرار دیتے ہیں، ان دونوں روایات سے نسخ کی دلیل پکڑنا روشنی چھوڑ کر اندھیرے میں چلنے کے مترادف ہے۔

(٦٩٣) صلى بهم (ابن الزبير رضی اللہ عنہ) يشير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد (ابن الزبير)۔

ابن زبیر نے نماز پڑھائی تو ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرتے جب کھڑے ہوتے اور جب رکوع کو جاتے اور جب سجدہ کرتے۔☆

ضعیف ہے، ایک راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے اور دوسرا راوی میمون کی مجہول ہے (تقریب ص۵۴ج۳)۔

(٦٩٤) صليت خلف النبي ﷺ وخلف أبي بكر وعمر ثنتي عشرة سنة وخمسة شهر وخلف عثمان ثنتي عشرة سنة وخلف علي بالكوفة خمس سنين فلم يرفع أحد منهم يديه إلا في تكبيرة الافتتاح وحدها (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے بارہ سال اور پانچ ماہ نماز پڑھی اور

٦٩٢۔ نصب الراية ص٣٩٢ج١، التلخيص ص٢٢٢ج١۔

٦٩٣۔ أبو داؤد باب افتتاح الصلوة ح٧٣٩، مسند أحمد ص٥٥ج١

٦٩٤۔ ميزان ص٢٦٩ج١، لسان ص٤٥٨ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے کوفہ میں پانچ سال نماز پڑھی ان میں کوئی ایک بھی نماز شروع کرتے وقت کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

من گھڑت ہے، راوی اصبغ بن خلیل قرطبی متھم بالکذب ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں یہ بڑی خطا میں جا گرا ہے اس لئے کہ اس سند کے راوی سلمہ بن وردان نے اپنے استاذ امام زہری سے اور اسی طرح زہری نے اپنے استاذ ربیع بن خیثم سے نہ روایت کی ہے اور نہ ان کو دیکھا ہے (اس سے بھی بڑھ کر) کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بالاتفاق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے تھے انہوں نے پانچ سال کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے کیسے نماز پڑھی ذہبی فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی بہت کم نمازیں پڑھی ہیں اس لئے کہ ان دونوں کے دور خلافت میں وہ زیادہ تر کوفہ میں رہے ہیں درحقیقت اس روایت کو اصبغ نے خود گھڑا ہے (میزان ص۲۷۰ج۱)، اصبغ کو علم حدیث کی معرفت نہ تھی بلکہ یہ حدیث اور محدثین سے دشمنی رکھتا تھا اس کے تعصب کی انتہاء نہ تھی کہ اس نے رفع یدین کے ترک میں (مذکورہ) حدیث گھڑ دی لوگ اس کی کذب بیانی سے بخوبی واقف تھے (لسان ص۴۵۹ج۱)۔

(٦٩٥) رفع رسول الله ﷺ فرفعنا وترك فتركنا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کی تو ہم نے بھی کی جب انہوں نے چھوڑ دی تو ہم نے بھی چھوڑ دی۔☆

من گھڑت ہے، کاسانی فقیہ کی کتاب بدائع الصنائع کے علاوہ اس کا کہیں وجود نہیں اور بدائع کے حوالہ سے ہی ایضاح الادلہ ص۱۸ میں بلا تحقیق نقل ہوئی ہے یہ اظہر من الشمس ہے کہ اپنے مذہب کی تائید میں اوپر والی روایت کی طرح یہ بھی گھڑی گئی ہے اس کے من گھڑت ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ اس حدیث کا وجود حدیث کی کسی مستند کتاب میں نہیں ہے۔

(٦٩٦) عشرہ مبشرہ صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

یہ روایت بھی کسی حنفی فقیہ کے قلم کا نتیجہ ہے جس کا حدیث کی کسی کتاب میں وجود نہیں۔

(٦٩٧) يرفع يديه إذا افتتح الصلوة ثم لا يعود (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

٦٩٥۔ ايضاح الدولة ص١٨ بحوالة بدائع الصنائع۔

٦٩٦۔ بداع الصنائع ص ٥٤٨ ج ١

٦٩٧۔ نصب الراية ص٤١٤ ج١، التلخيص ص٢٢٢ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے اور پھر نہ کرتے۔☆

حاکم فرماتے ہیں میں گھڑت ہے (نصب الرایہ ص۴۱۴ج۱)، ابن حجر فرماتے ہیں مقلوب من گھڑت ہے (التلخیص ص۳۲۲ج۱)، اس کی آج تک کوئی متصل سند نہیں مل سکی، ابن القیم فرماتے ہیں جس کو علم حدیث سے تھوڑی سی بھی مس ہے وہ اس کے جھوٹ ہونے کی گواہی دے گا (المنار المنیف ص۱۳۸)۔

(٦٩٨) ان رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه الى قريب من أذنيه ثم لا يعود (براء رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے اور پھر نہ کرتے۔☆

ضعیف ہے، راوی یزید بن ابی زیاد روایات میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیتا تھا (حمیدی)، یہ روایت واہ ہے بہت عرصہ تک تو یزید اس روایت کو ثم لا یعود کے الفاظ کے بغیر روایت کرتا رہا اسے جب ثم لا یعود کے الفاظ کی تلقین (لقمہ) دیا گیا تو اس نے ان الفاظ کے لقمہ کو قبول کر لیا (احمد)، ثم لا یعود کے الفاظ صحیح حدیث کے نہیں ہیں اس لئے کہ علی بن عاصم کہتے ہیں یزید نے مجھ کو کوفہ میں یہ حدیث ثم لا یعود کے بغیر روایت کی تو میں نے کہا عبد الرحمٰن بن ابی لیلی نے مجھے آپ کے واسطہ سے روایت کی ہے اور اس میں لا یعود کا لفظ بھی ہے تو یزید کہنے لگے مجھے یاد نہیں (بزار)، یہ حدیث صحیح نہیں (احمد)، ضعیف ہے (بخاری، ابن معین، دارمی وحمیدی وغیرھم ☆ التلخیص ص۲۲۱ج۱)، یزید نہ قوی ہے اور نہ قابل حجت (ابن معین)، اس کی حدیث قابل لائق نہیں (احمد)، اس کی حدیث کو پھینک دو (ابن مبارک ☆ میزان ص۴۲۳ج۴)، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف اور غیر صحیح قرار دیا ہے (المنار المنیف ص۱۳۸)۔

(٦٩٩) ألا أصلى بكم صلوة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه إلا مرة (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

٦٩٨۔ عبد الرزاق ص۷۰ج۲، ابن أبي شيبة ص۲۱۳ج۱ ح۲۴۴۰، جامع المسانيد ص۴۰۷ج۱، أبو داؤد باب من لم يذكر الرفع عند الركوع ح۷۵۰، بيهقي ص۷۶ج۲، طحاوي ص۲۲۴ج۱، نصب الراية ص۴۰۲ج۱، دراية ص۱۵۱ج۱، دارقطني ص۲۹۳ج۱۔

٦٩٩۔ ابو داؤد ح۷۴۸، ترمذي ح۲۵۷، بيهقي ص۷۸ج۲، التلخيص ص۲۲۲ج۱، دارقطني ص۲۹۳ج۱، طحاوي ص۲۲۴ج۱، جامع المسانيد ص۳۵۲ج۱، المحلى ص۲۹۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں آپ نے نماز پڑھی تو صرف ایک مرتبہ ہاتھوں کو اٹھایا۔☆ ضعیف ہے، راوی عاصم بن کلیب جب روایت کرنے میں منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (ابن المدینی میزان ص۳۵۶ج۲)، اور یہ اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہے، ابن مبارک فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ روایت ثابت نہیں ہے، ابو حاکم فرماتے ہیں یہ روایت غلط ہے، امام احمد یحییٰ بن آدم اور بخاری فرماتے ہیں ضعیف ہے، ابوداؤد فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، دارقطنی فرماتے ہیں ثابت نہیں ہے، ابن حبان کہتے ہیں رفع یدین کی نفی میں اہل کوفہ کے پاس سب سے بہتر یہی روایت ہے جو درحقیقت سخت ضعیف ہے جس پر ان کا اعتماد ہے اس لئے کہ اس روایت میں بہت سی علتیں موجود ہیں جن سے یہ روایت باطل ہو جاتی ہے، ابن حجر فرماتے ہیں ان تمام ائمہ نے عاصم بن کلیب کی سند میں طعن کیا ہے (التلخیص ص۲۲۲ج۱)، ابن القیم فرماتے ہیں باطل ہے صحیح نہیں (المنار المنیف ص۱۳۷)۔ اس کے ضعف کی دوسری علت سفیان کی تدلیس ہے یہ روایت معنعن ہے سماع کی تصریح میرے علم میں نہیں۔(☆)

(۷۰۰) كان إذا افتتح الصلوة يرفع يديه أول الصلوة ثم لم يرفعهما فى شيء حتي يفرغ (عباد بن زبير)۔

جب آپ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور اس کے بعد کسی موقع پر رفع یدین نہ کرتے۔☆

مرسل ہے، عباد تابعی ہے ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند کے بعض راوی قابل غور ہیں (درایہ ص۱۵۲ج۱)، ابن القیم فرماتے ہیں من گھڑت ہے (المنار المنیف ص۱۳۹)۔

(۷۰۱) صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه إلا فى التكبيرة الأولى من الصلوة (مجاهد)۔

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ صرف تکبیر اولی کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔☆

بے اصل ہے، راوی ابوبکر بن عیاش اور ان کا استاذ حصین بن عبدالرحمٰن مختلط ہو گئے تھے (نہایۃ الاغتباط

۷۰۰۔ نصب الراية ص٤٠٤ ج١، المنار المنيف ص١٣٩، دراية ص١٥٢ ج١۔

۷۰۱۔ جزء رفع اليدين ص٥٦۔

(☆) راقم نے خیر البراہین میں لکھا تھا کہ سفیان کی تدلیس مضر نہیں مگر بعد ازاں تحقیق سے معلوم ہوا کہ مضر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۳۸۲ وص۸۸)، امام بخاری نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ یہ روایت محض وہم ہے جس کا کوئی اصل نہیں (جزء رفع یدین ص۵۶)۔

(۷۰۲) رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء أذنيه في أول تكبيرة افتتاح الصلوة ولم يرفعهما فيما سواء ذلك (عبد العزيز بن حكيم)۔

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو تکبیر اولی میں کانوں کے برابر اٹھایا اور اس کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن لبان بن صالح کوفی ضعیف ہے (ابن معین وابوداود)، قوی نہیں (بخاری ☆ میزان ص۴۵۳ج۳)۔

(۷۰۳) امام ابوحنیفہ کی طرف ایک مناظرہ منسوب کیا جاتا ہے جو من گھڑت ہے اس کا راوی سلیمان شاذ کونی کذاب ہے (میزان ص۲۳۵ج۲)، اس سے نقل کرنے والا عبد اللہ حارثی وضع حدیث میں متہم ہے (رواس)، یہ کسی سند پر متن گھڑ لیتا اور کسی متن پر سند گھڑ دیتا اور یہ بھی وضع کی ایک قسم ہے (احمد سلیمانی ☆ میزان ص۴۹۶ج۲)۔

(۷۰۴) إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه وذلك أدناه (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

جب تم رکوع کرو تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہا کرو اس سے رکوع پورا ہو جاتا ہے مگر یہ ادنی درجہ ہے۔☆

منقطع ضعیف ہے، راوی عون بن عبد اللہ بن عقبہ کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں (ترمذی معہ تحفہ ص۲۲۵ج۱)، اور عون کا شاگرد اسحٰق بن یزید معزلی مجہول ہے (تقریب ص۳۰)، ذلك ادناه کے الفاظ کے علاوہ صحیح ہے۔

(۷۰۵) إذا ركع قال سبحان ربي العظيم وبحمده ثلاث مرات (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

۷۰۲۔ موطا محمد ص۹۰۔

۷۰۳۔ جامع المسانید ص۳۵۲ج۱۔

۷۰۴۔ ترمذی ح۲۶۱ باب ما جاء في التسبيح في الكوع والسجود، شرح السنة ص۱۰۲ج۳، نصب الراية ص۳۷۶ج۱۔

۷۰۵۔ دار قطنی ص۳۴۳ج۱، التلخيص ص۲۴۳ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہ تین مرتبہ فرماتے۔☆

ضعیف ہے، راوی سری بن اسمعیل ضعیف ہے (التلخیص ص۲۴۳ج۱)، متروک ہے (نسائی)، لوگوں نے اس کی روایت کو چھوڑ دیا ہے (احمد)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، ایک مجلس میں مجھ پر اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تھا (ابن القطان ☆ میزان ص۱۱۷ج۲)۔

(۷۰۶) كان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وبحمده ثلاثا (حذيفه رضی اللہ عنہ)۔

رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتے۔☆

ضعیف ہے، راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ضعیف ہے (التلخیص ص۲۴۳)۔

(۷۰۷) إذا ركع قال سبحان العظيم وبحمده ثلاثا (عقبه رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، سند میں رجل من قومہ مجہول ہے، اور ابوداؤد فرماتے ہیں خدشہ ہے کہ وبحمدہ کی زیادتی محفوظ نہیں ہے (ابوداؤد مع عون المعبود ص۳۲۴ج۱)۔

(۷۰۸) إذا قال العبد في ركوعه سبحان ربي العظيم عتق ثلث جسده من النار وإذا قال ثلث مرات عتق جسده كله من النار (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

نمازی جب رکوع میں ایک بار سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو اس کا ثلث (۱/۳)، جسم آگ سے آزاد ہو جاتا ہے اور جب تین بار کہتا تو سارا جسم آگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۷۰۹) نهى أن يذبح رجل في الركوع كما يذبح الحمار (علی رضی اللہ عنہ)۔

منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنے سر کو ایسے جھکائے جیسا کہ گدھا اپنے سر کو جھکاتا ہے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی حارث الاعور متہم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر۱۳۹)۔

(۷۱۰) لا تذبح تذبيح الحمار (أبو موسى رضی اللہ عنہ)۔

۷۰۶۔ دارقطني ص۳۴۱ج۱، التلخيص ص۲۴۳ج۱۔

۷۰۷۔ أبوداود ح۸۷۰ باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده۔

۷۰۸۔ ديلمي ص۳۵۲ج۱ ح۱۱۲۷۔

۷۰۹۔ التلخيص ص۲۴۱ج۱۔

۷۱۰۔ دارقطني ص۱۱۹ج۱، التلخيص ص۲۴۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گدھے کی طرح سر نہ جھکاؤ۔) من گھڑت ہے، راوی ابونعیم نخعی کذاب ہے (تلخیص ۲۴۱)۔

(۷۱۱) إذا ركع أحدكم فلا يذبح كما يذبح الحمار (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

جب تمہارا ایک رکوع کرے تو اپنا سر گدھے کی طرح نہ جھکائے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی طریف بن شہاب ضعیف ہے (التلخیص ص۲۴۱ج۱)، قوی نہیں (بخاری)، متروک ہے (نسائی)، کوئی شئ نہیں (احمد ☆ میزان ص۲۳۶ج۲)۔

(۷۱۲) مثل الذى يصلى لا يتم ركوعه ولا سجوده مثل الجائع لا يأكل إلا تمرة والتمرتان لاتغنيان عنه شيئاً (أبو عبد الله أشعرى)۔

اس کی مثال جو نماز میں رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا اس بھوکے کی طرح ہے جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے اور وہ اس کے لئے کافی نہیں ہوتیں۔☆

ضعیف ہے، راوی ولید بن مسلم مدلس ہے جو تدلیس تسویہ کا فاعل تھا (تقریب ص۳۷۱)،، اور اس کا استاذ شیبہ بن احنف مجہول ہے (تقریب ص۱۴۸)۔ یہ روایت صحیح احادیث کے خلاف ہے جن میں ہے کہ جو رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے۔

(۷۱۳) مثل الذى لا يقيم صلبه فى الصلوة كمثل الحبلى حملت فلما دنا نفاسها استقطت فلا هى ذات حمل ولا ذات ولد (على رضی اللہ عنہ)۔

اسکی مثال جو نماز میں پشت سیدھی نہیں کرتا اس حاملہ عورت کی طرح ہے جس کا حمل وضع کے قریب پہنچتا ہے تو گر جاتا ہے پس وہ نہ تو حمل گرانے والی ہوتی ہے اور نہ وہ جننے والی ہوتی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے (میزان ج۴)۔

۷۱۱۔ جامع المسانيد ص٤٠١، بيهقى ص٨٥ج٢، الكامل ص١٤٣٧ج٤، التلخيص ص٢٤١۔

۷۱۲۔ ابن خزيمة ص٣٣٢ج١، بيهقى ص٨٩ج٢، ابو يعلى ص٣٦٠ج٦، طبرانى ص١١٥ج٤ ح٣٨٤٠، مجمع ص١٢٠ج٢۔

۷۱۳۔ أبو يعلى ص١٨٩ج١ ح٣١٠، مجمع ص١٢٢ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرک رکوع

(٧١٤) إذا جئتم إلى الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوا شيئاً ومن أدرك ركعة فقد أدرك الصلوة (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب تم نماز کی طرف آؤ تو ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس کو شمار نہ کرو اور جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی۔☆

ضعیف ہے، راوی یحییٰ بن سلیمان منکر الحدیث ہے (بخاری)، قوی نہیں (ابو حاتم ☆ میزان ۳۸۳ ج ۴ اور یہ اس روایت میں منفرد ہے قوی نہیں (بیہقی ☆ عون المعبود ص ۳۳۲ ج ۱)۔

(٧١٥) من أدرك ركعة من الصلوة فقد أدرك قبل أن يقيم الإمام صلبه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جس نے نماز میں امام کی پیٹھ سیدھی کرنے سے پہلے رکوع پالیا اس نے نماز کو پالیا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی یحییٰ بن حمید مجہول ہے اس کی روایت اعتماد کے لائق نہیں اور مرفوع نا قابل اعتماد ہے اس کی صحت غیر معروف ہے اہل علم کے نزدیک یہ روایت قابل حجت نہیں (بخاری)، ضعیف ہے (دارقطنی ☆ التعلیق المغنی ص ۳۴۷ ج ۱)، یحییٰ کا استاذ قرہ بن عبد الرحمٰن سخت منکر الحدیث (احمد)، ضعیف الحدیث (ابن معین) قوی نہیں ہے (ابو حاتم ☆ التعلیق المغنی ص ۳۴۷ ج ۱)۔

(٧١٦) من أدرك الإمام وهو راكع فليركع معه وليعتد بها من الصلوة (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

جس نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا وہ اس کے ساتھ رکوع کرے اور اس کو نماز میں سے شمار کرے۔☆

باطل ہے، راوی محمد بن ہارون بن شعیب متہم ہے (ارواء الغلیل ص ۲۶۲ ج ۲)۔

(٧١٧) من أدرك الركوع من الركعة الأخيرة يوم الجمعة فليضف إليها أخرى ومن

٧١٤۔ أبوداؤد ح ٨٣٣، باب الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع۔

٧١٥۔ دارقطنی ص ٣٤٧ ج ١، بيهقی ص ٨٩ ج ١، فيض القدير ص ٤٤ ج ٦۔

٧١٦۔ أرواء الغليل ص ٢٦٢ ج ٢۔

٧١٧۔ دارقطنی ص ١٢ ج ٢، علل الحديث ص ٢٠٣ ج ١، ميزان ص ٣٥٩ ج ٤، التلخيص ص ٤٠ ج ٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لم يدرك الركوع من الركعة الأخيرة فليصل الظهر أربعاً (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جس نے جمعہ کے دن آخری رکعت کا رکوع پا لیا وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے اور جس نے آخری رکعت کا رکوع نہیں پایا وہ ظہر کی چار رکعت پڑھ لے۔☆

منکر ہے، راوی سلیمان بن ابی داؤد حرانی ناقابل حجت ہے (ابن حبان)، منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص۲۰۶ج۲)۔

(۷۱۸) انه ركع دون الصف فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادك الله حرصا ولا تعد صل ما أدركت واقض ما سبقك (أبو بكرة رضی اللہ عنہ)۔

ابوبکرہ نے صف کے پیچھے سے ہی رکوع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیری حرص بڑھائے ایسا نہ کر۔ جو نماز پائی ہے اس کو پڑھ لے اور جو تجھ سے نماز سبقت لے چکی ہے اس کو پورا کر لے۔☆

روایت ولا تعد تک صحیح ہے اور صل ما ادرکت سے لیکر آخر تک اس روایت میں الفاظ غیر ثابت ہیں۔ راوی عبداللہ بن عیسی الخزار ضعیف ہے (مجمع ص۷۶ج۲)۔

باب السجود

(۷۱۹) كان يصلی فی الموضع الذی يبول فيه الحسن والحسين وقال إن العبد إذا سجد لله طهر الله موضع سجوده إلى سبع أرضين (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جہاں پیشاب کرتے رسول اللہ وہاں نماز پڑھتے اور فرمایا بندہ جب اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس جگہ کو ساتوں زمینوں تک پاک کر دیتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ابو الخلیل بزیع متهم بالوضع ہے (دیکھئے نمبر۲۱۱)۔

۷۱۸۔ جزء القرأة ص۹۲ ح۱۴۱، مجمع الزوائد ص۷۶ج۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۷۱۹۔ كتاب المجروحين ص۱۹۹ج۱، الكامل ص۴۹۳ج۲، عقيلی ص۱۵۶ج۲، كتاب الموضوعات ص۱۹ج۲، اللالی ص۱۵ج۲، تنزيه ص۱۰۰ج۲، الفوائد المجموعة ص۲۲، ميزان ص۳۷۷ج۱، طبرانی أوسط ص۵۰۰ج۵ ح۴۹۴۸، لسان ص۱۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۲۰) اذا اشتد الزحام فليسجد احدكم على ظهر اخيه (عمر رضی اللہ عنہ)۔

جب بھیڑ زیادہ ہوتو پھر تمہارا ایک اپنے بھائی کی پیٹھ پر سجدہ کر لے۔☆

ضعیف ہے، راوی سیاد بن معرور مجہول ہے (مجمع ص ۱۰ ج ۲ و میزان ص ۲۵۴ ج ۲)۔

(۷۲۱) انا اسجد على سبعة أعظم ولا أكف شعراً ولا ثوباً (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

میں سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہوں بالوں اور کپڑے کو نہیں چھوتا۔☆

اس متن سے باطل ہے، راوی نوح بن ابی مریم متروک ہے (مجمع ص ۱۲۴ ج ۲)، کذاب ہے (دیکھئے نمبرا مزید تفصیل داستان حنفیہ ترجمہ نوح بن ابی مریم میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(۷۲۲) أمرنا أن نسجد على سبعة أعظم ولا نكف شعراً ولا ثوباً (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

ہم کو حکم دیا کہ ہم بال اور کپڑا نہ چھوئیں۔☆ ضعیف ہے، راوی اسماعیل بن عمرو بجلی ضعیف ہے (مجمع ص ۱۲۴ ج ۲)۔

(۷۲۳) أمرنا العبد أن يسجد على سبعة أراب منه وجهه وكفيه وقدميه أيها لم يضع فقد انتقص (سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ)۔

نمازی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کرے جن میں چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم ہیں ان میں سے جو بھی زمین پر نہ رکھے تو اس نے کمی کی ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی موسیٰ بن محمد بن حیان ضعیف ہے، ذہبی نے حیان کو جیم کے ساتھ لکھا ہے (مجمع ص ۱۲۴ ج ۲)۔

(۷۲۴) كان يسجد على جبهته وعلى قصاص الشعر (جابر رضی اللہ عنہ)۔

آپ پیشانی اور بالوں کی جڑوں پر سجدہ کرتے۔☆

ضعیف ہے، ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے (مجمع ص ۱۲۵ ج ۲)۔

۷۲۰۔مسند أحمد ص ۳۲ ج ۱۔مجمع الزوائد ص ۹ ج ۲۔

۷۲۱۔ طبرانی کبیر ص ۱۲۵ ج ۱۰ ح ۱۰۲۴۲، مجمع ص ۱۲۴ ج ۲۔

۷۲۲۔ طبرانی کبیر ص ۲۰۰ ج ۱۰ ح ۱۰۴۵۶، مجمع ص ۱۲۴ ج ۲۔

۷۲۳۔ أبو يعلى ص ۳۳۵ ج ۱ ح ۶۹۸، مجمع ص ۱۲۴ ج ۲۔

۷۲۴۔ طبرانی أوسط ص ۲۷۱ ج ۱، أبو يعلى ص ۴۳۹ ج ۲، مجمع ص ۱۲۵ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۲۵) رأيت رسول الله ﷺ سجد على كور العمامة (عبد الله بن أبي أوفى رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے پگڑی کے بل پر سجدہ کیا۔☆

ضعیف ہے، راوی سعید بن ابی عتبہ اگر رازی ہے تو ضعیف ہے، ورنہ مجہول ہے (مجمع ص۱۲۵ج۲)، اس کا استاذ ابو ورقاء فائد منکر الحدیث (بخاری)، ضعیف ہے (ابن معین)، احمد اور دیگر لوگوں نے اسے چھوڑ دیا تھا (میزان ص۳۴۰ج۳)۔

(۷۲۶) رأيت انسا يسجد على عمامته (كثير بن سليم)۔

میں نے انس کو دیکھا کہ وہ پگڑی پر سجدہ کرتے تھے۔☆ ضعیف ہے، راوی کثیر بن سلیم ضعیف ہے (مجمع ص۱۲۶ج۲)۔

(۷۲۷) كان يسجد على كور عمامته (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

پگڑی کے بل پر سجدہ کرتے تھے۔☆

باطل ہے، راوی عبد اللہ بن محرر سخت کمزور ہے (درایہ ص۱۴۵ج۱)، اور حدیث باطل ہے (علل الحدیث لابن ابی حاتم ص۱۷۵ج۱)، واہ ہے (ابو زرعہ)، متروک الحدیث (نسائی)، منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص۴۰۵ج۳)۔

(۷۲۸) یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں دیگر راویوں کے علاوہ بقیہ بن ولید ضعیف ہے ابن حجر کہتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (درایہ ص۱۴۵ج۱)۔

(۷۲۹) اور یہ روایت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو سخت ضعیف ہے اس کا راوی عمرو بن شمر ثقہ راویوں کے نام پر فضائل اہل بیت میں من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا جو ثقہ نہیں ہے (کتاب المجروحین ص۷۵ج۲)،

۷۲۵۔ طبرانی أوسط ص۹۰ج۱۰ ح۷۱۸۰، مجمع ص۱۲۵ج۲۔

۷۲۶۔ طبرانی کبیر ص۲۴۴ج۱ ح۶۸۸، مجمع ص۱۲۶ج۲۔

۷۲۷۔ علل الحدیث ص۱۷۵ج۱ ح۵۰۰، مصنف عبد الرزاق ص۴۰۰ج۱۔

۷۲۸۔ درایة ص۱۴۵ج۱ بحوالة حلیة الأولیاء۔

۷۲۹۔ الکامل ص۱۷۸۱ج۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا استاذ جابر جعفی کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۱۶۵)۔

(۷۳۰) اور جناب انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کا راوی حسان بن سیاہ سخت منکر الحدیث ہے جو ثقہ راویوں کے نام پر ایسی حدیثیں روایت کرتا جو ان کی احادیث کے مشابہ نہیں ہیں جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں ہے (کتاب المجروحین ص ۲۶۸ ج ۱)۔

یہ روایت منکر ہے اور حسان ضعیف ہے (علل الحدیث ص ۱۸۷ ج ۱)۔

(۷۳۱) اور ابن عمر سے بھی منقول ہے راوی سوید بن عبد العزیز واہ ہے (درایہ ص ۱۱۴۵)، کوئی شئ نہیں (ابن معین)، ضعیف ہے متروک الحدیث ہے (احمد)، ثقہ نہیں (نسائی)، سخت کمزور ہے (میزان ص ۲۵۲ ج ۲)۔

(۷۳۲) كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه في كمه (حسن بصری رحمہ اللہ)۔

قوم پگڑی کے بل اور ٹوپی پر سجدہ کرتی اور ہاتھ آستین میں ہوتے۔☆

حسن کی مرسل ہے۔

(۷۳۳) رأى رجلا يسجد وقداعم على جبهته فحسر عن جبهته (صالح بن حيوان)۔

انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے پگڑی پیشانی پر باندھی ہوئی تھی انہوں نے پیشانی سے پگڑی کو دور کر دیا۔ صالح کی مرسل ہے۔

(۷۳۴) كان أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يسجدون وأيديهم في ثيابهم ويسجد الرجل منهم على عمامته (حسن)۔

صحابہ سجدہ کرتے اور ان کے ہاتھ کپڑوں میں ہوتے اور وہ پگڑی پر سجدہ کرتے۔☆

۷۳۰۔ علل الحديث ص ۱۸۷ ج ۱ ح ۵۳۵، نصب الراية ص ۳۸۵ ج ۱۔

۷۳۱۔ دراية ص ۱۴۵ ج ۱، نصب الراية ص ۳۸۵ ج ۱۔

۷۳۲۔ بخاری معلقا كتاب الصلوة باب السجود على الثوب مصنف عبد الرزاق ص ۴۰۰ ج ۱۔

۷۳۳۔ ابو داؤد في المراسيل ص ۸۔

۷۳۴۔ ابن أبي شيبة ص ۲۳۸ ج ۱ ح ۲۷۳۹، بيهقي ص ۱۰۶ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن کی معنعن ہے جو قابل حجت نہیں، بیہقی فرماتے ہیں پگڑی پر سجدہ کرنے کی کوئی روایت ثابت نہیں (نصب الرایہ ص۳۵۸۵ ج۱)۔

(۷۳۵) لا يمسح الرجل جبهته حتى يفرغ من صلوته ولا بأس أن يمسع العرق عن صدغيه فإن الملائكة تصلى عليه ما دام أثر السجود بين عينيه (واثلہ رضی اللہ عنہ)۔

نمازی پیشانی کو نہ چھوئے حتی کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور اس میں حرج نہیں کہ وہ کنپٹیوں سے پسینہ صاف کرلے فرشتے اس وقت تک اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان موجود رہتا ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی ایوب بن مدرک کذاب ہے (مجمع ص۱۲۶ ج۲)۔

(۷۳۶) السجود على الجبهة فريضة وعلى الأنف تطوع (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے اور ناک پر نفل ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن فضل بن عطیہ الخراسانی متروک کذاب ہے، امام احمد فرماتے ہیں اس کی حدیث اہل کی ہے ابن معین فرماتے ہیں کذاب ہے (العلل المتناہیہ ص۴۴۱ ج۱)۔

(۷۳۷) إن الله لا يقبل صلوة من لا يصيب أنفه الأرض (أم عطية رضی اللہ عنہا)۔

اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جو زمین پر اپنی ناک نہیں لگاتا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی سلیمان بن محمد باقلانی متروک ہے (مجمع ص۱۲۶ ج۲)۔

(۷۳۸) إذا سجد أحدكم فليباشر بكفيه إلى الأرض عسى الله أن يفك عنه يوم القيامة (أبوهريرة رضی اللہ عنہ)۔

۷۳۵۔ طبرانی کبیر ص۵۷ ج۲۲ ح۱۳۴، تاریخ بغداد ص۶ ج۷، مجمع ص۱۲۶ ج۱۔

۷۳۶۔ الکامل ص۲۱۷۴ ج۶، العلل المتناهية ص۴۴۱ ج۱۔

۷۳۷۔ طبرانی أوسط ص۳۸۰ ج۵ ح۴۷۵۵، طبرانی کبیر ص۵۵ ج۲۵ ح۱۲۰، تاریخ اصفهان ص۳۶۳ ج۲، مجمع ص۱۲۶ ج۲۔

۷۳۸۔ طبرانی أوسط ص۳۶۷ ج۶، مجمع ص۱۲۶ ج۲، کنز ص۷۵۷ ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن آزاد کردے۔☆
منکر ضعیف ہے، راوی عبید بن محمد المحاربی ابن ابی ذئب سے منکر روایات کرتا تھا اور یہ روایت بھی محاربی سے ہے (مجمع ص۱۲۶ج۲)۔

(۷۳۹) ما من عبد يسجد فيقول رب اغفرلي ثلاث مرات الا غفر له قبل أن يرفع رأسه (أبو مالك)۔

جو آدمی سجدہ میں تین مرتبہ رب اغفرلی کہتا ہے تو اس کو سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔☆
ضعیف ہے، اس کے دو راوی ہیں محمد بن جابر اور ابو مالک مجہول ہیں (مجمع ص۱۲۹ج۲)۔

(۷٤۰) كان يختم بالوتر يعني في تسبيحات الركوع والسجود۔

آپ رکوع اور سجدہ کی تسبیحات طاق عدد پر ختم کرتے۔☆
حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۷٤۱) مر على امرأتين تصليان فقال إذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل (يزيد بن أبي حبيب)۔

آپ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں فرمایا جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصے کو زمین پر لگایا کرو کیونکہ اس معاملہ میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔☆
مرسل ہے۔

(۷٤۲) كان يأمر النساء ينخفضن في سجودهن (أبو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

عورتوں کو حکم کرتے کہ وہ سجدہ میں زمین کی طرف جھک جائیں۔☆
لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جو باطل ہے، راوی عطاء بن عجلان کذاب ہے (ابن معین وفلاس ☆

۷۳۹۔ طبرانی کبیر ص۳۱۹ج۸، مجمع ص۱۲۹ج۲، کنز العمال ص۷٦۷ج۷۔
۷٤۰۔ هداية ص۱۱۰ج۱، نصب الراية ص۳۸۸ج۱۔
۷٤۱۔ بيهقي ص۲۲۳ج۲، كنز العمال ص٤٦۲ج۷ مختصراً۔
۷٤۲۔ بيهقي ص۲۲۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میزان ص ۵۷ ج ۳)۔

(۷۴۳) إذا جلست المرأة فی الصلوة وضعت فخذها علی فخذها الآخر وإذا سجدت الصقت بطنها فی فخذيها (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

عورت جب نماز میں بیٹھے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں سے چمٹالے۔☆ من گھڑت ہے، دیگر راویوں کے علاوہ ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی کذاب ہے (ابوحاتم)، حدیثیں وضع کرتا تھا (جوزجانی)، اس نے حدیث وضع کی ہے (ذھبی ☆ لسان المیزان ص ۳۳۵ ج ۲ تفصیل داستان حنفیہ ص ۱۰۳ میں ملاحظہ ہو)، یہ دونوں روایتیں ضعیف ہے ان جیسی روایتوں سے حجت نہیں پکڑی جاتی (بیھقی ص ۲۲۲ ج ۲)، عورت اور مرد کے سجدہ کی کیفیت کے اختلاف میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

☆☆ عن الحارث عن علی قال اذا سجدت المرأة فلتحتفر و تضم فخذيها ((ابن ابی شیبه ص ۲۴۱ ج ۱)۔

سخت ضعیف ہے، حارث الاعور متہم بالکذب ہے۔

☆☆ عن بكير بن عبد الله بن الاشبح عن ابن عباس أنه سئل عن صلواة المرأة فقال تجتمع و تحتفر (ابن أبی شيبة ص)۔

منقطع ہے، بکیر کی روایت تابعین سے ہے (التہذیب ص ۴۹۳ ج ۱)۔

(۷۴۴) إذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه (وائل رضی اللہ عنہ)۔

جب سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سر اٹھاتے تو ہاتھوں سے پہلے اٹھاتے۔☆ ضعیف ہے۔

(۷۴۵) إذا يسجد تقع ركبتاه قبل يديه وإذا رفع رفع يديه قبل ركبتيه (وائل رضی اللہ عنہ)۔

جب سجدہ کرتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھاتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔☆

۷۴۳۔ بیھقی ص ۲۲۳ ج ۲، الکامل ص ۶۳۱ ج ۲۔

۷۴۴۔ أبو داؤد ح ۸۳۸ باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، دار قطنی ص ۳۴۵ ج ۱۔

۷۴۵۔ دار قطنی ص ۳۴۵ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے دونوں روایتیں دراصل ایک ہیں راوی شریک بن عبد اللہ مدلس اور ضعیف ہے۔ دارقطنی فرماتے ہیں شریک اس روایت میں منفرد ہے جب یہ منفرد ہو تو قوی نہیں (دارقطنی ص۳۴۵ ج۱)۔

(۷٤٦) فلما سجد وقعتا ركبتاه إلى الأرض قبل يقع كفاه (كليب)۔

جب سجدہ کرتے تو گھٹنے ہتھیلیوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔☆

مرسل کے باوجود ضعیف ہے، راوی شقیق مجہول ہے (مرعاۃ ص۶۵۵ ج۱)۔

(۷٤۷) یہی روایت عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ کے طریق سے بھی مروی ہے جو منقطع ہے عبد الجبار کا اپنے باپ سے سماع نہیں (عون المعبود ص۳۱۱ ج۱)۔

(۷٤۸) كنا نضع اليدين قبل الركبتين فأمرنا بالركبتين قبل اليدين (سعد رضی اللہ عنہ)۔

ہم ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھیں۔☆

ضعیف ہے، راوی ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ نے اپنے باپ اسماعیل سے روایت کی ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں (عون المعبود ص۳۱۲ ج۱)۔

(۷٤۹) إذا سجد أحدكم فليبدأ بركبتيه قبل يديه ولا يبرك كبروك الجمل (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد اللہ بن سعید المقبری متروک ہے (احمد)، متروک منکر الحدیث ہے (فلاس)، متروک ذاہب الحدیث ہے (دارقطنی) ترک کر دیا گیا ہے (بخاری)، اس کا ایک مجلس میں مجھ پر جھوٹ ظاہر ہوا ہے (یحییٰ بن سعید مرعاۃ ص۶۵۶ ج۱)۔

(۷۵۰) انحط بالتكبير فسبقت ركبتاه يديه (أنس رضی اللہ عنہ)۔

تکبیر کہتے ہوئے جھکے تو آپ کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر جا لگے۔☆

۷٤٦۔ مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح ص۶۵۵ ج۱۔

۷٤۷۔ أبو داؤد ح۸۳۹ باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه ح ۷۳۶ باب افتتاح الصلاة۔

۷٤۸۔ بيهقي ص۱۰۰ ج۲، ابن خزيمة ص۳۱۹ ج۱ ح۶۲۸۔

۷٤۹۔ بيهقي ص۱۰۰ ج۲۔

۷۵۰۔ بيهقي ص۹۹ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی علاء بن اسماعیل منفرد ہے، بیہقی کہتے ہیں مجہول ہے، حاکم نے اس کی تصحیح میں خطا کی ہے اور ابو حاتم نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، دارقطنی کہتے ہیں مجہول ہے (مرعاۃ المفاتیح ص۶۵۶ ج۱)۔

ابو ہریرہ سے مروی روایت زمین پر ہاتھ رکھنے والی صحیح یا حسن ہے۔

(۷۵۱) إذا نام العبد فی سجوده باهی الله به ملائكته يقول أنظروا إلى عبدی روحه عندی و جسده فی طاعتی (أنس رضی اللہ عنہ)۔

بندہ جب سجدہ میں سو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے کہ تم میرے بندوں کی طرف لباس کا روح میرے پاس ہے اور اس کا جسم میری طاعت میں ہے۔☆ سخت ضعیف ہے، راوی داؤد بن زبرقان متروک ہے، ازدی نے اس کی تکذیب کی ہے (تقریب ص۹۶)، اس کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی ابان متروک ہے۔

(۷۵۲) اور یہ روایت حضرت ابو ہریرہ سے بھی مروی ہے جو سخت ضعیف ہے اس کے ضعف کس کئی وجہیں ہیں اولا راوی حجاج بن نصیر ضعیف ہے جس کی حدیث ترک کی گئی ہے (ابو حاتم) ضعیف ہے ثقہ نہیں (میزان ص ۴۶۵ ج ۱) اور اسکے استاذ حسن بصری کا حضرت ابو ہریرہ سے سماع نہیں ہے البتہ حسن بصری سے مرسلاً صحیح ہے

باب التشهد

تشہد اول

(۷۵۳) يشير بأصبعه إذا دعا و لا يحركها (عبد الله بن الزبير رضی اللہ عنہما)۔

انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے جب دعا کرتے تو اسکو حرکت نہ دیتے۔☆

و لا يحركها کے الفاظ غیر محفوظ منکر اور شاذ ہیں، راوی محمد بن عجلان سیء الحفظ اور مدلس ہے (الکاشف ص۶۹ ج۳ طبقات المدلسین ص۱۰۷)۔

۷۵۱۔ ضعيفة ص۳۶۹ ج۲ بحوالة فوائد لثمام وابن عساكر۔

۷۵۲۔ ضعيفة ص۳۶۹ ج۲ بحوالة الامالی لابن سمعون۔

۷۵۳۔ أبو داؤد ح ۹۹۰ باب الاشارة فی التشهد، بيهقی ص۱۳۲ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٧٥٤) ولا يجاوز بصره اشارته (عبد الله بن زبير رضی اللہ عنہ)۔

نظر کو اشارہ کے آگے نہ لے جاتے۔☆

اوپر والی روایت کا ٹکڑا ہے۔

(٧٥٥) كان في الركعتين أوليين كأنه على رضفه حتى يقوم (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

پہلی دو رکعتوں کے تشہد میں ایسے بیٹھتے گویا کہ گرم پتھر پر بیٹھے ہیں حتی کہ کھڑے ہو جاتے۔☆

منقطع ہے، راوی ابوعبیدہ کا اپنے باپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے (کتاب المراسیل ص ٢٥٧)۔

(٧٥٦) نهى أن يعتمد الرجل على يديه إذا نهض في الصلوة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

منع فرمایا کہ آدمی نماز میں اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کا سہارا لے۔☆

شاذ ہے، راوی ابن عبد الملک نے اپنے سے ثقہ راوی امام احمد کی مخالفت کی ہے، اصل روایت ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وھو معتمد علی یدہ ہے کہ آدمی نماز میں اپنے ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھے جس کو ابن عبدالملک نے اذا نھض فی الصلوۃ کے الفاظ سے روایت کیا ہے ابن عبدالملک ثقہ اور قوی ہیں مگر امام مسلم فرماتے ہیں کثیر الخطاء ہیں (مرعاۃ ص ٦٧٠ ج ١)۔

(٧٥٧) كان ينهض في الصلوة على صدور قدميه (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

آپ نماز میں قدموں کی تلیوں کے بل کھڑے ہوتے۔☆

ضعیف ہے، راوی خالد بن ایاس متروک الحدیث ہے (احمد)، کوئی شیء نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے (نصب الرایہ ص ٣٨٩ ج ١)، اس روایت کی سند ضعیف ہے (درایہ ص ١٧٤ ج ١) اور اس کا استاذ ابو صالح مختلط ہو گیا تھا معلوم نہیں کہ خالد نے اس سے روایت اختلاط سے پہلے لی ہے یا بعد میں (نصب الرایہ ص ٣٨٩)۔

(٧٥٨) إذا نهض من الركعتين وضع يديه على فخذيه أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

جب آپ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے۔☆

٧٥٤۔ أبو داؤد ح ٩٩٠ باب الاشارة في التشهد، بيهقي ص ١٣٢ ج ٢۔

٧٥٥۔ أبو داؤد ح ٩٩٥ باب في تخفيف القعود، شرح السنة ص ١٦٨ ج ٣، حلية الأولياء ص ٢٠٧ ج ٤۔

٧٥٦۔ أبو داؤد ح ٩٩٢، مصنف عبد الرزاق ص ١٩٧ ج ٢ ح ٣٠٥٤، بيهقي ص ١٣٥ ج ٢۔

٧٥٧۔ ترمذي ح ٢٨٨ باب منه أيضاً، شرح السنة ص ١٦٦ ج ٣، بيهقي ص ١٢٤ ج ٢۔

٧٥٨۔ اس کی تخریج حدیث نمبر ٧٥٧ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی خالد بن ایاس متروک الحدیث ہے (دیکھئے اوپر والی حدیث)۔

(۷۵۹) رأيت ابن عمر وابن عباس وابن الزبير وأبا سعيد الخدري يقومون على صدور أقدامهم في الصلوة (عطيه عوفي)۔

میں نے ابن عمر، ابن عباس، عبد اللہ بن زبیر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ نماز میں اپنے پاؤں کی تلیوں کے بل اٹھتے تھے۔☆

ضعیف ہے، راوی عطیہ عوفی ضعیف ہے (میزان ص ۸۰ ج ۳)، صدوق کثیر الخطاء اور مدلس تھا (تقریب ص ۲۴۰)۔

آخری تشہد

(۷۶۰) إذا دخل أحدكم المسجد والإمام في التشهد فليكبر وليجلس معه فإذا سلم فليقم إلى الصلاة فإنه أدرك فضل الجماعة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تم میں جب کوئی مسجد میں آئے اور امام تشہد میں ہو وہ اللہ اکبر کہہ کر امام کے ساتھ تشہد میں بیٹھ جائے اور جب امام سلام پھیرے تو وہ نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اس نے جماعت کی فضیلت پا لی ہے۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن حسن نقاش مفسر حدیث میں جھوٹ بولتا تھا (میزان ص ۵۲۰ ج ۳)۔

(۷۶۱) لا يقبل الله صلوة إلا بطهارة والصلوة علي (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

اللہ تعالیٰ طہارت اور مجھ پر درود کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔☆

والصلوۃ علي کے الفاظ ثابت نہیں ہیں، راوی عمرو بن شمر متروک ہے (تلخیص ص ۲۶۲ ج ۱)، کوئی شیء نہیں (ابن معین) زائغ کذاب ہے (جوزجانی ☆ میزان ص ۲۶۸ ج ۳)، اور اس کا استاذ جابر جعفی بھی کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۱۸۵)۔

(۷۶۲) لا صلوة لمن لم يصل على النبي صلی اللہ علیہ وسلم (سهل بن سعد رضی اللہ عنہ)۔

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا اس کی نماز نہیں ہے۔☆

۷۵۹۔ بيهقي ص ۱۲۵ ج ۲، نصب الراية ص ۳۸۹ ج ۱، دراية ص ۱۴۷ ج ۱۔

۷۶۰۔ ديلمي ص ۳۷۰ ج ۱ ح ۱۱۹۵، كنز العمال ص ۶۴۴ ج ۷۔

۷۶۱۔ دار قطني ص ۳۵۵ ج ۱، التلخيص ص ۲۶۲ ج ۱۔

۷۶۲۔ بيهقي ص ۳۷۹ ج ۲، دار قطني ص ۳۵۵ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت ضعیف ہے، راوی عبدالمھین قوی نہیں (دارقطنی ص۳۵۵ج۱)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، ثقہ نہیں (نسائی ☆ میزان ص۶۷۱ج۲)۔

(۷٦۳) من صلى صلوة لم يصل فيها علي ولا على أهل البيت لم تقبل منه أبو مسعود أنصاری رضی اللہ عنہ)۔

جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور اہل بیت پر درود نہ بھیجا اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔☆

جھوٹ ہے، راوی جابر جعفی رافضی کذاب ہے (دیکھئے نمبر۱۸۵)۔

(۷٦٤) لو صليت صلوة لا أصلي فيها على آل محمد ما رأيت أن صلوتي تتم (أبو مسعود أنصاری رضی اللہ عنہ موقوفاً)۔

میں اگر ایسی نماز پڑھوں جس میں آل محمد پر درود نہ پڑھوں تو میرے خیال میں وہ نماز پوری نہیں ہوتی۔☆ جھوٹ ہے، اس لئے کہ یہ بھی جابر جعفی کی روایت ہے (دیکھئے نمبر۱۸۵)۔

(۷٦٥) إذا تشهد أحدكم في الصلوة فليقل اللهم صلى على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت وترحمت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

تم میں جب کوئی تشہد بیٹھے تو مذکورہ درود اللھم صل علی محمد سے لیکر آخر تک پڑھے۔☆

ضعیف ہے، راوی رجل من آل حارث مجہول ہے (تلخیص ص۲۶۳ج۱)۔

(۷٦٦) إذا قضى الإمام الصلوة وقعد فاحدث قبل أن يتكلم فقد تمت صلوته ومن خلفه ممن أتم الصلوة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

۷٦۳۔ دار قطنی ص۳۵۵ج۱۔

۷٦٤۔ دار قطنی ص۳۵٦ج۱، بیهقی ص۳۷۹ج۲۔

۷٦٥۔ بیهقی ص۳۷۹ج۲، المستدرك ص۲٦۹ج۱، نصب الراية ص٤۲۷ج۱، التلخيص ص۲٦۳ج۱۔

۷٦٦۔ أبوداود ح٦۱۷ باب الامام يحدث بعد ما يرفع رأسه من آخر ركعة، نصب الراية ص٦۳ج۲، علل المتناهية ص٤٤۲ج۱، بيهقی ص۱٦۷ج۲، دارقطنی ص۳۷۹ج۱، شرح السنة ص۲۷٦ج۳، طحاوی ص۲۷٤ج۱، ترمذی باب في الرجل يحدث بعد التشهد ح٤۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جب نماز پوری کرے اور تشہد میں بیٹھ جائے تو کلام کرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی اور پیچھے مقتدی کی نماز بھی پوری ہوگی۔☆

ضعیف مضطرب ہے، راوی عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہے (ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور اس کی سند میں اضطراب ہے (ترمذی مع تحفہ ص۳۱۴ج۱)، اضطراب کی وجہ یہ ہے کبھی تو اس نے یہ روایت:۔

(۷٦۷) إذا رفع رأسه من آخر السجود فقد مضت صلوته إذا هو أحدث۔

جب وہ آخری سجدہ سے سر اٹھائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی جب وہ اس حالت میں بے وضو ہو جائے۔

ان الفاظ سے اور کبھی:۔

(۷٦۸) إذا قضى الإمام الصلوة فقعد فأحدث هو أو أحد ممن اتم الصلوة معه قبل أن يسلم الإمام فقد تمت صلوته فلا يعود فيها۔☆

کہ جب امام نماز پوری کرلے اور تشہد میں بیٹھا ہو تو بے وضوء ہو جائے یا وہ مقتدی جس نے امام کے ساتھ نماز پوری کر لی ہے تو وہ تشہد میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہے وہ دوبارہ نہ پڑھے۔ کے الفاظ سے اور کبھی:۔

(۷٦۹) إذا رفع المصلي رأسه من آخر صلوته وقضى تشهده ثم أحدث فقد تمت صلوته فلا يعود لها۔☆

جب نمازی آخر نماز (سجدہ) میں سے سر اٹھائے اور وہ اپنا تشہد پورا کر لے پھر بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہے وہ اسے نہ لوٹائے، کے الفاظ سے روایت کی ہے۔

نوٹ: احناف کا مذہب اس کے برعکس ہے وہ یہ ہے کہ اگر نمازی اپنا وضو عمداً توڑ دے تو نماز درست اور اگر

۷٦۷۔ بیهقی ص۱۳۹ج۲، دار قطنی ص۳۷۹ج۱۔

۷٦۸۔ اس کی تخریج حدیث نمبر ۷٦٦ میں ملاحظه فرمائیں۔

۷٦۹۔ بیهقی ص۱۳۹ج۲ بمعناه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء خود بخود ٹوٹ جائے تو نماز فاسد ہے۔

(۷۷۰) إذا جلس الإمام فی الرابعة ثم أحدث فقد تمت صلوته فليقم حيث شاء (علی رضی اللہ عنہ)۔

امام جب چوتھی رکعت میں بیٹھا ہو تو بے وضو ہو جائے اس کی نماز پوری ہوگی وہ جب چاہے کھڑا ہو جائے۔☆

سخت ضعیف ہے، اولاً راوی حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے اور دوسرا راوی حارث الاعور متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۳۹)۔

(۷۷۱) إذا جلس مقدار التشهد ثم أحدث فقد تمت صلوته (علی رضی اللہ عنہ)۔

جب نمازی تشہد کی مقدار بیٹھ جائے اور پھر بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔☆

ضعیف ہے، راوی عاصم بن حمزہ قوی نہیں (بیہقی ص ۱۷۳ ج ۲)، یہ حدیث صحیح نہیں (احمد ☆ نصب الرایہ ص ۶۴ ج ۱)۔

(۷۷۲) من أحدث حدثا بعد ما يفرغ من التشهد فقد تمت صلوته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو تشہد سے فارغ ہونے کے بعد بے وضو ہو جائے اس کی نماز پوری ہوگی۔☆

ضعیف ہے، راوی عبد الرحمٰن بن حسن ابو مسعود زجاج اس روایت میں منفرد ہے اس کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس روایت کو عطاء سے مرسل روایت کیا ہے ابو نعیم کہتے ہیں یہ غریب ہے (نصب الرایہ ص ۶۳ ج ۱)، عبد الرحمٰن بن حسن عام محدثین کے نزدیک صالح الحدیث ہے مگر ابو حاتم کہتے ہیں قابل حجت نہیں (میزان ص ۵۵۶ ج ۲)۔

(۷۷۳) كان يسلم تسليمة واحدة (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

آپ صرف ایک سلام پھیرتے۔☆

۷۷۰۔ نصب الراية ص ۶۳ ج ۲، دراية ص ۱۷۵ ج ۱۔

۷۷۱۔ بيهقی ص ۱۷۳ ج ۲، نصب الراية ص ۶۴ ج ۲، دراية ص ۱۷۵ ج ۱۔

۷۷۲۔ حلية الأولياء ص ۱۱۷ ج ۵، نصب الراية ص ۶۳ ج ۲۔

۷۷۳۔ ابن ماجة ح ۹۱۹، ابن حبان ص ۲۲۴ ج ۴، ترمذی ح ۲۹۶، المستدرك ص ۲۳۰ ج ۲، التلخيص ص ۲۷۰ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کے مرفوع اور موقوف ہونے میں سخت اختلاف ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں مرفوعاً وہم ہے، ابو حاتم کہتے ہیں منکر ہے، ابن عبد البر فرماتے ہیں مرفوعاً صحیح نہیں، عاصم نے ہشام سے اس کو مرفوع روایت کیا ہے اور عاصم ضعیف ہے اس کو وہم ہو گیا ہے اس عاصم سے مراد میرے نزدیک عاصم بن عمر ہے اور جس نے اس کو عاصم الاحول گمان کیا ہے اسے بھی وہم ہوا ہے۔ واللہ اعلم (التلخیص ص ۲۷۰ ج ۱)۔

(۷۷٤) ثم سلموا على اليمين ثم سلموا على قارئكم وعلى أنفسكم (سمرة رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دائیں طرف سلام کہو پھر اپنے امام اور اپنے نفسوں پر سلام کہو۔☆

ضعیف ہے، سند میں مجہول راوی ہیں (تلخیص ص ۲۴۱ ج ۱)۔

(۷۷۵) أمرنا رسول الله ﷺ أن نرد على الإمام ونتحاب وأن يسلم بعضنا على بعض (سمرة)۔

رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم امام پر سلام لوٹائیں اور باہم محبت کریں اور بعض ہمارا بعض پر سلام کہے۔☆

ضعیف ہے، راوی سعید بن بشیر ضعیف ہے (تقریب ص ۱۲۰) ثانیاً حسن بصری مدلس ہیں۔

(۷۷٦) ينصرف عن شماله إلى منزله (أسماء بن حارثه)۔

اپنے گھر کی طرف بائیں جانب سے جاتے۔☆

باطل ہے، راوی ہیثم بن عدی ضعیف ہے جس کی کذب کی طرف نسبت کی گئی ہے (مجمع ص ۱۴۶ ج ۱)، متروک ہے (نسائی)، ثقہ نہیں جھوٹ بولتا تھا (بخاری وابن معین)، کذاب تھا (ابو داؤد ☆ میزان ص ۳۲۴ ج ۴)۔

۷۷٤۔ ابو داؤد ح ۹۷۵، التلخیص ص ۲۷۱ ج ۱۔

۷۷۵۔ ابو داؤد ح ۱۰۰۱، المستدرک ص ۱۷۰ ج ۱، بیهقی ص ۱۸۱ ج ۲۔

۷۷٦۔ طبرانی کبیر ص ۲۹٦ ج ۱ ح ۸۷۱، مجمع ص ۱٤٦ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام کے بعد ذکر

(۷۷۷) إذا انصرف المنصرف من الصلوة ولم يقل اللهم أجرنى من النار وادخلنى الجنة وزوجنى من الحور العين قالت الملائكة يا ويح هذا أعجز أن يستجير بالله من جهنم وقالت الجنة يا ويح هذا أعجز أن يسأل الله الجنة وقالت الحور العين أعجز أن يسأل الله أن يزوجه من الحور العين (أبو أمامة رضی اللہ عنہ)۔

آدمی جب نماز سے سلام پھیر کر یہ کلمے نہ کہے کہ ''اے اللہ مجھے جہنم سے پناہ دے اور جنت میں داخل کر اور میری شادی حور عین سے کر تو فرشتے کہتے ہیں اس پر افسوس ہے یہ تو اس سے بھی عاجز ہے کہ اللہ کے نام سے جہنم سے پناہ مانگے اور جنت کہتی ہے افسوس ہے یہ تو اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنے سے بھی عاجز ہے اور حوریں کہتیں ہیں اس پر افسوس یہ تو اللہ تعالیٰ سے حوروں کے ساتھ شادی کا سوال کرنے سے بھی عاجز ہے''۔☆

من گھڑت ہے، راوی محمد بن محصن عکاشی متروک ہے (مجمع ص۱۴۸ج۲)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، کذاب ہے (ابن معین)، روایتیں وضع کرتا تھا (دارقطنی ☆ میزان ص۴۷۷ج۳، ص۲۵ج۴)۔

(۷۷۸) جو نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو ساتوں آسمانوں میں سوراخ ہو جاتا ہے وہ سوراخ اس وقت تک نہیں مٹتا جب تک اللہ تعالیٰ آیۃ الکرسی پڑھنے والے کو دیکھ نہیں لیتا پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کی نیکیوں کو لکھتا ہے اور برائیوں کو مٹا دیتا ہے (ابوالزبیر)۔

من گھڑت ہے، راوی اسماعیل بن یحییٰ تیمی جھوٹ کا ایک رکن ہے (ازدی)، حدیثیں وضع کرتا تھا (صالح ☆ میزان ص۲۵۳ج۱)۔

۷۷۷۔ طبرانی کبیر ص۱۰۲ج۸ ح۷۴۹۶، مجمع ص۱۴۸ج۲، مسند الشامیین ح۱۶۰۱۔

۷۷۸۔ کتاب الموضوعات ص۱۷۶ج۱، اللالی ص۲۳۲ج۱، تنزیہ ص۲۸۶ج۱، الفوائد المجموعۃ ص۲۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۷۹) ہر فرضی نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے سے انبیاء علیہم السلام کا ثواب اور صادقین کے اعمال دیے جاتے ہیں۔ اللہ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیلاتا ہے اور اس پر رحمت کرتا ہے اور اس کو جنت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے اور کوئی نہیں روکتا (جابر رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، ابن جوزی فرماتے ہیں اس سند میں کئی مجہول راوی ہیں ان میں سے کسی ایک نے پہلی من گھڑت روایت سے اس کو چرا لیا ہے (کتاب الموضوعات ص ۷۷ ج ۱)۔

(۷۸۰) سورۃ الفاتحہ، آیۃ الکرسی اور آل عمران کی دو آیتیں شہد اللہ سے لیکر آخر تک اور قل اللھم مالک الملک سے لیکر آخر آیت تک یہ عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور کہتی ہیں اے اللہ تو ہمیں زمین میں ان کی طرف اتار دے جو بڑی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے تم کو جو بھی فرض نماز کے بعد پڑھے گا میں اس کو ضرور جنت دوں گا اور حظیرہ القدس میں ٹھہراؤں گا اور ہر روز میں اس کی طرف ستر دفعہ دیکھوں گا اور روزانہ اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سب سے کم درجہ کی حاجت بخشش ہے اور میں اس کی ضرور اس کے دشمن پر مدد کروں گا اور اس سے اپنی پناہ میں رکھوں گا (علی رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، راوی حارث بن عمیر ثقہ راویوں کے نام پر من گھڑت روایتیں کرتا تھا یہ روایت بھی ایسی ہے جس کا کچھ اصل نہیں (کتاب المجروحین ص ۲۲۳ ج ۱)، حارث کذاب ہے اور اس حدیث کا کچھ اصل نہیں (ابن خزیمہ ☆ کتاب الموضوعات ص ۷۸ ج ۱)۔

(۷۸۱) قوم شهدوا صلوة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فأولئك أسرع رجعة وأفضل غنيمة (عمر رضی اللہ عنہ)۔

جو لوگ فجر کی نماز میں شریک ہوتے ہیں اور پھر سورج کے طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہتے

۷۷۹۔ كتاب الموضوعات ص ۱۷۷ ج ۱، اللالی ص ۲۳۲ ج ۱، تنزيه ص ۲۸۹ ج ۱، الفوائد المجموعة ص ۳۰۰۔

۷۸۰۔ كتاب الموضوعات ص ۱۷۷ ج ۱، اللالی ص ۲۲۸ ج ۱، الفوائد المجموعة ص ۲۹۷، المغنی عن حمل الاسفار ص ۳۱۶ ج ۱، ضعيفة ص ۱۳۸ ج ۲، كتاب المجروحين ص ۲۱۸ ج ۱، عمل اليوم والليلة ص ۱۱۱ ح ۱۲۵۔

۷۸۱۔ ترمذی ح ۳۵۶۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہی لوگ ہیں جلدی لوٹ آنے والے اور بہتر غنیمت پانے والے۔☆

ضعیف غریب ہے، راوی حماد بن ابی حمید ضعیف منکر الحدیث ہے (ترمذی مع تحفہ ص۳۵۴ج۱) منکر الحدیث ہے (بخاری)، اس کی حدیث کوئی شیٔ نہیں (ابن معین) وثقہ نہیں (نسائی ☆ میزان ص۵ج۱)۔

(٧٨٢) ألا أدلك على ما هو أسرع أيابا وأفضل مغنماً من صلى الغداة فى جماعة ثم ذكر الله حتى تطلع الشمس (أبو هريرة رضی اللہ عنہ)۔

میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو جلدی لوٹنے والا اور بہتر غنیمت پانے والا ہے وہ آدمی جو فجر کی باجماعت نماز پڑھتا ہے پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا ہے۔☆

ضعیف ہے، راوی حمید بن مولی علقمہ ضعیف ہے (مجمع ص۱۰۷ج۱۰)۔

(٧٨٣) يا أم سليم إذا صليت المكتوبة فقولى سبحان الله عشراً والله أكبر عشراً ثم سلى ما شئت فإنه يقول لك نعم نعم نعم (أنس رضی اللہ عنہ)۔

اے ام سلیم جب تو فرضی نماز پڑھے تو دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہہ پھر تو جو چاہے طلب کر اللہ اس کے جواب میں تین بار کہتا ہے ہاں میں نے قبول کیا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی کوئی شیٔ نہیں منکر الحدیث ہے (احمد)، ضعیف متروک ہے (ابن معین)، ضعیف (نسائی)، قابل نظر ہے (بخاری ☆ میزان ص۵۴۸ج۲)۔

(٧٨٤) علم فى دبر كل صلوة سبحان الله عشراً والحمد لله عشراً والله أكبر عشراً (أم مالك الأنصارية و رضی اللہ عنہا)۔

آپ نے سکھایا کہ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد اللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہا کریں۔☆

ضعیف ہے، ایک راوی عطاء بن سائب مختلط ہے اور دوسرا راوی مجہول ہے (مجمع ص۱۰۲ج۱۰)۔

٧٨٢۔ مجمع الزوائد ص١٠٧ ج ١٠ بحواله البزار۔

٧٨٣۔ كنز العمال ص١٣٤ ج٢ ح٣٤٧٥۔

٧٨٤۔ طبرانی كبير ص١٤٥ ج٢٥ ح٣٥١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷۸۴ب) تین امور ایسے ہیں جو ایمان کے ساتھ ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی جو کرتا ہے وہ جنت کے جس دروازہ سے بھی داخل ہونا چاہے ہوسکتا ہے ان میں ایک تو وہ ہے جس نے قاتل کو معاف کیا دوسرا وہ جس نے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ سورت پڑھی اور تیسرا خفیہ طریقہ سے قرض ادا کیا (جابر رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے، راوی عمر بن نبھان متروک ہے (مجمع ص۱۰۲ ج۱۰)۔

(۷۸۵) من قال دبر كل صلوة سبحان رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين فقد أكتال بالجريب الأوفى من الأجر (عبد الله بن أرقم رضی اللہ عنہ)۔

جس نے نماز کے بعد آیت سبحان ربک رب العزۃ -رب العالمین تک پڑھی تو اس نے اجر کا پورا توڑا ماپ لیا۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی عبد المنعم بن بشیر سخت ضعیف ہے (مجمع ص۱۰۵ ج۱۰)، شدید منکر الحدیث ہے جو ثقہ راویوں سے ایسی روایات لاتا ہے جو ان کی روایات میں سے نہیں ہوتیں۔ کسی بھی حال میں قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۱۳۸ ج۲)۔

(۷۸۶) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کو سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون سے پہچانتے تھے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمر متروک (مجمع ص۱۰۳ ج۱۰)، منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص۵۹۱ ج۳)۔

(۷۸۷) من قال دبر كل صلوة استغفر الله وأتوب إليه غفر له وإن كان فر من الزحف (براء رضی اللہ عنہ)۔

جو ہر نماز کے بعد استغفر اللہ واتوب الیہ کہے تو اسے بخش دیا جائے گا خواہ وہ لڑائی سے بھاگا ہو۔☆

۷۸٤ب۔ أبو يعلى ص۳۲۳ ج۲ ح۱۷۸۸۔

۷۸۵۔ مجمع الزوائد ص۱۰۳، الترغيب والترهيب ص٤٥٤ ج۲، كنز العمال ص۱۳۵ ج۲۔

۷۸٦۔ طبرانی كبير ص۹۵ ج۱۱ ح۱۱۲۲۱۔

۷۸۷۔ طبرانی أوسط ص۳٦۰ ج۸ ح۷۷۳٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے، راوی عمر بن فرقد ضعیف ہے (مجمع ص۱۰۴ج۱۰)، منکر الحدیث قابل نظر ہے (بخاری ☆ میزان ص۲۱۷ج۳)۔

(۷۸۸) اللهم أنت السلام ومنك السلام کے آگے والیك یرجع السلام حیینا ربنا بالسلام وأدخلنا دار السلام کے الفاظ اکثر حنفی نمازوں کی کتابوں میں لکھے جاتے ہیں مگر یہ من گھڑت ہیں جن کا کسی ضعیف روایت سے بھی ثبوت نہیں ملتا۔

اسی طرح ومنك السلام کے بعد والیك السلام کا لفظ شاذ ہے جو صحیح احادیث میں نہیں پایا جاتا۔

(۷۸۹) سنت فجر کے بعد آپ یہ دعا "اللهم رب جبریل ومیکائیل ورب اسرافیل ورب محمد أعوذبك من النار" پڑھتے اور پھر نماز فجر کی طرف نکلتے (عائشہ رضی اللہ عنہا)۔

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے، راوی سفیان بن وکیع ضعیف ہے (مجمع ص۱۰۴ج۱۰)۔

(۷۹۰) جو شخص فجر کے وقت أعوذ بالله السمیع العلیم تین مرتبہ کہے اور سورت حشر کی آخری تین آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کرتا ہے کہ جو اس کے لئے شام تک دعا کرتے ہیں اگر وہ اس دن مر جائے تو وہ شہید ہوگا اسی طرح جو شام کے وقت پڑھے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں (معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)۔

سخت ضعیف ہے، راوی خالد بن طھمان وفات سے دس سال پہلے مختلط ہو گیا تھا جو روایت اس کے لئے پیش کی جاتی وہ اس کا اقرار کر لیتا تھا ذہبی فرماتے ہیں یہ روایت سخت غریب ہے (میزان ص۶۳۲ج۱)۔

(۷۹۱) جو صبح کی نماز کے بعد اپنے پاؤں موڑنے اور کلام کرنے سے پہلے دس مرتبہ "لا إله إلا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد ویحیی ویمیت بیده الخیر وهو علی کل

۷۸۸۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ ص۳۵۸ج۲۔

۷۸۹۔ أبو یعلی ص۳۹٤ج٤ ح٤٧٦٠، مجمع الزوائد ص۱۰٤ج۱۰۔

۷۹۰۔ مسند أحمد ص۲٦ج٥، کنز ص۱٦۷ وص۱۳۸ج۲،

۷۹۱۔ مجمع البحرین ص۲۹ج۸، طبرانی أوسط ص۳۲٥ج٥، مجمع الزوائد ص۱۰۸ج۱، ترغیب ص۳۰٦ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیء قدیر" کہے تو اس کے لئے ایک بار کہنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں اور اس دن وہ ہر ناپسندیدہ کام اور شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ہر مرتبہ اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور ایک غلام بارہ ہزار کے بدلے ہے اس دن اسے سوائے شرک کے کوئی اور گناہ نہیں پہنچتا اور جو نماز مغرب کے بعد اس کلمے کو پڑھے اسے بھی صبح کی طرح اجر ملے گا (ابو درداء رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے، راوی موسیٰ بن محمد بلقاوی متروک ہے (مجمع ص۱۰۸ج۱۰)، ثقہ نہیں (نسائی)، جھوٹ بولتا تھا (ابو زرعہ وابو حاتم)، حدیث چور تھا (ابن عدی)، اس سے روایت لینی حلال نہیں کیونکہ حدیث گھڑ لیتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص۲۱۹ج۴)۔

(۷۹۲) من صلى الصبح ثم قرأ قل هو الله أحد مائة مرة قبل أن يتكلم فكلما قرء قل هو الله أحد غفر له ذنب منه (واثله رضی اللہ عنہ)۔

جو صبح کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو دفعہ سورت قل ھو اللہ پڑھے تو جب بھی قل ھو اللہ پڑھے گا تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی محمد بن عبد الرحمٰن قشیری ضعیف ہے (مجمع ص۱۱۹ج۱۰)، منکر الحدیث ہے (ابن عدی)، متروک الحدیث ہے (دارقطنی)، منکر روایتیں لاتا ہے (خلیلی)، اس کی روایت عن المسعر المطیری منکر ہے اس کا نہ کوئی اصل ہے اور نہ متابعت اور وہ مجہول ہے (عقیلی ☆ لسان ص۲۵۱ج۵)۔

☆☆☆☆☆

۷۹۲۔ طبرانی کبیر ص۹۶ج۲۲ ح۲۳۲، ضعیفة ص۳۹۹ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱- کتاب النوافل

(۷۹۳) من صلی رکعتی الفجر کتب الله له الف الف حسنة (ابو هریره)

جو فجر کی دو رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۷۹٤) لا تدعوا رکعتی الفجر وان طررتکم الخیل (أبو هریره)

تم فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو خواہ تمہیں دشمن کے گھوڑے روند ڈالیں۔☆

ضعیف ہے، اولاً راوی عبد الرحمٰن بن اسحاق مدنی مختلف فیہ ہے ابن معین کے نزدیک ثقہ ہے دارقطنی فرماتے ہیں ضعیف ہے ابو حاتم اور عبد الحق فرماتے ہیں قابل حجت نہیں۔ احمد فرماتے ہیں صالح الحدیث ہے بخاری فرماتے ہیں مقارب الحدیث ہے۔

دوسرا راوی ابن سیلان نا معلوم ہے ابو حاتم اور عجلی فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھ لی جائے قوی نہیں بخاری فرماتے ہیں اس کے حافظہ پر اعتماد نہیں نسائی اور ابن خزیمہ کہتے ہیں کوئی حرج نہیں (اعلام اهل العصر ص۸)

(۷۹۵) کان لا یدع رکعتی الفجر فی السفر ولا فی الحضر ولا فی الصحة ولا فی السقم۔ (عائشه رضی اللہ عنہا)

آپ فجر کی دو رکعتیں سفر، حضر، صحت اور بیماری میں بھی نہ چھوڑتے۔☆

ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن رجاء صدوق کثیر الخلط و التصحیف ہے اور دوسرا راوی عمران القطحان ضعیف ہے (احمد ونسائی ☆ اعلام اهل العصر ص۱۰)

(۷۹٦) لا تترکوا رکعتی الفجر فان فیهما الرغائب (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تم فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو کیونکہ ان میں رغبتیں ہیں۔☆

۷۹۳۔ دیلمی ص٤٧ ج٤ ح٥٦٣٩۔

۷۹٤۔ مسند أحمد ص٤٠٥ ج٢، أبو داؤد ح١٢٥٨ باب فی تخفیفها، طحاوی ص٢٩٩ ج١۔

۷۹٥۔ طبرانی أوسط ص٢٢١ ج ٨ ح ٧٤٥٣ ملخصاً ،أعلام أهل العصر ص ١٠۔

۷۹٦۔ طبرانی کبیر ص ٣١١ ج ١٢، نصب الرایة ص١٦٢ ج٢، اعلام اهل العصر ص ١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے ایک راوی سوید بن عبد العزیز لین الحدیث ہے (تقریب ص ۱۴۱) دوسرا راوی لیث بن ابی سلیم مختلط ہے (تقریب ص ۲۸۷)

(۷۹۷) علیك بر كعتی الفجر فان فیها فضیلة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تجھ پر فجر کی دو رکعتوں لازم ہیں کیونکہ ان میں فضیلت ہے۔ ☆

ضعیف ہے، محمد بیلمانی ضعیف ہے (مجمع الزوائد ص ۲۱۱ ج ۲ - دیکھئے نمبر ۵۴ پر)۔

(۷۹۸) ركعتی الفجر حافظوا علیهما فانهما من الفضائل۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

فجر کی دو رکعتوں پر حفاظت کرو ان میں بڑی فضیلتیں ہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی ایوب رضی اللہ عنہ بن سلیمان مجہول ہے (لسان ص ۴۸۱ ج ۱)

(۷۹۹) اذا اقیمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة الا ركعتی الفجر۔ (ابو هریره)

جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر صرف فرض نماز ہے مگر فجر کی دو رکعتیں۔ ☆

الا رکعتی الفجر کے الفاظ باطل اور بے اصل ہیں اولاً راوی حجاج بن نصیر ضعیف تلقین قبول کرتا تھا (تقریب ص ۶۵) ثانیاً راوی عباد بن کثیر بصری متروک ہے احمد فرماتے ہیں اس نے جھوٹی روایات روایت کی ہیں (تقریب ص ۱۶۳) بیہقی فرماتے ہیں اس روایت کا کچھ اصل نہیں۔ (بیہقی ص ۴۸۳ ج ۲)

(۸۰۰) لم یضطجع سنة ولكنه كان یدأب لیله فیستریح (عائشه رضی اللہ عنہا)

رسول اللہ فجر کی دو رکعت کے بعد سنت کی بنا پر نہیں لیٹتے تھے لیکن رات کے قیام کی وجہ سے تھک جاتے تو اس وجہ سے آرام فرماتے۔ ☆

ضعیف ہے اس میں ایک راوی نا معلوم ہے (مصنف عبد الرزاق ص ۴۳ ج ۳)

(۸۰۰ ب) ابن عمر نے چند لوگوں کو فجر کی دو رکعتوں کے بعد لیٹے دیکھا تو ان کو منع فرمایا لوگ کہنے لگے ہم تو سنت

۷۹۷۔ مجمع ص ۲۱۷ ج ۲، کنز العمال ص ۳۷۰ وص ۳۷۴ ج ۷۔

۷۹۸۔ مسند احمد ص ۸۲ ج ۲

۷۹۹۔ بیهقی ص ۴۸۳ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۳۳، تنزیه ص ۱۲۳ ج ۲۔

۸۰۰۔ مصنف عبد الرزاق ص ۴۴ ج ۳۔

۸۰۰ب۔ بیهقی ص ۴۶ ج ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عمل کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا یہ بدعت ہے (ابن عمر رضی اللہ عنہ)
ضعیف ہے راوی زید العمی ضعیف ہے (تقریب ص ۱۱۲)۔

(۸۰۱) والاربع قبل الظهر بتسليمة واحدة۔ ☆

ظہر سے پہلے ایک سلام کے ساتھ چار رکعتیں۔ ☆ حدیث نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۸۰۲) اربع قبل الظهر لا يفصل بينهن بتسليم (ابو ايوب رضی اللہ عنہ)

ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن میں سلام کے ساتھ فصل نہ ہو۔ ☆

لا یفصل سے لیکر آخر تک کے الفاظ ضعیف ہیں راوی عبیدہ بن معتب ضعیف اور مختلط ہے (تقریب ص ۲۳۱)

(۸۰۳) قلت الفصل بينهن بسلام قال لا (ابو ايوب رضی اللہ عنہ)

میں نے کہا کیا ان چاروں میں سلام کے ساتھ فصل کروں فرمایا نہیں۔ ☆

منقطع ضعیف ہے۔ اس کی سند میں دو راوی محمد بن حسن اور اس کا استاذ بکیر بن عامر بجلی ضعیف ہے (تقریب ص ۲۹۴ و ص ۴۷) پھر نخعی اور شعبی نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان دونوں کا ایوب رضی اللہ عنہ سے انقطاع ہے۔

(۸۰۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار کے وقت نماز پسند کرتے اور فرماتے اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے یہ ایسی نماز ہے جس کی حفاظت آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ (ثوبان رضی اللہ عنہ)

باطل ہے راوی عتبہ بن سکن متروک ہے (مجمع ص ۲۱۹ ج ۲) واہ ہے جو وضع کی طرف منسوب ہے (بیہقی لسان ص ۱۲۸ ج ۴)

(۸۰۵) من صلى هن من امتي فقد احياء ليلة ساعة تفتح فيها ابواب السماء و

۸۰۱۔ هداية ص ۱۴۷ ج ۱، نصب الراية ص ۱۴۲ ج ۲، دراية ص ۱۹۹ ج ۱۔

۸۰۲۔ الكامل ص ۱۹۹۱ ج ۵، ميزان الاعتدال ص ۲۵ ج ۳، ابن خزيمه ص ۲۲۱ ج ۲

۸۰۳۔ تقريب ص ۲۹۴ ص و ص ۴۷

۸۰۴۔ كشف الاستار ح ۷۰۰، مجمع ص ۲۱۹ ج ۲۔

۸۰۵۔ طبرانی كبير ص ۱۲۹ ج ۱۱ ح ۱۱۳۶۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یستجاب فیها الدعاء (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس نے میری امت میں سے ان چار رکعتوں کو پڑھا اس نے گویا رات کو زندہ کیا یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعاء قبول کی جاتی ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی ابو ہرمز نافع متروک ہے (مجمع ص۲۲۰ ج۲) ثقہ نہیں (نسائی) متروک ذاہب الحدیث ہے (ابو حاتم) جھوٹا ہے (ابن معین) اس کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں ضعف واضح ہے (ابن معین ☆لسان ص۱۴۷ ج۶)

(۸۰۶) ای ساعة کان اکثر یصلی فیها رسول الله ﷺ قالت دلوك الشمس حتی تمیل (عائشه رضی اللہ عنہا)

کونسی گھڑی میں رسول اللہ ﷺ زیادہ نماز پڑھتے فرمایا سورج ڈھلنے کے وقت نماز پڑھتے یہاں تک کہ وہ ڈھل جاتا۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز ضعیف ہے (مجمع ص۲۲۰ ج۲) صالح الحدیث ہے (احمد) قوی نہیں (ابن المدینی و ابن معین) ضعیف ہے نسائی ☆میزان ص۵۰۳ ج۲)

(۸۰۷) من صلی قبل الظهر اربع رکعات کمن تهجد بهن من لیلة (براء رضی اللہ عنہ)

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں وہ اس طرح ہے جو ان کو تہجد میں پڑھتا ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی حفص بن سالم الباہلی کا ترجمہ نا معلوم ہے (مجمع ص۲۱ ج۲)

(۸۰۸) من صلی قبل الظهر اربعا کن له کعتق رقبة من بنی اسمعیل (عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ)

جو ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کیا ہو۔ ☆

ضعیف ہے راوی عمرو الانصاری کا ترجمہ نا معلوم ہے (مجمع ص۲۲۱ ج۲)

۸۰۶۔ طبرانی أوسط ص ۱۱ ج۵ ح ۴۰۱۰۔

۸۰۷۔ طبرانی أوسط ص؟؟ ج؟؟ ح ۶۳۳۲۔

۸۰۸۔ مجمع ص۲۲۱ ج۲ والترغیب والترهیب ص۴۰۱ ج۱ بحوالة طبرانی کبیر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۰۹) من صلی اربعا قبل الظهر کن له کاجر عشر رقبات او قال اربع رقاب من ولد اسماعیل (صفوان)

جو ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھے وہ اس کے لئے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے دس یا چار غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔☆

سخت ضعیف ہے اس کی سند میں نا معلوم راویوں کی ایک جماعت ہے (مجمع ص۲۲۵ ج۲)

(۸۱۰) کان اذا فاتته الاربع قبل اظهر صلاها بعد رکعتین بعد الظهر (عائشہ رضی اللہ عنہا)

جب آپ ﷺ سے ظہر سے پہلے والی چار رکعتیں رہ جاتیں تو انہیں ظہر کی دو رکعتوں کے بعد پڑھ لیتے۔☆

اس متن سے ضعیف ہے راوی قیس بن ربیع صدوق تھا مگر جب بوڑھا ہو گیا تو مختلط ہو گیا تھا اس کے بیٹے نے اس کے نام پر ایسی روایتیں کیں جو اس کی حدیث سے نہ تھیں (تقریب ص۲۸۳)

(۸۱۱) من صلی اربع رکعات قبل العصر حرم الله بدنه علی النار (ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی نافع بن مہران اور دیگر راوی نا معلوم ہیں (مجمع ص۲۲۲ ج۲)

(۸۱۲) من صلی اربع رکعات قبل العصر لم تمسه النار (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اسے آگ نہیں چھوئے گی۔☆

ضعیف ہے راوی عبد الکریم بن ابی المخارق ابو امیہ ضعیف ہے (مجمع ص۲۲ ج۲) اس سے حدیث نہ لی جائے وہ کچھ نہیں (ایوب رضی اللہ عنہ) کوئی شئی نہیں (یحییٰ) میں نے اس کی روایات کو پھینک دیا ہے وہ متروک کے مشابہ ہے (احمد) متروک ہے (نسائی و دار قطنی) اس کے ضعیف میں اختلاف نہیں بعض نے اس کی روایات کو غیر احکام میں قبول کیا ہے مگر قابل حجت نہیں مانا (ابن عبد البر☆میزان ص۶۴۶ ج۲)

اس میں دوسرا راوی حجاج بن نصیر بھی ضعیف اور متروک ہے (میزان ۴۶۵ ج۱)

۸۰۹۔ طبرانی أوسط ص۳۲ج۷ ح۶۰۴۹۔

۸۱۰۔ ابن ماجة ح۱۱۵۸ باب من فاتته الأربع قبل الظهر۔

۸۱۱۔ مجمع ص۲۲۲ج۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۸۱۲۔ طبرانی أوسط ص۲۵۷ج۲ ح۲۶۰۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۱۳) لا تزال امتی یصلون هذه الاربع رکعات قبل العصر حتی تمشی علی الارض مغفوراً لها حتما (علی رضی اللہ عنہ)

میری امت ہمیشہ رہے گی عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتی حتی کہ وہ زمین پر چلے گی تو وہ بلاشبہ بخشی ہوئی ہوگی۔ ☆

باطل ہے راوی عبدالملک بن ہارون بن عنترہ متروک ہے (مجمع ص۲۲۴ ج۲) ضعیف ہے (احمد و دارقطنی) متروک ذاہب الحدیث ہے (ابو حاتم) کذاب ہے (ابن معین) دجال ہے (سعدی) حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان) اس کی عام روایات جھوٹ ہیں (صالح بن محمد) اس نے اپنے باپ سے من گھڑت روایتیں کی ہیں (حاکم ☆نسائی ص۷۲ ج۴)

مغرب سے پہلے و بعد نوافل

(۸۱٤) ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا صلوة المغرب (بریده رضی اللہ عنہ)

اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں سوائے نماز مغرب کے۔ ☆

منکر ہے راوی حیان بن عبید اللہ مختلط ہو گیا تھا (مجمع ص۲۳۱ ج۲) قوی نہیں (دارقطنی ص۲۶۵ ج۱)

(۸۱۵) سألنا نساء رسول الله ﷺ هل رأیتن رسول الله ﷺ یصلی رکعتین قبل المغرب فقلن لا۔ (جابر رضی اللہ عنہ)

ہم نے ازواج النبی ﷺ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی یحی بن ابی حجاج لین الحدیث ہے (تقریب ص۳۷۴) اس کا استاد عیسیٰ بن سنان بھی لین الحدیث ہے (تقریب ص۲۷۰)

۸۱۳۔ طبرانی أوسط ص۶۱ ج۶ ح۵۱۲۷، مجمع ص۲۲۲ ج۲۔

۸۱٤۔ دارقطنی ص۲۶٤ ج۱، کشف الاستار ح۶۹۳، مجمع ص۲۳۱ ج۲، نصب الرایة ص۱٤۰ ج۲، درایة ص۱۹۸ ج۱۔

۸۱۵۔ نصب الرایة ص۱٤۱ ج۲، درایة ص۱۹۹ ج۱ بحوالة مسند الشامیین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٨١٦) ان رسول الله ﷺ و ابا بكرو عمر لم يكن يصلونها (نخعی)

رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعت نہیں پڑھتے تھے۔ ☆

معضل ہے امام ابراہیم نخعی کی روایت رسول اللہ ﷺ اور شیخین سے معضل ہے پھر سوائے نخعی کے باقی تمام سند ضعیف ہے جس میں محمد بن حسن اور ان کے استاذ ابوحنیفہ دونوں ضعیف ہیں اور حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے۔ کما مر۔

(٨١٧) عجلوا بركعتين بعد المغرب ليرفعا مع الصلوة (حذيفه)

تم مغرب کے بعد دو رکعت پڑھنے میں جلدی کرو تا کہ وہ بھی فرضی نماز کے ساتھ اللہ کے حضور پیش کی جائیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحیم بن زید عمی متروک بلکہ کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۵۱)

(٨١٨) من صلى بعد المغرب ركعتين قبل ان يتكلم كتبتا فى عليين (مكحول)

جو مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے وہ رکعتیں علیین میں لکھی جاتی ہیں۔ ☆

مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(٨١٩) من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتى عشرة سنة۔ (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

جس نے مغرب کے چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی غلط کلام نہ کیا تو وہ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی عمر بن ابی خثعم کسی چیز کے برابر نہیں (احمد) سخت ضعیف ہے منکر الحدیث ہے (بخاری) ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان ☆العلل المتناہیہ ص ۴۵۶ ج ۱) یہ روایت منکر ہے (میزان ص ۲۱۱ ج ۳)

٨١٦۔ نصب الراية ص ١٤١ ج ٢، دراية ص ١٤٩ ج ١ بحواله كتاب الآثار لمحمد۔

٨١٧۔ قيام الليل مروزى ص ٥٤، فيض القدير ص ٣٠٧ ج ٤، ضعيف الجامع ص ٥٤٠، ضعيفة ح ٣٨٥٦۔

٨١٨۔ قيام الليل ص ٥٤، كنز العمال ص ٣٨٦ ج ٧ ح ١٩٤٢١۔

٨١٩۔ ابن ماجة ح ١٣٧٤، باب ما جاء فى الصلاوة بين المغرب والعشاء، علل المتناهية ص ٤٥٦ ج ١، قيام الليل ص ٥٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۲۰) من صلی ست رکعات بعد المغرب قبل ان یتکلم غفرله ذنوبه خمسین سنة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جس نے مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے چھ رکعتیں پڑھیں اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ ☆

شبہ موضوع ہے راوی محمد بن غزوان منکر الحدیث ہے (ابو زرعہ) خبروں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور موقوف روایات کو مرفوع روایت کر دیتا تھا کسی حال میں بھی قابل حجت نہیں ہے (ابن حبان ☆میزان ص۶۲۱ ج۳)

(۸۲۱) من صلی ست رکعات بعد المغرب غفرله ذنوبه وان کان مثل زبد البحر (عمار رضی اللہ عنہ)

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں بخش دیے جاتے ہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی صالح اور اس کا باپ معلیٰ دونوں مجہول ہیں (لسان ص۱۷۵ ج۳) اس سند میں بہت سے مجہول راوی ہیں (العلل المتناہیہ ص۴۵۶ ج۱)

(۸۲۲) ما من صلوة احب الی الله تعالی من صلوة المغرب من صلها وصلی بعدها اربعا من غیر ان یتکلم جلیساً بنی الله له قصرین مطلئین بالدرر والیا قوت بینهما من الجنان ما لا یعلم علمه الا هو۔ وان صلها وصلی بعدها ستا من غیر ان یتکلم جلیساً غفر الله له ذنوب اربعین عاماً (عائشه رضی اللہ عنہا)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مغرب کی نماز بہت محبوب ہے جو نماز مغرب پڑھ کر پھر اپنے ساتھی سے کلام کیلئے بغیر چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جن میں دو محل بناتا ہے جو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اتنی جنتیں ہیں جن کو صرف اللہ ہی جانتا ہے اور اگر مغرب پڑھ کر

۸۲۰۔ العلل المتناهية ص٤٥٦ ج١۔

۸۲۱۔ طبرانی صغیر ص؟؟ح؟، طبرانی أوسط ص؟؟ح٧٢٤٥، تاریخ اصفهان ص٢٢٣ ج٢، العلل المتناهية ص٤٥٧ ج١، لسان ص١٧٥ ج٣۔

۸۲۲۔ العلل المتناهية ص٤٥٨ ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر کلام کیے چھ رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے چالیس سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ☆
سخت ضعیف ہے راوی حفص بن جمیع منکر الحدیث ہے جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۲۵۶) اس کا شاگرد محمد بن عون خراسانی بھی منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک ہے (نسائی) کوئی شئی نہیں (ابن معین ☆ میزان ص۶۷۶ ج۳)

(۸۲۳) من صلی المغرب وصلی بعدها اربعا کان کمن حجة بعد حجة و ان صلی یغفر له ذنوب خمسین عاماً (ابو بکر)

جس نے نماز مغرب پڑھ کر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے ایک حج کے بعد دوسرا حج کیا ہو اور اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ☆
باطل ہے راوی حفص بن عمر حلبی سخت ضعیف منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا قابل حجت نہیں۔ (کتاب المجروحین ص۲۵۹ ج۱)، اس کا شاگرد محمد بن عبد الرحمٰن بن طلحہ حدیث چور ضعیف تھا (الکامل ص۲۲۰۰ ج۶)۔

(۸۲۴) من صلی المغرب والعشاء عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا)

جو مغرب اور عشاء کے درمیان بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ ☆
من گھڑت ہے راوی یعقوب بن ولید مشہور کذاب ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا (احمد) جھوٹا ہے (ابن معین و ابو حاتم ☆ میزان ص۴۵۵ ج۴)

(۸۲۵) کان یصلی بعد المغرب رکعتین یطیل فیهما لا قراة حتی تتصدع اهل المسجد (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھتے جن میں قرأت بہت لمبی کرتے حتی کہ مسجد والے مسجد سے چلے جاتے۔ ☆
ضعیف ہے راوی یحی بن عبد الحمید حمانی ضعیف ہے (مجمع ص۲۳۰ ج۲) حدیث کی چوری میں متہم ہے (تقریب ص۳۷۷)

۸۲۳۔ العلل المتناهية ص۴۵۸ ج۱۔
۸۲۴۔ ابن ماجة فی الصلوة بین المغرب والعشاء ح۱۳۷۳، شرح السنة ص۴۷۴ ج۳، کنز ص۳۸۷ ج۷۔
۸۲۵۔ طبرانی کبیر ص۱۰ ج۱۲، تاریخ بغداد ص۱۰۲ ج۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٨٢٦) المصلي بين المغرب والعشاء كالمتشحط بدمه في سبيل الله (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے والا اس مجاہد کی طرح ہے جو اللہ کے رستہ مین خون سے لت پت ہو۔ ☆

سخت منکر ہے راوی احمد بن محمد بن عمر یمامی ثقہ نہیں (خطیب) متروک الحدیث ہے (دارقطنی) ابن صاعد نے اس پر کذب کا الزام لگایا ہے (تعلیق بر مسند فردوس ص ۴۷۹ ج ۴)

(٨٢٧) اربع قبل الظهر كعدلهن بعد العشاء و اربع بعد العشاء كعدلهن ليلة القدر۔ (انس رضی اللہ عنہ)

ظہر سے پہلے چار رکعتیں، عشاء کے بعد چار رکعتوں کی طرح ہیں اور عشاء کے بعد چار رکعتیں لیلۃ القدر کے برابر ہیں۔ ☆

باطل ہے راوی یحی بن عقبہ بن ابی العزار سخت ضعیف ہے (مجمع ص ۲۳۰ ج ۲) منکر الحدیث ہے (بخاری) ثقہ نہیں (نسائی) حدیث گھڑتا تھا (ابو حاتم) کوئی شئی نہیں کذاب ہے خبیث اللہ کا دشمن مذاق کرتا تھا (ابن معین ☆ میزان ص ۳۹۷ ج ۴)

٨٢٦۔ دیلمی ص ٤٧٩ ج ٤ ح ٦٨٨٥۔

٨٢٧۔ طبرانی أوسط ص ٧٥٥ ج ٣ ح ٢٧٣٣، مجمع ص ٢٣٠ ج ٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲-کتاب الامامۃ والجماعۃ

(۸۲۸) الجماعة من سنن الهدى لا يتخلف عنها الامنافق۔☆

جماعت ہدایت کی سنتوں میں سے ہے اس سے صرف منافق پیچھے رہتا ہے☆

حدیث نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۸۲۹) الصلوة فى الجماعة و فى العمامة تعدل بعشرة الاف حسنة، (انس رضی اللہ عنہ)

جماعت اور پگڑی کے سمیت نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔☆

باطل ہے راوی ابان متہم ہے (تعلیق بر فردوس الاخبار ص۵۶۶ ج۲)۔

(۸۳۰) من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا ما العذر قال خوف او مرض لم يقبل منه الصلوة التى صلى (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس نے اذان سنی تو اس کو کس عذر نے نماز با جماعت پڑھنے سے نہیں روکا صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے فرمایا خوف یا مرض تو جو اس نے (گھر یا بلا جماعت) نماز پڑھی ہے وہ قبول نہ ہوگی☆

اصل روایت صحیح ہے مگر قالوا ما العذر قال خوف اور مرض کے الفاظ غیر ثابت ہیں راوی ابو جناف کلبی ضعیف ہے (نسائی و دارقطنی) متروک ہے (فلاس) میں اس سے روایت لینی حلال نہیں سمجھتا (یحی قطان ☆میزان ص۳۷۱ ج۴)۔

(۸۳۱) ادركت القواعد وهن يصلين مع رسول الله ﷺ الفرائض (سلمة بنت حكيم رضی اللہ عنہ)

۸۲۸۔ هداية ص۱۲۱ ج۱، نصب الراية ص۲۱ ج۲، دراية ص۱۶۶ ج۱۔

۸۲۹۔ ديلمى ص۵۶۶ ج۲ ح۳۶۲۱۔

۸۳۰۔ أبو داؤد ح۵۵۱، اللالى ص۱۹ ج۲، المستدرك ص۲۴۶ ج۱، نصب الراية ص۲۳ ج۲، دراية ص۱۶۷ ج۱۔

۸۳۱۔ طبرانى أوسط ص ۴۷۱ ج ۸ ح ۷۹۷۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے بوڑھی عورتوں کو پایا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض نمازیں پڑھتی تھیں ☆

ضعیف ہے راوی عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے (دیکھئے نمبر ۸۱۲)

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے ورنہ عورتوں کا با جماعت نماز ادا کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اوصاف امام

(۸۳۲) ان کانوا فی الهجرة سواءاً فافقههم فقها (ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو جو ان میں سے زیادہ فقیہ ہو وہ حقدار ہے ☆

حدیث صحیح مسلم میں بغیر فافقہم فقہا کے موجود ہے حاکم فرماتے ہیں یہ لفظ اس صحیح سند کے ساتھ غریب اور نادر ہے (مستدرک ص ۲۴۳) ذہبی مستدرک کی تلخیص ص ۲۴۳ میں فرماتے ہیں مسلم میں فقہ کا ذکر نہیں (ایضاً)۔

(۸۳۳) اور یہی حدیث افقههم فی الدین فان کانوا فی الفقه سواء فاقراهم للقرآن اگر وہ دینی فقہ میں برابر ہوں پھر جو ان میں قرآن کا زیادہ قاری ہو کے لفظ مروی ہے کہ یہ بھی منکر اور ضعیف ہے راوی حجاج بن ارطاۃ صدوق کثیر الخطار اور صاحب تدلیس ہے (تقریب ص ۶۴) نے اس کی روایت کو ترک کرنے کا حکم دیا تھا امام نسائی کے نزدیک قوی نہیں اور دارقطنی کے نزدیک قابل حجت نہیں (میزان ص ۴۵۸ ج ۱) یہ روایت حجاج کی وجہ سے معلول ہے (نصب الرایہ ص ۲۵ ج ۲) اور صحیح حدیث کے مخالف ہے (درایہ ص ۱۶۸ ج ۱)۔

(۸۳۴) اذاسرکم ان تقبل صلوتکم فلیئومکم خیارکم فانهم وفد کم فیما بینك و بین ربکم (مرثد غنوی رضی اللہ عنہ)

جب تمہیں یہ بات خوش کرے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تمہاری امامت تم میں بہتر شخص کرائے کیونکہ امام تمہارے اور رب کے درمیان تمہارے وفد ہیں ☆

اس کی سند غیر ثابت ہے راوی عبداللہ بن موسیٰ ضعیف ہے (دارقطنی ص ۸۸ ج ۲)۔

۸۳۲۔ المستدرك ص ۲۴۳ ج ۱، نصب الراية ص ۲۵ ج ۱، دراية ص ۱۶۸ ج ۱۔

۸۳۳۔ المستدرك ص ۲۴۳ ج ۱، نصب الراية ص ۲۵ ج ۱، دراية ص ۱۶۸ ج ۱۔

۸۳۴۔ دارقطنی ص ۸۸ ج ۲، المستدرك ص ۲۲۲ ج ۳، طبرانی کبیر ص ۳۲۸ ج ۲۰ ح ۷۷۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں مگر حجت کے لائق نہیں (ابو حاتم) صدوق کثیر الخطاء ہے (ابن معین) قابل حجت نہیں (میزان ص ۵۰۸ ج ۲)

(۸۳۵) اجعلو ا ائمتکم خیار کم فانهم وفد کم فیما بینکم و بین الله (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تم اپنے امام پسندیدہ لوگوں کو بناؤ کیونکہ یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان وفد ہیں۔☆

ضعیف ہے اولا عمر بن یزید المدائنی منکر الحدیث ہے (ابن عدی) ثانیا حسین بن نصر المعو دب نامعلوم ہے (التعلیق المغنی ص ۸۸ ج ۲)

(۸۳۶) من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی ☆

جس نے پرہیز گار عالم کے پیچھے نماز پڑھی اس نے گویا نبی کے پیچھے نماز پڑھی ☆

صریحا جھوٹ ہے اور صاحب ھدایہ کا استدراج ہے۔

(۸۳۷) الصلوۃ خلف رجل ورع مقبولة (براء رضی اللہ عنہ)

پرہیز گار کے پیچھے نماز قابل قبول ہوتی ہے ☆

ضعیف ہے راوی عبدالصمد بن حسان کو امام احمد نے چھوڑ دیا تھا (فیض القدیر ص ۳۴۸ ج ۴) البانی نے موضوع کہا ہے (ضعیف جامع الصغیر ص ۵۲۰)

(۸۳۸) الصلوۃ خلف العالم باربعةالاف و اربعمائة و اربعین صلوۃ ☆

عالم کے پیچھے نماز چار ہزار چار سو چالیس نماز کے برابر ہے ☆

باطل ہے (المقاصد الحسنۃ ص ۲۶۶)

۸۳۵۔ دارقطنی ص۸۸ ج۲، بیهقی ص ۹۰ ج۳، نصب الرایة ص۲۶ ج۲، درایة ص۱۶۸ ج۱۔

۸۳۶۔ هدایة ص۱۲۲ ج۱، نصب الرایة ص۲۶ ج۱، درایة ص ۱۶۰ ج۱۔

۸۳۷۔ دیلمی ص۵۶۵ ج۲، ح۳۶۱۸ تذکرة الموضوعات ص ۲۰، فیض القدیر ص۳۴۸ ج۴ ضعیف الجامع ص ۵۲۰۔

۸۳۸۔ تذکرة الموضوعات ص ۲۰، المقاصد الحسنة ص۲۲۶، کشف الخفاء ص۲۹ ج۲، موضوعات کبیر ص۷۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۳۹) ان سرکم ان تزکو اصلو تکم فقدمو اخیار کم (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

اگر تم کو یہ بات پسند ہے کہ تم اپنی نمازوں کا تزکیہ کرو تو اپنے امام پسندیدہ لوگوں کو بناؤ ☆

خطیب فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اس میں الزام ابو الحسن محمد بن اسماعیل رازی پر ہے اور یہ غیر ثقہ ہے (تاریخ بغداد ص ۵۱ ج ۲)

(۸۴۰) یومکم اقرأکم وان کان ولدا لزنا (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تمہاری امامت وہ کرائے جو تم میں بڑا قاری ہو خواہ ولد الزنا (حرامی) ہو ☆

من گھڑت ہے راوی صالح بن حسان کوئی شئی نہیں (ابن معین) متروک ہے (نسائی) من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن حبان ☆ العلل المتناہیہ ص ۴۲۰ ج ۱)

(۸۴۱) یئوم القوم احسنھم وجھا (عائشہ رضی اللہ عنہا)

قوم کو ان میں خوبصورت چہرے والا جماعت کرائے ۔☆

موضوع ہے راوی محمد بن مروان سدی موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص ۲۸۶ ج ۲)

(۸۴۲) لاتومن امراۃ رجلاولا اعرابی مھاجرا ولافاجرمومناالاان یقھرہ بسلطان یخاف سو طہ وسیفہ (جابر رضی اللہ عنہ)

عورت مرد کی بدوی مہاجر کی فاجر ایماندار کی امامت نہ کرائے مگر یہ کہ وہ سلطان کے ذریعے غالب آ جائے جس کے وہ کوڑے اور تلوار سے ڈرتا ہو ۔☆

ضعیف ہے راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے اور اس کا شاگرد عبداللہ بن محمد عدوی متروک ہے امام

۸۳۹۔ تاریخ بغداد ص۵۱ ج۲، دارقطنی ص۳۴۶ ج۱، الکامل ص۲۱۲ ج۳، لسان ص۸۱ ج۵، کنز العمال ص۵۸۸ ج۷۔

۸۴۰۔ الکامل ص۲۱۷۲ ج۶، کتاب المجروحین ص۳۶۸ ج۱، العلل المتناھیۃ ص۴۲۰ ج۱، میزان ص۷ ج۴۔

۸۴۱۔ الکامل ص۷۷۴ ج۲، کتاب الموضوعات ص۲۴ ج۲، تنزیہ ص۱۰۳ ج۲، اللالی ص۲۱۔

۸۴۲۔ بیھقی ص۹۰ ص۱۷۱ ج۳، أرواء الغلیل ص۳۰۳ ج۲، ابن ماجۃ ح۱۰۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکیع نے اس پر وضع کا الزام لگایا ہے (تقریب ص ۱۸۸) منکر الحدیث ہے اس کی حدیث پر متابعت نہیں (بخاری ☆بیہقی ص ۱۷۱ ج ۳) بزار نے اس حدیث کو ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے مگر اس کا دارومدار بھی علی بن زید پر ہے دارقطنی فرماتے ہیں دونوں سندیں ثابت نہیں ہیں ابن عبدالبر فرماتے ہیں یہ حدیث واھی الاسناد ہے (تلخیص ص ۵۳ ج ۲)

(۸٤۳) صلوا مع کل امام (واثلہ رضی اللہ عنہ)

ہر امام کے ساتھ نماز پڑھو☆

ضعیف منقطع ہے راوی ابو سعید مجہول ہے (دارقطنی ص ۵۷ ج ۲) دوسرا راوی حارث بن نبہان منکر الحدیث (بخاری) متروک غیر ثقہ ہے (نسائی ☆التعلیق المغنی ص ۵۷ ج ۲) نیز واثلہ کے شاگرد مکحول نے ان سے سنا نہیں (کتاب المراسیل ص ۲۱۳)

(۸٤٤) من اصل الدین الصلوۃ خلف کل بر و فاجر (علی رضی اللہ عنہ)

دین کا اصل یہ کہ ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھی جائے ☆

سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متھم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر ۱۳۹) دوسرا راوی ابو اسحاق قنسرینی مجہول ہے اور اس بارے میں کوئی چیز ثابت نہیں (دارقطنی تعلیق المغنی ص ۵۷ ج ۲)

(۸٤٥) صلوا خلف کل امام وقاتلوا مع کل امیر (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

ہر امام کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر امیر کی معیت میں جہاد کرو☆

سخت ضعیف ہے راوی عبدالجبار بن حجاج متروک الحدیث ہے (میزان ص ۵۳۱ ج ۲) اس کی سند مجہول غیر محفوظ ہے اور اس متن سے کوئی سند ثابت نہیں (عقیلی ص ۹۰ ج ۳)۔

(۸٤٦) لا تکفروا احدا من اھل قبلتی بذنب وان عملوا الکبائر و صلوا خلف کل امام مختصراً (ابو درداء)

۸٤۳۔ دارقطنی ص۵۷ ج۲، العلل المتناھیۃ ص۴۲۵ ج۱۔

۸٤٤۔ دارقطنی ص۵۷ ج۲، العلل المتناھیۃ ص۴۲۱ ج۱۔

۸٤۵۔ دارقطنی ص۵۵ ج۲، عقیلی ص۹۰ ج۳، العلل المتناھیۃ ص۴۲۶ ج۱۔

۸٤۶۔ دارقطنی ص۵۵ ج۲، العلل المتناھیۃ ص۴۲۶ ج۱، میزان ص۳۴۳ ج۴، لسان ص۲۲۶ ج۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل قبلہ میں کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ قرار دو خواہ وہ کبیرہ گناہ کریں اور ہر امام کے پیچھے نماز پڑھو☆ باطل ہے ہے اس کی سند میں چار راوی ایسے ہیں جنکو امام دارقطنی نے ضعیف کہا ہے (دارقطنی ص۵۶ ج۲) ان چاروں میں ایک ولید بن فضل عنزی مجہول ہے (ابو حاتم) جو موضوع روایات کرتا ہے اور کسی بھی صورت میں قابل حجت نہیں ہے (ابن حبان) دوسرا راوی عبد الجبار بن حجاج متروک الحدیث ہے تیسرا راوی مکرم بن حکیم جس کی حدیث کوئی شئی نہیں اور چوتھا راوی سیف بن منیر جس کی حدیث نہیں لکھی جاتی (التعلیق المغنی ص۵۶ ج۲)۔

(۸٤۷) صلوا خلف کل برو فاجر و صلوا علی کل برو فاجر (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

تم ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر نیک و بد کی نماز جنازہ پڑھو☆

منقطع ہے راوی مکحول نے حضرت ابو ہریرہ سے نہیں سنا اور نہ ہی ان سے ملے ہیں (کتاب المراسیل) ص۳۱۲ و دارقطنی ص۵۷ ج۲)۔

(۸٤۸) الصلوة واجبة عليكم مع كل امير برا كان او فاجراً و ان عمل الكبائر (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

نماز تم پر ہر ایک امیر کے پیچھے واجب ہے وہ نیک ہو یا بدخواہ وہ کبیرہ گناہ کرے☆

منقطع اور ضعیف ہے اولا مکحول کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقطع ہے ثانیاً بقیہ راوی بھی ضعیف ہے۔

(۸۴۹) ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ تیرے لئے تیری نماز ہے اور اس کا گناہ اس پر ہے۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے راوی عمر بن صبح متروک ہے (دارقطنی ص۵۷ ج۲)، کذاب ہے (ازدی)، حدیث وضع کرتا تھا (ابن حبان - میزان ص۲۰۷ ج۳)۔

(۸۵۰) صلوا علی من قال لا اله الا الله وصلوا وراء من قال لا الا الله

۸٤۷۔ بیهقی ص۱۹ ج٤، دارقطنی ص۵۷ ج۲، کشف الخفاء ص۲۹ ج۲، العلل المتناهیة ص٤۲۵ ج۱۔

۸٤۸۔ أبو داؤد ح۲۵۳۳، العلل المتناهیة ص٤۲۵ ج۱، بیهقی ص۱۲۱ ج۳۔

۸٤۹۔ دار قطنی ص۵۷ ج۲، العلل المتناهیة ص٤۲۲ ج۱، حلیة الأولیاء ص۲۳۶ ج٤، نصب الرایة ص۲۸ ج۱۔

۸۵۰۔ طبرانی کبیر ص۳٤۲ ج۱۲ ح۱۳۶۲۲، دارقطنی ص۵۶ ج۲، تاریخ بغداد ص۲۹۳ ج۱۱، العلل المتناهیة ص٤۲۳ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تم ہر کلمہ گو کی نماز جنازہ پڑھو اور ہر کلمہ گو کے پیچھے نماز پڑھو☆

من گھڑت ہے اس کی پانچ سندیں ہیں ایک سند میں ابو الولید خالد بن اسماعیل مخزومی متہم بالکذب ہے (التعلیق المغنی ص۵۶ ج۲☆ دوسری سند میں محمد بن فضل متروک (نسائی) کذاب ہے (ابن معین☆ التعلیق (المغنی ص۵۶ ج۲)۔

تیسری سند میں عثمان بن عبد الرحمٰن کوئی شئی نہیں (بخاری و نسائی)۔ و ابو داؤد) متروک ہے (دار قطنی) جھوٹ بولتا تھا (ابن معین☆ العلل المتناہیہ ص۴۲۷ ج۱)، چوتھی سند میں وھب بن وھب حدیثیں وضع کرتا تھا اس کی حدیث من گھڑت ہے (العلل المتناھیۃ ص۴۲۷ ج۱)۔

پانچویں سند میں عثمان بن عبد اللہ ابو عمرو حدیثیں وضع کرتا تھا (کتاب المجروحین ص۱۰۲ ج۲) امام احمد سے حدیث ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو کے بارہ میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا ہم نے یہ روایت نہیں سنی۔

(۸۵۱) ایما امام سھا فصلی بالقوم وھو جنب فقد مضت صلوتھم فلیغتسل ھو ثم لیعد صلوتہ (براء رضی اللہ عنہ)

جنبی امام بھول کر نماز پڑھا دے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے امام غسل کر کے اپنی نماز لوٹائے ضعیف اور منقطع ہے (درایہ ص۱۷۴ ج۱) راوی جویبر متروک ہے اور ضحاک کی حضرت براء سے ملاقات نہیں (دار قطنی ص۳۶۴ ج۱)

(۸۵۲) من ام قوما ثم ظھر انہ کان محدثا او جنبا اعاد صلوتہ و اعادوا۔☆

جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر اسے معلوم ہو کہ وہ بے وضو تھا یا جنبی، تو امام اور مقتدی سبھی نماز لوٹائیں۔☆

حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۸۵۳) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس وھو جنب فاعاد و اعادوا۔ (سعید بن المسیب رحمہ اللہ)

۸۵۱۔ دارقطنی ص۳۶۴ ج۱، درایۃ ص۱۷۴ ج۱۔

۸۵۲۔ ھدایۃ ص۱۲۷ ج۱، نصب الرایۃ ص۵۷ ج۲، درایۃ ص۱۷۳ تج۱۔

۸۵۳۔ دارقطنی ص۳۶۴ ج۱، نصب الرایۃ ص۵۸ ج۲، درایۃ ص۱۷۴ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے حالت جنابت میں نماز پڑھائی تو آپ بھی اور صحابہ نے نماز لوٹائی۔ ☆

سخت ضعیف ہے۔ اولاً مرسل ہے۔ ثانیاً راوی ابو جابر بیاضی متروک الحدیث ہے۔ (دارقطنی ص۳۶۴ ج۱)

(۸۵٤) انه صلى بالقوم وهو جنب فاعاد ثم امرهم فاعادوا (علی رضی اللہ عنہ موقوفاً)

حضرت علی نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی اور نماز کو لوٹایا اور لوگوں کو بھی لوٹانے کا حکم دیا۔ ☆

سخت ضعیف ہے، راوی عمر بن خالد متروک ہے امام احمد نے کذب کا الزام لگایا ہے (دارقطنی ص۳۶۴ ج۱) اس کی سند واہ ہے (درایہ ص۱۷۳ ج۱)

(۸۵۵) ان علياً صلى بالناس وهو جنب او على غير وضوء فاعاد و امرهم ان يعيدوا۔ (أبو جعفر باقر رحمہ اللہ)

حضرت علی نے جنابت کی حالت میں یا بغیر وضوء کے نماز پڑھائی تو نماز لوٹائی اور لوگوں کو بھی نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ☆

منقطع ہے امام باقر حضرت علی کی شہادت کے تقریباً اکیس سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ (تہذیب ص۳۵۱ ج۹)

(۸۵٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں جماعت کرائی اور نماز لوٹائی مگر لوگوں نے نہ لوٹائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جن لوگوں نے حضرت عمر کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ اسے لوٹائیں لوگوں نے حضرت علی کی بات کو قبول کیا۔ (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے راوی عبید اللہ بن زہر عن علی بن یزید عن القاسم ہے۔ جب یہ تینوں ایک سند میں جمع ہوں تو وہ ان کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے۔ (دیکھئے نمبر۱۳۰ و ۸٦۰)

(۸۵۷) اخرو هن من حيث اخر هن الله (ابن مسعود مرفوعاً)

۸۵٤۔ دارقطنی ص۳٦٤ ج۱، نصب الراية ص۵۸ ج۲، دراية ص۱۷۳ ج۱، بيهقی ص؟؟۔

۸۵۵۔ دراية ص۱۷۳ ج۱۔

۸۵٦۔ مصنف عبد الرزاق ص۳۵۱ ج۲، دراية ص۱۷۳ ج۱۔

۸۵۷۔ هداية ص۱۲۳ ج۱، نصب الراية ص۳٦ ج۲، دراية ص۱۷۱ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم عورتوں کو پیچھے رکھو جس جگہ اللہ نے ان کو پیچھے رکھا ہے ☆
مرفوعاً ثابت نہیں صاحب ھدایہ کا وھم ہے۔

(۸۵۸) الاثنان فما فوقهما جماعة (ابو موسی)

دو اور اس سے زیادہ افراد جماعت ہے ☆
سخت ضعیف ہے راوی ربیع بن بدر متروک ہے (تقریب ص۱۰۰) جس کو ربیع نے اپنے دادا عمرو بن جرار سے روایت کیا ہے اور وہ مجہول ہے (تقریب ۲۵۸)

(۸۵۹) یہی روایت عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے بھی مروی ہے اس کا راوی عثمان بن عبد الرحمان متروک ہے ابن معین فرماتے ہیں کذاب ہے (تقریب ص۲۳۵)

(۸۶۰) اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی جاتی ہے اس کا راوی عبید اللہ بن زحر کوئی شئی نہیں اور اس کی حدیث ضعیف ہے (ابن معین) منکر الحدیث ہے (ابن مدینی) قوی نہیں (دارقطنی) ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت روایات کرتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص۷ ج۳)

(۸۶۱) اور حضرت حکم ثمالی سے بھی روایت کی جاتی ہے راوی عیسی بن ابراہیم بن طہمان متروک ہے (لسان ص ۳۹۱ ج۴ الکامل ص ۱۸۹۰ ج۵) اس کا شاگرد بقیہ ضعیف ہے۔

(۸۶۲) اور حضرت انس سے بھی مروی ہے جس میں والثلاثۃ جماعۃ کے الفاظ بھی ہیں راوی سعید بن زربی کوئی شئی نہیں (ابن معین) ثقہ نہیں (نسائی) ضعیف ہے (دارقطنی) ☆ میزان ص ۱۳۶ ج۲) قلت روایات کے باوجود ثقہ راویوں کے نام سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (کتاب المجروحین ص ۳۱۸ ج۱)۔
ابن حجر فرماتے ہیں مذکورہ حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں اور اس کی تضعیف پر تمام کا اتفاق ہے قسطلانی

۸۵۸۔ ابن ماجة ح۹۷۲، الکامل ص۲۳۱۶ ج۶، تاریخ بغداد ص۴۱۵ ج۸، بیهقی ص۶۹ ج۳، دارقطنی ص۲۸۰ ج۱۔

۸۵۹۔ دارقطنی ص۲۸۱، فیض القدیر ص۱۴۹ ج۱، ضعیف الجامع ص۲۲۔

۸۶۰۔ الکامل ص۹۸۹ ج۳۔

۸۶۱۔ الکامل ص۱۸۹۰ ج۵، لسان ص۳۹۱ ج۴، میزان ص۳۰۸ ج۳۔

۸۶۲۔ الکامل ص۱۲۰۳ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں اس کے تمام طرق ضعیف ہیں (فیض القدیر ص ۱۴۹ ج ۱)۔

(۸٦۳) لا یؤمن احد بعدی جالساً (شعبی مرفوعاً)

میرے بعد کوئی بیٹھ کر امامت نہ کرائے۔ ☆

مرسل ہونے کے باوجود سند سخت ضعیف ہے جابر جعفی سخت مجروح اور متروک ہے۔ (نصب الرایہ ص ۵۰ ج ۲)

(۸٦٤) کتب عمر لا یؤمن احد جالساً بعد النبی ﷺ (حکم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم نامہ جاری فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد کوئی امام بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ ☆

مرسل موقوف ہے۔ (نصب الرایہ ص ۵۰ ج ۲) اس لئے کہ حکم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انقطاع ہے۔

صف بندی

(۸٦۵) لتسون الصفوف لتطمسن الوجوہ و لتغمضن ابصارکم او لتخطفن ابصار کم (ابو امامہ)

تم صفوں کو درست کرو یا تمہارے چہرے مسخ کر دیے جائیں گے اور نظروں کو پست کرو یا تمہاری نظریں اچک لی جائیں گی ☆

سخت ضعیف ہے اس کے دو راوی عبید اللہ بن زحر اور علی بن یزید ضعیف ہیں (دیکھئے نمبر ۱۳۰ و ۸٦۰)

(۸٦٦) استووا تستوی قلوبکم و تماسوا تراحموا (علی رضی اللہ عنہ)

تم درست کھڑے ہو تمہارے دل بھی درست رہیں گے اور آپس میں مل کر کھڑے ہو تم ایک دوسرے پر رحم کھاؤ گے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۳۹)

(۸٦۷) من سد فرجة فی الصف رفعه الله بها درجة و بنی له بیتا فی الجنة (عائشہ رضی اللہ عنہا)

۸٦۳۔ بیهقی ص ۸۰ ج ۳، دار قطنی ص ۳٦۹ تج ۱، نصب الرایة ص ٤۹ ج ۲، کنز ص ٦۱۳ ج ۷، درایة ص ۱۷۳ ج ۱۔

۸٦٤۔ نصب الرایة ص ۵۰ ج ۲۔

۸٦۵۔ مسند أحمد ص ۲۵۸ ج ۵، طبرانی کبیر ص ۲۱۳ ج ۸، فتح الباری ص ۲۰۷ ج ۲۔

۸٦٦۔ طبرانی أوسط ص ۵٦ ج ٦، ح ۵۱۱۷۔

۸٦۷۔ طبرانی أوسط ص ۳۷۲ ج ٦ ح ۵۷۹۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو صف میں خلاء کو پورا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلہ میں درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کا گھر بنائے گا☆

ضعیف ہے مسلم بن خالد زنجی صدوق کثیر الاوہام ہے (تقریب ص۳۳۴)۔

(۸٦۸) ان الله و ملائكة يصلون على الذين يصلون الصفوف ولا يصل عبد صفا الا رفعه الله به درجة (ابو هريره رضی اللہ عنہ مختصراً)

اللہ تعالیٰ رحمت کرتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو صفوں کو ملاتے ہیں کوئی بندہ صف کو نہیں ملاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بلند کرتا ہے ☆

ضعیف ہے راوی غانم بن احوص قوی نہیں (مجمع ص۹۱ ج۲)۔

(۸٦۹) اور یہ روایت قدرے اختصار سے عبد اللہ بن زید سے بھی مروی ہے اس کا راوی موسیٰ بن عبید ضعیف ہے (مجمع ص۹۱ ج۲)۔

(۸۷۰) استغفر للصف الاول ثلاثا و للثانی مرتين و للثالث مرة (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

آپ نے پہلی صف کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا اور دوسری کے لئے دو مرتبہ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک مرتبہ☆

ضعیف ہے راوی ایوب بن تمیمہ حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے (مجمع ص۹۲ ج۲)۔

(۸۷۱) عليكم بالصف الاول و عليكم بالميمنة منه و اياكم والصف بين السوارى (ابن عباس)۔

تم پر پہلی صف اور دائیں طرف لازم ہے اور تم ستونوں کے درمیان صف بنانے سے بچو☆

راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے (مجمع ص۹۲ ج۲)۔

(۸۷۲) ان استطعت ان تكون خلف الامام والا فعن يمينه (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

۸٦۸۔ طبرانی أوسط ص٤٦٣ ج٤ ح٣٧٨٣۔

۸٦۹۔ مجمع الزوائد ص٩١ ج٢ بحوالة طبرانی كبير۔

۸۷۰۔ عقيلی ص١٠٩ ج١، كشف الاستار ح٥٠٩، مجمع ص٩٢ ج٢۔

۸۷۱۔ طبرانی أوسط ص٢٠٦ ج٤ ح٣٣٦٢، طبرانی كبير ص٢٨٢ ج١١ ح١٢٠٠٤، كنز ص٦٢٢ ج٧۔

۸۷۲۔ بيهقی ص١٠٤ ج٣، طبرانی أوسط ص٤٥ ج٧ ح٦٠٧٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تو طاقت رکھے کہ امام کے پیچھے کھڑا ہو ورنہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو ☆

سند میں مجہول راوی ہے جس کی وجہ سے ضعیف ہے (مجمع ص ۹۲ ج ۲)۔

(۸۷۳) ان الله و ملائكة يصلون على ميا من الصفوف (عائشه رضی اللہ عنہا)

بیشک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں ان کے لئے جو صفوں کی دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں ☆

ضعیف ہے راوی اسامہ بن زید لیثی ضعیف ہے (تہذیب ص ۲۰۹ ج ۱)۔

(۸۷٤) من عمر جانب المسجد الايسر لقلة اهله فله اجران (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو مسجد کی بائیں طرف کو نمازیوں کی کمی کی وجہ سے آباد کرتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے۔

(۸۷۵) من ترك الصف الاول مخافة أن يوذى احدا اضعف الله له اجر الصف الاول (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جو پہلی صف کو اس لئے چھوڑ دیتا ہے کہ کسی ایک کو تکلیف نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو پہلی صف والوں کے اجر سے بڑھا دیتا ہے ☆

من گھڑت ہے راوی نوح بن ابی مریم حدیثیں وضع کرتا تھا (تقریب ص ۳۴۰) تفصیل ملاحظہ ہو داستان حنفیہ ص ۱۸۷ میں)

(۸۷٦) وسطوا الامام (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

امام کو درمیان میں رکھو ☆

۸۷۳۔ ابن ماجة ح ۱۰۰۵ باب فضل ميمنة الصف، بيهقى ص ۱۰۳ ج ۳، شرح السنة ص ۳۷٤ ج ۳، كامل ابن عدى ص ۲۰۱۰ ج ۵۔

۸۷٤۔ طبرانى كبير ص ۱۵۲ ج ۱۱، مجمع ص ۹٤ ج ۱، الترغيب والترهيب ص ۳۲٤ ج ۱، كنز ص ٦۲٦ ج ۷۔

۸۷۵۔ طبرانى أوسط ص ۳۲٦ ج ۱ ح ۵٤۱، الترغيب ص ۳۲۱ ج ۱، كنز ص ٦۳۵ ج ۷۔

۸۷٦۔ أبوداود ح ٦۸۱ باب مقام الامام من الصف۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے۔ راوی یحیٰ بن بشیر بن خلاد اور اس کی والدہ دونوں مجہول ہیں (فیض القدیر ص ۳۶۲ ج ۶)

(۸۷۷) لیقم الاعراب خلف المهاجرین والانصار لیقتدوا بهم فی الصلوة (سمرہ رضی اللہ عنہ)

بدوی مہاجرین اور انصار کے پیچھے کھڑے ہوں تاکہ وہ نماز میں ان کی اقتدا کریں ☆

ضعیف ہے اولاً حسن بصری مدلس ہیں۔ (طبقات المدلسین ص ۵۶)

ثانیاً دوسرا راوی سعید بن بشیر صاحب قتادہ ضعیف اور لاشئ ہے (ابن معین) ضعیف ہے (نسائی) محدثین اس کے بارہ میں اس کے حافظے کی وجہ سے کلام کرتے ہیں (بخاری) قتادہ سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن نمیر) قابل حجت نہیں (ابو زرعہ ☆ میزان ص ۱۲۹ ج ۲)

(۸۷۸) لا احب ان یکون الاعراب امامهم ولا یدرون کیف (الصلوة (سمرہ رضی اللہ عنہ)

میں پسند نہیں کرتا کہ بدوی امام بنیں درانحالیکہ وہ جانتے نہ ہوں کہ نماز کیسے ہے ☆

ضعیف ہے (مجمع ص ۹۴ ج ۳)

(۸۷۹) اذا انتهی احد کم الی الصف وقدتم فلیجذب الیه رجلا، یقیمه الی جنبه (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جب کوئی صف تک پہنچے اور صف پوری ہو چکی ہو تو صف سے وہ اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ کر اپنے پہلو میں کھڑا کر لے جس کو وہ اپنے پہلو میں کھڑا کر لے ☆

سخت ضعیف ہے راوی بشر بن ابراہیم سخت ضعیف ہے (مجمع ص ۹۶ ج ۲) حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن عدی) ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں گھڑتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص ۳۱۱ ج ۱)۔

(۸۸۰) انصرف رسول الله ﷺ و رجل یصلی خلف القوم فقال ایها المصلی

۸۷۷۔ طبرانی کبیر ص ۲۱۳ ج ۷ ح ۶۸۸۷، مسند الشامیین ح ۲۶۵۶۔

۸۷۸۔ کشف الاستار ح ۵۰۶، مجمع ص ۹۴ ج ۲۔

۸۷۹۔ طبرانی أوسط ص ۳۷۵ ج ۸ ح ۷۷۶۹، مجمع ص ۹۶ ج ۲۔

۸۸۰۔ بیهقی ص ۱۰۵ ج ۳، کنز ص ۶۲۱ وص ۶۳۶ ج ۷، ارواء ص ۳۵۵ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحده الا تكون وصلت صفاً فدخلت معهم او اجتررت اليك رجلاً ان ضاق بكم المكان اعد صلاتك فانه لا صلاة لك۔ (و ابصه بن معبد رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو دیکھا کہ قوم کے پیچھے ایک آدمی تنہا ہی نماز پڑھ رہا ہے تو آپ نے فرمایا تو صف میں کیوں نہیں ملا اگر جگہ تنگ تھی تو اپنی طرف تو نے کوئی آدمی کیوں نہ کھینچ لیا۔ تو دوبارہ نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی ☆

سخت ضعیف ہے راوی سری بن اسماعیل صاحب الشعبی متروک ہے (نسائی) کوئی شئی نہیں (ابن معین) لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا (احمد) اس کا جھوٹ مجھ پر ایک مجلس میں ظاہر ہوا تھا (یحی القطان ☆ میزان ص ۱۱۷ ج ۲)۔

تکبیر اولی

(۸۸۱) من صلى اربعين يوماً في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتبت له برأه من النفاق (انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

جس نے چالیس دن با جماعت تکبیر اولی پانے سے نماز پڑھی اس کے لئے دو براتیں لکھی جاتی ہیں ایک آگ سے اور دوسری نفاق سے ☆

غیر محفوظ ہے راوی اسماعیل بن عیاش جب غیر شامیوں سے روایت کرے تو قابل حجت نہیں یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے راوی عمارہ بن غزیہ حضرت انس کو نہیں ملا (ابن حوزی) ترمذی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور بزار نے مستغرب فرمایا ہے کیونکہ اس کا دار مدار اسماعیل عیاش پر ہے وہ شامیوں سے روایت کرنے میں ضعیف ہے اس روایت میں راوی مدنی ہے دارقطنی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے (التلخیص ۲۷ ج ۲)۔

(۸۸۲) لكل شئى صفوة وصفوة الصلوة التكبيرة الاولى (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

ہر چیز کا صفوہ ہے اور نماز کا صفوہ تکبیر اولی ہے ☆

۸۸۱۔ ترمذی ح ۲۴۱ باب فی فضل تكبيرة الأولى، العلل المتناهية ص ۴۳۵ ج ۱۔

۸۸۲۔ الكامل ص ۷۴۰ ج ۲، كشف الاستار ح ۵۲۱، مجمع ص ۱۰۳ ج ۲، كنز العمال ص ۲۹۲ ج ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی حسن بن سکن ضعیف ہے (میزان ص۴۹۳ ج۱)۔

(۸۸۳) یہ روایت حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس میں حسن بن عمارہ ضعیف ہے (التلخیص ص۲۸، ص دیکھئے نمبر ۳۶۹)

(۸۸٤) لكل شئى انف و ان انف الصلوة التكبيرة الاولى فحافظوا عليها (ابو درداء رضی اللہ عنہ)۔

ہر چیز کی ناک ہے اور نماز کی ناک تکبیر اولی ہے تم اس کی حفاظت کرو ☆

اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (التلخیص ص۲۸ ج۲)۔

(۸۸۵) ان ابن مسعود خرج الى المسجد فجعل يهرول فقيل له اتفعل هذا وانت تنهى عنه قال اردت حد الصلواة التكبيرة الاولى (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود مسجد کی طرف نکلے تو دوڑنا شروع کر دیا ان سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں حالانکہ آپ ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میرا ارادہ تھا کہ میں نماز کی حد یعنی تکبیر اولی کو پالوں ☆

ضعیف ہے طبرانی نے اس کو عن رجل من طیی عن ابیہ کے طریق سے روایت کیا ہے (التلخیص ص۲۸ ج۲) رجل اور اس کا باپ دونوں مجہول ہیں۔

(۸۸٦) ان ابن مسعود سعى الى الصلوة فقيل له فقال او ليس احق ما سعتيم اليه الصلوة (سلمة بن كهيل)

ابن مسعود نے نماز کی طرف دوڑ لگائی ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ فرمایا تم جس کی طرف دوڑ لگاتے ہو کیا نماز سے زیادہ حقدار نہیں کہ اس کی طرف دوڑ لگائی جائے؟ منقطع ہے سلمہ نے ابن مسعود سے نہیں سنا۔

۸۸۳۔ حلية الأولياء ص٦٧ ج٥، تلخيص ص٢٨ ج٢۔

۸۸٤۔ ابن أبى شيبة ص٢٧١ ج٣ ح٣١٢٠، كشف الاستار ح٥٢١، مجمع ص١٠٣ ج٢۔

۸۸٥۔ طبرانى كبير ص ٢٥٤ ج ٩ ح ٩٢٥٩۔

۸۸٦۔ طبرانى كبير ص ٢٧٢ ج ٩ ص ٩٣٦٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متابعت امام

(۸۸۷) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ آپ کے رکوع میں جانے سے پہلے رکوع میں چلا گیا اور آپ کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے سر اٹھا لیا جب نماز پوری ہوئی تو آپ نے پوچھا ایسے کون کرتا تھا وہ کہنے لگا میں نے کیا ہے تا کہ میں جان لوں آپ کو علم ہوتا ہے یا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا نماز کے خداج (نقصان) سے ڈرو۔

جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ (ابوسعید)۔

اس متن سے ضعیف ہے راوی ایوب بن جابر امام احمد۔ ابن عدی اور فلاس کے نزدیک صدوق اور صالح ہے ابن معین کہتے ہیں کوئی شئ نہیں ابو زرعہ کہتے ہیں واہ ہے نسائی کہتے ہیں ضعیف ہے ابن المدینی فرماتے ہیں حدیثیں وضع کرتا تھا (میزان ص۲۸۵ ج۱)۔

(۸۸۸) انا بدنت فمن فاته رکوعی ادرکه فی بطء قیامی (ابن مسعده)

میں بوڑھا اور موٹا ہو گیا ہوں جس سے میرا رکوع فوت ہو گیا وہ اس کو میرے قیام کی سستی میں پالے گا ☆

منقطع ہے ابن مسعدہ سے راوی عثمان بن ابی سلیمان کی اکثر روایتیں تابعین سے ہیں (ذہبی ☆ مجمع ص ۷۷ ج ۲)۔

(۸۸۹) ان کان احدنا لیقیم صلبه فی الصلوة خلف النبی ﷺ حتی یتمکن النبی ﷺ من السجود (انس رضی اللہ عنہ)۔

بلاشبہ ہمارا ایک نماز میں اپنی پشت کو نبی ﷺ کے پیچھے سیدھی کرتا جب نبی ﷺ سجدہ میں جگہ پکڑ لیتے ☆ ضعیف ہے اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے (مجمع ص ۷۷ ج ۲)

۸۸۷۔ مسند أحمد ص٤٣ ج٣، طبرانی أوسط ص٢٦٢ ج٥ ح٤٥١٣۔

۸۸۸۔ مسند أحمد ص١٧٦ ج٤۔

۸۸۹۔ أبو یعلی ص١٣٩ ج٤ ح٤٠٦٨، مجمع ص٧٧ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۹۰) لا تسبقوا امامكم بالركوع فانكم تدركونه بما سبقكم (سمرة رضی اللہ عنہ)

تم رکوع میں اپنے امام سے سبقت نہ کرو کیونکہ جو تم سے سبقت لے چکے ہے تم اسے پالو گے ☆

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے (مجمع ص ۷۸ ج ۲)

نماز کی قضا

(۸۹۱) من نسی صلوة فليصلها حين يذكرها و من الغد للوقت (سمرة)۔

جو نماز پڑھنی بھول جائے اسے جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے یا اگلے دن اسی نماز کے وقت پڑھ لے۔ ☆

ضعیف ہے راوی بشر بن حرب ضعیف ہے (ابن مدینی و ابن معین) قوی نہیں (احمد) متروک ہے (ابن خراش) ابن مدینی سے ایک روایت اس کے ثقہ کی ہے ابن عدی فرماتے ہیں میرے نزدیک کوئی حرج نہیں میں اس کی کسی روایت کو منکر نہیں پہچانتا (میزان ص ۳۱۴ ج ۱) صدوق ہے اس میں نرمی ہے (تقریب ۴۴)

(۸۹۲) كان يامرنا اذا نام احدنا عن الصلوة او نيسها حتى يذهب حينها الذى نصلى فيه ان يصلها مع النبى تليها من الصلوة المكتوبة (سمره رضی اللہ عنہ)

آپ ہم کو حکم دیتے کہ جب ہم میں سے کوئی ایک نماز سے سو جائے یا بھول جائے حتی کہ اس نماز کا وقت گزر جائے تو اس کو ساتھ والی فرضی نماز کے ساتھ پڑھ لے۔ ☆

باطل ہے راوی یوسف بن خالد سمتی کذاب ہے۔ (داستان حنفیہ ص ۲۲۳)

(۸۹۳) من نسی صلوة فوقتها اذا ذكرها (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

جو نماز پڑھنی بھول جائے اس نماز کا وہی وقت ہے جب یاد آئے ☆

ضعیف ہے راوی حفص بن عمر بن ابی العطاف سخت ضعیف ہے (مجمع ص ۳۲۲ ج ۱) منکر الحدیث ہے (بخاری ☆ میزان ص ۵۶۰ ج ۱)

۸۹۰۔ كشف الاستار ح ٤٧٤، مجمع ص ۷۸ ج ۲۔

۸۹۱۔ مسند أحمد ص ۲۲ ج ٥، طبرانی كبير ص ۲۳٥ ج ۷ ح ٦٩٧٨۔

۸۹۲۔ كشف الاستار ح ۳۹۷، طبرانی كبير ص ۲٥٤ ج ۷ ح ۷۰۳٤۔

۸۹۳۔ دارقطنی ص ٤۲۳ ج ۱، طبرانی أوسط ص ۳۸۸ ج ۹ ح ۸۸۳٥، الكامل ص ۷۹۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸۹٤) عن رجل نسی الصلوة حتی طلعت الشمس او غربت قال اذا ذکرها فلیصلها و لیحسن صلوته ولیتوضأ فلیحسن وضوء ہ فذلك کفارتها (میمونه بنت سعد)۔

اس آدمی کے بارہ میں فرمایا جو نماز سے غافل ہو جاتا ہے حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے یا غروب فرمایا جب اسے یاد آئے وہ پڑھ لے اور نماز کو اچھے طریقے سے پڑھے اور وضوء بھی اچھے طریقے سے کرے پس یہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں چند مجہول راوی ہیں (مجمع ص ۳۲۴ ج ۱)۔

(۸۹۵) انه عام الاحزاب صلی المغرب فلما فرغ قال هل علم احد منکم انی صلیت العصر قالوا یا رسول الله ما صلیتها فامر المؤذن فاقام الصلوة فصلی العصر ثم اعاد المغرب (ابی جمعه حبیب بن سباع)۔

آپ نے خندق کے موقعہ پر مغرب کی نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو پوچھا تم میں سے کسی کو علم ہے کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ صحابہ نے فرمایا آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز کو دوبارہ لوٹایا۔ ☆

ضعیف ہے ایک تو ابن لھیعہ ضعیف ہے اور دوسرا راوی محمد بن یزید مجہول ہے (ارواء الغلیل ص ۲۹۱ ج ۱)۔

نماز میں لباس

(۸۹٦) رایت ابی یصلی فی ثوب واحد فقلت یا ابة تصلی فی ثوب واحد وثیابك موضوعة فقال یا بینة ان آخر صلوة صلاها رسول الله ﷺ خلفی فی ثوب واحد (اسماء رضی اللہ عنہ)

میں نے اپنے باپ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو میں نے عرض کیا ابا جان

۸۹٤۔ طبرانی کبیر ص ۳۵ ج ۲۵ ح ۵۹۔

۸۹۵۔ مسند أحمد ص ۱۰٦ ج ٤، طبرانی کبیر ص ۲٤ ج ٤ ح ۳۵٤۲۔

۸۹٦۔ أبو یعلی ص ۵۵ ج ۱ ح ٤۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں درانحالیکہ آپ کے کپڑے پاس پڑے ہیں فرمایا اے بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز میرے پیچھے پڑھی تھی وہ ایک کپڑے میں تھی۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی واقدی کذاب ہے (میزان ص ۶۶۳ ج ۳)

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا متواتر احادیث سے ثابت ہے مگر مذکورہ واقعہ درست نہیں ہے۔

(۸۹۷) رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عائشة یصلیان فی ثوب واحد نصفه علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نصفه علی عائشة (ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ کو دیکھا کہ دونوں ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں آدھا کپڑا رسول اللہ پر ہے اور آدھا عائشہ پر۔ ☆

باطل ہے راوی ضرار بن صرد کذاب ہے (میزان ص ۳۲۷ ج ۲)

(۸۹۸) سئل عن الصلوة فی الثوب الواحد فقال ان کان واسعا فلیضمه و ان کان عاجزا فلیتزربه (عباده)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمایا اگر کپڑا بڑا ہو تو اس کو ملا لیا جائے اور اگر تنگ ہو تو اس پر بٹن لگا لیا جائے۔ ☆

منقطع ہے راوی اسحاق بن یحی نے حضرت عبادہ کو نہیں پایا (مجمع ص ۵۰ ج ۲)۔

(۸۹۹) الصلوة فی الثوب الواحد سنة کنا نفعله مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعاب علینا و قال ابن مسعود انما کان ذلك اذ کان فی الثیاب قلة فاما اذا او سع الله فالصلوة فی الثوبین از کی (ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ)

ایک کپڑے میں نماز سنت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور ہم پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا ابن مسعود فرماتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب کپڑوں کی کمی تھی اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے وسعت پیدا (کمی دور) کر دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ درست ہے۔ ☆

۸۹۷۔ طبرانی أوسط ص ۳۲۵ ج ۶ ح ۵۶۹۱۔

۸۹۸۔ مجمع ص ۵۰ ج ۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۸۹۹۔ مجمع ص ۴۹ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقطع ہے راوی ابونضرہ نے حضرت ابی بن کعب اور ابن مسعود کو نہیں پایا (مجمع ص۴۹ ج۲)۔

(۹۰۰) نهى عن الصلوة فى السراويل (جابر رضی اللہ عنہ)

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ☆

منکر ہے راوی حسین بن وردان قوی نہیں (ابو حاتم) نا معلوم ہے اور مذکورہ روایت منکر ہے (میزان ص۵۵۰ ج۱)

(۹۰۱) لا يقبل الله من امراة صلوة حتى توارى زينتها (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ کسی عورت کی نماز قبول نہیں کرتا حتی کہ وہ اپنی زینت چھپا لے۔ (ضعیف ہے راوی اسحاق بن اسماعیل بن عبد الاعلیٰ کا ترجمہ نہیں ملا۔ (مجمع ص۵۲ ج۲)۔

(۹۰۲) اذا صليتم فارفعوا سبلكم فكل شئى اصاب الارض من سبلكم فهو فى النار (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جب تم نماز پڑھو تو اپنی چادروں کو ٹخنوں سے اوپر اٹھا لو تمہاری چادروں سے جو بھی زمین کو چھوئے وہ آگ میں ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے۔ راوی عیسیٰ بن قرساس سخت ضعیف ہے (مجمع ص۵۰ ج۲) قوی نہیں (یحیٰ) متروک الحدیث (نسائی) غالی رافضی تھا (عقیلی ☆ میزان ص۳۲۲ ج۳)۔

ٹخنوں کے نیچے چادر اور شلوار لٹکانے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت ہے مگر مذکورہ روایت درست نہیں۔

(۹۰۳) صلوا فى نعالكم فانها من جمالكم (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

۹۰۰۔ تاريخ بغداد ص۱۳۸ ج۵، العلل المتناهية ص۱۹۲ ج۲، طبرانى أوسط ص۴۰۸ ج۸ ح۷۸۳۳، ميزان ص۵۵۰ ج۱۔

۹۰۱۔ طبرانى صغير مع الروض الدانى ص۱۳۸ ج۲ ح۹۲۰، طبرانى أوسط ص۲۹۴ ج۸ ح۷۶۰۲، نصب الراية ص۲۹۶ ج۱، دراية ص۱۲۲ ج۱، تلخيص ص۲۷۹ ج۱۔

۹۰۲۔ عقيلى ص۳۹۶ ج۳، الكامل ص۱۸۹۱ ج۵، كتاب المجروحين ص۱۱۸ ج۲، طبرانى كبير ص۲۰۸ ج۱۱ ح۱۱۶۷۷۔

۹۰۳۔ ديلمى ص۵۳۶ ج۲ ح۳۵۱۵،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم جوتوں میں نماز پڑھو اس میں تمہاری خوبصورتی ہے۔ ☆

ان الفاظ سے دیلمی نے ذکر کی ہے جس کی سند نا معلوم ہے۔

(۹۰٤) اذا قمتم الی الصلوۃ فانتعلوا (معاذ رضی اللہ عنہ)۔

جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جوتے پہنا کرو۔ ☆ من گھڑت ہے دونوں روایتوں کا راوی محمد بن حجاج لخمی کذاب ہے (مجمع ص ۵۴ ج ۲) کذاب خبیث ہے ثقہ نہیں (ابن معین) کذاب ہے (دار قطنی) اس نے حدیہ والی روایت گھڑی ہے (ابن عدی ☆ میزان ص ۵۰۹ ج ۲)۔

(۹۰۵) زین الصلوۃ الحذاء (علی رضی اللہ عنہ)

جوتے نماز کی زینت ہیں۔ ☆

من گھڑت ہے۔

(۹۰٦) خذوا زینتکم عن کل مسجد صلوا فی نعالکم (انس رضی اللہ عنہ)

آیت خذوا زینتکم کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھو۔ ☆ من گھڑت ہے راوی عباد بن جویریہ کذاب ہے (بخاری و احمد ☆ کتاب الموضوعات ص ۲۱ ج ۲)۔

(۹۰۷) من تمام الصلوۃ الصلوۃ فی النعلین (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

کامل نماز یہ ہے کہ وہ جوتوں سمیت پڑھی جائے۔ ☆

ضعیف ہے راوی علی بن عاصم غلطیوں اور خطاؤں کی کثرت کے باوجود ان پر ڈٹ جاتا تھا (میزان ص ۱۳۵ ج ۳)۔

(۹۰۸) رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی و علیہ نعلان من بقر قال فتفل عن یسارہ ثم

۹۰٤۔ الکامل ص۲۱۵٦ ج٦، میزان ص۵۰۹ ج۳، لسان ص۱۱٦ ج۵، اللالی ص۱٦ ج۲، تذکرۃ الموضوعات ص۳۸، کتاب الموضوعات ص ۲۰ ج۲۔

۹۰۵۔ الکامل ص۲۱۵٦ ج٦، أبو یعلی ص۲۷۳ ج۱ ح۵۲۸، در منثور ص۷۸ ج۳، مجمع ص۵٤ ج۲۔

۹۰٦۔ کتاب الموضوعات ص ۲۱ ج۲، اللالی ص۱۷ ج۲، تاریخ بغداد ص۲۸۷ ج۱٤۔

۹۰۷۔ طبرانی أوسط ص۱۳۲ ج۱ ح۱۵۰۔

۹۰۸۔ مسند أحمد ص٦ ج۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حك حيث تفل بنعله (اعرابی رضی اللہ عنہ)۔

میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ نے گائے کے چمڑے کے جوتے پہنے ہوئے تھے آپ نے بائیں طرف تھوکا اور پھر اس جگہ کو جوتے کے ساتھ کھرچ دیا۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (مجمع ص ۵۴ ج ۲)۔

(۹۰۹) خذوا زينة الصلوة قالوا يا رسول الله ﷺ وما زينة الصلوة قال البسوا نعالكم وصلوا فيها (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

تم نماز کی زینت کو لازم پکڑو صحابہ نے پوچھا نماز کی زینت کیا ہے؟ فرمایا جوتوں سمیت نماز پڑھا کرو۔ ☆

من گھڑت ہے راوی محمد بن فضل کوئی شئی نہیں اس کی حدیث اہل کذب کی حدیث ہے (احمد ☆ کتاب الموضوعات ص ۲۱ ج ۲)۔

(۹۱۰) رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ انہوں نے اپنے جوتے اتار دیے ہم نے بھی اپنے اپنے جوتے اتار دیے جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا میں تو ان سے اکتا گیا تھا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

منکر ہے راوی محمد بن عبید اللہ عزرمی متروک ہے (مجمع ص ۵۵ ج ۲) اس کے ضعف پر اجماع ہے (میزان ص ۶۳۵ ج ۳)۔

(۹۱۱) صلى و فى نعليه اثر طين (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ نے جوتوں میں نماز پڑھی جن میں کیچڑ کے نشان تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن عثمان ضعیف ہے۔ (میزان ص ۵۷۸ ج ۲)

۹۰۹۔ الكامل ص ۲۱۷۱ ج ۶، علل الحديث ص ۱۴۹ ج ۱، كتاب الموضوعات ص ۲۱ ج ۲، حلية الأولياء ص ۸۳ ج ۵، الفوائد المجموعة ص ۲۳، اللالى ص ۱۶ ج ۲، در منثور ص ۷۸ ج ۳، قرطبى ص ۱۹۰ ج ۷، تاريخ اصفهان ص ۳۳۹ ج ۱ وص ۲۶۵ ج ۲۔

۹۱۰۔ طبرانى كبير ص ۳۱۰ د ۱۱ ح ۱۲۰۹۷۔

۹۱۱۔ طبرانى أوسط ص ۲۳ ج ۵ ح ۴۰۳۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب السترۃ

(۹۱۲) اذا صلی احد کم فی الصحراء فلیجعل بین یدیه سترة۔ ☆

تم میں سے کوئی جنگل میں نماز پڑھے تو اپنے آگے سترہ رکھے۔

(۹۱۳) أیعجز احدکم اذ صلی فی الصحراء ان یکون امامه مثل مؤخرة الرحل ☆

کیا تمہارا ایک اس سے عاجز ہے کہ وہ جنگل میں نماز پڑھے تو اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی جانب کی مثل کوئی چیز ہو ان الفاظ کے ساتھ یہ دونوں حدیث رسول نہیں بلکہ صاحب ہدایہ کا استدراج ہیں۔

(۹۱٤) ما رایت رسول الله یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله حاجبه الایمن او الا یسرو لا یصمد له صمداً (مقدار رضی اللہ عنہ)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی لکڑی یا ستون کی طرف نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اس کو اپنی آنکھوں کے دائیں طرف یا بائیں طرف کرتے اور بالکل سیدھا اس کے سامنے کھڑے نہ ہوتے۔ ☆

سخت ضعیف ہے اس کی سند میں تین مجہول راوی ہیں اولاً ضباع ثانیاً مہلب بن حجر دونوں مجہول الحال ہیں ثالثاً ولید بن کامل ان تینوں کی عدالت ثابت نہیں اور نہ ہی ان کی روایات باکثرت ہیں کہ جس پر کوئی استدلال کیا جائے (ابن قطان ☆ نصب الرایہ ص ۸۴ ج ۲) اضطراب یہ ہے کہ ولید کبھی تو مہلب سے اور کبھی ضبیعہ بنت مقدام عن ابیہا سے روایت کرتا ہے ابن حجر کہتے ہیں یہ کہتے ہیں یہ اضطراب ولید کی طرف سے ہے اور وہ مجہول ہے (درایہ ص ۱۸۱ ج ۱)۔

(۹۱۵) صلی ببطحاء مکة الی عنزة ولم یکن للقوم سترة (ابو جحیفه رضی اللہ عنہ)

آپ نے بطحاء مکہ میں نیزے کی طرف نماز پڑھی اور قوم کے لئے سترہ نہیں تھا۔ ☆

الی عنزۃ تک مفہوماً روایت صحیح ہے۔ ولم یکن سے لیکر آخر تک صاحب ہدایہ کا استدارج ہے۔

۹۱۲۔ هداية ص۱۳۸ ج۱، نصب الراية ص۸۰ ج۲، دراية ص۱۷۹ ج۱۔

۹۱۳۔ هداية ص۱۳۸ ج۱، نصب الراية ص۸۱ ج۲، دراية ص۱۸۰ ج۱۔

۹۱٤۔ أبوداود ح۶۹۳ باب الخط أو لم يجد عصاً، دراية ص۱۸۱ ج۱۔

۹۱۵۔ هداية ص۱۳۹ ج۱، نصب الراية ص۸٤ ج۱، نصب الراية ص۱۸۱ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۱٦) بینا رسول اللہ ﷺ یصلی اذ جاء ت شاۃ تسعی بین یدیہ فساعاھا حتی الزق بدنہ بالحائط (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بکری دوڑتی ہوئی آئی آپ نے اس کی طرف جلدی کی حتی کہ اپنا بدن دیوار کے ساتھ چپکا دیا۔ ☆ضعیف ہے راوی عمرو بن حکام ضعیف ہے ہے (مجمع ص ٦٠ ج ٢) محدثین کے نزدیک قوی نہیں (بخاری ☆ میزان ص ٢٥٤ ج ٣)۔

(۹۱۷) بادر رسول اللہ الی ھرۃ ان تمرہ بین یدیہ فی الصلوۃ (انس رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے بلی کی طرف جلدی کی کہ کہیں حالت نماز میں وہ آپ کے آگے سے نہ گزر جائے۔ ☆ ضعیف ہے راوی مندل بن علی ضعیف ہے۔ (مجمع ص ٦١ ج ٢ وتقریب ص ٣٤٧)

(۹۱۸) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے ایک اعرابی دودھ کا برتن لیکر گزرا رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا مگر وہ سمجھ نہ سکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے اعرابی پیچھے ہو جا رسول اللہ ﷺ نے جب سلام پھیرا تو پوچھا کس نے کلام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ نے فرمایا اسے سمجھ نہیں ہے (ابوسعید رضی اللہ عنہ)۔ ضعیف ہے راوی عیسی بن میسّب بجلی کو ابن حبان اور حاکم نے ثقہ کہا ہے اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے (مجمع ص ٦١ ج ١) ابو داؤد ابن معین نسائی اور دارقطنی نے ضعیف کہا ہے اور ابو حاتم اور ابو زرعہ کہتے ہیں قوی نہیں اور ابن حبان نے اس میں کلام کیا ہے (میزان ص ٣٢٣ ج ٣)

(۹۱۹) ان الشیطان اراد ان یمربین یدی فخنقتہ حتی وجدت برد لسانہ علی یدی الحدیث (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

ایک شیطان نے میرے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کو گلے سے پکڑ لیا حتی کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ میں محسوس کی۔ ☆

۹۱٦۔ طبرانی کبیر ص ٢٦٨ ج ١١ ح ١١٩٣٧۔

۹۱۷۔ طبرانی أوسط ص ٥٠٨ ج ٥ ح ٤٩٦٥۔

۹۱۸۔ طبرانی أوسط ص ٣٣٦ ج ٢ ح ١٥٨٤۔

۹۱۹۔ بیہقی ص ٤٥٠ ج ٢، الدر منثور ص ٣١٣ ج ٥، کنز العمال ص ٢٥٥ ج ١، دارقطنی ص ٣٦٥ ج ١، مجمع ص ٦١ ج ٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے راوی مفضل بن صالح ضعیف ہے (بخاری و ابو حاتم ☆ مجمع ص ۶۱ ج ۲) اہل حدیث کے نزدیک حافظ نہیں (ترمذی مع تحفہ ص ۳۴۶ ج ۳)

(۹۲۰) جب کوئی تیرے آگے سے گزرنا چاہے کہ تو نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو نہ چھوڑ کیونکہ وہ تیری نصف نماز بیکار کر دیتا ہے۔ ضعیف ہے، سند میں مجہول راوی ہے (مجمع ص ۶۱ ج ۲)۔

(۹۲۱) الذی یمر بین یدی الرجل وهو یصلی عمدا یتمنی یوم القیامة انه شجرة یابسة (ابن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

وہ شخص جو کسی نمازی کے آگے سے عمداً گزرتا ہے قیامت کے دن آرزو کرے گا کاش کہ وہ خشک درخت ہوتا۔ ☆ ایک مجہول راوی کی وجہ سے ضعیف ہے (مجمع (ص ۶۱ ج ۲)

(۹۲۲) لو یعلم احدکم ما له فی ان یمشی بین یدی اخیه معترضا وهو یناجی ربه لکان ان یقف فی ذلك المقام مائة عام احب الیه من الخطوة التی خطا (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

اگر تمہارا ایک جان لے کہ کتنا گناہ ہے اپنے اس بھائی کے آگے سے گزرنے کا جو اپنے رب سے گفتگو کر رہا ہے تو وہ یہ پسند کرے گا کہ وہ چند قدم جو چلا ہے اس کے لئے بہتر رب سے گفتگو کر رہا ہے تو وہ یہ پسند کرے گا کہ وہ چند قدم چلا ہے اس کے لئے بہتر تھا کہ وہ سو سال تک اسی جگہ ٹھہرا رہتا۔ ☆ ضعیف ہے راوی عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موہب التیمی المدنی قوی نہیں (تقریب ص ۲۲۶)۔

(۹۲۳) رای رجلا یصلی الی رجل فامره ان یعید الصلوة (علی رضی اللہ عنہ)

آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کسی آدمی کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہے آپ نے حکم دیا کہ وہ نماز

۹۲۰۔ طبرانی کبیر ص ۲۶۰ ج ۹ ح ۹۲۹۰، مجمع ص ۶۱ ج ۲۔

۹۲۱۔ طبرانی أوسط ص ۵۵۳ ج ۲ ح ۱۹۴۹ مجمع ص ۶۱ ج ۲۔

۹۲۲۔ ابن ماجة ح ۹۴۶ باب المرور بین یدی المصلی، ابن حبان ص ۴۶ ج ۵، مسند أحمد ص ۳۷۱ ج ۲، الترغیب والترهیب ص ۳۷۷ ج ۱۔

۹۲۳۔ کشف الاستار ح ۵۸۳، مجمع ص ۶۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹائے۔ضعیف ہے راوی عبد الاعلی تغلبی ضعیف ہے ص ٦١ ج١)۔

(٩٢٤) نهى ان يصلى الانسان الى نائم او متحدث (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص سوئے ہوئے یا بے وضوء کی طرف (سترہ بنا کر) نماز پڑھے۔☆

من گھڑت ہے راوی ابان بن سفیان مقدسی کذاب ہے (کتاب المجروحین ص ٩٩ ج١)

(٩٢٥) الا لا يصلين احدكم الى احد ولا الى قبر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

کوئی ایک کسی ایک کی طرف اور قبر کی طرف نماز نہ پڑھے۔☆

من گھڑت ہے دیگر وہ ضعیف راویوں رشدین بن کریب اور مندل بن علی کے علاوہ جبارہ بن مغلس کذاب ہے امام احمد فرماتے ہیں اس کی روایات من گھڑت ہیں (العلل المتناھیۃ ص ٤٣٤ ج١)۔

نماز میں ممنوع افعال

(٩٢٦) كنا نصلى مع النبى صلی اللہ علیہ وسلم و نحن ننظر الى السدف (جابر رضی اللہ عنہ)۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور روشنی کی طرف دیکھتے۔☆

ضعیف ہے راوی ابو بکر مدنی مجہول ہے (مجمع ص ٨٣ ج٢)۔

(٩٢٧) لا صلوة لملتفت۔ (عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ)

ادھر ادھر دیکھنے والے کی نماز نہیں۔☆

ضعیف ہے راوی صلت بن مہران مجہول الحال ہے اور یہ روایت ثابت نہیں۔(میزان ص ٣٢٠ ج٢)۔

٩٢٤۔ كتاب المجروحين ص٩٩ ج١، العلل المتناهية ص٤٣٤ ج١، ميزان ص٧ ج١۔

٩٢٥۔ كتاب المجروحين ص٣٠٢ ج١، العلل المتناهية ص٤٣٤ ج١، ميزان ص٥١ ج٢۔

٩٢٦۔ كشف الاستار ح٥٧٢، مجمع ص٨٢ ج٢۔

٩٢٧۔ ميزان ص٣٢٠ ج٢، لسان ص١٩٨ ج٣، كنز ص٥٠٥ ج٧۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۲۸) لا تلتفتوا فی صلوتکم فانه لا صلوة لملتفت (عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ)

نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھا کرو جو ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی صلت بن طریف معولی کا حال معلوم نہیں (ابن القطان) اس کی حدیث مضطرب ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۳۱۹ ج۲) طبرانی کبیر میں راوی کا نام صلت بن یحی ہے اور معجم اوسط اور صغیر میں صلت بن ثابت ہے یہ دونوں وہم ہیں اصل نام صلت بن طریف ہے (مجمع ص۸۰ ج۲)۔

(۹۲۹) ایاکم والالتفات فی الصلوة فانه لا صلوة لملتفت فان غلبتم فی التطوع فلاتغلبوا فی الفریضة (ابو درداء رضی اللہ عنہ)۔

تم نماز میں ادھر ادھر نہ جھانکا کرو جھانکنے والے کی نماز نہیں اگر تم نفلی نماز میں جھانکنے پر مجبور ہو جاؤ تو فرضی نماز میں مجبور نہ ہو۔ ☆

باطل ہے راوی عطاء بن عجلان متروک کذاب ہے (ابن معین وفلاس ☆ میزان ص۷۴ ج۳)۔

(۹۳۰) من قام فی الصلوة فالتفت رد الله علیه صلوته (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

جو نماز میں کھڑا ادھر ادھر جھانکے اللہ تعالیٰ اس کی نماز رد کر دیتا ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی یوسف بن عطیہ ضعیف ہے (مجمع ص ۸۱ ج۲) متروک ہے۔ (نسائی) منکر الحدیث ہے (بخاری) کوئی شئی نہیں (ابن معین) اس کے ضعف پر اجماع ہے (میزان ص ۴۶۸ ج۴)۔

(۹۳۱) ایا کم والالتفات فی الصلوة فان احدکم یناجی ربه ما دام فی الصلوة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

تم نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے بچو کیونکہ تمہارا ایک جب تک نماز میں ہوتا ہے وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ ☆

۹۲۸۔ تاریخ اصفهان ص۱۲۷ج۱، طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص۱۱۸ج۱ ح۱۷۳، طبرانی أوسط ص۲۷ج۳ ح۲۰۴۲۔

۹۲۹۔ مجمع الزوائد ص ۸۰ج۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۹۳۰۔ مجمع ص۸۱ج۱ بحوالة طبرانی کبیر۔

۹۳۱۔ طبرانی أوسط ص۵۵۶ج۴ ح۳۹۴۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ متن کے ساتھ باطل ہے راوی واقدی کذاب ہے۔ (میزان ص۲۶۳ ج۳)

(۹۳۲) لو علم المصلی من یناجی ما التفت۔☆

اگر نمازی کو علم ہو وہ کس سے ہمکلام ہے تو ادھر ادھر نا جھانکے۔☆

اس متن کے ساتھ کوئی حدیث نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۹۳۳) نماز میں رسول اللہ ﷺ دائیں اور بائیں طرف جھانکتے تو آیت قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون نازل ہوئیں اس کے بعد آپ ایسا نہ کرتے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے راوی حمیرہ بن نحم اسکندرانی نا معلوم ہے (مجمع ص ۸۰ ج۲)۔

ثقہ نہیں (ابن معین) متروک ہے (احمد ونسائی ☆ میزان ص۷۵ ج۱)

(۹۳۴) نمازی کے سر پر آسمان کے بادلوں سے خیر بکھرتی ہے اور فرشتہ آواز دیتا ہے اگر اس بندے کو علم ہو جائے کہ وہ کس سے کلام کر رہا ہے تو ادھر ادھر نہ جھانکے (انس)۔

سخت ضعیف ہے راوی عباد بن کثیر رملی حدیث میں کوئی شئی نہیں (کتاب المجروحین ص ۱۶۹ ج۲)۔

نماز میں ہنسنا اور قہقہ لگانا

(۹۳۵) الضاحك فی الصلوة والملتفت والمقفع اصابعه بمنزلة واحدة (معاذ بن انس رضی اللہ عنہ)۔

نماز میں ہنسنے والا اور جھانکنے والا اور انگلیوں کے کڑاکے نکالنے والا سب ایک درجہ میں ہیں ☆

ضعیف ہے اس روایت کے تین راوی ابن لھیعہ و زبان بن فائد (مجمع ص۷۹ ج۲) اور سہل بن معاذ

۹۳۲۔ هداية ص۱٤۰ ج۱، نصب الراية ص۸۸ ج۲، دراية ص؟؟۔

۹۳۳۔ طبرانی أوسط ص؟؟ ج٥ ح٤٠٨٢۔

۹۳٤۔ كتاب المجروحين ص۱۷۰ ج۲، دراية ص۱۸۳ ج۱، نصب الراية ص۸۸ ج۲۔

۹۳٥۔ مسند أحمد ص٤۳۸ ج۳، بيهقی ص۲۸۹ ج۲، دارقطنی ص۱۷٥ ج۱، نصب الراية ص۸۷ ج۲، دراية ص۱۸۲ ج۱، كنز العمال ص٤۹۳ ج۷، مجمع ص۷۹ ج۲، طبرانی كبير ص۱۹۰ ج۲٥ وص٤۱۹ وص٤۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں ضعیف ہیں (تعلیق بر درایہ ص ۱۸۲ ج ۱)۔

(۹۳۶) آپ ﷺ غزوہ بدر میں نماز پڑھاتے ہوئے مسکرائے جب فارغ ہوئے تو پوچھا گیا آپ نماز میں مسکرا رہے تھے فرمایا میرے پاس میکائیل گزرے ان کے پروں پر غبار تھا وہ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑے اور میں ان کی طرف دیکھ کر ہنس پڑا (جابر رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے راوی وازع بن نافع متروک اور منکر الحدیث ہے (دیکھئے نمبر ۴۲)

(۹۳۷) یقطع الصلوۃ الکثر و تقطع القرفرۃ (جابر رضی اللہ عنہ مرفوعا)

دانت نکال کر ہنسنے اور زور دار قہقہہ لگانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ثابت بن محمد کوفی عابد صدوق ہے (ابو حاتم) ضابط نہیں (حاکم) بخاری نے صحیح میں روایت لی ہے مگر اس کو ضعفاء میں داخل کیا ہے (میزان ص ۳۶۶ ج ۱) ضعف کی دوسری علت ابو الزبیر کی تدلیس ہے۔ طبرانی فرماتے ہیں اس کو صرف ثابت نے مرفوع روایت کیا ہے محمد بن جعفر بن اعین نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور محمد بن جعفر ثقہ ہے (الروض الدانی ص ۱۸۶ ج ۲)

(۹۳۸) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی آیا اور مسجد کے گڑے میں گر گیا جس سے بہت سے لوگ نماز میں ہی ہنس پڑے آپ نے حکم فرمایا جو ہنسا ہے وہ وضوء اور نماز لوٹائے۔ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ)

باطل ہے راوی ابو نعیم محمد بن موسیٰ واسطی کوئی شئی نہیں کذاب خبیث ہے (ابن معین) عام روایات میں متفرد ہے (ابن عدی) دوسرا راوی ہشام بن حسان مدلس ہے (طبقات المدلسین ص ۱۱۴ ج ۱) یہ روایت معنعن ہے ہشام نے اس کو حفصہ بنت سرین عن ابی العالیہ عن ابی موسیٰ کے طریق سے روایت کیا ہے دارقطنی فرماتے ہیں ایوب، خالد الحذاء اور مطر الوراق نے اس کو عن ابی العالیہ کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے۔

۹۳۶۔ طبرانی أوسط ص ۹۹ ج ۸ ح ۷۱۹۹۔

۹۳۷۔ طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص ۱۸۳ ج ۲ ح ۹۹۵، میزان ص ۳۶۶ ج ۱۔

۹۳۸۔ دارقطنی ص ۱۷۴ ج ۱، درایۃ ص ۳۵ ج ۱، نصب الرایۃ ص ۴۷ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۳۹) اس روایت کو عبد الرحمٰن بن محمد بن جبلہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متصل روایت کیا ہے عبد الرحمٰن متروک حدیثیں وضع کرتا تھا (دارقطنی ص ۱۲۳ ج ۱) حضرت انس کی روایت کی ایک اور سند بھی ہے اس کا راوی داؤد بن محبر بھی متروک حدیث وضع کرتا تھا (دیکھئے نمبر ۴۲۷)

اور اس کا استاذ ایوب بن خوط ضعیف ہے (دارقطنی ص ۱۶۳ ج ۱)

(۹۴۰) اسی طرح کی ایک روایت ابو المليح بن اسامہ عن ابیہ کے طریق سے مروی ہے جو سخت ضعیف ہے اس کے دو راوی حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ متروک ہیں اور دونوں نے اس سند میں خطاء کی ہے اس روایت کو حسن بصری نے حفص بن سلیمان منقری عن ابی العالیہ سے مرسل روایت کیا ہے حسن بصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی مرسل حدیثیں روایت کرتے تھے حسن بن عمارہ کا عن خالد الحذاء عن ابی المليح سے روایت کرنا بہت غلط وہم ہے کیونکہ اس کو خالد الحذاء نے حفصہ بنت سرین عن ابی العالیہ سے مرسل روایت کیا ہے اس طرح یہ روایت سفیان ثوری، ہشیم وہیب اور حماد بن سلمہ وغیرہم نے بھی ابو العالیہ سے مرسل روایت کی ہے پھر اس روایت میں ابن اسحاق حسن بن دینار سے روایت کرنے میں مضطرب ہے کبھی تو حسن بصری سے اور کبھی عن قتادۃ عن ابی المليح عن ابیہ روایت کرتا ہے قتادہ نے یہی روایت ابو العالیہ سے مرسل روایت کی ہے اسی طرح سعید بن ابی عروبہ، معمر، ابو عوانہ اور سعید بن بشیر وغیرھم نے بھی مرسل روایت کی ہے (دارقطنی ص ۱۶۲ ج ۱)

خلاصہ یہ ہے کہ ابو المليح کی اس روایت کو ثقہ ائمہ کرام نے ابو العالیہ سے مرسل روایت کیا ہے ان کے بر عکس حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ نے متصل روایت کیا ہے حسن بن دینار متروک بلکہ امام احمد اور یحیی کے نزدیک کذاب ہے اور حسن بن عمارہ بھی متروک نا قابل حجت ہے۔ (میزان ص ۵۴۱ ج ۱)

(۹۴۱) ایک آدمی نماز کے لئے آیا اور گڑھے میں جا گرا جس پر قوم نے قہقہہ لگایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا جن حضرات نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضوء اور نماز لوٹائیں (سعید الجھنی رضی اللہ عنہ)

۹۳۹۔ دارقطنی ص ۱۷۴ ج ۱، العلل المتناهية ص ۳۷۱ ج ۱، نصب الراية ص ۴۹ ج ۱۔

۹۴۰۔ دارقطنی ص ۱۶۲ ج ۱، العلل المتناهية ص ۳۷۰ ج ۱، نصب الراية ص ۴۹ ج ۱، دراية ص ۳۶ ج ۱۔

۹۴۱۔ دارقطنی ص ۱۶۷ ج ۱، نصب الراية ص ۵۱ ج ۱، دراية ص ۳۷ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت ضعیف ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں اس روایت میں ابو حنیفہ کو منصور سے روایت کرتے وقت وہم ہو گیا ہے اس کو منصور نے محمد بن سیرین عن معبد روایت کیا ہے اور معبد صحابی نہیں بلکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے تابعین میں سے تقدیر کے بارہ میں کلام کیا ہے اس روایت کو منصور عن ابن سرین کے طریق سے غیلان بن جامع اور ھشیم بن بشیر نے روایت کیا ہے اور یہ دونوں ابو حنیفہ سے احفظ ہیں ابن عدی کہتے ہیں اس اسناد میں عن معبد صرف ابو حنیفہ نے کہا ہے اور اس میں انہوں نے خطاء کی ہے (نصب الرایہ ص ۵۱ ج ۱) واضح رہے کہ کنویں میں گرنے کا واقعہ اسناداً بے بنیاد ہے مرسل ہونے کے باوجود حسن بن عمارہ، داؤد بن محبر، ایوب بن خوط، عبد الرحمٰن بن جبلہ اور حسن بن دینار راویوں کا روایت کردہ ہے یہ تمام متروک ہیں ان میں کوئی ایک بھی قابل حجت نہیں ہے (نصب الرایہ ص ۵۰ ج ۱)

پہلو پر ہاتھ رکھنا

(۹۴۲) الا ختصار فی الصلوۃ استراحۃ اھل النار (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا جہنم والوں کی راحت ہے۔ ☆

منکر ہے راوی عبد اللہ بن ازور سخت ضعیف ہے (ازدی) اس نے ہشام بن حسان سے مذکورہ حدیث منکر روایت کی ہے (میزان ص ۳۹۲ ج ۲)

پسینہ

(۹۴۳) یمسح العرق عن وجھہ فی الصلوۃ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

نماز میں اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے تھے۔ ☆ سخت ضعیف ہے راوی خارجہ بن مصعب متروک ہے (وکیع و ابن مبارک) ثقہ نہیں کذاب ہے ابن معین) میزان ص ۶۲۵ ج ۱)

۹۴۲۔ بیھقی ص ۲۸۷ ج ۲، ابن خزیمۃ ص ۵۷ ج ۲ ح ۹۰۹، ابن حبان ص ۲۴ ج ۵ ح ۲۲۸۳، طبرانی أوسط ص ۴۶۹ ج ۷ ح ۶۹۲۱، لسان ص ۳۹۲ ج ۲، لسان ص ۱۱۰ ج ۳ وص ۱۸۸ ج ۴۔

۹۴۳۔ طبرانی کبیر ص ۳۱۵ ج ۱۱ ح ۱۲۱۲۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھینک جمائی اور اونگھ وغیرہ

(۹٤٤) العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوۃ والحیض والقی والرعاف من الشیطان۔ (عدی بن ثابت عن ابیه عن جده)

نماز میں چھینک، اونگھ، جمائی، حیض، قی اور نکیر کا آنا شیطان کی طرف سے ہے۔ ☆

ضعیف ہے اولاً قاضی شریک ضعیف اور مدلس ہیں ثانیاً دوسرا راوی ثابت بن عدی مجہول الحال ہے ترمذی فرماتے ہیں غریب ہے ابن حجر فرماتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے (تحفہ الاحوذی ص۵ ج۴)

(۹٤٥) کان یکرہ التثاؤب فی الصلوۃ (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

نماز میں جمائی کو ناپسند کرتے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد الکریم بن ابی المخارق ضعیف ہے (مجمع ص۸۲ ج۲)

(۹٤٦) التثاؤب والنعاس فی الصلوۃ من الشیطان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً)

جمائی اور اونگھ نماز میں شیطان کے عمل سے ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی یزید بن ابی زیاد نہ قوی ہے اور نہ قابل حجت (ابن معین) کوئی شئی نہیں (وکیع) اس کی حدیث کسی لائق نہیں (احمد) اس کو پھینک دو (ابن مبارک ☆ میزان ص۴۲۳ ج۴) اس روایت کی سند ضعیف ہے (تحفہ الاحوذی ص۶ ج۴)۔

داڑھی چھونا

(۹٤۷) کان یمس لحیته فی الصلوۃ من غیر عبث (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

نماز میں داڑھی کو بغیر عبث (کھیل) کے چھوتے تھے۔ ☆

۹٤٤۔ ترمذی ح۲۷٤۸ باب ما جاء ان العطاس فی الصلاۃ من الشیطان، الحاوی للفتاوی للسیوطی ص۵۳۵ ج۱۔

۹٤٥۔ طبرانی کبیر ص۸۳ ج۸، کنز العمال ص۵۹ ج۷۔

۹٤٦۔ طبرانی کبیر ص۲۸۸ ج۹ ح۹٤۵۳۔

۹٤۷۔ کشف الاستار ح۵۷۱، مجمع ص۸۵ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی عیسی بن عبد اللہ بن حکم انصاری جب متفرد ہو تو قابل حجت نہیں ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (میزان ص ۳۱۶ ج ۳)

(۹٤۸) یمس لحیته فی الصلوة (ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ) نماز میں داڑھی کو چھوتے۔☆

سخت ضعیف ہے، راوی منذر بن زیاد لمائی متروک ہے فلاس کہتے ہیں کذب ہے (میزان ص ۱۸۱ ج ۴)۔

(۹٤۸) یمس لحیته فی الصلوة (حسن بصری) نماز میں داڑھی کو چھوتے۔☆

مرسل ہے

(۹۵۰) ربما مس لحیته فی الصلوة (عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ)

بسا اوقات نماز میں داڑھی کو چھوتے۔☆

ضعیف ہے راوی محمد بن خطاب نا معلوم ہے ازدی کہتے ہیں منکر الحدیث ہے (میزان ص ۵۳۷ ج ۳)

کڑاکے نکالنا اور پھونک مارنا

(۹۵۱) لا تفقع اصابعك وانت فی الصلوة (علی رضی اللہ عنہ)

نماز میں انگلیوں کے کڑاکے نہ نکالا کرو۔☆

سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر ۱۳۹)

(۹۵۲) نهی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن النفخ فی السجود (زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں پھونکنے سے منع فرمایا☆

ضعیف ہے راوی خالد بن الیاس متروک ہے (مجمع ص ۸۳ ج ۲)

(۹۵۳) من نفخ فی صلوته فقد تکلم (ابن عباس و ابو هریره رضی اللہ عنہ)

۹٤۸۔ طبرانی أوسط ص ۱٦۰ ج ٦ ح ۵۳۲۸۔

۹٤۹۔ أبو یعلی ص ۱۵۳ ج ۳ ح ۲٦۹۸۔

۹۵۰۔ أبو یعلی ص ۱٦۷ ج ۲ ح ۱٤۵۸۔

۹۵۱۔ ابن ماجة ح ۹٦۵، مسند أحمد ص ۱٤٦ ج ۱، کنز ص ۵۱۵ ج ۷۔

۹۵۲۔ طبرانی کبیر ص ۱۳۷ ج ۵ ح ٤۸۷۰۔

۹۵۳۔ ارواء الغلیل ص ۱۲۳ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے نماز میں پھونکا اس نے کلام کیا۔ ☆

اس کی سند معلوم نہیں اور غیر ثابت ہے (ارواء الغلیل ص۱۲۳ ج۲)

(۹۵٤) ثلاثة من الجفاء ان ينفخ الرجل فی سجوده او يمسح جبهته قبل ان يفرغ من صلوته (انس رضی اللہ عنہ)

تین چیزیں ظلم سے ہیں یہ کہ آدمی سجدہ میں پھونک مارے یا اپنی پیشانی کو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے صاف کرے۔ ☆

ضعیف ہے راوی جلد بن ایوب متروک ہے (دارقطنی) اس کی روایت کا کوئی وزن نہیں (احمد) ضعیف ہے (ابن مبارک و ابن راہویہ ☆ میزان ص۴۳۱ ج۱)

(۹۵۵) جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو سجدہ کی جگہ تیار کر لے اور اس وقت کے لئے نہ چھوڑے کہ جب وہ سجدہ میں جائے تو پھونک مار کر جگہ بنائے آگ کے انگارے پر سجدہ کر لینا بہتر ہے کہ وہ اپنی پھونکی ہوئی جگہ پر سجدہ کرے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سخت ضعیف ہے راوی عبدالمنعم بن بشیر سخت منکر الحدیث نا قابل حجت ہے (کتاب المجروحین ص۱۵۸ ج۲)

کنکریاں چھونا

(۹۵٦) سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن مسح الحصی فقال واحدة ولان تمسك عنها خير لك من مائة ناقة (جابر رضی اللہ عنہ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریوں کے چھونے کے بارہ میں پوچھا تو فرمایا صرف ایک مرتبہ اور اگر ایک مرتبہ کے چھونے سے بھی رک جائے تو تیرے لئے سو اونٹوں سے بہتر ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو سعد شرجیل بن سعد ضعیف ہے (تعلیق بردار یہ ص۱۸۲ ج۱) آخری عمر میں مختلط ہو گیا تھا (تقریب ص۱۴۴)

۹۵٤۔ كشف الاستار ح٥٤٨ مجمع ص٨٣ج٢۔

۹۵٥۔ طبرانی أوسط ص ١٨٣ج١ ح٢٤٢۔

۹۵٦۔ مسند أحمد ص٣٢٨ج٣، ، دراية ص١٨٢، نصب الراية ص٨٧ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۵۷) آپ نے ایک آدمی کو نماز میں کنکریوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا اس نے جب سلام پھیرا تو فرمایا نماز سے تیرا یہی حصہ ہے (انس رضی اللہ عنہ)

باطل ہے یوسف بن خالد سمتی کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۱۰۲)

(۹۵۸) ہم ایک نماز میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک آدمی نے اپنے ہاتھ سے کنکریاں الٹ پلٹ کی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کس نے کنکریاں الٹ پلٹ کی ہیں تو اس آدمی نے کہا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز سے تیرا یہی حصہ ہے (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

باطل ہے راوی وازع بن نافع متروک ہے (دیکھئے نمبر ۴۲)

(۹۵۹) اسی کے قریب قریب ایک روایت سائب بن یزید سے بھی مروی ہے جو ضعیف ہے اس کا راوی یزید بن عبدالملک نوفلی ضعیف ہے (تقریب ص ۳۸۳)

باب السھو

(۹۶۰) ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز میں وسوسہ پاتا ہوں جب نماز میں داخل ہوتا ہوں مجھے پتہ نہیں رہتا کہ شفع پر سلام پھیر رہا ہوں یا طارق پر آپ نے فرمایا تو جب ایسی حالت محسوس کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کی سبابہ (شہادت والی انگلی) کو آسمان کی طرف اٹھا اور پھر اپنے بائیں ران پر مار اور بسم اللہ کہہ تو یہ شیطان کے لئے چھری ہے (اسامہ رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے راوی مہاجر بن مسیّب مجہول ہے (مجمع ص ۱۵۱ ج ۲) میزان میں مسیّب کے بجائے منیب ہے اور یہ بھی مجہول ہے نیز عقیلی اور میزان میں فانہا تسک الشیطان ہے اور ایک نسخہ میں مسکن الشیطان ہے واللہ اعلم۔

۹۵۷۔ أبو یعلی ص ۱۱۸ ج ٤ ح ٤٠٠٠، کشف الاستار ح ٥٦٩، مجمع ص ٨٦ ج ٢۔

۹۵۸۔ طبرانی کبیر ص ٢٢٤ ج ١٢ ح ١٣٢٢٧۔

۹۵۹۔ طبرانی کبیر ص ١٥٩ ج ٧ ح ٦٦٩١۔

۹۶۰۔ طبرانی کبیر ص ١٩٢ ج ١ ح ٥١٢، کشف الاستار ح ٥٨٠، عقیلی ص ٢٠٩ ج ٤، میزان ص ١٩٤ ج ٤، لسان ص ١٠٤ ج ٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹۶۱) یا رسول اللہ افتنا فی رجل سھا فی صلوتہ فلا یدری کم صلی قال لا ینصرف ثم یقوم فی صلوتہ حتی یعلم کم صلی فانما ذاك الوسواس یعرض فیسھیہ عن صلوتہ (میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ)

اللہ کے رسول ہمیں اس آدمی کے بارہ میں فتوی دیجئے جو نماز میں بھول جاتا ہے اور اسے علم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے فرمایا وہ سلام نہ پھیرے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے حتی کہ اسے علم ہو جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے یہ وسوسہ ہے جو آدمی کو پیش آتا ہے اور اسے نماز میں بھلاتا ہے۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (مجمع ص۱۵۱ ج۲)

(۹۶۲) سئل عن رجل سھا فی صلوتہ فلم یدر کم صلی قال لیعد صلوتہ و لیسجد سجدتین قاعداً (عبادہ رضی اللہ عنہ)

اس آدمی کے بارہ میں پوچھا گیا جو نماز میں بھول جاتا ہے اور اسے علم نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے فرمایا نماز کو لوٹائے اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے۔ ☆

ضعیف منقطع ہے راوی اسحاق بن یحی کا حضرت عبادہ سے سماع نہیں ہے ابن حجر کہتے ہیں اس نے عبادہ سے مرسل روایت کی ہے اور یہ مجہول الحال ہے (تقریب ص۳۰)

(۹۶۳) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں بھول جانے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا تو جب نماز پڑھ لے اور تیرے خیال میں تو نے پوری نماز پڑھی ہے درانحالیکہ تو شک میں ہو تو تشہد بیٹھ اور سلام پھیر دے اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کر پھر تشہد بیٹھ اور سلام پھیر دے (عائشہ رضی اللہ عنہا)

من گھڑت ہے راوی موسی بن مطیر متروک الحدیث منسوب الی الوضع ہے (مجمع ص۱۵۲ ج۲) متروک ہے (ابو حاتم ونسائی) جھوٹا ہے (ابن معین) صاحب عجائب اور مناکیر ہے سننے والے کو اس کی روایت کے من گھڑت ہونے میں شک نہیں ہوتا (ابن حبان ☆ لسان ص۱۳۰ ج۶)

(۹۶۴) آپ نے عصر کی نماز تین رکعتیں پڑھائیں اور بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ایک صحابی

۹۶۱۔ طبرانی کبیر ص۳۷ ج۲۵ ح۶۷، مجمع ص۱۵۱ ج۲۔

۹۶۲۔ مجمع ص۱۵۳ ج۲ بحوالۃ طبرانی کبیر۔

۹۶۳۔ طبرانی أوسط ص۱۹۹ ج۵ ح۴۳۸۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالشمالین داخل ہوا اور کہا نماز میں کیا کمی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کیسے وہ کہنے لگا آپ نے تین رکعتیں پڑھائیں ہیں آپ ﷺ صحابہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا اس نے سچ کہا ہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں؟ صحابہ نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے ایک رکعت پڑھائی اور تشہد کے بعد دو سجدے کئے (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اس متن کے ساتھ من گھڑت ہے راوی اسماعیل بن ابان غنوی متروک ہے (مجمع ص۱۵۲ ج۲) کذاب ہے (ابن معین) اس نے فطر سے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (احمد) ثقہ راویوں کے نام پر روایتیں گھڑتا تھا (میزان ص۲۱۲ ج۱)

(۹۶۵) آپ نماز میں کھڑے ہوئے جبکہ بیٹھنا ضروری تھا لوگوں نے سبحان اللہ کہا آپ کو معلوم ہوگیا جو لوگ چاہتے تھے جب نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیئے اور فرمایا میں نے تمہاری سبحان اللہ سن لی تھی کہ میں بیٹھ جاؤں مگر ایسے بیٹھنا سنت نہیں ہے اور جو میں نے کیا ہے وہی سنت ہے (عقبہ رضی اللہ عنہ)

ضعیف منقطع ہے اولاً راوی زہری نے عقبہ سے نہیں سنا۔ دوسرا راوی عبد اللہ بن صالح صدوق کثیر الغلط تھا کتاب میں ثبت تھا اور اس میں غفلت تھی (تقریب ص۱۷۷)

(۹۶۶) آپ نماز مکمل کرنے سے پہلے بھول گئے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا اور فرمایا جو نماز کے کامل ہونے سے پہلے بھول جائے وہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور جب نماز کے کامل ہونے کے بعد بھولے تو سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرے (عائشہ رضی اللہ عنہا)

ضعیف ہے راوی عیسی بن میمون احتجاج میں مختلف فیہ ہے اکثر نے اس کو ضعیف کہا ہے (مجمع ص۱۵۴ ج۲)

(۹۶۷) میں نے انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ اس میں بھول گئے تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے اسی طرح کیا ہے جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا (انس رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (مجمع ص۱۵۴ ج۲)

۹٦٤۔ طبرانی کبیر ص۲۰۷ ج۱۰ ح۱۱٦۷۳، کشف الاستار ح۵۷۸، مجمع ص۱۵۲ ج۲۔

۹٦٥۔ طبرانی کبیر ص۳۱۳ وص۳۱٤ ج۱۷ ح۸٦۷۔۸٦۸۔

۹٦٦۔ طبرانی أوسط ص۲۸۹ ج۸ ح۷۵۸۹۔

۹٦۷۔ طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص۲٦٦ ج۱ ح٤۳۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹٦۸) اذا شك احد كم فی النقصان فليصل حتی يكون الشك فی الزياده (عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ)

جب نماز کی کمی میں شک ہو جائے تو نماز پڑھی جانی چاہیئے حتی کہ شک زیادہ میں بدل جائے۔ ☆ضعیف ہے راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے (تقریب ص۳۵)

(۹٦۹) جب کسی کو نماز میں شک ہو کہ اس نے زیادہ پڑھی ہے یا کم، اگر شک ایک یا دو رکعت میں ہو تو ان کو ایک بنالے، اور اگر شک دو یا تین میں ہو تو دو بنالے اور اگر تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین بنالے حتی کہ شک اور وہم زیادہ میں ہو (مکحول)۔

مکحول کی مرسل ہے حسین بن عبد اللہ نے مکحول سے مسند روایت ہے مگر حسین ضعیف ہے (تقریب ص۷۴)

(۹۷۰) یہی روایت حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں ہے کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ابن حجر فرماتے ہیں یہ روایت معلول ہے کیونکہ یہ محمد بن اسحاق عن مکحول کریب کے طریق سے ہے امام احمد نے محمد بن اسحاق عن مکحول مرسل روایت کی ہے ابن اسحاق خود فرماتے ہیں میں حسین بن عبد اللہ کو ملا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا مکحول نے یہ روایت مسند روایت کی ہے میں نے کہا نہیں حسین نے کہا مجھ سے مکحول نے کریب عن ابن عباس عن عبد الرحمٰن مسند روایت کی ہے اور حسین سخت ضعیف ہے (التلخیص ص۵ ج۲) راقم کہتا ہے محمد بن اسحاق نے اس روایت کے مسند ہونے کی نفی کی ہے (دیکھئے دارقطنی ص۳٦۹ ج۱) ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے جو زبردست سہو ہے۔

(۹۷۱) یہی روایت مکحول سے ایک اور طریق سے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مسند آئی ہے جس میں ان الفاظ کا

۹٦۸۔ دارقطنی ص۳۷۷ ج۱۔

۹٦۹۔ دارقطنی ص۳٦۸ ج۱۔

۹۷۰۔ دارقطنی ص۳۷۰ ج۱۔

۹۷۱۔ دارقطنی ص۳٦۹ ج۱، المستدرك ص۳۲٤ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ ہے وہ اپنی باقی نماز کو پورا کرے حتی کہ وہم کمی کے بجائے زیادہ میں ہو۔ پھر وہ سجدہ سہو کرے امام حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے مگر ذہبی نے تعاقب کرتے ہوئے فرمایا ہے راوی عمار بن مطر رہاوی کو محدثین نے ترک کر دیا تھا (مستدرک مع التلخیص ص۳۲۴ ج۱)

بعض محدثین نے عمار کی توثیق کی ہے مگر اکثر نے تضعیف کی ہے کہ حدیث چور تھا (ابن حبان) ثقہ راویوں سے منکر روایتیں کرتا تھا (عقیلی) ضعیف ہے (دارقطنی) کذاب ہے (ابو حاتم) اس کی حدیثیں باطل ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۱۷۰ ج۳ ولسان ص۲۷۶ ج۴)

(۹۷۲) لا سهو الا فی قیام عن جلوس او جلوس عن قیام (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

سہو نہیں مگر بیٹھنے کی جگہ قیام ہو جائے یا قیام کی جگہ بیٹھا جائے۔ ضعیف ہے راوی ابو بکر عسی ضعیف ہے بیہقی فرماتے ہیں مجہول ہے (التلخیص ص۳ ج۲)

(۹۷۳) سجدتا السهو تجزبان من كل زيادة و نقصان (عائشه)

سہو کے دو سجدے ہر زیادتی اور کمی سے کفایت کر جاتے ہیں۔☆

ضعیف ہے راوی حکیم بن کو ابن معین ثقہ اور ابو زرعہ نے ضعیف کہا ہے

(۹۷٤) صلى بنا رسول الله ﷺ ثلاثا ثم سلم فقال له ذو الشمالين انقصت الصلوة يا رسول الله ﷺ قال كذاك يا ذا اليدين قال نعم فركع ركعة و سجدتين (ابن عباس)۔

رسول اللہ نے ہمیں رکعتیں پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا تو ذوالشمالین نے کہا اللہ کے رسول ﷺ کیا نماز کم ہو گئی ہے آپ نے ذوالیدین سے فرمایا کیا بات اسی طرح ہے تو اس نے کہا جی ہاں تو آپ نے ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کئے۔☆

سخت ضعیف منکر ہے چار جھنی متہم ہے۔

(۹۷۵) صلى بهم احدى صلوتى العشىء وهى العصر ركعتين وفيه فرجع رسول

۹۷۲۔ دارقطنی ص۳۷۷ ج۱، المستدرك ص۳۲٤ ج۱، بیهقی ص۳٤٥ ج۲ واللفظ له۔

۹۷۳۔ ابو یعلی ص ۳۲۵ ج ٤ ح ٤٥٧٣۔ کشف الاستار ح ٥٧٤

۹۷٤۔ کشف الاستار ص ٥٧٩۔ مجمع ص ١٥٢

۹۷٥۔ مسند احمد ص ٧٧ ج ٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله وثاب الناس (مطير)

واقعہ ذوالیدین میں ہے رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں اور اس روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ اور لوگ مسجد کیطرف لوٹ کر آئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں اور دو سجدے کئے۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی ہدی بن سلیمان ضعیف ہے

(٩٧٦) صلى بنا رسول الله ﷺ ثم دخل فقال بعض التوم انزيد فس الصلوة قال وما ذاك قال صليت خمسا (ابن مسعود)

رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو پھر گھر داخل ہو گئے بعض لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہوئی ہے آپ نے فرمایا وہ کیسے؟ دونوں نے کہا آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہے آپ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر آپ مسجد کیطرف نکلے تو وہ ایک حلقہ بنا ہوا تھا جس میں ابو بکر اور عمر تھے آپ نے فرمایا ذوالیدین جو کہتا ہے وہ حق ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں آپ قبلہ رخ متوجہ ہوئے پھر دو سجدے کئے۔☆

سخت ضعیف ہے راوی محمد بن ابان جعفی ضعیف ہے۔

(٩٧٧) انه لم يسجد يوم ذى اليدين (ابن عمر)

آپ نے ذوالیدین کے یوم سجدہ سہو نہیں کیا۔☆

ضعیف منکر ہے راوی عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے۔

(٩٧٨) ليس فى صلوة الخوف سهو (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

نماز خوف میں سہو نہیں ہے۔☆

ضعیف باطل ہے راوی شریک بن عبداللہ ضعیف اور مدلس ہیں ان کا شاگرد ولید بن فضل موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا کسی صورت میں قابل حجت نہیں (ابن حبان) کوفیوں سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (لسان ص ۲۲۶ ج ۶)

(٩٧٩) ليس على من خلف الامام سهو فان سها الامام فعليه و على من خلفه السهو والامام كافيه (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

٩٧٦۔ طبرانی کبیر ص ۳۲ ج ۱۰ ح ۹۸۵٤

٩٧٧۔ طبرانی کبیر ص ۲۷۹ ج ۱۲ ح ۱۳۳۵٦

٩٧٨۔ طبرانی کبیر ص ۷۲ ج ۱۰ ح ۹۹۸٦۔ ۹۷۸/ب دارقطنی ص ۵۸ ج ۲، الکامل ص ۱۹٦۰ ج ۵۔

٩٧٩۔ دارقطنی ص ۳۷۷ ج ۱، بیہقی ص ۳۵۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتدی پر سہو نہیں اگر امام بھول جائے تو امام اور مقتدی دونوں پر سہو ہے اور امام مقتدی کو کافی ہے۔ باطل ہے اولاً راوی خارجہ بن مصعب کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۶۲۹) ثانیاً الوالحسن مجہول ہے۔

(۹۸۰) یا رسول الله علی الرجل سهو خلف الامام قال لا انما السهو علی الامام (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

کیا مقتدی پر سہو ہے فرمایا نہیں سہو صرف امام پر ہے۔ من گھڑت ہے راوی عمر بن عمر وطحان عسقلانی ثقہ راویوں کے نام سے باطل روایتیں کرتا تھا اور اس کا شمار حدیث وضع کرنے والوں میں سے ہے (الکامل ص ۱۷۲۲ ج ۵)

نماز قصر

(۹۸۱) خیر امتی الذین اذا اساء وا استغفروا و اذا احسنوا استبشروا و اذا سافروا قصروا و افطروا (جابر رضی اللہ عنہ)

میری امت کے بہتر لوگ وہ ہیں جب وہ گناہ کر لیتے ہیں تو بخشش مانگتے ہیں اور جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب سفر کرتے ہیں تو نماز قصر کرتے ہیں اور روزے افطار کرتے ہیں۔☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی ابن الھیعہ ضعیف اور مدلس ہے۔

(۹۸۲) خیار امتی من قصر الصلوة فی السفر و افطر (سعید بن المیسب رحمہ اللہ)

میری امت کے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو سفر میں نماز قصر اور روزہ افطار کرتے ہیں۔☆

مرسل ہے۔

(۹۸۳) اور یہی روایت عروہ بن رویم سے بھی مروی ہے جو مرسل ہے۔

(۹۸٤) یا اهل مکة لا تقصروا فی اقل من اربع برد من مکة الی عسفان

۹۸۰۔ الکامل ص ۱۷۲۲ ج ۵۔

۹۸۱۔ طبرانی أوسط ص ۲۸٦ ج ۷، ح ٦٥٥٤، علل الحدیث ص ۲۵۵ ج ۱۔

۹۸۲۔ تلخیص ص ۵۱ ج ۲۔

۹۸۳۔ تلخیص ص ۵۱ ج ۲۔

۹۸٤۔ دارقطنی ص ۳۸۷ ج ۱، بیهقی ص ۱۳۷ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعا)

اے مکہ والو! تم چار برد سے کم مسافت پر قصر نہ کرو جیسا کہ مکہ سے عسفان کا فاصلہ ہے۔ ☆سخت ضعیف ہے راوی عبدالوہاب بن مجاہد متروک ہے (التلخیص الحبیر ص۴۶ ج۲) کوئی شئی نہیں۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے (ابن معین) کوئی شئی نہیں ضعیف ہے (احمد) اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (ابن عدی ☆میزان ص۶۸۲ ج۲)، بیہقی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے اسماعیل بن عیاش قابل حجت نہیں اور عبدالوھاب سخت ضعیف ہے صحیح ابن عباس کا قول ہے (بیہقی ص۱۳۸ ج۳)۔

(۹۸۵) المتم للصلوۃ فی السفر کالمقصر فی الحضر (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

سفر میں نماز پوری پڑھنے والا وہ ایسے ہے جیسا کہ حضر میں نماز قصر کرنے والا ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے ایک تو بقیہ راوی مدلس ہے دوسرا راوی احمد بن محمد بن المغلس ہے ابن جوزی کہتے ہیں کذاب ہے تنقیح میں ہے ابن جوزی پر اشتباہ ہو گیا ہے یہ اور راوی ہے اور جو کذاب اور وضاع ہے وہ احمد بن محمد بن صلت بن مغلس حمانی ہے۔ اور یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے (نصب الرایہ ص۱۹۰ ج۲) اس کی سند سخت ضعیف ہے (درایہ ص۲۱۳ ج۲)

(۹۸۶) ان اللہ فرض الصلوۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالی نے نماز کو تمہارے نبی کی زبان سے حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں فرض کی ہے۔ ☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی عبید اللہ بن زحر صدوق ہے لیکن اس کی ابو ہریرہ سے ملاقات نہیں بلکہ کسی تابعی سے بھی ملاقات نہیں (شرح مسند احمد ص۱۸ ج۱۷)

(۹۸۷) صلوۃ السفر رکعتان (عمر رضی اللہ عنہ)

۹۸۵۔ عقیلی ص۱۶۲ج۳، العلل المتناهية ص٤٤٦ج١، میزان ص۱۹۹ج۳، لسان ص۳۰۸ج٤، نصب الراية ص۱۹۰ج۲، درایة ص۲۱۳ج۱، تاریخ اصفهان ص۳۵۳ج۱۔

۹۸۶۔ مجمع الزوائد ص١٥٤ج٢، مسند أحمد ص٤٠٠ج٢۔

۹۸۷۔ ابن ماجة ح١٠٦٣ باب تقصير الصلاة فی السفر، مسند أحمد ص۳۷ج۱، تاریخ بغداد ص۱۹۳ج٥، علل الحديث ۱۳۸ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کی نماز دو رکعتیں ہے۔ ☆

منقطع ہے راوی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی کا حضرت عمر سے سماع نہیں (تہذیب ص ۲۶۱ ج ۶)

(۹۸۸) یہی روایت خطیب نے تاریخ بغداد میں ص ۳۱۲ ج ۱۲ میں ان الفاظ سے ذکر کی ہے: "صلوة المسافر ركعتان حتى يؤوب الى اهله اويموت" "مسافر کی نماز دو رکعت ہے حتی کہ وہ لوٹ آئے یا مر جائے ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف ہے اور دوسرا راوی خالد بن عثمان سے احتجاج باطل ہے (کتاب المجروحین ص ۲۸۳ ج ۱)

(۹۸۹) يا اهل مكة لا تقصر الصلوة فى ادنى من اربعة برد من مكة الى عسفان (ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً)

اے اہل مکہ! تم چالیس برد (ارتالیس میل) مکہ سے عسفان تک سے کم سفر میں قصر نہ کرو۔ ☆

سخت ضعیف ہے عبدالوہاب بن مجاہد متروک ناقابل احتجاج ہے تو اسی نے اس کی نسبت وضع کی طرف کی ہے۔

(۹۹۰) سن الصلوة فى السفر ركعتين وهى تمام والوتر فى السفر سنة (على)

رسول اللہ ﷺ نے سفر میں دو رکعتوں کو مکمل مسنون نماز قرار دیا اور وتر سفر میں سنت ہیں سخت ضعیف ہے راوی جابر جعفی متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر ۱۸۵)

(۹۹۱) صليت مع رسول الله ﷺ صلوة الخوف ركعتين الا المغرب ثلاثا صليت معه فى السفر ركعتين الا المغرب ثلاثا (على رضی اللہ عنہ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف دو رکعتیں پڑھیں سوائے نماز مغرب کے اور وہ تین رکعتیں پڑھیں اور سفر میں بھی دو رکعتیں پڑھیں مگر مغرب تین رکعتیں پڑھیں۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر ۱۳۹)

(۹۹۲) فرضت الصلوة ركعتين ركعتين فصلاها رسول الله ﷺ بمكة حتى

۹۸۸۔ تاريخ بغداد ص ۳۱۲ ج ۱۲۔

۹۸۹۔ دار قطنی ص ۳۸۷ ج ۱

۹۹۰۔ مجمع الزوائد ۱۵۵ ج ۲، كشف الاستار ح ۶۸۰۔

۹۹۱۔ مجمع الزوائد ص ۱۵۵ ج ۲، كشف الاستار ح ۶۸۱۔

۹۹۲۔ مجمع الزوائد ص ۱۵۶ ج ۲، طبرانی أوسط ص ۱۹۵ ج ۶ ح ۵۴۰۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم المدينة وصلاها بالمدينة ما شاء الله و زيد فى صلوة الحضر ركعتين وتركت الصلوة فى السفر على حالها (سلمان رضی اللہ عنہ)

نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی آپ نے مکہ میں ایسے ہی پڑھی پھر مدینہ تشریف لئے گئے تو جتنی دیر اللہ نے چاہا دو دو رکعت ہی پڑھتے رہے بعد ازاں حضر کی نماز میں دو رکعت بڑھا دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی حالت پر ہی رہی۔ ☆

اس متن کے ساتھ منکر ہے راوی عمر بن عبدالغفار متروک ہے (مجمع ص۱۵۶ ج۲) منکر الحدیث ہے (عقیلی) وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے (ابن عدی ☆ میزان ص۲۷۲ ج۳)

(۹۹۳) من صلى فى السفر اربعا اعاد الصلوة (ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعا)

جو سفر میں چار رکعت نماز پڑھے وہ نماز دوبارہ لوٹائے۔ ☆

منقطع ہے راوی ابراہیم نخعی نے ابن مسعود سے نہیں سنا (مجمع ص۱۵۵ ج۲)

(۹۹٤) انها اعتمرت مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من المدينة الى مكة حتى اذا قدمت مكة قالت يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قصرتَ واتممتُ وافطرت وصمتُ قال احسنتِ يا عائشة وما عاب علىّ (عائشه رضی اللہ عنہا)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف عمرہ کے لئے سفر کیا حتی کہ جب میں مکہ میں آ گئی تو میں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے نماز قصر کی ہے اور میں نے پوری پڑھی ہے آپ نے روزہ افطار کیا ہے اور میں نے روزہ رکھا ہے فرمایا عائشہ تو نے اچھا کیا ہے اور مجھ پر کوئی عیب نہ لگایا۔ ☆

منکر ہے راوی علاء بن زبیر کے بارہ میں ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا ہے جو ان کی احادیث کے مشابہ نہیں ہیں جس سے احتجاج باطل ہے پھر انہوں نے اس کو کتاب الثقات میں بھی ذکر کیا ہے بیہقی فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے صاحب تنقیح فرماتے ہیں اس کا متن منکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا (نصب الرایہ ص۱۹۱ ج۲) امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں یہ

۹۹۳۔ طبرانی کبیر ص۲۸۹ ج۹ ح۹٤٥۹۔

۹۹٤۔ نصب الراية ص۱۹۱ ج۲، زاد المعاد ص۱٦۱ ج۱، دراية ۲۱٤ ج۱، نسائی ح۱٤٥۷ باب المقام الذى يقصر بمثله۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث عائشہ پر جھوٹ ہے ابن القیم فرماتے ہیں یہ حدیث غلط ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں کوئی عمرہ نہیں کیا (زاد المعاد ص۱۶۱ ج۱)

(۹۹۵) ان النبی ﷺ و اصحابه کانوا یسافرون و یعودون الی اوطانهم مقیمین من غیر عزم جدید۔ ☆

نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سفر کرتے اور اپنے وطنوں کی طرف واپس لوٹتے اور بغیر نئے ارادہ کے قیام کرتے۔ ☆

حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۹۹۶) من تأهل ببلد فلیصل صلوة المقیم (عثمان رضی اللہ عنہ)

جو کوئی کسی شہر میں اہل بنائے وہاں مقیم کی نماز پڑھے۔

(۹۹۷) اذا تأهل المسافر فی بلد فهو من اهلها یصلی صلوة المقیم (عثمان رضی اللہ عنہ)

جب کوئی مسافر کسی شہر میں اہل بنا لے تو وہاں کے رہنے والوں میں سے ہو جاتا ہے وہ مقیم کی نماز پڑھے۔ ☆

دونوں ضعیف ہیں دونوں میں راوی عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے (مجمع ص۱۵۶ ج۲) کوئی شئی نہیں (ابن معین و ابو داؤد) اس کے حافظہ میں اضطراب ہے (عقیلی میزان ص۸۹ ج۳)

(۹۹۸) لا تقصر الصلاة الا فی حج او جهاد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

نماز قصر صرف حج اور جہاد میں کی جائے۔ ☆ منقطع ہے راوی قاسم بن عبد الرحمٰن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ (مجمع ص۱۵۷ ج۲)

(۹۹۹) شهدت معه الفتح فاقام بمکة ثمان عشرة لیلة لا یصلی الا رکعتین یقول

۹۹۵۔ هدایة ص۱۶۷ ج۱، درایة ص۲۱۳ ج۱۔

۹۹۶۔ مسند أحمد ص۶۲ ج۱، نصب الرایة ص۲۷۱ ج۳۔

۹۹۷۔ أبویعلی ص۱۷۵ ج۱ ح۱۸۰، نصب الرایة ص۲۷۱ ج۳، مجمع ص۱۵۶ ج۲۔

۹۹۸۔ طبرانی کبیر ص۲۸۸ ج۹ ح۹۴۵۴۔

۹۹۹۔ أبو داود ح۱۲۲۹، ترمذی، نصب الرایة ص۱۸۷ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اهل مکة صلوا اربعا فانا قوم سفر و فی روایة اتموا صلوتکم فانا قوم سفر (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

میں فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے اٹھارہ راتیں مکہ میں قیام فرمایا اس دوران صرف دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے مکہ والو! تم اپنی نماز پوری (چار رکعت) پڑھو ہم تو مسافر لوگ ہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے اور یہ روایت ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۱۵۸ ج۲)

(۱۰۰۰) اقام رسول الله ﷺ بتبوك عشرين ليلة يقصر الصلوة (انس رضی اللہ عنہ)

آپ ﷺ نے تبوک میں بیس راتیں قیام کیا اور نماز قصر کرتے رہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عمرو بن عثمانی کلابی متروک ہے (مجمع ص۱۵۸ ج۲)

(۱۰۰۱) اقام النبی ﷺ بخيبر اربعين ليلة يقصر الصلوة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

نبی ﷺ نے خیبر میں چالیس راتیں قیام کیا نماز قصر کرتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی حسن بن عمارہ متروک ہے (نصب الرایہ ص۱۸۶ ج۲ ☆ دیکھئے نمبر ۵۶۱)

(۱۰۰۲) ان النبی ﷺ بعد الهجرة عد نفسه بمكة من المسافرين۔ ☆

نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد مکہ میں خود کو مسافروں میں شمار کیا۔ ☆

ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

نمازوں کا جمع کرنا

(۱۰۰۳) من جمع بين صلوتين من غير عذر فقد آتى بابا من ابواب

۱۰۰۰۔ طبرانی أوسط ص۵۵۲ ج۴ ح۳۹۳۹۔

۱۰۰۱۔ بیهقی ص۱۵۲ ج۳۔

۱۰۰۲۔ هدایة ص۱۶۷ ج۱، نصب الرایة ص۱۸۸ ج۲، درایة ص۲۱۳ ج۱۔

۱۰۰۳۔ ترمذی ح۱۸۸ باب ما جاء فيمن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس، مستدرك حاكم ص۲۵۷ ج۱، بیهقی ۱۶۹ ج۳، در المنثور ۱۴۷ ج۲، ابن كثير ص۲۴۲ ج۲، ترغيب الترهيب ص۳۸۷ ج۱، نصب الرایة ص۱۹۳ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الكبائر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس نے نماز بغیر عذر کے جمع کی وہ کبیرہ گناہوں کے ایک دروازہ پر آیا۔ ☆

ضعیف ہے راوی حنش بن قیس ضعیف ہے نا قابل حجت متروک ہے امام احمد نے اس کی تکذیب کی ہے (نصب الرایہ ص۱۹۳ ج۲) سخت ضعیف ہے (درایہ ص۲۱۴ ج۱)

(۱۰۰٤) اقام بخيبر ستة اشهر يصلى الظهر والعصر جمعا و المغرب والعشاء جمعا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ نے خیبر میں چھ ماہ قیام فرمایا ظہر اور عصر جمع کرتے اسی طرح مغرب اور عشاء جمع کرتے۔ ☆

منکر ہے راوی حفص بن عمر الجدی منکر الحدیث ہے (مجمع ص۱۶۱ ج۲)

(۱۰۰۵) جمع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بين الاولى والعصر و بين المغرب والعشاء فقيل له فى ذلك فقال صنعت هذا لكى لا تحرج امتى (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو جمع کیا مغرب اور عشاء کو جمع کیا اس کے بارہ میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نے اس لئے جمع کی ہیں تا کہ میری امت حرج میں مبتلا نہ ہو۔ ☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن عبد القدوس کو ابن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے (مجمع ص۱۶۱ ج۲) اصل حدیث ابن عباس سے اس سے قدرے مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

(۱۰۰٦) جمع بين الصلوتين بالمدينة من غير خوف (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

آپ نے مدینہ میں دو نمازیں بغیر کسی خوف کے جمع کیں۔ ☆اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی عثمان بن خالد اموی ضعیف ہے (مجمع ص۱۶۱ ج۲)

(۱۰۰۷) جمع بين الظهر والعصر للمطر (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا)

آپ نے ظہر اور عصر کو بارش کی وجہ سے جمع کیا۔ ☆

۱۰۰٤۔ طبرانی أوسط ص۱۸۰ ج۷ ح۶۳۳۳۔

۱۰۰۵۔ طبرانی أوسط ص۷۲ ج۵ ح۴۱۳۰۔

۱۰۰۶۔ کشف الاستار ح۶۸۹، مجمع ص۱۶۱ ج۲۔

۱۰۰۷۔ تلخیص ص۵۰ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے اصل ہے ابن حجر فرماتے ہیں اس کا کچھ اصل نہیں بیہقی نے ابن عمر سے موقوف روایت کی ہے بعض فقہاء نے یحی بن واضح عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر مرفوع روایت کی ہے (تلخیص ص۵۰ ج۲) بعض فقہاء کا علم نہیں لہذا ان پر اعتماد نہیں۔

سواری پر نماز و امامت

(۱۰۰۸) رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی جس سے زمین میں کیچڑ ہوگیا آپ تنگ جگہ میں تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا آپ نے بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا انہوں نے پہلے اذان اور پھر اقامت کہی رسول اللہ ﷺ نے سواری پر امامت کروائی ہم بھی اپنی اپنی سواریوں پر تھے آپ اشارہ سے نماز پڑھتے سجدہ رکوع سے ہلکا کرتے (یعلی رضی اللہ عنہ)

غریب ہے اس میں عمر بن رماح متفرد ہے (ترمذی مع تحفہ ص۳۱۷ ج۱) راقم کہتا ہے عمر بن رماح دراصل عمر بن میمون بن بحر بن سعد الرماح بلخی ہے جو ثقہ ہے اس روایت کے ضعف کی علت راوی عثمان بن یعلی ہے جو مجہول ہے (تقریب ص۲۳۶) اس کی سند میں ضعف ہے بعض راویوں کی عدالت ثابت نہیں جو خبر کے قبول کرنے کو واجب کرے (بیہقی ص۷ ج۲)

(۱۰۰۹) حضرت الصلوۃ المکتوبۃ و نحن مع رسول اللہ ﷺ علی رکابنا فامّنا رسول اللہ ﷺ فتقدمنا ثم امّنا فصلینا علی رکابنا (عمرو بن یعلی)

نماز کا وقت ہوگیا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواریوں پر تھے آپ ہم سے آگے بڑھے اور ہماری امامت کرائی ہم نے نماز اپنی سواریوں پر پڑھی۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد الاعلی بن عامر ضعیف ہے (مجمع ص۱۶۱ ج۲) قوی نہیں (یحی) ضعیف ہے (سفیان ثوری۔ احمد و ابو زرعہ ☆ میزان ص۵۳۰ ج۲)

راقم کے خیال میں فرض نماز سواری پر پڑھنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہاں البتہ نفلی نماز سواری پر پڑھنے کی بہت سے صحیح احادیث ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۰۰۸۔ طبرانی کبیر ص۲۵۶ ج۲۲ ح۶۶۳، بیہقی ص۷ ج۲۔

۱۰۰۹۔ کشف الاستار ح۶۸۴، مجمع ص۱۶۱ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتی میں نماز

(۱۰۱۰) امره ان يصلي من السفينة قائماً الا ان يخشى الغرق (جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

آپ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے مگر یہ کہ غرق ہونے کا ڈر ہو۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی کا نام نا معلوم ہے (مجمع ص ۱۶۳ ج ۲)

قیدی کی نماز

(۱۰۱۱) صلوة الاسير ركعتان حتى يموت او يفك الله اسره (عمر رضی اللہ عنہ)

قیدی کی نماز دو رکعت ہے حتی کہ وہ مر جائے یا قید سے آزاد ہو جائے۔ ☆

باطل ہے راوی ابان بن محبر ثقہ راویوں کے نام سے حدیثیں گھڑتا تھا قابل احتجاج نہیں اور یہ روایت باطل ہے (کتاب المجروحین ص ۹۹ ج ۱)

مریض کی نماز

(۱۰۱۲) يصلي المريض قائماً فان نالته مشقة صلى جالسا فان نالته مشقة صلى نائماً يؤمي برأسه فان نالته مشقة يسبح (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر مشقت ہو تو بیٹھ کر پھر بھی مشقت ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے کہ سر کے ساتھ اشارہ کرے اگر پھر بھی مشقت ہے تو سبحان اللہ کا ورد کرے۔ ☆

ضعیف ہے راوی فلس بن محمد ضبعی کا ترجمہ نا معلوم ہے (مجمع ص ۱۴۹ ج ۲)

(۱۰۱۳) يصلي المريض قائماً فان لم يستطع فقاعدا فان لم يستطع فعلى فقاه

۱۰۱۰۔ کشف الاستار ح ۶۸۳، مجمع ص ۱۶۳ ج ۲۔

۱۰۱۱۔ کتاب المجروحین ص ۹۹ ج ۱۔

۱۰۱۲۔ طبرانی ص ۱۱ ج ۵ ح ۴۰۰۹۔

۱۰۱۳۔ ھدایۃ ص ۱۶۱ ج ۱، نصب الرایۃ ص ۱۷۶ ج ۲، درایۃ ص ۲۰۹ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یؤمی ایماء فان لم یستطع فالله احق بقبول العذوز۔☆

مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو گدی کے بل اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لے اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔☆

حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۰۱٤) یصلی المریض قائماً فان لم یستطع صلی قاعداً فان لم یستطع ان سیجد اوما وجعل سجوده اخفض من رکوعه فان لم یستطع ان یصلی قاعدا صلی علی جنبه الایمن مستقبل القبلة فان لم یستطع صلی مستلقیا رجلاه ممایلی القبلة (علی رضی اللہ عنہ)

مریض کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگر وہ طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر، اگر وہ سجدہ کی طاقت نہیں رکھتا تو اشارہ کرے اور سجدہ رکوع سے ہلکا کرے، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے داہنے پہلو پر قبلہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھے لے اگر پھر بھی طاقت نہیں تو گدی کے بل لیٹ کر پڑھ لے کہ اس کے پاؤں قبلہ کی جانب ہوں۔ ☆سخت کمزور ہے (درایہ ص۲۰۹ ج۱) حسن عرنی شیعوں کا سرغنہ تھا جو صدوق نہیں ہے۔ دوسرا راوی حسین بن زید کا حال معلوم نہیں ابن عدی کہتے ہیں اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں جو ثقہ راویوں کی حدیث کے مشابہ نہیں ابن حبان فرماتے ہیں مقلوب روایتیں کرتا تھا (نصب الرایہ ص۱۷٦ ج۲)

(۱۰۱۵) سالت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یغمی علیه فیترك الصلوة فقال لیس لشئی من ذلك قضاء الا ان یغمی علیه فی وقت صلوة فیفیق علیه فانه یصلیه (عائشه رضی اللہ عنہا)

عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جس آدمی پر بیہوشی طاری ہو جائے اور اس حالت میں وہ نماز چھوڑ دیتا ہے فرمایا اس پر قضاء نہیں ہے مگر یہ کہ نماز کے وقت بیہوشی طاری ہوئی ہو اور نماز کے وقت میں ہی

۱۰۱٤۔ دار قطنی ص۲٤۲ ج۲، نصب الرایة ص۱۷٦ ج۲، درایة ص۲۰۹ ج۱۔

۱۰۱۵۔ دارقطنی ص۸۲ ج۲، بیهقی ص۳۸۸ ج۱، نصب الرایة ص۱۷۷ ج۲، درایة ص۲۰۹ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افاقہ ہو جائے تو وہ اس نماز کو پڑھے گا۔ ☆

باطل ہے راوی حکم بن سعید ایلی ثقہ اور مامون نہیں (ابن معین) اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ (بخاری) ثقہ راویوں کے نام پر من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن حبان) اس کی حدیثیں من گھڑت ہیں (احمد) حکم تک باقی سند بھی مظلم ہے (نصب الرایہ ص ۱۷۷ ج ۲)

(۱۰۱۶) فی الذی یغمی علیه یوما ولیلة قال یقض (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا)

اس آدمی کے بارہ میں جو پورا دن بیہوش رہتا ہے فرمایا وہ نماز کی قضاء دے۔ ☆

ضعیف ہے ابراہیم نخعی کا ابن عمر سے سماع نہیں نیز سند کے باقی راوی محمد بن حسن ان کے استاذ ابو حنیفہ حدیث میں ضعیف ہیں اور حماد بن ابی سلیمان مختلط ہے۔ کمامرّ۔

(۱۰۱۷) اغمی علیه فی الظهر والعصر والمغرب والعشاء و افاق نصف اللیل فقضاهن (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)

حضرت عمار پر نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں بے ہوشی طاری ہوئی اور نصف رات کو ہوش میں آئے تو انہوں نے نمازیں ادا کیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی یزید مولی عمار مجہول ہے (نصب الرایہ ص ۱۷۷ ج ۲) اس کی سند میں ضعف ہے (درایہ ص ۲۱۰ ج ۱)

(۱۰۱۸) ان ابن عمر اغمی علیه شهراً فلم یقض ما فاته (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ابن عمر ایک مہینہ بھر بے ہوش رہے آپ نے نمازوں کی قضاء نہ دی۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابن ابی لیلی صدوق سخت سئ الحفظ ہے (تقریب ص ۳۰۸) روی الحفظ کثیر الوہم اور فحش

۱۰۱۶۔ بیهقی ص ۳۸۸ ج ۱، کتاب الآثار محمد ص ؟؟؟، درایة ص ۲۰۹ ج ۱، عبد الرزاق ص ۴۷۹ ج ۲، ابن أبی شیبة ص ۷۲ ج ۲، دارقطنی ص ۸۲ ج ۲۔

۱۰۱۷۔ مصنف عبد الرزاق ص ۴۷۹ ج ۲، ابن أبی شیبة ص ۷۰ ج ۲ ح ۶۵۸۴، بیهقی ص ۳۸۸ ج ۱، دارقطنی ص ۸۱ ج ۲۔

۱۰۱۸۔ مصنف عبد الرزاق ص ۴۷۹ ج ۲ ح ۴۱۵۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطیاں کرتا تھا ترک کا مستحق ہے۔ (کتاب المجروحین ص ۲۴۴ ج ۲) صحیح واقعہ ایک رات اور دن کی بے ہوشی کا ہے مہینہ بھر کی بے ہوشی کا نہیں ہے (نصب الرایہ ص ۱۷۷ ج ۲)۔

سجدہ تلاوت وسجدہ شکر

(۱۰۱۹) اذا رأی الشیطان ابن آدم ساجداً صاح وقال یا ویل الشیطان امر الله ابن آدم ان یسجد وله الجنة فاطاع و امرنی ان اسجد فعصیت فلی النار (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

شیطان جب آدم زادے کو سجدہ کرتے دیکھتا ہے تو چیختا ہے اور کہتا ہے شیطان پر ویل اور ہلاکت، اللہ تعالیٰ نے آدم زادے کو سجدہ کا حکم دیا اور اس کے لئے جنت ہے کیونکہ اس نے اطاعت کی اور مجھے سجدے کا حکم دیا اور میں نے نافرمانی کی میرے لئے آگ ہے۔ ☆

منقطع ہے راوی ابو اسحاق نے ابن مسعود سے نہیں سنا۔ (مجمع ص ۲۸۲ ج ۲)

(۱۰۲۰) رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ میں اسلام کا اظہار کیا تو تمام مکہ والے مسلمان ہو گئے یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے آپ جب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرتے تو زیادہ بھیڑ کی وجہ سے کچھ لوگ سجدہ کی طاقت نہ رکھتے اس وقت قریش کے سرغنے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل طائف میں اپنی زمینوں پر تھے جب مکہ واپس آئے تو کہنے لگے تم نے اپنے آباء کے دین چھوڑ دیا ہے تو لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا (مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے راوی ابن لھیعہ ہے۔ (دیکھئے نمبر ۴۳)

(۱۰۲۱) ان لم یسجد فی شئی من المفصل منذ تحول الی المدینة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ نے مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں کیا جب سے مدینہ تشریف لے آئے تھے۔ ☆

۱۰۱۹۔ طبرانی کبیر ص ۲۹۰ ج ۹ ح ۹۴۶۳۔

۱۰۲۰۔ طبرانی کبیر ص ۵ ج ۲۰ ح ۲۔

۱۰۲۱۔ أبوداود ح ۱۴۰۳، بیهقی ص ۳۲۴ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے ایک راوی ابو قدامہ حارث بن عبید ضعیف (ابن معین) مضطرب الحدیث ہے (احمد) صدوق ہے اس کے پاس منکر روایات ہیں (نسائی) شیخ صالح تھا مگر اس کے وہم بہت زیادہ ہیں (ابن حبان) دوسرا راوی مطر الوراق سئ الحفظ ہے اور حافظہ میں ابن ابی لیلی کے مشابہ ہے (نصب الرایہ ص۱۸۲ ج۲) یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ (تلخیص ص۸ ج۲) اس کی سند قوی نہیں (عبد الحق) یہ حدیث منکر ہے (ابن عبد اللہ ☆نصب الرایہ ص۱۸۲ ج۲)

(۱۰۲۲) ایک آدمی نے آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا رسول اللہ نے بھی سجدہ کیا پھر کسی دوسرے آدمی نے تلاوت کی تو اس نے سجدہ نہ کیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے فلاں کی قرأت پر سجدہ کیا ہے اور میری قرأت پر سجدہ نہیں کیا آپ نے فرمایا تو امام تھا اگر تو سجدہ کرتا تو ہم بھی سجدہ کرتے (زید بن اسلم رضی اللہ عنہ)

مرسل ہے۔ اس روایت کو قرہ بن معاویہ نے ابو ہریرہ سے متصل روایت کیا ہے مگر قرہ ضعیف ہے تلخیص ص۱۰ ج۲)

(۱۰۲۳) سجد فی الظهر فرای اصحابه انه قرأ أية سجدة فسجدوا (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

آپ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا تو صحابہ نے گمان کیا کہ آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی ہے اس لئے صحابہ نے بھی سجدہ کیا۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو مجلز نا معلوم ہے (تلخیص ص۱۰ ج۲)

(۱۰۲٤) انه سجد مع رسول الله ﷺ احدى عشره سجدة ليس فيها شئى من المفصل (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیارہ سجدے کیئے ان میں مفصل (اعراف، الرعد، نحل، بنی اسرائیل، مریم، حج، فرقان، نمل، السجدہ، ص، حم، السجدہ) میں سے کوئی نہیں تھا۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی عثمان بن فاید قابل حجت نہیں (ابن حبان) سخت کمزور ہے (ابن عدی) اس کی سند

۱۰۲۲۔ أبوداود كتاب المراسيل فى السجود ص۸، بيهقى ص۳۲٤ ج۲ متصلاً۔

۱۰۲۳۔ تلخيص ص۱۰ ج۲۔

۱۰۲٤۔ أبن ماجة ح۱۰۵۵، أبو داود ح۱۸۱۰ ضمناً۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت کمزور ہے (ابو داود ☆ نصب الرایہ ص۱۸۲ ج۲ ☆ درایہ ص۲۱۱ ج۱)

(۱۰۲۴ب) پختہ سجدے چار ہیں سورۃ سجدہ کا، سورۃ حم کا، نجم کا اور اِقراء کا (علی رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۳۹)

(۱۰۲۵) انه كان اذا اقرء والنجم على الناس سجدها واذا قرأها فى الصلوة ركع بها و سجد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفا)

ابن مسعود نے سورت والنجم لوگوں پر پڑھی اور سجدہ کیا اور جب نماز میں پڑھتے تو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ ☆

منقطع ہے راوی ابن سیرین نے ابن مسعود سے نہیں سنا (مجمع ص۲۸۶ ج۲)

(۱۰۲۶) انما السجدة على من سمعها و على من تلاها (ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعا)

سجدہ اس پر ہے جو آیت تلاوت کو سنے یا پڑھے۔ ☆ مرفوعا ثابت نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۰۲۷) من اراد السجود كبر ولم يرفع يديه و سجد ثم كبر و رفع رأسه ولا تشهد عليه ولا سلام (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جو سجدہ کا ارادہ کرے اللہ اکبر کہے اور رفع یدین نہ کرے اور سجدہ کرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اس پر تشہد اور سلام نہیں۔ ابن مسعود سے معلوم نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰۲۸) ہم ابو عبد الرحمٰن سلمی پر قرآن پڑھ رہے تھے اور وہ چلتے جا رہے تھے تو سجدہ کی آیت آئی انہوں نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے بھی اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی سجدہ کیا اور ہم نے بھی پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا اور کہا السلام وعلیکم تو ہم نے بھی کہا السلام علیکم ابو عبد الرحمٰن کا خیال ہے کہ حضرت عبد اللہ

۱۰۲۴ب۔ طبرانی أوسط ص۲۸۸ ج۸ ح۷۵۸۴، مجمع ص۲۸۵ ج۲۔

۱۰۲۵۔ مجمع ص۲۸۶ ج۲ بحوالة طبرانی کبیر۔

۱۰۲۶۔ هداية ص۱۶۳ ج۱، نصب الراية ص۱۷۸ ج۲، دراية ص۲۱۰ ج۱۔

۱۰۲۷۔ هداية ص۱۶۵ ج۱، نصب الراية ص۱۷۹ ج۲، دراية ص۲۱۰ ج۱۔

۱۰۲۸۔ طبرانی کبیر ص۱۴۸ ج۹ ح۸۷۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے عطاء بن سائب مختلط ہو گئے تھے۔ (تقریب ص ۲۳۹)

(۱۰۲۹) ان النبی مربه رجل به زمانة فنزل و سجد و مربه ابو بکر فنزل و سجد و مربه عمر فنزل و سجد (ابن عمر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اپاہج شخص کے پاس سے گزرے تو آپ نے سواری سے اتر کر سجدہ کیا اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے بھی سواری سے اتر کر سجدہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ گزرے تو وہ بھی سواری سے اترے تو سجدہ کیا۔☆

ضعیف ہے راوی عبدالعزیز بن عبیداللہ سخت ضعیف ہے (الکاشف ص ۱۷۷ ج ۲)

۱۰۲۹۔ مجمع الزوائد ج ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳- کتاب قیام اللیل

(۱۰۳۰) علیکم بقیام اللیل ولو رکعة واحدة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

تم پر رات کا قیام لازم ہے خواہ ایک رکعت ہو۔ ☆

ضعیف ہے راوی حسین بن عبداللہ ضعیف ہے (مجمع ص۲۵۲ ج۲)

(۱۰۳۱) رکعتان فی جوف اللیل یکفران الخطایا (جابر رضی اللہ عنہ)

رات کے درمیان میں دو رکعتیں گناہوں کا کفارہ ہیں۔ ☆

منکر ہے ایک راوی احمد بن محمد الازہری منکر حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن عدی) اس پر جھوٹ کا تجربہ کیا گیا ہے (ابن حبان) دوسرا راوی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ملیح نیشاپوری کی روایت پر منکر روایات غالب ہیں (حاکم ☆ فیض القدیر ص۵۷ ج۴)

(۱۰۳۲) رکعتان یرکعهما ابن آدم فی جوف اللیل الاخر خیر له من الدنیا وما فیها ولو لا ان اشق علی امتی لفرضتهما علیهم (حسان بن عطیه رضی اللہ عنہ)

رات کے درمیان میں ابن آدم جو دو رکعتیں پڑھتا ہے وہ اس کے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس بہتر ہے اگر میں اپنی امت پر گراں اور مشکل نہ سمجھتا تو ان پر یہ نماز فرض کر دیتا۔ ☆

مرسل ہے۔

(۱۰۳۳) حافظ عراقی فرماتے ہیں دیلمی نے اس روایت کو ابن عمر سے موصول روایت کیا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے (المغنی عن حمل الاسفار ص۳۳۷ ج۱ ☆ فیض القدیر ص۴۷ ج۴)

(۱۰۳۴) رکعتان بعد العشاء بالاخلاص عشرین مرة۔ ☆

۱۰۳۰۔ طبرانی أوسط ص۴۲۰ ج۷، ح۶۸۱۷، قیام اللیل مروزی ص۳۲۔

۱۰۳۱۔ کنز العمال ص۷۹۰ ج۷ ح۲۱۴۲۶، ضعیفة ح۳۶۴۵۔

۱۰۳۲۔ احیاء العلوم ص۳۵ ج۲، قیام اللیل ص۶۳، کنز العمال ص۷۸۵ ج۷۔

۱۰۳۳۔ المغنی عن حمل الاسفار ص۳۳۷ ج۱ ح۱۲۷۴۔

۱۰۳۴۔ تذکرة الموضوعات ص۴۷، الفوائد المجموعة ص۵۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشاء کے بعد اخلاص کے ساتھ دو رکعتیں۔ ☆

لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جو من گھڑت ہے راوی ابوسلیمان جھوٹ بولتا تھا (تذکرۃ الموضوعات ص ۴۷)

(۱۰۳۵) كان يامرنا ان يصلي احدنا كل ليلة بعد الصلوة المكتوبة ما قل او كثر ويجعلها وترا (سمرة رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے کہ ہم ہر رات فرضی نماز کے بعد تھوڑی یا بہتی نماز ضرور پڑھیں اور اس کو وتر بنالیں۔ ☆

سخت ضعیف ہے ایک راوی جعفر بن سعد بن سمرہ قوی نہیں (تقریب ص ۵۵) اور اس کا استاذ خبیب بن سلیمان بن سمرہ مجہول ہے (تقریب ص ۹۲)

(۱۰۳۶) لا تدعن صلوة الليل ولو حلب شاة (جابر رضی اللہ عنہ)

رات کی نماز ترک نہ کرو خواہ بکری کے دودھ دوھنے کے وقت کے برابر (مختصر پڑھو)۔ ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے۔ (تقریب ص ۴۶ ج ۱)

(۱۰۳۷) امرنا لصلوة الليل ورغب فيها حتى قال عليكم بصلوة الليل ولو ركعة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

ہم کو رات کی نماز پڑھنے کا حکم دیا اور اس بارہ میں ترغیب دی اور فرمایا تم پر رات کی نماز لازم ہے خواہ ایک رکعت ہی ہو۔ ☆

ضعیف ہے راوی حسین بن عبد اللہ ضعیف ہے (مجمع ص ۲۵۲ و تقریب ص ۷۴)

(۱۰۳۸) يا اهل القرآن لا توسدوا القرآن واتلوه حق تلاوته فى اناء الليل والنهار (عبيدة الملیکی رضی اللہ عنہ)

اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کی تلاوت کرو جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے رات اور دن

۱۰۳۵۔ طبرانی کبیر ص ۲۴۶ ج ۷ ح ۷۰۰۲۔

۱۰۳۶۔ طبرانی أوسط ص ۷۱ ج ۵ ح ۴۱۳۷، کنز العمال ص ۷۸۴ ج ۷۔

۱۰۳۷۔ قیام اللیل ص ۳۲، مجمع ص ۲۵۲ ج ۲۔

۱۰۳۸۔ شعب الایمان ص ۳۵۰ ج ۲، مجمع ص ۲۵۲ ج ۲، کنز العمال ص ۶۱۱ ج ۱، تاریخ اصفهان ص ۲۶۰ ج ۱، تهذیب تاریخ دمشق ص ۲۵۱ ج ۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گھڑیوں میں۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی مریم ضعیف مختلط ہے (تقریب ص۳۹۶) ردی الحفظ ہے جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۱۶۴ ج۳)

(۱۰۳۹) من صلی منکم باللیل فلیجهر لقرأته فان الملائکة تصلی لصلوته و تسمع لقرأته الحدیث (معاذ رضی اللہ عنہ)

تم میں سے جو رات کو نماز پڑھے وہ قرات کو جہر کرے کیونکہ فرشتے اس کی نماز پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے ہیں۔ ☆

منقطع ہے راوی ابن معدان کا حضرت معاذ سے سماع نہیں ہے (مجمع ص۲۵۶ ج۲)

(۱۰۴۰) ما خیب الله امرأً قام فی جوف اللیل فیستفتح سورة البقرة و آل عمران (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو ناکام نہیں لوٹاتا جو رات کے قیام میں سورۃ البقرہ اور آل عمران کی قرات سے نماز شروع کرتا ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی لیث بن ابی سلیم مختلط ہے اس کی روایت میں تمیز نہیں ہو سکی کہ وہ اختلاط سے پہلے کی ہیں یا بعد کی جس کی وجہ سے ترک کر دی گئی ہیں۔ (تقریب ص۷۸۲)

(۱۰۴۱) من بات لیلة فی خفة من الطعام والشراب یصلی حوله الحورالعین حتی یصبح (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس شخص نے ہلکے پھلکے کھانے اور پینے کے ساتھ رات گذاری حوریں اس کے گرد دعا کرتی رہتی ہیں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی اصرم بن حوشب کذاب تھا جو حدیثیں وضع کرتا تھا (لسان ص۴۶۲ ج۱)

(۱۰۴۲) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے ہنستا ہے ایک آدمی سے جو رات کو اچھے وضوء کے ساتھ نماز پڑھتا ہے دوسرے

۱۰۳۹۔ کشف الاستار ح۷۱۲، مجمع ص۲۵۳ ج۲، الترغیب والترهیب ص۴۳۱ ج۱۔

۱۰۴۰۔ حلیة الأولیاء ص۱۲۹ ج۸، طبرانی أوسط ص۴۵۹ ج۲ ح۱۷۹۳۔

۱۰۴۱۔ طبرانی کبیر ص۲۵۸ ج۱۱ ح۱۱۸۹۱۔

۱۰۴۲۔ کشف الاستار ح۷۱۵، مجمع ص۲۵۶ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آدمی سے جو سجدہ میں سو جاتا ہے تیسرے اس سے جو شکست کھا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو میدان سے بھاگ جائے (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے اس کی دو سندیں ہیں ایک سند میں محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی صدوق سیئی الحفظ ہے (تقریب ص۳۰۸) دوسری سند میں مجالد بن سعید غیر قوی مختلط ہے (تقریب ص۳۲۸)

(۱۰۴۳) من كثرت صلوته بالليل حسن و جهه بالنهار (جابر رضی اللہ عنہ)

جس کی رات کی نماز کثرت سے ہو دن کے وقت اس کا چہرہ خوبصورت ہوگا۔ ☆

بے اصل ہے ابن جوزی فرماتے ہیں حضرت جابر سے اس کے مختلف طرق ہیں راوی عبد الحمید بن بحر کوفی ہے جو حدیث چور اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی روایات میں سے نہیں ہوتی تھیں کسی بھی صورت میں قابل حجت نہیں ہے (ابن حبان رضی اللہ عنہ)

باقی طرق میں ضعیف مجہول اور کذاب راوی ہیں ضعیف راویوں میں سے محمد بن ایوب ہے اور مجہول راویوں میں سے محمد اور اس کا باپ ضرار ہے اور کذاب راویوں میں سے ابو سعید عدوی ہے (کتاب الموضوعات ص۳۶ ج۲)

ائمہ جرح و تعدیل ابن عدی، دارقطنی، عقیلی، ابن حبان، اور حاکم کا اتفاق ہے کہ یہ قاضی شریک کا قول ہے ابن حجر مکی فرماتے ہیں تمام کا اتفاق ہے کہ یہ روایت ابن ماجہ میں ہونے کے باوجود من گھڑت ہے (کشف الخفاء ص۳۷۴ ج۲)

(۱۰۴۴) حضرت انس سے بھی یہ روایت کی جاتی ہے جو باطل اور بے اصل ہے (کتاب الموضوعات ص۳۶ ج۲)

اسے حکامہ راوی نے اپنے باپ عثمان بن دینار سے روایت کیا ہے یہ اپنے باپ سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جن کا کوئی اصل نہیں ہوتا تھا اس کی روایت قصہ گو حضرات کی روایات کے مشابہ ہے جس کا کوئی اصل نہیں (عقیلی ص۲۰۰ ج۳)

۱۰۴۳۔ تاريخ اصفهان ص۳۵۸ج۱، ابن ماجة ح۱۳۳۳ باب ما جاء فی قيام الليل، ابن كثير ۳۴۲ج۷، قرطبی ص۲۹۳ج۱۶، ص۲۲۶ج۱۹، تاريخ بغداد ص۳۴۱ج۱، ص۳۸ ج۱۳، عقيلی ص۱۷۶ج۱، تذكرة الموضوعات ص۴۸، فوائد المجموعة ص۳۵، موضوعات كبير ص۱۲۷، تنزيه الشريعة ص۱۰۶ج۲، كشف الخفاء ص۳۷۴ج۲۔

۱۰۴۴۔ كتاب الموضوعات ص۳۶ج۲، اللالی ص۳۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکامہ کا والد عثمان کوئی شئی نہیں اور حدیث واضح جھوٹ ہے (میزان ص۳۳ ج۳)

(۱۰۴۵) شرف المومن صلوته بالليل (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

مومن کا شرف رات کی نماز میں ہے۔ ☆

باطل ہے راوی داؤد بن عثمان تغزی اس روایت میں متہم ہے عقیلی فرماتے ہیں اس روایت کا سنداً کوئی اصل نہیں داؤد اوزاعی وغیرہ سے باطل روایتیں روایت کرتا تھا۔ (کتاب الموضوعات ص۳۳ ج۹۲)

مذکورہ روایت بھی داؤد نے اوزاعی سے روایت کی ہے۔

(۱۰۴۶) یہی روایت قدرے طوالت سے حضرت سہل بن سعد سے بھی مروی ہے جو باطل ہے اس کا ایک راوی محمد بن حمید متہم بالکذب ہے (میزان ص۵۳۹ ج۳) اور اس کے استاذ زافر بن سلیمان کی عام روایات پر متابعت نہیں (کتاب الموضوعات ص۳۳ ج۲)

(۱۰۴۷) اذا نام احدكم وفی نفسه ان يصلی من الليل فليضع قبضة من تراب الحديث (نعمان بن بشير رضی اللہ عنہ)

جب کوئی رات کو سوئے اور اس کے دل میں رات کو نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو وہ ایک مٹھی مٹی کو اپنے پاس رکھ لے۔ ☆

باطل ہے راوی ایوب بن عتبہ کوئی شئی نہیں نسائی فرماتے ہیں مضطرب الحدیث ہے (کتاب الموضوعات ص۳۴ ج۲)

باب الوتر

(۱۰۴۸) الوتر واجب على كل مسلم۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۱۰۴۵۔ عقیلی ص۳۸ ج۲، کتاب الموضوعات ص۳۳ ج۲، اللالی ص۲۷ ج۲، تذکرة الموضوعات ص۴۹۔

۱۰۴۶۔ کتاب الموضوعات ص۳۳ ج۲، المستدرک ص۳۲۵ ج۴، وقال صحیح الاسناد، اللالی ص۲۸ ج۲۔

۱۰۴۷۔ کتاب المجروحین ص۱۷۰ ج۱، تاریخ بغداد ص۳۷۸ ج۲، کتاب الموضعات ص۳۴ ج۲، اللالی ص۲۹ ج۲، تنزیه ص۸۲ ج۲، الفوائد المجموعة ص۳۵۔

۱۰۴۸۔ کشف الاستار ح۷۳۳، مجمع ص۲۴۰ ج۲، درایة ص۱۸۹ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتر ہر مسلمان پر واجب ہے ☆ضعیف ہے راوی جابر جعفی متہم بالکذاب ہے (دیکھئے نمبر ۱۸۵)

(۱۰۴۹) الوتر واجب فمن لم یوتر فلیس منا (بریرہ رضی اللہ عنہ)

وتر واجب ہے جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے ☆

ضعیف ہے راوی عبید اللہ عتکی امام ابن معین ابو حاتم اور ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہے بخاری فرماتے ہیں اس کے پاس منکر روایات ہیں۔ نسائی کہتے ہیں ضعیف ہے ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں سے مقلوب حدیثیں روایت کرتا تھا (میزان ص۱۱ ج۳) ابن جوزی فرماتے ہیں یہ روایت صحیح نہیں (العلل المتناہیہ ص۴۵۱ ج۱)۔

(۱۰۵۰) ان اللہ زادکم صلوۃ الی صلوتکم وھی الوتر۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں کے ساتھ نماز وتر کو زائد کیا ہے۔ ☆

ان الفاظ سے من گھڑت ہے راوی احمد بن عبد الرحمٰن اپنے چچا سے ایسی روایات لاتا تھا جس کا کوئی اصل نہیں ہوتا (کتاب المجروحین ص۱۴۹ ج۱) مذکورہ حدیث بھی اس نے اپنے چچا ابن وہب سے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی نے اس حدیث کو حمید بن ابی الجون اسکندرانی کے طریق سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۱۱۰ ج۲) ابن حجر فرماتے ہیں اس سے علی بن سعید رازی نے روایت کی ہے اور یہ اس سند کے ساتھ من گھڑت ہے ابن یونس کہتے ہیں اس نے ابن وہب سے منکر حدیث روایت کی ہے جس کی کسی ایک نے متابعت نہیں کی (لسان ص۳۶۳ ج۲ وتعلیق برنصب الرایہ ص۱۱۰ ج۲)۔

(۱۰۵۱) ان اللہ حرم علی امتی الخمرو المیسروز ادنی صلوۃ الوتر (عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب اور جوا حرام کیا ہے اور مجھ پر نماز وتر زیادہ کی ہے ☆

۱۰۴۹۔ أبو داود ص۱۴۱۹، باب فیمن لم یوتر بلفظ الوتر حق، تاریخ بغداد ص۱۷۵ج۵، المستدرک ص۳۰۵ج۱، بیهقی ص۲۷۰ج۲، درایة ص۱۸۹ج۱، نصب الرایة ص۱۱۲ج۲۔

۱۰۵۰۔ کتاب المجروحین ص۱۴۹ج۱، العلل المتناهیة ص۴۵۱ج۱، میزان ص۱۱۴ج۱، لسان ص۳۶۲ج۲، نصب الرایة ص۱۱۰ج۲۔

۱۰۵۱۔ ترمذی ح۴۵۲ باب ما جاء فی فضل الوتر، ترغیب الترهیب ص۴۰۷ج۱، علل المتناهیة ص۴۵۲ج۱، أبوداود ح۱۴۱۸ باب استحباب الوتر، أرواء الغلیل ص۱۵۶ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے فرج بن فضالہ ضعیف ہے ابراہیم بن عبدالرحمان بن رافع مجہول ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۲۴۰ ج ۲)

اللہ تعالیٰ نے تمہاری نماز کے ساتھ مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ وتر ہے۔ ☆ غریب ہے (ترمذی) بعض راویوں کا سماع بعض سے معلوم نہیں (بخاری) اس کی سند منقطع ہے (ابن حبان ☆التعلیق المغنی ص ۳۰ ج ۲) ایک راوی عبد اللہ بن زحرفی مجہول ہے (میزان ص ۴۲۰ ج ۳) مستور ہے (تقریب ص) اس کا اپنے استاذ عبد اللہ بن مرہ سے سماع نہیں (بخاری ☆العلل المتناہیہ ص ۴۵۳ ج ۱)۔

(۱۰۵۲) مكثنا زمانا لا نزيد على الصلوة الخمس فامرنا بالوتر۔ (عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ)

ہم ایک مدت تک پانچ نمازوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پھر ہم کو وتر کا حکم ہوا۔ ☆

ضعیف ہے راوی محمد بن عبد اللہ عزرمی ضعیف ہے متروک الحدیث ہے اس کی متابعت حجاج بن ارطاۃ نے کی ہے جو ضعیف ہے (التعلیق المغنی ص ۳۱ ج ۲)، عزرمی متروک الحدیث ہے (نسائی و فلاس)، لوگوں نے اس کی حدیث چھوڑ دی تھی۔ (احمد ☆ العلل المتناہیہ ص ۴۵۲ ج ۱)۔

(۱۰۵۳) ان الله زادكم صلوة فحافظوا عليها وهي الوتر (ابن عمرو رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے تم کو نماز کے لحاظ سے زیادہ کیا ہے تم اس کی حفاظت کرو وہ وتر ہے ☆

ضعیف ہے راوی مثنی بن صباح ضعیف اور مختلط ہے احمد فرماتے ہیں اس کی حدیث کسی چیز کے برابر نہیں (کوئی وزن نہیں) نسائی فرماتے ہیں متروک ہے ابن عدی کہتے ہیں اس کی حدیث میں ضعیف واضح ہے یحی قطان فرماتے ہیں اختلاط کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے (میزان ص ۴۳۵ ج ۳)۔

(۱۰۵۴) الوتر على اهل القرآن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

وتر اہل قرآن (حفاظ حضرات) پر ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عمران خیاط غیر معروف ہے ذہبی فرماتے ہیں قریب نہیں کہ پہچانا جاتے (مجمع الزوائد ص ۲۴۰ ج ۲)

(۱۰۵۴ ب) اور یہ روایت مختصراً ابن عباس سے بھی مروی ہے جس میں راوی ابو عمر نضر الخزار ضعیف ہے (دار قطنی

۱۰۵۲۔ مسند أحمد ص ۲۰۸ ج ۲، دارقطنی ص ۳۱ ج ۲، العلل المتناهية ص ۴۵۲ ج ۱۔

۱۰۵۳۔ مجمع ص ۲۴۱ ج ۲ بحوالة مسند أحمد۔

۱۰۵۴۔

۱۰۵۴ ب۔ دارقطنی ص ۳۰ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۳۰ ج۲)۔ متروک الحدیث ہے (ابن نمیر) ثقہ راویوں سے یہ ایسی حدیثیں روایت کرتا ہے جو ان کی روایات کے مشابہ نہیں ہوتیں جب ایسی صورت اس کی روایات میں زیادہ ہوگئی تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہو گیا (کتاب المجروحین ص۴۹ ج۳) ضعیف ہے (احمد) ذاہب الحدیث ہے (بخاری) اس کی حدیث باطل ہے (ابو داؤد ☆ میزان ص۲۶۰ ج۴) اس نے عکرمہ سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی متابعت نہیں اہل علم احکام میں اس کی روایت سے احتجاج پکڑنے سے رک گئے ہیں (بزار ☆ نصب الرایہ ج۲ یہ روایت بھی عکرمہ کے طریق سے ہے۔

(۱۰۵۵) زادنی ربی عزوجل صلوۃ وھی الوتر۔ (معاذ رضی اللہ عنہ)

میرے رب نے نماز زائد کی ہے اور وہ وتر ہے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی عبید اللہ بن زحر ضعیف ہے اس کی روایات منکر ہیں (نصب الرایہ ص۱۱۳ ج۲) اور اس کے استاذ عبد الرحمٰن بن رفاع تنوخی نے حضرت معاذ کو نہیں پایا (نصب الرایہ ص۱۱۳ ج۲) درایہ ص۱۸۹ ج۱)

(۱۰۵۶) من لم یوتر فلیس منا۔ (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ ☆

منقطع ضعیف ہے راوی معاویہ بن قرہ کی ابو ہریرہ سے نہ ملاقات ہے اور نہ سماع اور معاویہ کا شاگرد خلیل بن مرہ کو یحیی اور نسائی نے ضعیف کہا ہے بخاری فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے (نصب الرایہ ص۱۱۳ ج۲) اس حدیث کی سند ضعیف ہے (درایہ ص۱۸۹ ج۱)۔

(۱۰۵۷) من لم یوتر فلا صلوۃ لہ۔ (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

جو وتر نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ ☆

من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص۸۴۳) راوی علی بن سعید علیک ضعیف ہے (سیر اعلام النبلاء ص۱۴۶

۱۰۵۵۔ مسند أحمد ص۲۴۲ ج۵، کنز العمال ص۴۰۵ ج۷، فتح الباری ص۴۸۷ ج۲۔

۱۰۵۶۔ ابن أبی شیبة ص۹۲ ج۲ ح۶۸۶۱، مسند أحمد ص۴۴۳ ج۲، حلیة الأولیاء ص۲۶ ج۱۰، کنز العمال ص۴۰۹ ج۷۔

۱۰۵۷۔ طبرانی أوسط ص۱۹ ج۵، ح۴۰۲۴، کنز العمال ص۴۰۶ ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۱۴) دوسرے راوی عبد اللہ بن ابی رومان کو بہت سے ائمہ نے ضعیف کہا ہے جس نے جھوٹی حدیث روایت کی ہے دارقطنی نے کمزور کہا ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے جس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں (لسان ص۲۸۶ ج۳) تیسرے راوی عیسی بن واقد کا ترجمہ نہیں ملا۔

(۱۰۵۸) الوتر فی اول اللیل مسخط للشیطان واکل السحور مرضاة للرحمن۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

رات کے پہلے حصے میں وتر شیطان کے لئے ناراضگی ہے اور سحری کھانا رحمٰن کے لئے رضا مندی ہے۔☆

من گھڑت ہے راوی آباء بن جعفر کذاب ہے ابن حبان فرماتے ہیں اس نے ابوحنیفہ پر تین سو سے زائد حدیثیں گھڑی ہیں حس القطان کہتے ہیں رسول اللہ پر جھوٹ بولتا تھا (میزان ص۱۷ ج۱)۔

(۱۰۵۹) الوتر ثلاث رکعات کصلوة المغرب۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا)

وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعت ہیں۔☆

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے (تقریب ص۳۵ و میزان ص۲۵ ج۱)۔

(۱۰۶۰) وتر اللیل ثلاث کوتر النهار صلوة المغرب۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

رات کے وتر تین ہیں جیسا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے۔☆

ضعیف ہے راوی یحیی بن زکریا بن الحواجب ضعیف ہے (دارقطنی ص۲۸ ج۲)۔

(۱۰۶۱) ثلاث هن علی فرائض وهن لکم تطوع۔ النحر والوتر و رکعتا الفجر۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

تین چیزیں قربانی، وتر اور فجر کی دو رکعتیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے نفل ہیں۔☆

۱۰۵۸۔ تذكرة الموضوعات ص۴۸، میزان ص۱۷ ج۱، لسان ص۲۷ ج۱، كتاب المجروحين ص۱۸۵ ج۱، كتاب الموضوعات ص۲۶ ج۲، اللالی ص۲۶ ج۲، تنزيه ص۸۰ ج۲، الفوائد ص۵۸۔

۱۰۵۹۔ علل المتناهية ص۴۵۴ ج۱، كتاب المجروحين ص۱۰۸ ج۲، ميزان ص۲۵۰ ج۲، نصب الراية ص۱۲۰ ج۲، دراية ص۱۹۰ ج۱۔

۱۰۶۰۔ دارقطنی ص۲۸ ج۲، نصب الراية ص۱۱۹ ج۲۔

۱۰۶۱۔ مسند أحمد ص۲۳۱ ج۱، بيهقی ص۴۶۸ ج۲، ص۲۶۴ ج۹، نصب الراية ص۲۰۶ ج۴، تلخيص ص۱۸ ج۲ ص۱۱۸ ج۳، كنز العمال ص۴۰۷ ج۷، دارقطنی ص۲۱ ج۲، المستدرك ص۳۰۰ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب منکر ہے ☆راوی ابو جناب یحی بن ابی حیہ کلبی ضعیف ہے (نسائی و دارقطنی) صدوق مدلس ہے (ابو زرعہ) متروک ہے (فلاس) مین اس سے روایت لینی حلال نہیں جانتا (یحی قطان ☆میزان ص۳۷۱ ج۴) اس روایت کا دارو مدار کلبی پر ہے جو جوزی اور نووی ☆تلخیص ص۱۸ ج۲) منکر غریب ہے (ذہبی ☆تلخیص مستدرک ص۳۰۰ ج۱) اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی وضاح بن یحی منکر الحدیث ہے جو ثقہ راویوں سے مقلوب حدیثیں روایت کرتا تھا جب منفرد ہوتو سوء حفظ کی وجہ سے قابل حجت نہیں (کتاب المجر وحین ص۸۵ ج۳) اور دوسرا راوی مندل بن علی ضعیف ہے (تقریب ص۳۴۷)

(۱۰۶۲) امرت بالوتر والاضحی ولم یعزم علی۔ (انس رضی اللہ عنہ)

مجھے وتر اور چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا ہے لیکن مجھ پر فرض نہیں کی گئیں۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن محرر متروک ہے دارقطنی لوگوں نے اس کی حدیث چھوڑ دی تھی (احمد) ہالک ہے (جوزجانی ☆التعلیق المغنی ص۲۱ ج۲) جھوٹ بولتا تھا مگر جانتا نہیں تھا خبروں کو الٹ پلٹ کر دیتا اور سمجھتا نہیں تھا۔ (کتاب المجر وحین ص۲۲ ج۲)۔

(۱۰۶۳) آپ وتر کی پہلی رکعت میں سورت اعلی دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور سلام پھیرنے سے فصل نہ کرتے (سلام نہ پھیرتے) تیسری رکعت میں ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھتے اور پھر تکبیر کہہ کر قنوت کرتے پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کو جاتے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے راوی ابان بن ابی عیاش متروک الحدیث ہے (احمد) ضعیف متروک ہے (ابن معین) ساقط ہے (جوزجانی) اس سے روایت لینے سے توزنا کر لینا بہتر ہے نیز میرا گھر اور گدھا مسکینوں میں صدقہ ہے اگر ابان حدیث میں جھوٹ نہ بولتا ہو (شعبہ ☆میزان ص۱۱ ج۱) علامہ شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں مجھے ملا علی قاری پر تعجب آتا ہے کہ انہوں نے اس من گھڑت روایت کو اپنے مذہب کی حمایت میں خاموشی سے درج کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ روایت بلاشبہ من گھڑت ہے کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ ابان متروک اور کذاب ہے (التعلیق المغنی ص۲۹ ج۲)۔

۱۰۶۲۔ مصنف عبد الرزاق ص۵ ج۳، دارقطنی ص۲۱ ج۲، کنز العمال ص۴۰۶ ج۷، تلخیص ص۱۸ ج۲۔

۱۰۶۳۔ الاصابة ص۴۷۵ ج۴، الاستیعاب بر حاشیة الاصابة ص۴۷۱ ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٠٦٤) اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث لا يسلم الا فى اخرهن۔ (حسن بصرى)

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں سلام صرف ان کے آخر میں پھیرا جائے۔☆

باطل ہے راوی عمرو بن عبید متروک ہے (درایہ ص١٩٣)۔

(١٠٦٥) نهى عن البتيرأ ان يصلى الرجل واحدة يوتربها۔ (ابو سعيد رضی اللہ عنہ)

بتیراء سے منع کیا کہ آدمی صرف ایک رکعت پڑھے اور اسے وتر بنالے۔☆

سخت کمزور ہے راوی عثمان بن محمد بن ربیعہ پر وہم غالب ہے (عبد الحق اور یہ روایت شاذ ہے (ابن القطان ☆ میزان ص٥٣ ج٣)۔

(١٠٦٦) يوتر بثلاث لا يفصل فيهن۔ (عائشه رضی اللہ عنہا)

تین وتر پڑھتے اور سلام کے ساتھ فصل نہ کرتے۔☆

ضعیف ہے راوی یزید بن یعفر قابل حجت نہیں ہے (ارواء الغلیل ص١٥٠ ج٢)۔

(١٠٦٧) القنوت واجب فى الوتر۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

وتر میں قنوت واجب ہے۔☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(١٠٦٨) كان يوتر بثلاث ركعات ويجعل القنوت قبل الركوع۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تین وتر پڑھتے اور قنوت رکوع سے پہلے کرتے۔☆

ضعیف ہے راوی سعید بن سالم صدوق وہم زدہ ہے (تقریب ص١٢٢) ضعیف ہے۔

١٠٦٤۔ دراية ص١٩٣، نصب الراية ص١٢٢ ج٢، ابن أبى شيبة ص٩٠ ج٢ ح٦٨٣٤۔

١٠٦٥۔ ميزان الاعتدال ص٥٣ ج٣ قابل غور ھے۔

١٠٦٦۔ ارواء الغليل ص١٥٠ ج٢، بيهقى ص٣١ ج٣، مسند أحمد ص١٥٥ ج٦۔

١٠٦٧۔ ديلمى ص٢٨٧ ج٣ ح٤٧٣١۔

١٠٦٨۔ دراية ص١٩٤ ج١، طبرانى أوسط ص٤٣٠ ج٨ ح٧٨٨١، مجمع الزوائد ص١٣٨ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۶۹) اوتر بثلاث رکعات فقنت فیھا قبل الرکوع۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

تین وتر پڑھتے اور قنوت رکوع سے پہلے کرتے۔ ☆

غریب ہے راوی عطاء بن مسلم کی کتب دفن ہوگئیں تھیں اس کی حدیث ثابت نہیں (ابو حاتم) کمزور ہے (ابو زرعہ) ضعیف ہے (ابو داؤد میزان ص ۷۶ ج ۳)۔

(۱۰۷۰) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت قبل الرکوع۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے قنوت کی۔ ☆

ضعیف ہے راوی شریک بن عبد اللہ ضعیف اور مدلس ہے (طبقات المدلسین)

(۱۰۷۱) قنت قبل الرکوع وقال اخبرتنی امی انه قنت قبل الرکوع۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود نے رکوع سے پہلے قنوت کی اور فرمایا میری والدہ نے مجھے خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع سے پہلے قنوت کی۔ ☆

من گھڑت ہے راوی ابان بن ابی عیاش متہم بالکذب ہے۔ (میزان ص ۱۱ ج ۱ ☆ دیکھئے نمبر ۱۰۶۳)

(۱۰۷۲) قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر الوتر و کانو یفعلون ذلك۔ (خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے آخر میں قنوت کی خلفاء راشدین بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی عمرو بن شمر کذاب ہے صحاب کو گالیاں دیتا تھا۔ (میزان ص ۲۶۸ ج ۳)

(۱۰۷۳) من فاته الوتر من اللیل فلیقضه من الغد۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جس سے رات کو وتر فوت ہو جائے وہ صبح کو اس کی قضاء دے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی رواد حافظہ متغیر ہونے کی وجہ سے مختلط ہو گیا تھا۔ (بخاری و نسائی ☆ الاغتباط تعلیق

۱۰۶۹۔ دراية ص ۱۹۴ ج ۱، نصب الراية ص ۱۲۴ ج ۲۔

۱۰۷۰۔ دارقطنی ص ۳۲ ج ۲، حلية الأولياء ص ۳۰ ج ۱۰، نصب الراية ص ۱۲۴ ج ۲، دراية ص ۱۹۳ ج ۱، ابن أبي شيبة ص ۹۲ ج ۲ ح ۶۹۱۳۔

۱۰۷۱۔ ابن أبي شيبة ص ۹۷ ج ۲ ح ۶۹۱۲، دارقطنی ص ۳۲ ج ۲۔

۱۰۷۲۔ دارقطنی ص ۳۲ ج ۲۔

۱۰۷۳۔ الكامل ص ۱۰۳۹ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایۃ الاغتباط ص۱۲۳) دوسرا راوی نہشل کذاب ہے (میزان ص۲۷۵ ج۴)۔

(۱۰۷٤) الوتر یقضی ولو الی سنة۔ (علی رضی اللہ عنہ)

وتر کی قضاء دی جائے خواہ سال گزرنے کے بعد ہو۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۱۰۷۵) الوتر فی السفر سنة۔ (علی رضی اللہ عنہ)

سفر میں وتر سنت ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی جابر جعفی متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر ۱۸۵)

صلوۃ التراویح

(۱۰۷٦) خلفاء نے تراویح پر ہمیشگی کی۔ ☆

حدیث نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۰۷۷) کان یصلی فی شهر رمضان عشرین رکعة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

رمضان میں بیس رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ☆

منکر باطل ہے (راوی ابراہیم بن عثمان ثقہ نہیں (ابن معین) ضعیف ہے (احمد) اس سے سکوت ہے (سخت مجروح ہے (بخاری) متروک الحدیث ہے (نسائی) شعبہ نے اس کی تکذیب کی ہے۔ ذہبی فرماتے ہیں اس کی یہ روایت منکر ہے (میزان ص۴۰ ج۱) من گھڑت ہے (سلسلہ ضعیفہ ص۲۳٦ ج۱) بخاری اور مسلم کی متفق گیارہ رکعت والی حدیث کے خلاف ہے (نصب الرایہ ص۱۵۳ ج۲ و درایہ ص۲۰۳ ج۱)

(۱۰۷۸) فصلی اربع و عشرین رکعة و اوتر بثلاث (جابر رضی اللہ عنہ)

۱۰۷٤۔ کنز العمال ص٤۰۸ ج۷، دیلمی ص۱٤۳ ج۵ ح۷٤۳۸۔

۱۰۷۵۔ تاریخ بغداد ص۳۷ ج۱۰۔

۱۰۷٦۔ ھدایة ص۱۵۱ ج۱۔

۱۰۷۷۔ بیھقی ص٤۹٦ ج۲، أرواء الغلیل ص۱۹۰ ج۲، تاریخ بغداد ص۱۱۳ ج٦، ص٤۵ ج۱۲، ضعیفة ص۳۵ ج۲، نصب الرایة ص۱۵۳ ج۲، درایة ص۲۰۳ ج۱، طبرانی أوسط ص٤٤٤ ج۱ ح۸۰۲۔

۱۰۷۸۔ ضعیفة ص۳٦ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوبیس رکعت اور تین وتر پڑھے۔ ☆

من گھڑت ہے اس روایت کی سند کے دو راوی مجہول ہیں اور دو متہم بالکذب ہیں جن میں ایک راوی محمد بن حمید رازی ہے (میزان ص ۵۳۰ ج ۳) اور دوسرا راوی محمد کا استاذ عمر بن ہارون کذاب خبیث ہے (میزان ص ۲۲۸ ج ۳)

(۱۰۷۹) كان الناس في زمن عمر يقومون في رمضان بثلاث و عشرين ركعة (يزيد بن رومان رضی اللہ عنہ)

لوگ حضرت عمر کے زمانہ میں تیئیس (۲۳) رکعتوں کا قیام کرتے تھے۔ ☆

منقطع ہے یزید نے حضرت عمر کا زمانہ نہیں پایا (نصب الرایہ ص ۱۵۴ ج ۲)

(۱۰۸۰) امر رجلا ان يصلي بالناس خمس ترويحات عشرين ركعة (علی رضی اللہ عنہ موقوفا)

حضرت علی نے حکم دیا کہ امام لوگوں کو پانچ ترویحے بیس (۲۰) رکعت پڑھائیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو الحسناء مجہول ہے (تحفۃ الاحوذی ص ۴۷ ج ۲) اور اس کا شاگرد ابو سعد بقال متروک اور مدلس ہے (داستان حنفیہ ص ۱۳۹) اس کی سند میں ضعف ہے (بیہقی ص ۴۹۷ ج ۲)

(۱۰۸۱) دعا القراء في رمضان فامرهم رجلا يصلي بالناس عشرين ركعة رضی اللہ عنہ (علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً)

حضرت علی نے قاریوں کو بلایا اور ایک قاری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔ ☆ ضعیف ہے ایک راوی حماد بن شعیب ضعیف ہے (ابن معین ونسائی) اس میں نظر ہے قابل حجت نہیں (بخاری) اس کی اکثر روایات پر متابعت نہیں (ابن عدی ☆ تحفۃ الاحوذی ص ۷۵ ج ۲) اس کا استاذ عطاء بن سائب مختلط ہے (تقریب ص ۲۳۹)

(۱۰۸۲) ان عمر امر رجلا يصلي بهم عشرين ركعة (يحي بن سعيد انصاری رضی اللہ عنہ)

۱۰۷۹۔ نصب الراية ص ۱۵٤ ج ۲، بيهقي ص ٤٩٦ ج ۲، دراية ص ۲۰۳ ج ۱، مؤطا امام مالك ص ۹۱۔

۱۰۸۰۔ بيهقي ص ٤٩٧ ج ۲۔

۱۰۸۱۔ موطا ص ۷۱، بيهقي ص ٤٩٦ ج ۲۔

۱۰۸۲۔ ابن أبي شيبة ص ۱٦۳ ج ۲ ح ۷٦۸۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ بیس رکعت پڑھائے۔ ☆

منقطع ہے یحی نے حضرت عمر کو نہیں پایا (تحفۃ الاحوذی ص ۷۵ ج ۲)

(۱۰۸۳) كان ابى يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة (عبد العزيز بن رفيع رضی اللہ عنہ)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ لوگوں کو مدینہ منورہ میں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ ☆

منقطع ہے راوی عبدالعزیز بن رفیع نے حضرت ابی بن کعب کو نہیں پایا (تحفۃ الاحوذی ص ۷۵ ج ۲)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ وہ گیارہ رکعت پڑھاتے تھے۔

(۱۰۸٤) كانوا يقومون على عهد عمر فى شهر رمضان بعشرين ركعة (سائب بن يزيد رضی اللہ عنہ)

لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں بیس رکعت قیام کرتے تھے۔ ☆

شاذ ہے راوی یزید بن خصیفہ ثقہ ہے مگر جب اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے تو اس کی روایت شاذ ہوتی ہے امام احمد فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے (تہذیب ص ۳۴۰ ج ۱۱) حالانکہ امام احمد نے انہیں ثقہ بھی کہا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جب یہ متفرد ہو یا اپنے سے ثقہ کی مخالفت کرے تو اس وقت یہ منکر الحدیث ہوتا ہے اس نے محمد بن یوسف کی مخالفت کی ہے جن کی روایات میں گیارہ کا ذکر ہے جو اس سے ثقہ ثبت ہے لہذا اس مخالفت کی وجہ سے مذکورہ روایت شاذ ہے۔

(۱۰۸۵) كنا نقوم فى زمان عمر بعشرين ركعة والوتر (سائب بن يزيد رضی اللہ عنہ)

ہم حضرت عمر کے زمانہ میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابوعثمان بصری نا معلوم ہے (تحفہ ص ۷۵ ج ۱)

(۱۰۸٦) انهم كانوا يقومون على عهد عمر بعشرين ركعة و على عهد عثمان

۱۰۸۳۔ ابن أبى شيبة ص ۱٦۳ ج ۲ ح ۷٦۸٤۔

۱۰۸٤۔ بيهقى ص ٤۹٦ ج ۲۔

۱۰۸۵۔ بيهقى ص ٤۹۷ ج ۲۔

۱۰۸٦۔ آثار السنن ص ۲۵۲، تحفة الأحوذى ص ۷۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعلی مثله (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ)

لوگ حضرت عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے زمانوں میں بیس رکعت قیام کرتے تھے۔ ☆

مدرج ہے بعض حضرات نے مذکورہ روایت کی نسبت بیہقی کی طرف کی ہے جو غلط ہے علامہ نیموی حنفی اور امام عبد الرحمٰن مبارکفوری فرماتے ہین عہد عثمان اور علی کے الفاظ مدرج ہیں جو امام بیہقی کی تصانیف میں نہیں پائے جاتے (آثار السنن ص۲۵۲ وتحفہ ص۷۲ ج۲)

حضرت عمر کے عہد کے الفاظ والی روایت بھی ضعیف ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

نوٹ: بیس رکعات کے متعلقہ ایک بھی نہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح ثابت ہے اور نہ ہی کسی ایک صحابی سے پھر بیس رکعت پر اجماع کا دعوی بھی سراسر باطل ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح کا وجود رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں قطعا نہ تھا اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ سے قیام رمضان گیارہ رکعت ثابت ہیں (بخاری و مسلم) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی اور تمیم داری کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا (مؤطا) ان دونوں نے گیارہ رکعت پڑھائیں اور لوگوں نے گیارہ رکعتیں پڑھیں ابن ابی شیبہ ص؟ واثار السنن ص۲۵۰)

(۱۰۸۷) ان عمر رضی اللہ عنہ جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرین رکعة (حسن بصری رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کیا وہ ان کو بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ ☆

منقطع ہے حسن بصری کی حضرت عمر سے ملاقات نہیں حسن حضرت عمر کی خلافت کے آخری دو سالوں میں پیدا ہوئے تھے (تہذیب ص۲۶۴ ج۲) پھر حسن کثیر الارسال اور مدلس ہیں جب معنعن روایت کریں تو قابل حجت نہیں۔

نوٹ: ابو داؤد کے صحیح ترین نسخوں میں رکعت کے بجائے لیلۃ کا لفظ ہے جس کا معنی یہ ہے کہ وہ ان کو بیس رات نماز پڑھاتے تھے رکعۃ کا لفظ پاک و ہند میں طبع ہونے والے بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے جو تصحیف یا تحریف ہے اعاذنا اللہ من ذلک۔

☆☆☆☆☆

۱۰۸۷۔ أبو داؤد ح۱۴۲۹ باب القنوت فی الوتر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴- کتاب الجمعۃ

(۱۰۸۸) سمیت الجمعة لان آدم جمع فیها خلقه (سلمان رضی اللہ عنہ)

جمعہ کو اس لئے جمعہ کہتے ہیں کہ آدم کی اس دن پیدائش مکمل ہوگئی۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبداللہ بن ابی امیہ میں جہالت ہے۔

(۱۰۸۹) اے لوگو! اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے جو شخص بے رغبتی کی وجہ سے جمعہ چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو اکٹھا نہ کرے۔ اور نہ اس کے امر میں برکت کرے۔ اور جو جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے نہ اس کی نماز قبول ہے اور نہ زکوۃ، نہ حج، نہ جہاد، نہ صدقہ اور نہ روزہ اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (ابو ہریرہ) سخت ضعیف ہے راوی خالد بن عبدالدائم مصری ایسی منکر حدیثیں روایت کرتا تھا جو ثقہ راویوں کی احادیث کے مشابہ نہیں ہیں انتہائی درجہ کمزور متون کو مشہور اسناد کے ساتھ چسپاں کر دیتا تھا (بطور مثال) اسی روایت کو پیش کیا ہے۔ (کتاب المجروحین ص ۲۸۰ ج ۱) اور اس کا شاگرد زکریا بن یحی حدیثیں وضع کرتا تھا (العلل المتناهیة ص ۴۶۰ ج ۱) ابن ماجہ نے اس روایت کو عبداللہ بن محمد العدوی عن علی بن زید کے طریق سے روایت کیا ہے علی بن زید ضعیف ہے۔ اور عدوی متروک ہے وکیع نے اس پر وضع کا الزام لگایا ہے بخاری فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے اس کی حدیث پر متابعت نہیں ابن عبدالبر اور ابن حجر فرماتے ہیں واہی الحدیث ہے (ارواء الغلیل ص ۵۲ ج ۳)

اس روایت کی تیسری سند بقیہ بن ولید عن حمزہ عن علی بن زید کے طریق سے ہے بقیہ اور علی دونوں ضعیف ہیں اور ان کے علاوہ مجہول راوی بھی ہیں (ارواء الغلیل ص ۵۲ ج ۳)

(۱۰۹۰) الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ حضرت ابو سعد سے بھی مروی ہے اس کی سند بھی سخت ضعیف ہے راوی عطیہ اور اس کا شاگرد فضیل بن مرزوق دونوں ضعیف ہیں اور فضیل کا شاگرد موسی بن عطیہ باہلی نا

۱۰۸۸۔ مشکاۃ ص ۴۳۱ ج ۱۔

۱۰۸۹۔ کتاب المجروحین ص ۲۸۰ ج ۱، علل المتناهیة ص ۴۶۰ ج ۱، ارواء الغلیل ص ۵۳ ج ۳۔

۱۰۹۰۔ أرواء الغلیل ص ۵۳ ج ۳، طبرانی أوسط ص ۱۲۰ ج ۸، ح ۷۲۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہے ابو حاتم کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے (ارواء الغلیل ص۵۴ ج۳)

(۱۰۹۱) من ترك جمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فنصف دينار (سمره رضی اللہ عنہ)

جو بغیر عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ ایک دینار نہیں پاتا تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ ☆

منقطع ہے راوی قدامہ بن وبرہ کا سماع حضرت سمرہ سے نہیں (بخاری) ابو العلاء نے یہ حدیث عن قتادۃ عن قدامہ سے مرسل روایت کی ہے اور اس میں دینار کے بدلے ایک درھم یا نصف صاع صدقہ کرے کے الفاظ ہیں۔ (العلل المتناھیۃ ص۴۷۱ ج۱)

(۱۰۹۲) من فاتته صلوة الجمعة فليصدق بدينار (عائشة رضی اللہ عنہا)

جس سے جمعہ کی نماز فوت ہو جائے وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی محمد بن عمر بن غالب کذاب ہے (ابن ابی الفوارس☆ العلل المتناھیۃ ص۴۷۱ ج۱)

(۱۰۹۳) الجمعة حج المساكين (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جمعہ مسکینوں کا حج ہے پہلی والی حدیث ہے فرق صرف فقیر کی بجائے مسکین کے لفظ کا ہے اس کا راوی بھی مقاتل کذاب ہے۔ (میزان ص۲۹۰ ج۳)

(۱۰۹۴) الجمعة حج فقرائها (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جمعہ فقیروں کا حج ہے۔ ☆

۱۰۹۱۔ أبو داود ح۱۰۵۳ باب كفارة من ترك، مسند أحمد ص۸ج۵، بيهقى ص۲۴۸ج۳، طبرانى كبير ص۲۱۹ج۷ ص۲۳۵ ح۶۹۷۹، تاريخ الكبير البخارى ص۱۷۶ج۴، علل المتناهية ص۴۲۰ج۱، ابن ماجة ح۱۱۲۸ باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر، نسائى ح۱۳۷۳ باب كفارة من ترك الجمعة غير عذر۔

۱۰۹۲۔تاريخ بغداد ص۱۵ج۷، حلية الأولياء ص۲۶۹ج۷ ،العلل المتناهية ص۴۷۰ج۱۔

۱۰۹۳۔ اتحاف ص۱۹۲ج۹، كنز العمال ص۷۰۷ج۷، المغنى عن حمل الاسفار ص۱۳۳ج۴، تاريخ اصفهان ص۱۹۰ج۲، تذكرة الموضوعات ص۱۱۴، كشف الخفاء ص۲۳۴ج۱، فوائد المجموعة ص۴۳۷، ضعيفة ص۲۲۴ج۱۔

۱۰۹۴– كتاب المجروحين ص۹۰ج۳، كشف الخفاء ص۳۴ج۱، الفوائد المجموعة ص۴۳۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے راوی ہشام بن عبید اللہ رازی قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۹۰ ج۳)
اور اس کا شاگرد عبداللہ بن یزید مخمش واضع الحدیث ہے (دارقطنی☆ میزان ص۵۲۷ ج۲) یہ حدیث باطل ہے اس کا کچھ اصل نہیں (ابن حبان) یہ جھوٹ ہے اور اس کے وضع کا بوجھ مخمش پر ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا (دارقطنی ☆ اللائی المصنوعہ ص۲۸ ج۲)

(۱۰۹۵) اذا سلمت الجمعة سلمت الايام فاذا سلم رمضان سلمت السنة (عائشه رضی اللہ عنہا)
جب جمعہ کا دن محفوظ ہو تو تمام دن محفوظ ہوتے ہیں اور جب رمضان محفوظ ہو تو پورا سال محفوظ رہتا ہے☆
من گھڑت ہے روای عبد العزیز بن ابان کذاب خبیث ہے جس نے من گھڑت روایت کی ہیں (ابن معین ☆ میزان ص۶۲۲ ج۲)

(۱۰۹۶) الا اخبر كم بافضل الملائكة جبريل و افضل النبيين آدم و افضل الايام يوم الجمعة الحديث (ابو هريره رضی اللہ عنہ)
کیا میں تمہیں فرشتوں میں سے بہتر فرشتہ کی خبر نہ دوں وہ جبریل ہیں اور نبیوں میں افضل آدم ہیں اور دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے۔☆
اس متن کے ساتھ باطل ہے راوی ابو ہرمز ضعیف ہے (احمد) متروک ذاہب الحدیث ہے (ابو حاتم) ثقہ نہیں (نسائی) کذاب ہے (ابن معین☆ میزان ص۲۴۳ ج۴)

(۱۰۹۷) ليلة الجمعة ليلة غرة ويوم ازهر (انس رضی اللہ عنہ)
جمعہ کی رات اور دن روشن ہے۔☆
ضعیف ہے راوی زائدہ بن ابی الرقاد منکر الحدیث ہے (بخاری☆ المغنی فی الضعفاء ص۲۳۶ ج۱ و مجمع الزوائد ص۱۶۵ ج۲)

۱۰۹۵– تذكرة الموضوعات ص۷۰، در منثور ص۱۸۸ج۱، حلية الأولياء ص۱۴۰ج۷، تنزيه ص۱۵۵ج۲، كشف الخفاء ص۹۱ج۱، الفوائد المجموعة ص۹۳۔
۱۰۹۶– طبرانی کبیر ص۱۲۹ج۱۱ ح۱۱۳۶۱، در منثور ص۹۲ج۱، كنز العمال ص۳۴۶ج۱۲۔
۱۰۹۷– كشف الاستار ح۶۱۶، مجمع ص۱۶۵ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰۹۸) ان یوم الجمعة ولیلة الجمعة اربع و عشرون ساعة لیس فیها ساعة الا ولله فیها ستمائة عتیق من النار کلهم قد استوجب النار (انس رضی اللہ عنہ)

جمعہ کا دن اور رات چوبیس گھنٹے کا ہے اس کے ہر ایک گھنٹے میں اللہ تعالیٰ چھ سو ایسے آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جن تمام پر آگ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔ ☆

ضعیف ہے اس کے دو راوی عبد الصمد بن ابی خداش اور اس کا استاذ عوام بصری کا ترجمہ نا معلوم ہے (مجمع ص۱۶۵ ج۲) اس روایت کی ایک دوسری سند بھی ہے جس کا راوی ابو میمون شیخ من اہل البصرۃ مجہول ہے ایک تیسری سند بھی ہے جس کا راوی ازور بن غالب منکر الحدیث ہے ایسی روایات لاتا ہے جو قابل متحمل نہیں ہے (المغنی فی الضعفاء ص۶۵ ج۱) ثقہ راویوں سے منکر روایات کرتا تھا۔ خطأ کرتا تھا مگر اسے علم نہیں ہوتا تھا جب یہ متفرد ہو تو قابل حجت نہیں اور مذکورہ روایت کا متن باطل ہے جس کا کچھ اصل نہیں (کتاب المجروحین ص۱۷۸ ج۱)

(۱۰۹۸ب) ایک لمبی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ میں ایک لاکھ موحدین کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ (انس رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کو ابو محمد قاص نے وضع کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس سند کے دو راوی خلیل اور اس کا باپ عبید اللہ عبدی مجہول ہیں (کتاب الموضوعات ص۳۲ ج۲)

(۱۰۹۹) فضل الجمعة فی شهر رمضان علی سائر الجمع کفضل رمضان علی سائر الشهو (جابر رضی اللہ عنہ)

رمضان میں جمعہ کی فضیلت باقی جمعوں پر ایسے ہے جیسا کہ رمضان کی فضیلت دوسرے مہینوں پر ہے۔ ☆

من گھڑت ہے ایک راوی ہارون بن زیاد کی حدیث باطل ہے (ذہبی) حدیث وضع کرتا تھا (ابن حبان) اور دوسرا راوی عمر بن موسیٰ رجیبی حدیث وضع کرتا تھا۔ (فیض القدیر ص۴۳۰ ج۴)

۱۰۹۸ (الف)– أبویعلی ص۳۸٤ح۳٤۲۲، العلل المتناهیة ص٤٦٦ج۱۔

۱۰۹۸ (ب)– کتاب الموضوعات ص۳۱ج۲، کتاب المجروحین ص۱۷۸ج۱، اللالی ص۲۵ج۲، تنزیه ص۸۱ج۲۔

۱۰۹۹– دیلمی ص۱۵۰ج۳ح٤۲۳۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل وصفائی

(۱۱۰۰) الغسل فی هذه الایام واجب یوم الجمعة و یوم الفطر و یوم النحر و یوم عرفة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جمع عیدین، اور یوم عرفہ میں غسل واجب ہے۔☆

ضعیف ہے راوی یحیی بن عبد الحمید حمانی کو امام احمد نے ثقہ کہا ہے ابن معین فرماتے ہیں علانیہ جھوٹ بولتا تھا زیادہ کہتے ہیں اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے (میزان ص۳۹۲ ج۴)

(۱۱۰۱) الغسل یوم الجمعة سنة (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جمعہ کا غسل سنت ہے۔☆

ضعیف ہے راوی ابو بحر بکراوی ضعیف ہے (مجمع ص۱۸۳ ج۲)

(۱۱۰۲) الغسل یوم الجمعة لیسل الخطایا من اصول الشعر استلالا (ابو امامة رضی اللہ عنہ)

جمعہ کا غسل بالوں کی جڑوں سے گناہوں کو نکال دیتا ہے۔☆

منکر ہے راوی ابو فاطمہ مسکین بن عبداللہ ضعیف ہے۔ (لسان ص ۲۹ ج۶) نیز حسن بصری مدلس ہیں امام ابو حاتم فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ (علل الحدیث ص۲۱۰ ج۱)

(۱۱۰۳) الغسل یوم الجمعة کفارة والمشئی الی الجمعة کفارة (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

جمعہ کا غسل (گناہوں کا) کفارہ ہے اور جمعہ کے لئے جانا بھی کفارہ ہے۔☆

ضعیف ہے راوی عباد بن عبد الصمد ضعیف ہے (بخاری و ابن حبان ☆ مجمع ص۱۷۴ ج۲)

(۱۱۰۴) جو شخص جمعہ کے روز غسل جنابت کے علاوہ صرف نیت اور ثواب کے لئے غسل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور لکھ دے گا۔ (یہ روایت بہت لمبی ہے جو تقریباً دو صفحات پر پھیلی

۱۱۰۰– طبرانی کبیر ص۲۱۲ ج۱۰ ح۱۰۵۰۱، حلیة الأولیاء ص۱۷۸ ج۴۔

۱۱۰۲– علل الحدیث ۲۱۰ ج۱۔

۱۱۰۳– طبرانی أوسط ص۲۳۷ ج۴ ح۳۴۲۱، العلل المتناهیة ص۴۶۴ ج۱۔

۱۱۰۴– کتاب الموضوعات ص۲۹ ج۲، اللالی ص۲۴ ج۲، تنزیه ص۸۱ ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے اس کے آخر میں ہے) اس کے لئے دار السلام میں اللہ کے پڑوس میں ہمیشگی ہو گی (ابو ہریرہ)
من گھڑت ہے ایک راوی بشیر بن زاذان ضعیف ہے (دار قطنی) کوئی شئی نہیں (ابن معین) متہم ہے (ابن جوزی ☆ میزان ص ۳۲۸ ج ۱) اس پر نور نہیں غیر ثقہ ضعیف ہے (الکامل ص ۲۵۳) اس کی روایت پر وہم غالب ہے اور اس سے احتجاج باطل ہے (کتاب المجروحین ص ۱۹۲ ج ۱) تیسرا راوی عمر بن صبح متہم بالوضع ہے (دیکھئے نمبر ۱۰۹) یہ اس لائق ہے کہ وضع کی نسبت اس کی طرف کی جائے۔ (کتاب الموضوعات ص ۲۹)

(۱۱۰۵) غسل یوم الجمعة واجب کوجوب غسل الجنابة (ابو سعید رضی اللہ عنہ)
جمعہ کا غسل جنابت کے غسل کی طرح واجب ہے۔☆
من گھڑت ہے (ضعیف ہے الجامع ص ۵۷۵)

(۱۱۰۶) اغتسلوا یوم الجمعة ولو کاس بدینار (ابو هریره رضی اللہ عنہ)
تم جمعہ کے روز غسل کرو خواہ پانی کا ایک پیالہ ایک دینار کے عوض لینا پڑے۔☆
مرفوعاً من گھڑت ہے راوی ابراہیم بن حبان ساقط اور زائغ ہے جس کی روایت قابل حجت نہیں (کتاب الموضوعات ص ۲۹ ج ۲)

نوٹ: ابراہیم بن حبان دراصل ابراہیم بن براء نضر بن انس کی اولاد میں سے تھا ابن عدی کہتے ہیں سخت ضعیف ہے جو باطل حدیثیں روایت کرتا تھا عقیلی فرماتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر باطل روایتیں کرتا تھا (میزان ص ۲۲ ج ۱)

(۱۱۰۷) یہ روایت حضرت ابو ہریرہ سے موقوف بھی مروی ہے جو زیاد بن عبد اللہ نمیری کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (سلسلہ ضعیفہ ص ۱۸۸ ج ۱)

(۱۱۰۸) من توضا یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل (سمرة رضی اللہ عنہ)

۱۱۰۵– دیلمی ص ۱۲۷ ج ۳ ح ۴۱۴۷۔

۱۱۰۶– کتاب الموضوعات لابن الجوزی ص ۲۹ ج ۲، اللالی ص ۲۶ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۵، تنزیه ص ۱۰۴ ج ۲۔

۱۱۰۷– ابن أبی شیبة ص ۴۳۴ ج ۱ ح ۵۰۰۴۔

۱۱۰۸– ابن ماجة ح ۱۶۹۱ باب ما جاء فی الرخصة فی ذالك، نسائی ح ۱۳۸۱، باب الرخصة فی ترك

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے جمعہ کے روز وضوء کیا اس نے بہت اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہتر ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی حسن بصری مدلس ہے۔

(۱۱۰۹) یہی حدیث حسن نے ابو ہریرہ سے بھی روایت کی ہے ابن حجر کہتے ہیں کہ اس کا راوی ابو بکر ہزلی ضعیف ہے اور اس کو وہم ہو گیا ہے۔

(۱۱۱۰) اور اسی طرح حسن عن جابر سے بھی مروی ہے مگر وہ بھی نام میں وہم ہے (التلخیص الحبیر ص ۶۷ ج ۲)

(۱۱۱۱) من توضأ يوم الجمعة فبها و نعمت يجزى عنه الفريضة و من اغتسل فالغسل افضل (انس رضی اللہ عنہ)

جس نے جمعہ کے روز وضوء کیا اس نے بہت اچھا کیا اور اس سے فرض کفایت کر جائے گا اور جو غسل کرے بس غسل بہتر ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن مسلم مکی اور اس کا استاذ یزید بن ابان رقاشی دونوں ضعیف ہیں۔ (تقریب ص ۳۸۱ و ص ۳۵)

(۱۱۱۲) من قص اظفاره واحد من شاريه كل يوم الجمعة ادخل الله فيه شفاء و اخرج منه داء اً (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

الغسل يوم الجمعة، ترمذی ح۴۹۷، باب ما جاء فی الوضوء يوم الجمعة، بيهقی ص۴۹۵ ص۴۹۶ج۱، ص۱۹۰ج۳، أبوداود ح۳۵۴ باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة، مسند أحمد ص۱۵ ص۱۶ ص۲۲ج۵، تلخيص ص۶۷ج۲، نصب الراية ص۸۸ج۱، شرح السنة ص۱۶۴ج۲، مجمع الزوائد ص۱۷۵ج۲، قرطبی ص۱۰۶ج۱۸، معانی الآثار ص۱۱۹ج۱، تاريخ بغداد ص۳۵۲ج۲، حلية الأولياء ص۳۰۷ج۶، طبرانی كبير ص۱۹۹ج۷، عقيلی ص۱۶۷ج۲، كشف الخفاء ص؟؟ج؟، اتحاف ص۲۴۶ج۳۔

۱۱۰۹– تلخيص ص۶۷ج۲۔

۱۱۱۰– كشف الاستار ح۶۲۹، مجمع ص۱۷۵ج۲، تلخيص ص۶۷ج۲۔

۱۱۱۱– ابن ماجة ح۱۰۹۱ باب ما جاء فی الرخصة فی ذلك، مجمع ص۱۷۵ج۲، كشف الاستار ح۶۲۸۔

۱۱۱۲– العلل المتناهية ص۴۶۴ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو جمعہ کے روز اپنے ناخن اور لبیں کاٹے اللہ اس میں شفاء داخل کرے گا اور بیماری نکال دے گا۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی صالح بن بیان متروک ہے (میزان ص ۲۹۰ ج ۲)

(۱۱۱۳) مثل المومن یوم الجمعة کمثل المحرم لا یاخذ من شعره ولا من اظفاره حتی یقضی الصلوة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جمعہ کے دن مومن کی مثال احرام باندھنے والے کی طرح ہے وہ نماز کی ادائیگی سے پہلے نہ تو بال کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔ ☆

ضعیف ہے اس روایت کا ایک جعفر بن محمد جشمی کا ترجمہ نا معلوم ہے اور دوسرا راوی عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہاشمی منکر الحدیث نا قابل حجت ہے۔ اور اس کی حدیث غیر محفوظ ہے (لسان ص ۲۲ ج ۴)

سنگی لگوانا

(۱۱۱٤) فی الجمعة ساعة لا یوافقها رجل یحتجم فیها الامات (حسین)

جمعہ میں ایک گھڑی ہے جو اس میں سنگی لگواتا ہے مر جاتا ہے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی یحیی بن العلاء کذاب ہے حدیثیں وضع کرتا تھا۔ (میزان ص ۳۹۷ ج ۴)

حجامت بنوانا

(۱۱۱۵) کان یقلم اظفاره یوم الجمعة ویقص شاربه قبل ان یخرج الی الصلوة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

آپ جمعہ کے روز نماز کی طرف نکلنے سے پہلے ناخن اور لبیں کاٹتے تھے۔ ☆

منکر ہے راوی ابراہیم بن قدامہ جمحی مشہور نہیں اور نہ ہی اس کی متابعت ہے اور جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (بزار ☆ تلخیص الحبیر ص ٦٩ ج ۲)

غیر معروف ہے اور حدیث منکر ہے۔ (میزان ص ۵۳ ج ۱)

۱۱۱۳ – العلل المتناهية ص ٤٦٥ ج ۱، تاريخ بغداد ص ٤٦٣ ج ۱۲، كنز العمال ص ٧٤١ ج ۷۔

۱۱۱٤ – تذكرة الموضوعات ص ۲۰۹، ميزان ص ۳۹۷ ج ٤۔

۱۱۱۵ – طبرانی أوسط ص ٤٦٦ ج ۱ ح ٨٤٦، كنز العمال ص ۱۲۷ ج ۷، تلخيص ص ٦٩ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پگڑی باندھنا

(۱۱۱۶) جمعة بعمامة افضل من سبعين بلا عمامة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جمعہ پگڑی کے ساتھ بہتر ہے ستر جمعوں سے جو بغیر پگڑیوں کے ہوں۔ ☆

دیلمی نے اسے ذکر کیا ہے راقم کو سند نہیں ملی۔ یہ روایت قدرے تفصیل سے ابن عمر سے ہی مروی ہے اس میں مجہول راوی ہے اور یہ روایت منکر موضوع ہے (ابن حجر ☆ تعلیق بر فردوس ص۴۷۱ ج۲)

(۱۱۱۷) ان لله ملائكة يوم الجمعة يستغفرون لا صحاب العمائم البيض (انس رضی اللہ عنہ)

کچھ ایسے فرشتے ہیں جو جمعہ کے روز سفید پگڑی باندھنے والوں کے لئے بخشش کی دعاء کرتے ہیں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی یحی بن شبیب قابل حجت نہیں (ابن حبان) اس نے باطل حدیثیں روایت کی ہیں (خطیب بغدادی) اور روایت من گھڑت ہے (میزان ص۳۸۵ ج۴)

(۱۱۱۸) ان الله و ملائكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ رحمت کرتا ہے اور اس کے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو جمعہ کے روز پگڑی باندھتے ہیں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی ایوب بن مدرک متروک ہے (ابو حاتم ونسائی) کذاب ہے۔ (ابن معین) اس نے مکحول سے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے حالانکہ اس نے مکحول کو دیکھا تک نہیں (ابن حبان ☆ میزان ص۲۹۳ ج۱) یہ حدیث بھی ایوب نے مکحول سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۶– دیلمی ص۱۷٤ ج۲ ح۲۳۹۳، تذكرة الموضوعات ص۱۵٦۔

۱۱۱۷– تاريخ بغداد ص۲۰۷ ج۱٤، ميزان ص۳۸۵ ج٤، لسان ص۲٦۲ ج٦۔

۱۱۱۸– الكامل ص۳٤۰ ج۱، حلية الأولياء ص۱۹۰ ج۵، ميزان ص۲۹۳ ج۱، عقيلي ص۱۱۵ ج۱، كتاب الموضوعات ص۳۰ ج۲، احياء العلوم ص۲٤۰ ج۱، المغني عن حمل الاسفار ص۱۳۳ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو کا اہتمام

(۱۱۱۹) ان عمر کان یجمر مسجد رسول الله ﷺ کل جمعة (ابن عمر رضی اللہ عنہ موقوفاً)

حضرت عمر ہر جمعہ کو مسجد نبوی میں خوشبو کا اہتمام کرتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے (تقریب ص۱۸۲)

دیہات میں جمعہ

(۱۱۲۰) لا جمعة ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الافی مصر جامع (علی مرفوعاً)

جمعہ، تشریق، عید الفطر اور عید الاضحیٰ صرف شہر کی جامع مسجد میں ہے۔ ☆

مرفوعاً من گھڑت ہے اور صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔ دراصل یہ حضرت علی کا قول یعنی موقوف روایت ہے نبی ﷺ سے مرفوعا کچھ ثابت نہیں (نصب الرایہ ص ۱۹۵ ج ۲)

جمعہ کس پر؟

(۱۱۲۱) الجمعة علی من اواه اللیل الی أهله (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جمعہ اس پر فرض ہے جو اپنے اہل میں رات گزارے۔ ☆

ضعیف ہے راوی حجاج بن نصیر ضعیف ہے تلقین قبول کرتا تھا (تقریب ص۶۵) اس کا استاد معارک بن عباد بھی ضعیف ہے (تقریب ص ۳۴۱) اور اس کا استاذ عبد اللہ بن سعید المقبری متروک ہے (تقریب ص ۱۷۵ ☆ دیکھئے نمبر۱۵۲)

۱۱۱۹– أبویعلی ص۱۲۱ ج۱ ح۱۸۵۔

۱۱۲۰– هدایة ص۱۶۸ ج۱، نصب الرایة ص۱۹۵ ج۲، درایة ص۲۱۴ ج۱۔

۱۱۲۱– ترمذی ح۵۰۱، ۵۰۲ باب ما جاء من کم یؤتی الی الجمعة، شرح السنة ص۲۲۱ ج۴، تاریخ اصفهان ص۱۴۰، العلل المتناهیة ص۴۶۰ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۲۲) الجمعة واجبة على كل قرية وان لم يكن فيها الا اربعة (ام عبدالله دوسيه رضی اللہ عنہا)

جمعہ ہر بستی پر واجب ہے خواہ اس میں چار افراد ہی ہوں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی معاویہ بن سعید تجیبی اور ولید بن محمد اور حکم بن عبداللہ تینوں ہی متروک ہیں اور ایک تالف ہے (ذہبی) ضعیف اور منقطع ہے اور اس کی سند سخت کمزور ہے (فیض القدیر ص ۳۵۹ ج ۳) من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص ۳۹۴)

(۱۱۲۳) الجمعة واجبة الا على امرة او صبى او مريض او عبد او مسافر (تميم الدارى رضی اللہ عنہ)

جمعہ واجب ہے سوائے عورت، بچے، بیمار، غلام اور مسافر کے۔ ☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی ابو عبداللہ شامی مجہول ہے (ابن القطان) اس کی متابعت نہیں (بخاری) کذاب ساقط ہے (ازدی ☆ فیض القدیر ص ۳۵۹ ج ۳)

(۱۱۲۴) الجمعة على من سمع النداء (عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہ)

جمعہ اس پر ہے جس نے اذان سنی۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو سلمہ بن نبیۃ اور اس کا استاد عبداللہ بن ہارون دونوں مجہول ہیں (تقریب ص ۴۰۹ و ص ۱۹۲) اس کی ایک اور سند بھی ہے جس کا راوی زہیر بن محمد خراسانی کثیر الخطاء ہے (تقریب ص ۱۰۹) اس کا شاگرد ولید بن مسلم بڑی کثرت سے تدلیس کرتا اور تدلیس تسویہ کا قائل تھا (تقریب ص ۳۷۱)

(۱۱۲۵) الجمعة على من كان بمدى الصوت (عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہ)

جمعہ اس پر ہے جس تک آواز پہنچے۔ ☆

باطل ہے راوی محمد بن فضل بن عطیہ متروک ہے احمد فرماتے ہیں اس کی حدیث اہل کذب کی ہے

۱۱۲۲ – بيهقى ص ۱۹۷ ج ۳، دارقطنى ص ۷ ص ۹ ج ۲، الكامل ص ۶۲۱ ج ۲، نصب الراية ص ۱۷۹ ج ۲، كنز العمال ص ۷۲۳ ج ۷۔

۱۱۲۳ – طبرانى كبير ص ۵۱ ج ۲ ح ۱۲۵۷، عقيلى ص ۲۲۲ ج ۲، بيهقى ص ۱۸۳ ج ۳۔

۱۱۲۴ – حلية الأولياء ص ۱۰۴ ج ۷، أبوداود ح ۱۰۵۶، شرح السنة ص ۲۲۲ ج ۴، دارقطنى ص ۶ ج ۲۔

۱۱۲۵ – دارقطنى ص ۶ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(التعلیق المغنی ص ۶ ج ۲)

(۱۱۲۶) امرنا النبی ﷺ ان تشهد الجمعة من قباء (عن رجل عن ابیه)۔

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ ہم جمعہ کے لئے قباء سے حاضر ہوں۔ ☆

ضعیف ہے رجل مجہول ہے ثوبیر بن ابی فاختہ ضعیف ہے دارقطنی فرماتے ہیں متروک ہے ثوری فرماتے ہیں کذب کا رکن تھا امام بخاری فرماتے ہیں اسکو یحیی اور ابن معہدی نے ترک کر دیا تھا (تحفۃ الاحوذی ص ۳۱ ج ۳)

جمعہ کے لئے جانا

(۱۱۲۷) مثل الجمعة مثل قوم غشوا ملكا فنحر لهم الجزار ثم جاء قوم فنحر لهم البقر ثم جاء القوم فذبح لهم الغنم ثم جاء قوم فذبح لهم الدجاجة ثم جاء قوم فذبح لهم العصافير (واثله رضی اللہ عنہ)

جمعہ کی مثال اس قوم کی ہے جو بادشاہ کے پاس گئے تو اس نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا، پھر ایک قوم آ گئی بادشاہ نے ان کے لئے گائے ذبح کی، پھر ایک قوم آ گئی ان کے لئے بکری ذبح کی، پھر ایک قوم آ گئی ان کے لئے مرغی ذبح کی پھر ایک قوم آ گئی تو ان کے لئے چڑیاں ذبح کیں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی بشیر بن عون نے اس کو گھڑا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ کئی حدیثیں گھڑی ہیں ذہبی فرماتے ہیں اس نے مکحول سے سو روایات کے قریب ایک نسخہ روایت کیا ہے جو تمام کا تمام من گھڑت اور یہ روایت بھی اس نسخہ کی ہے۔ (میزان ص ۳۲۲ ج ۱)

(۱۱۲۸) الذی یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة ویفرق بین اثنین بعد خروج الامام کالجار قصبه فی النار (ارقم رضی اللہ عنہ)

وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کے گردنیں پھاندتا ہے اور امام کے مسجد میں آنے کے بعد دو کے درمیان

۱۱۲۶– ترمذی کتاب الجمعة ح ۵۰۱

۱۱۲۷– میزان ص ۳۲۲ ج ۱، لسان ص ۲۸ ج ۲، کنز العمال ص ۷۴۲ ج ۷۔

۱۱۲۸– مسند أحمد ص ۴۱۷ ج ۳، المستدرك ص ۵۰۴ ج ۳، طبرانی کبیر ص ۳۰۸ ج ۱ ح ۹۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفریق ڈالتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنی آنتڑیاں آگ میں کھینچتا ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی ہشام بن زیاد کے ضعف پر تمام کا اجماع ہے (مجمع ص ۱۷۹ ج ۲) متروک ہے (نسائی) ثقہ نہیں (ابو داؤد) اس میں کلام ہے (بخاری) ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں وضع کرتا تھا۔ (ابن حبان ☆ میزان ص ۲۹۸ ج ۴)

(۱۱۲۹) رایتك تخطی رقاب الناس وتوذیهم من اذی مسلما فقد اذانی و من آذانی فقد آذی الله (انس رضی اللہ عنہ)

میں نے دیکھا ہے کہ تو لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہے اور انہیں تکلیف پہنچاتا ہے جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔ ☆

ضعیف ہے راوی قاسم بن مسیّب عجلی خطاء کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا ترک مستحق ہو گیا (کتاب المجروحین ص ۲۱۳ ج ۲)

(۱۱۳۰) امرنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یتحلق یوم الجمعة قبل خروج الامام و یقبلوا علی القبلة و لا یوم العید بعد الصلوة (واثلة رضی اللہ عنہ)

ہمیں رسول اللہ نے حکم فرمایا کہ جمعہ کے روز امام کے مسجد میں آنے سے پہلے حلقہ نہ بنایا جائے اور قبلہ کی طرح متوجہ ہوا جائے اور نہ ہی عید کے روز نماز پڑھنے کے بعد حلقہ بنایا جائے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی بشیر بن عون نے مکحول کے نام سے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے یہ روایت بھی اس نسخہ سے ہے (مجمع ص ۱۷۸ ج ۲ ☆ دیکھئے نمبر ۱۱۲۷)

تعداد سامعین

(۱۱۳۱) مضت السنة فی کل اربعین فما فوقها جمعة (جابر رضی اللہ عنہ)

۱۱۲۹- الاتحاف ص ۲۶۱ ج ۱ و موسوعة اطراف الحدیث ص ۱۰۵ ج ۵

۱۱۳۰- طبرانی کبیر ص ۶۱ ج ۲۲ ح ۱۴۸، مسند الشامیین ح ۳۳۹۲۔

۱۱۳۱- دارقطنی ص ۴ ج ۲، بیهقی ص ۱۷۷ ج ۳، تلخیص ص ۵۵ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت گزر چکی ہے کہ ہر چالیس یا ان سے زائد پر جمعہ ہے۔☆

من گھڑت ہے راوی عبد العزیز بن عبد الرحمٰن قرشی ثقہ نہیں (نسائی) منکر الحدیث ہے (دار قطنی) قابل حجت نہیں (ابن حبان) اس کی حدیث کو پھینک دو یہ جھوٹ ہے یا من گھڑت (احمد) اس جیسی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی (بیہقی ☆ التلخیص ص۵۵ ج۲)

(۱۱۳۲) اذا ابلغ اربعین رجلا فعلیھم الجمعة (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

جب چالیس تک مردوں کی تعداد پہنچ جائے تو ان پر جمعہ ہے۔

(۱۱۳۳) لا جمعة الا باربعین (ابو امامه رضی اللہ عنہ)

جمعہ چالیس سے کم افراد پر نہیں ہے۔☆

ان دونوں کا کچھ اصل نہیں (تلخیص ص۵۶ ج۲)

(۱۱۳٤) الجمعة علی خمسین رجلاً ولیس علی ما دون خمسین جمعة (ابو امامه رضی اللہ عنہ)

پچاس آدمیوں پر جمعہ ہے اور ان سے کم پر نہیں۔☆

باطل ہے راوی جعفر بن زبیر نے چار سو حدیثیں وضع کی ہیں (شعبہ☆ میزان ص ۴۰۶ ج۱) اور دوسرا راوی ہیاج بن بسطام متروک ہے بیہقی نے نقاش مفسر کے طریق سے روایت کی ہے وہ سخت کمزور ہے (تلخیص ص۵۶ ج۲)

(۱۱۳۵) اذا راح منا سبعون رجلا الی الجمعة کانوا کسبعین لموسی الذین وفدوا الی ربھم او افضل (انس رضی اللہ عنہ)

جب ہم میں سے ستر آدمی جمعہ کے لئے جائیں وہ ایسے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ستر آدمی تھے جو اپنے رب کی طرف وفد بن کر گئے تھے یا ان سے بھی افضل ہیں۔☆

من گھڑت ہے راوی احمد بن بکر بالسی ثقہ راویوں سے منکر روایتیں روایت کرتا تھا (ابن عدی) حدیث

۱۱۳۲– تلخیص ص۵۶ ج۲۔

۱۱۳۳– تلخیص ص۵۶ ج۲۔

۱۱۳٤– الکامل ص۵۵۹ ج۲۔

۱۱۳۵– طبرانی أوسط ص۳۷٤ ج۸ ح۵۷۹۸، درمنثور ص ۱۳۱ ج۳، کنز العمال ص۷۰۹ ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضع کرتا تھا (ازدی) اس کی ایک روایت بسند صحیح موضوع ہے۔ (لسان ص ۱۴۱ ج ۱)

امام کا منبر پر بیٹھ کر سلام کہنا

(۱۱۳۶) اذا صعد المنبر توجه الی الناس فسلم علیهم ثم جلس (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

آپؐ جب منبر پر تشریف لاتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر سلام کہتے اور پھر بیٹھ جاتے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عیسی بن عبد اللہ ضعیف ہے ابن حبان کہتے ہیں جب متفرد ہو تو قابل حجت نہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (کتاب المجروحین ص ۱۲۱ ج ۲ و میزان ص ۳۱۶ ج ۳)

(۱۱۳۷) کان اذا صعد المنبر سلم (جابر رضی اللہ عنہ)

جب آپ منبر پر تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ ☆

واہ ہے اس کی سند میں ابن لھیعہ ضعیف اور مدلس ہے باقی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر زیلعی کہتے ہیں یہ روایت واہ ہے ابو حاتم کہتے ہیں من گھڑت ہے (نصب الرایہ ص ۲۰۵ ج ۲)

(۱۱۳۸) اذا صعد المنبر یوم الجمعة استقبل الناس بوجهه وقال السلام علیکم (عطاء رضی اللہ عنہ)

جب جمعہ کے روز منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تو السلام علیکم کہتے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ☆

مرسل ہونے کے باوجود سند ضعیف ہے راوی مجالد بن سعید قوی نہیں اور آخری عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔ (تقریب ص ۳۲۸)

(۱۱۴۰) لو لا المنابر لهلك الناس (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۱۱۳۶ – کتاب المجروحین ص ۱۲۱ ج ۲، میزان ص ۳۱۶ ج ۳۔

۱۱۳۷ – ابن ماجة ح ۱۱۰۹، شرح السنة ص ۲۴۲ ج ۴، بیهقی ص ۲۰۴ ج ۳، نصب الرایة ص ۲۰۵ ج ۲، کنز العمال ص ۶۴ ج ۷۔

۱۱۳۸ – مصنف عبد الرزاق ۱۹۲ ج ۳۔

۱۱۳۹ – مصنف عبد الرزاق ص ۱۹۳ ج ۳، در منثور ص ۲۲۲ ج ۶۔

۱۱۴۰ – کتاب المجروحین ص ۳۲۶ ج ۱، موضوعات کبیر ص ۹۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر منبر نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ ☆

من گھڑت ہے ابن حبان فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس کو سعید بن موسیٰ نے وضع کیا ہے یا سلیمان بن سلمہ نے یہ نہ تو حدیث رسول ہے اور نہ ابن عمر کا فرمان نافع اور مالک بن انس کی روایت ہے (کتاب المجروحین ص۳۲۶ ج۱) سلیمان بن سلمہ خیاتری ساقط ہے (میزان ص۶۰ ج۲) متہم بالوضع ہے (لسان ص۹۴ ج۳)

خطبہ کے درمیان کلام اور نماز

(۱۱۴۱) احناف کی اکثر مساجد میں جو خطبہ پڑھا جاتا ہے جس میں طویل قسم کے سلام ہیں وہ بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۱٤۲) من تكلم يوم الجمعة و امام يخطب فهو كالحمار يحمل اسفاراً والذى يقول له انصت ليس له جمعة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو جمعہ کے دن دوران خطبہ کلام کرے وہ اس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے اور جو اس کو خاموش ہونے کو کہتا ہے اس کا جمعہ نہیں ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی مجالد بن سعید قوی نہیں متغیر ہو گیا تھا۔ (تقریب ص۳۲۸)

(۱۱٤۳) اذا خرج الامام فلا صلوة ولا كلام۔ ☆

جب امام تشریف لے آئے پھر نہ کوئی نماز ہے اور نہ کلام۔ ☆

حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۱٤٤) خروج الامام يوم الجمعة للصلوة يعنى يقطع الصلوة وكلامه يقطع

۱۱٤۱– طبرانی أوسط ص۳۷۳ج٤ ح۳٦۳۲، ترغیب الترهیب ص٥۰٤ج۱، مجمع الزوائد ص۱۷۹ج۲۔

۱۱٤۲– مسند أحمد ص۲۳۰ج۱، طبرانی کبیر ص۷۱ج۱۲ ح۱۲٥٦۳، کشف الاستار ح٦٤٤۔

۱۱٤۳– هداية ص۱۷۱ج۱، نصب الراية ص۲۰۱ج۲۔

۱۱٤٤– بيهقى ص۱٦۳ج۳، ضعيفة ص۱۲۳ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلام (ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ)

امام کا جمعہ کے روز تشریف لانا نماز کو قطع کر دیتا ہے اور اس کا کلام (خطبہ) کلام کو قطع کر دیتا ہے۔ (یعنی دوران خطبہ مقتدی نہ نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ کلام کر سکتا ہے) ☆

مرفوعاً بے اصل فحش خطا ہے دراصل سعید بن مسیّب کا قول ہے جو مرفوع نہیں ہے (بیہقی ص ۱۹۳ ج ۳)

کیفیت خطبہ

پاک و ہند میں احناف میں خطبہ جمعہ کا جو طریق کار رائج ہے کہ پہلے تقریر کی جائے پھر اذان کہہ کر عربی خطبہ پڑھا جائے رسول اللہ ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ آپ ﷺ کے خطبے کا طریقہ وہی تھا جو آج اہل حدیثوں میں مروج ہے۔

(۱۱٤٥) کان اذا خطب یوم الجمعة دعا و اشار باصبعه (زهری رضی اللہ عنہ)

جب آپ خطبہ ارشاد فرماتے تو دعا کرتے اور انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے۔ ☆

مرسل ہے اسی روایت کو قرہ بن عبد الرحمٰن نے زہری سے عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ موصول روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں (بیہقی ص ۲۱۰ ج ۳) قرہ صدوق ہے اور اس کی روایات منکر ہیں (تقریب ص ۲۸۲)

(۱۱٤٦) اذا خطب لا یلتفت۔ ☆

جب آپ خطبہ ارشاد فرماتے تو ادھر ادھر نہ جھانکتے تھے۔ ☆

بے اصل ہے ابن حجر فرماتے ہیں میں نے ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی (تلخیص ص ٦٤ ج ۲)

مستجاب گھڑی

(۱۱٤۷) ان فی الجمعة ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسال الله فیها خیراً الا اعطاه

۱۱٤٥– بیهقی ص ۲۱۰ ج ۳۔

۱۱٤٦– تلخیص ص ٦٤ ج ۲

۱۱٤۷– مجمع الزوائد ص ۱٦٥ ج ۲، مسند أحمد ص ۱٦٤ ج ۲، بیهقی ص ۳ ج ۹، الکامل ص ۲۵۰۲ ج ۷، در المنثور ص ۲۱۷ ج ٦، مسند حمیدی ح ۹۸۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اياه وهي بعد العصر (ابو سعيد و ابو هريره رضی اللہ عنہ)

بلا شعبہ جمعہ میں ایک گھڑی ہے اس گھڑی میں کوئی بھی بندہ مسلم موافقت نہیں کرتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس میں خیر کا سوال کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ خاص اسے وہ عطاء کر دیتا ہے اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہے۔ ☆

مرفوعاً بعد العصر کے الفاظ منکر ہیں باقی حدیث صحیح ہے راوی محمد بن ابی سلمہ انصاری مجہول ہے۔ (مجمع الزوائد ص۱۶۵ ج۲)

(۱۱٤۸) ابتغوا الساعة التي ترجى في الجمعة ما بين العصر الى غيوبة الشمس وهي قدر هذا يعني قبضة (انس رضی اللہ عنہ)

تم جمعہ کے روز استجابت والی گھڑی کو عصر سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک کے وقت میں تلاش کرو اور یہ مختصر سی گھڑی ہے مذکورہ متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے۔

(۱۱٤۹) قلت اى ساعة هي قال حين يقوم الامام (ميمونه بنت سعد رضی اللہ عنہا)

میں نے پوچھا استجابت والی کونسی گھڑی ہے فرمایا جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں (مجمع ص۱۶۲ ج۲) ان راویوں میں ایک راوی عبد الحمید بن یزید مجہول ہے (تقریب ص۱۹۶)

نماز جمعہ

(۱۱۵۰) انما اقر الجمعة ركعتين من اجل الخطبة (عائشه رضی اللہ عنہا مرفوعاً)

جمعہ کی دو رکعتیں خطبہ کی وجہ سے ہیں۔ ☆

اس کی سند نا معلوم ہے۔

(۱۱۵۱) انما جعل الخطبة مكان الركعتين فان لم يدرك الخطبة فليصل اربعا

۱۱٤۸– طبراني أوسط ص۱۲٤ج۱ح۱۳٦۔

۱۱٤۹– طبراني كبير ص۳۷ج۲۵، ح٦٦۔

۱۱۵۰– أرواء ص۷۲ج۳۔

۱۱۵۱– أرواء ص۷۲ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عمر رضی اللہ عنہ موقوفاً)

خطبہ دو رکعتوں کی جگہ پر ہے جس نے خطبہ کو نہیں پایا وہ چار رکعتیں پڑھے۔☆

منقطع ہے راوی یحی بن ابی کثیر کا حضرت عمرؓ سے سماع نہیں ابو حاتم فرماتے ہیں اس نے سوائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کسی ایک صحابی کو نہیں پایا حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بھی صرف دیکھا ہے اور ان سے کچھ سنا نہیں۔ (کتاب المراسیل ص۲۴۴)

(۱۱۵۲) كانت الجمعة اربعا فجعلت ركعتين من اجل الخطبة فمن فاتته الخطبة فليصل اربعا (عمر رضی اللہ عنہ موقوفاً)

جمعہ کی چار رکعتیں تھیں پھر خطبہ کی وجہ سے دو رکعتیں ہوگئیں جس سے خطبہ رہ جائے وہ چار رکعتیں پڑھے۔ منقطع ہے راوی عمرو بن شعیب کی روایت حضرت عمر سے مرسل ہے۔ (کتاب المراسیل ص۱۴۸)

(۱۱۵۳) من ادرك من الجمعة ركعة فليصل بها اخرى فان ادرك جلوسا صلى الظهر اربعا (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے پس اگر امام کو تشہد میں پائے تو ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔

ضعیف ہے راوی یسین بن معاذ منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک ہے (نسائی) اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جس میں یسین کی بجائے صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہے (ائمہ کرام ابن معین، احمد، بخاری نسائی یحی القطان، ابو زرعہ ابو حاتم ابن عدی اور عجلی نے ضعیف کہا ہے (التعلیق المغنی ص۱۱ ج۲)

(۱۱۵۴) من لم يدرك الركوع من الركعة الاخرى فليصل الظهر اربعا (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

جس نے امام کے ساتھ دوسری رکعت کا رکوع نہیں پایا وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔☆

سخت ضعیف ہے راوی سلیمان بن ابی داؤد حرانی منکر الحدیث ہے (بخاری) قابل حجت نہیں (ابن

۱۱۵۲– أرواء ص۷۳ج۳۔

۱۱۵۳– ابن ماجة ح۱۱۲۱، باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، أرواء الغليل ص۸۸ج۳، العلل المتناهية ص۴۶۹ ج۱، كامل ابن عدى ص۲۴۵ ج۱، دارقطنى ص۱۰ ص۱۱ ص۲۳ج۲۔

۱۱۵۴– دارقطنى ص۱۲ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبان☆تعلیق المغنی ص۱۲ ج۲)

(۱۱۵۵) من ادرك من الجمعة ركعة فليضف اليها اخرى (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

جونماز جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ دوسری ملالے۔☆

ضعیف ہے اس کی مختلف اسناد ہیں ایک سند میں عبد الرزاق بن عمرو مشقی ضعیف ہے۔ (مسلم) ثقہ نہیں (نسائی) منکر الحدیث ہے (بخاری) اس کی امام زہری سے روایات کی کتاب ضائع ہوگئی تھی اور یہ کتاب کے ضائع ہونے سے پہلے بھی ضعیف تھا۔ (دارقطنی ☆ التعلیق المغنی ص۱۰ ج۲) دوسری سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے اس نے یہ حدیث زہری سے روایت کی ہے یحی فرماتے ہیں اس نے زہری کو نہیں دیکھا۔ تیسری سند کا راوی نوح بن ابی مریم معروف کذاب ہے (دیکھئے نمبرا) چوتھی سند میں راوی عمر بن قیس ابن المعروف السندل منکر الحدیث ہے (بخاری) اس کو احمد، نسائی اور دارقطنی نے ترک کر دیا تھا (التعلیق المغنی ص۱۱ ج۲) پانچویں سند میں یحی بن راشد البراء ضعیف ہے اور چھٹی سند میں عبید اللہ بن تمام ضعیف ہے (التعلیق المغنی ص۱۳ ج۲)

(۱۱۵۶) من ادرك ركعة من صلوة الجمعة وغيرها فليضف اليها اخرى وقد تمت صلوته (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جونماز جمعہ یا کسی دوسری نماز کی ایک رکعت پالیتا ہے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے تو اس کی نماز پوری ہے۔☆

ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف ہے اسے اس روایت میں وہم ہوگیا ہے اصل روایت تو حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً ہے کہ من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرکہا ہے جسے اس نے ابن عمر سے روایت کر دیا ابن حجر فرماتے ہیں صلوۃ الجمعۃ کا لفظ وہم ہے (التعلیق المغنی ص۱۲ ج۲)

نماز جمعہ سے پہلے و بعد نوافل

(۱۱۵۷) يركع من قبل الجمعة اربعا لا يفصل فى شئى منهن و اربعاً بعدها۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۱۵۵ – دارقطنی ص۱۰ ج۲، الکامل ص۱۶۳۷ ج۴ وص۱۹۴۷ ج۵، العلل المتناهية ص۴۶۷ ج۱۔

۱۱۵۶ – دارقطنی ص۱۲ ج۲۔

۱۱۵۷ – ابن ماجة ح۱۱۲۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ خطبہ سے پہلے چار اور خطبہ کے بعد چار رکعت پڑھتے اور ان میں (سلام پھیر کر) فصل نہ کرتے۔☆

بے اصل ہے راوی حجاج بن ارطاۃ اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہے اور ایک تیسرا راوی مبشر بن عبید کا شمار حدیث وضع کرنے والوں میں ہوتا ہے اور اس روایت کی سند واہ ہے۔ (نصب الرایہ ص۲۰۶ ج۲)

(۱۱۵۸) كان رسول الله ﷺ يصلي قبل الجمعة اربعاً و بعدها اربعاً۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ جمعہ سے قبل اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے۔ضعیف ہے راوی علی بن سعید رازی میں ضعیف ہے۔ (درایہ ص۲۱۸ ج۱)

(۱۱۵۹) یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔ جسکا ایک راوی عاصم بن ضمرہ ردی الحفظ تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موقوف اقوال کو مرفوع روایت کر دیتا تھا، اور اس کا شاگرد حسین بن عبدالرحمٰن سلمی متغیر ہے۔ (تقریب ص۷۶) اور تیسرا راوی سلمی کا شاگرد محمد بن عبدالرحمٰن تیمی لین الحدیث ہے۔ (تقریب ص۳۰۷)

(۱۱۶۰) كان يصلي الجمعة اربع ركعات وبعدها اربع ركعات۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً)

ابن مسعود جمعہ سے پہلے چار رکعت اور بعد میں بھی چار رکعت پڑھتے تھے۔☆

منقطع ہے راوی قتادۃ کا ابن مسعود سے سماع نہیں ہے۔ (مجمع ص۱۹۵ ج۲)

(۱۱۶۱) كان يأمرنا ان نصلي قبل الجمعة اربعاً و بعدها اربعاً۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ہمیں جمعہ سے پہلے چار رکعت اور بعد میں بھی چار رکعت پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔☆

ضعیف ہے راوی عطاء بن سائب مختلط ہے۔ (تقریب ۲۳۹)

۱۱۵۸– طبراني أوسط ص۵٦۸ج٤ ح۳۹۷۱، نصب الراية ص۲۰٦ج۲، دراية ص۲۱۸ج۱.

۱۱۵۹– طبراني أوسط ص۳٦۸ج۲ ح۱٦٤۰.

۱۱٦۰– طبراني كبير ص۳۱۰ج۹ ح۹۵۵۵.

۱۱٦۱– طبراني كبير ص۳۱۰ج۹ ح۹۵۵۲.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے روز تلاوت و استغفار

(۱۱۶۲) من قرأ حم الدخان فی لیلة الجمعة او یوم الجمعة بنی الله له بیتا فی الجنة۔ (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

جو جمعہ کی رات یا دن کو سورۃ دخان کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔☆

بے اصل ہے راوی فضال بن جبیر حضرت ابو امامہ سے ایسی حدیثیں روایت کرتا ہے جو ان کی روایات سے نہیں ہوتیں یہ کسی صورت میں بھی قابل احتجاج نہیں ہے اور حضرت ابو امامہ سے اس کی روایت کا کچھ اصل نہیں (کتاب المجروحین ص۲۰۴ ج۲)

(۱۱۶۳)من قرأ سورة آل عمران صلی الله علیه وملائکته حتی تغیب الشمس (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو سورۃ آل عمران پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں حتی کہ سورج غروب ہو جاتا ہے۔☆

بے اصل ہے راوی طلحہ بن زید الرقی منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک ہے (نسائی) سخت منکر الحدیث ہے اس کی روایت قابل حجت نہیں (ابن حبان) حدیث وضع کرتا تھا (ابن مدینی) اس نے چھ من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (ابن عدی☆ میزان ص۳۳۸ ج۲)

(۱۱۶۴) من قال قبل صلوة الغداة یوم الجمعة ثلاث مرة استغفر الله الذی لا اله الا هو واتوب الیه غفرت ذنوبه وان کانت اکثر من زید البحر (انس رضی اللہ عنہ)

جو جمعہ کے روز فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو اتوب الیہ کہتا ہے تو اس کے تمام گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں معاف کر دیے جاتے ہیں۔☆

۱۱۶۲– طبرانی کبیر ص۲۶۴ ج۸ ح۸۰۲۶۔

۱۱۶۳– طبرانی أوسط ص۲۹۲ ج۷ ح۶۱۵۳۔

۱۱۶۴– طبرانی أوسط ص۳۴۹ ج۸ ح۷۷۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے اصل ہے راوی عبد العزیز بن عبد الرحمٰن بالسی متہم ہے (احمد) یہ کسی بھی حالت میں قابل احتجاج نہیں ہم نے عمر بن سنان عن اسحاق بن خالد بالسی کے طریق سے سو روایات کے قریب اس سے ایک نسخہ لکھا جو مقلوب روایات پر مشتمل ہے جس کا کچھ اصل نہیں (میزان ص ۲۳۱ ج ۲)

صدقہ و کار خیر

(۱۱۶۵) یتصدق مماقل او کثر یوم الجمعة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جمعہ کے روز صدقہ کیا جائے خواہ وہ کم ہو یا زیادہ۔ ☆

ضعیف ہے راوی ایوب بن نہیک منکر الحدیث ہے اور اس کا شاگرد ابو قتادہ حرانی کوئی شئی نہیں (العلل المتناھیہ ص ۴۶۸ ج ۱)

(۱۱۶۶) من وافق صیامه یوم الجمعة وعاد مریضا وشهد جنازة و تصدق واعتق و جبت له الجنة (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

جمعہ کے روز جس نے روزہ رکھا، بیمار کی تیمار داری کی، نماز جنازہ میں حاضر ہوا، صدقہ کیا اور غلام آزاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے۔

(۱۱۶۷) من اصبح یوم الجمعة صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازة لم یصبه ذنب اربعین سنة (جابر رضی اللہ عنہ)

جو جمعہ کے روز روزہ رکھے، بیمار کی تیمار داری کرے، مسکین کو کھانا کھلائے۔ جنازہ کے ساتھ چلے تو

۱۱۶۵ – بیهقی ص ۲۹۵ ج ٤، العلل المتناهية ص ٤٦٨ ج ١۔

۱۱۶۶ – اللالی ص ۲٦ ج ۲، کنز العمال ص ۸۸۹ ج ۱۵۔

۱۱۶۷ – الکامل ص ۹۳۰ ج ۳، کتاب الموضوعات ص ۳۲ ج ۲، تنزیه ص ۱۰٤ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ٤۳۷، اللالی ص ۲۸ ج ۲، شعب الایمان ص ۳۹٤ ج ۳ ح ۳۸٦۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس سال تک اسے گناہ نہیں پہنچے گا۔ ☆

ابن جوزی فرماتے ہیں من گھڑت ہے راوی عمرو بن حمزہ بصری اس کا استاذ خلیل بن مرہ اور اس کا استاذ اسماعیل بن ابراہیم کلھم ضعیف اور مجروح ہیں (کتاب الموضوعات ص۳۲ ج۲)

(۱۱٦۸) تضاعف الحسنات یوم الجمعة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جمعہ کے روز نیکیاں دوگناہ ہو جاتی ہیں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی خالد بن آدم کذاب ہے (مجمع ص۱٦۴ ج۲)

☆☆☆☆☆☆

۱۱٦۸ (أ) طبرانی أوسط ص٤٣٥ ج٨ ح٧٨٩١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱- کتاب العیدین

عید کی رات عبادت

(۱۱۶۸ب) ایک بہت لمبی حدیث میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اسرافیل علیہ السلام سے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ جو شخص فطر کی رات سو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اس کے آخر میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کے مرد اور عورتوں کے لئے ہے جو مجھ سے پہلے کسی ایک کو نہیں دیا گیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند میں راویوں کی ایک جماعت ہے جو اصلاً نا معلوم ہے (کتاب الموضوعات ص۵۳ ج۲)

(۱۱۶۹) جو فطر کے دن نماز عید کے بعد چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الشمس پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۃ الضحیٰ پڑھے اور چوتھی رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے تو اس نے گویا کہ پورا قرآن انبیاء پر تلاوت کیا ہے اور اس نے جہاں بھر کے یتیموں کو سیر کر دیا ہے اس کے لئے ان کے اجر کے برابر اجر ہے جن پر بھی سورج طلوع ہوا ہے اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (سلمان فارسی رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور ایک راوی عبد اللہ بن محمد ہے جس کا ذکر کرنا کتابوں میں حلال نہیں (کتاب الموضوعات ص۵۴ ج۲)

(۱۱۷۰) من احياء ليلتي العيد لم يمت قلبه يوم تموت القلوب (ابو امامه)

جس نے عید الفطر اور عید الضحیٰ کی دونوں راتوں کو بیدار رکھا اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن دل مردہ

۱۱۶۸(ب) كتاب الموضوعات ص۵۳ج۲، اللالی ص۶۱ج۲، تنزيه ص۹۴ج۲، الفوائد المجموعة ص۵۲۔

۱۱۶۹– كتاب الموضوعات ص۵۴ج۲، اللالی ص۶۱ج۲، تنزيه ص۹۵ج۲، الفوائد ۵۲۔

۱۱۷۰– ابن ماجة ح۱۷۸۲، تذكرة الموضوعات ص۴۷، احياء العلوم ص۴۴ج۲، المغنی عن حمل الاسفار ص۳۴۲ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گے۔ ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے۔

(۱۱۷۱) اور یہی روایت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو سخت ضعیف ہے راوی عمر بن ہارون بلخی متروک الحدیث ہے (احمد، ابن مہدی، نسائی) ثقہ راویوں سے معضل روایتیں روایت کرتا تھا (ابن حبان) کذاب ہے (ابن معین و صالح جزرہ ☆ میزان ص ۲۲۸ ج ۳) اس کی ایک اور بھی سند ہے جس کا روای بشر بن رافع متہم بالوضع ہے (تلخیص ص ۸۵ ج ۲)

(۱۱۷۲) من قام لیلتی العید لله محتسبا فلم یمت قلبه حین تموت القلوب (ابو درداء رضی اللہ عنہ)

جس نے عید کی دو راتوں کو ثواب کی خاطر قیام کیا اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جب دل مردہ ہو جائیں گے۔☆

ضعیف ہے راوی ابراہیم بن محمد متروک ہے (تقریب ص ۲۳)

(۱۱۷۳) من احیأ اللیالی الاربع وجبت له الجنة لیلة التروية ولیلة عرفة ولیلة النحر ولیلة الفطر (معاذ رضی اللہ عنہ)

جس نے چار راتوں کو بیدار رکھا اس کے لئے جنت واجب ہے ترویہ (۸ ذوالحج) کی رات، عرفہ کی رات، قربانی کی رات اور عید الفطر کی رات۔☆

باطل ہے ایک راوی سوید بن سعید ضعیف ہے دوسرا راوی عبد الرحیم بن زید العمی متروک متہم بالکذب ہے (دیکھئے نمبر ۵۱) مسند فردوس میں یہ روایت ابراہیم بن ابی یحی عن ابی معشر عن المقبری بن سہل کے طریق سے ہے یہ ابراہیم وہی ہے جو اوپر والی حدیث میں تقریب کے حوالہ سے متروک گزر چکا ہے اس کا استاذ ابو معشر نجیح بن عبد الرحمٰن سندھی مختلط اور ضعیف ہے (تقریب ص ۳۵۲)

(۱۱۷۴) یہی روایت ابن اعرابی نے المعجم میں اور علی بن سعید عسکری نے کردوس صحابی سے روایت کی ہے اس کی

۱۱۷۱ – دیلمی ص ۲۷۱ ج ٤ ح ٦٣٥٠، الترغیب والترهیب ص ۱۵۳ ج ۲، مجمع ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۱۷۲ – تلخیص ص ۸۰ ج ۲

۱۱۷۳ – دیلمی ص ۲۷۲ ج ٤ ح ٦٣٥١، تلخیص ص ۸۰ ج ۲۔

۱۱۷٤ – تلخیص ص ۸۰ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند میں راوی مروان بن سالم تالف ہے (تلخیص ص۸۵ ج۲) ثقہ نہیں (احمد) متروک ہے (دارقطنی) منکر الحدیث (بخاری، مسلم وابو حاتم) کذاب ہے (ابوعروہ حرانی) ابن کی عام روایات پر ثقہ راوی متابعت نہیں کرتے (ابن عدی☆ میزان ص۹۰ ج۴)

(۱۱۷۵) من صلی لیلة الفطر مائة رکعة الحدیث (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جو عید الفطر کی رات سو رکعت پڑھے۔☆

لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے من گھڑت ہے اس کی سند کے چند راوی اصلاً نا معلوم ہیں (کتاب الموضوعات ص ۵۲ ج۲ والفوائد المجموعہ ص۵۲۲)

غسل

(۱۱۷۶) من صام رمضان وغدا بغسل الی المصلی وختمه صدقه رجع مغفورا له (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جس نے رمضان کے روزے رکھے اور صبح غسل کر کے عید گاہ کی طرف گیا اور اس کا اختتام صدقے سے کیا تو گھر بخشا ہوا لوٹے گا۔☆

ضعیف ہے راوی نصر بن حماد متروک ہے (مجمع ص۱۹۸ ج۲) ثقہ نہیں (نسائی) ذاهب الحدیث ہے (مسلم) کذاب ہے (ابن معین☆ میزان ص۲۵۱ ج۴)

(۱۱۷۷) کنا ناکل ونشرب ونغسل ثم نخرج الی المصلی (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

ہم کھا، پی اور غسل کر کے عید گاہ کی طرف نکلتے تھے۔☆

ضعیف ہے راوی ابراہیم بن یزید مکی متروک ہے (مجمع ص۱۴۸ ج۲) ثقہ نہیں (ابن معین) اس سے سکوت ہے (بخاری☆ میزان ص۷۵ ج۱)

۱۱۷۵– کتاب الموضوعات ص۵۲ ج۲، اللالی ص۶۱ ج۲، الفوائد المجموعة ص۵۲، تنزیه ص۹۴ ج۲۔

۱۱۷۶– طبرانی أوسط ص۷۶۶ ج۶ ح۵۷۸۰۔

۱۱۷۷– طبرانی کبیر ص۲۰۱ ج۱۱ ح۱۱۶۴۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھانا اور عید کے لئے جانا

(۱۱۷۸) کان یطعم یوم الفطر قبل ان یغدو و یامر الناس بذلك (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

آپ عید الفطر کے دن عید کے لئے جانے سے پہلے کھانا کھاتے اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیتے۔☆ اس متن کے ساتھ باطل ہے راوی واقدی کذاب ہے۔ (میزان ص۶۶۳ ج۳)

(۱۱۷۹) ان من السنة ان تاتی العید ماشیاً (علی رضی اللہ عنہ)

سنت طریقہ یہ ہے کہ عید کے لئے پیدل جایا جائے۔ سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر۱۳۹)

(۱۱۸۰) لم یرکب فی جنازة قط ولا فی خروج الاضحی ولا الفطر (زهری)

آپ جنازہ اور عید الضحیٰ اور عید الفطر کو جاتے وقت سوار نہیں ہوتے تھے۔☆ مرسل ہے

(۱۱۸۱) سنة الفطر ثلاث المشی الی المصلی والاکل قبل الخروج والاغتسال (سعید بن المسیب رحمہ اللہ)

عید الفطر میں تین سنتیں ہیں عید گاہ کی طرف پیدل چلنا اور نماز کے لئے جانے سے پہلے کھانا کھانا اور غسل کرنا۔☆ مرسل ہے۔

تکبیرات

(۱۱۸۲) زینوا اعیادکم بالتکبیر (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

۱۱۷۸– طبرانی أوسط ص۲۵۳ج۵ ح۴۴۹۹۔

۱۱۷۹– ترمذی ح۵۳۰، مصنف عبد الرزاق ص۲۸۹ج۳، بیهقی ص۲۸۱ج۳، ابن أبی شیبة ص۴۸۶ج۱ ح۵۶۰۶۔

۱۱۸۰– فتح الباری ص۴۵۱ج۲، بحوالة کتاب الأم، تلخیص ص۷۰ وص۸۲ج۲۔

۱۱۸۱– أرواء ۱۰۴ج۳۔

۱۱۸۲– طبرانی أوسط ص۱۸۹ج۵ ح۴۳۷۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اپنی عیدوں کو تکبیروں کے ساتھ مزین کرو۔☆

ضعیف ہے ایک راوی عبد اللہ بن وہیب غزی نا معلوم ہے (مجمع ص ۲۰۷ ج ۲) دوسرا راوی بقیہ ضعیف ہے اور تیسرا راوی عمر بن راشد یمامی ضعیف ہے (تقریب ص ۲۵۳)

(۱۱۸۳) زينو العيدين بالتهليل و التقديس و التهميد و التكبير (انس رضی اللہ عنہ)

تم عیدین کو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر سے مزین کرو۔☆

من گھڑت ہے اس میں دو راوی کذاب ہیں (المقاصد الحسنہ ص ۲۳۵) من گھڑت ہے (ضعیف الجامع ص ۴۶۷)

(۱۱۸٤) كان يكبر يوم الفطر من حين يخرج من بيته حتى ياتى المصلى (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

عید الفطر کے دن گھر سے نکلتے ہی تکبیریں شروع کر دیتے حتی کہ عید گاہ پہنچ جاتے۔☆

ضعیف ہے راوی ولید بن محمد المؤقری اور اس کا شاگرد موسی بن عطاء بلقادی متروک ہیں (تلخیص المستدرک ص ۲۹۸ ج ۱) موسی منکر الحدیث ہے اور ولید ضعیف ہے محفوظ روایت ابن عمر کا موقوف قول ہے (بیہقی ص ۷۹ ج ۳)

(۱۱۸۵) انه يسمع تكبير عمر وهو يمر فى زقاق (عبد الله بن هشام رضی اللہ عنہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تکبیر سنتے جب عمر رضی اللہ عنہ گلیوں سے گزرتے ہوئے تکبیریں کہتے۔☆

ضعیف ہے ابن الھیعہ ضعیف ہے۔

(۱۱۸٦) انه يكبر حتى يسمع اهل الطريق (على رضی اللہ عنہ موقوفاً)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بلند آواز سے تکبیر کہتے حتی کہ راستے والے سن لیتے۔☆

سند نا معلوم ہے۔

۱۱۸۳– حلية الأولياء ص ۲۸۸ ج ۲، كنز العمال ص ٥٤٦ ج ۸، كشف الخفاء ص ٤٤٣ ج ۱۔

۱۱۸٤– دارقطنی ص ٤٤ ج ۲، كنز العمال ص ٦٤٢ ج ۸۔

۱۱۸٥– أرواء ص ۱۲۱ ج ۳۔

۱۱۸٦– أرواء ص ۱۲۱ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: بہت سے صحابہ سے موقوفا مروی ہے کہ وہ راستہ میں عید کی تکبیریں بلند آواز سے کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۱۱۸۷) کان یکبر فی الطریق یعنی فی عید الاضحی۔☆

آپ عید الاضحیٰ کی تکبیریں راستے میں کہتے ☆ حدیث رسول نہیں صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۱۸۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ماثور تکبیر اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد☆

بے اصل ہے صاحب ہدایہ کا وہم ہے۔

اسلحہ ساتھ لے جانا

(۱۱۸۹) نهی ان یلبس السلاح فی بلاد الاسلام فی العیدین الا ان یکون بحضرة العدو (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ نے منع فرمایا کہ اسلامی علاقہ میں عیدین کے موقع پر اسلحہ پہنا جائے مگر دشمن کی موجودگی میں (درست ہے۔) ☆

من گھڑت ہے راوی نائل بن نجیح ضعیف ہے (تقریب ص۳۵۲) اس کی حدیثیں تاریکی والی ہیں الکامل ۲۵۲۰ ج ۷) اس کا استاذ اسماعیل بن زیاد متروک کذاب ہے (دارقطنی) دجال ہے (ابن حبان☆ العلل المتناہیہ ص۴۷۶ ج۱)

(۱۱۹۰) رایت رسول اللہ ﷺ یوم العیدین یدیه بالحراب (ابن ابی اوفی)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو عید کے دنوں میں دیکھا کہ آپ کے سامنے نیزہ تھا☆

من گھڑت ہے راوی منذر بن زیادہ متروک ہے (دارقطنی) کذاب ہے (فلاس☆ العلل المتناہیہ ص۴۷۶ ج۱) محدثین کو قرار ہے کہ اس روایت کو منذر نے وضع کیا ہے (لسان ص۸۹ ج۶)

۱۱۸۷ – هداية ص۱۷٤ ج۱، نصب الراية ص۲۲٤ ج۲۔

۱۱۸۸ – هداية ص۱۷۵ ج۱، دراية ص۲۲۳ ج۱۔

۱۱۸۹ – ابن ماجة ح۱۳۱٤ باب ما جاء فی السلاح فی یوم العید، العلل المتناهية ص۳۷۵ ج۱۔

۱۱۹۰ – العلل المتناهية ص٤۷٦ ج۱، لسان ص۸۹ ج٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں تکبیرات زوائد

(۱۱۹۱) کان یکبر فی العیدین اربعا تکبیرة علی الجنائز (ابو موسی و حذیفہ رضی اللہ عنہ)

آپ عیدین میں جنازہ کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے۔☆

ضعیف ہے اولاً ابوعائشہ نا معلوم راوی ہے جسے کوئی بھی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی ایک سے اس کی روایت درست ہے (المحلی ص۸۹ ج۳) غیر معروف ہے (میزان ص۵۴۳ ج۴) ثانیا راوی عبدالرحمٰن بن ثوبان ضعیف ہے (محلی ص ۸۹ ج۳) اس کی روایات منکر ہیں (احمد☆ العلل المتناہیہ ص۴۷۵ ج۱)

(۱۱۹۲) کبر فی العیدین فی الاولی سبعاً قبل القراة وفی الآخرة خمساً قبل القراة (عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ)۔

عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبریں کہیں۔☆

سخت ضعیف ہے راوی کثیر بن عبداللہ بن متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۱۶)

(۱۱۹۳) اور یہی روایت محمد بن عمار سے بھی مروی ہے اس کا راوی عبداللہ بن محمد بن عمار کوئی شئ نہیں (نصب الرایہ ص۲۱۸ ج۲)

(۱۱۹۴) اور یہی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کا راوی فرج بن فضالہ ضعیف ہے (تقریب ص۲۷۴)

(۱۱۹۵) اور یہی روایت حضرت عائشہ سے بھی منقول ہے جس کے الفاظ ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔ اس میں رکوع کی تکبیریں شامل نہ ہوتیں۔☆

۱۱۹۱– أبو داود ح۱۱۵۳، المحلی ص۸۹ج۳، العلل المتناهية ص۴۷۵ ج۱، طحاوی ص۳۴۶ ج۴۔

۱۱۹۲– ابن ماجة ح۱۲۷۹ باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلاة العیدین۔

۱۱۹۳– دارقطنی ص۴۷ ج۲، دارمی ص۳۱۵ ج۱، نصب الرایة ص۲۱۸ ج۲۔

۱۱۹۴– دارقطنی ص۴۹ ج۲، نصب الرایة ص۲۱۸ ج۲۔

۱۱۹۵– أبوداود ح۱۱۴۹ باب التکبیر فی العیدین، ابن ماجة ح ۱۲۸۰ باب ما جاء فی صلاة العیدین، أرواء الغلیل ص۱۰۸ ج۳، دارقطنی ص۴۷ ج۲، بیهقی ص۲۸۷ ج۳، مسند أحمد ص۷۰ ج۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا راوی ابن لھیعہ ہے امام بخاری فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے دار قطنی فرماتے ہیں یہ روایت مضطرب ہے اور اس میں اضطراب ابن لھیعہ کی طرف سے ہے (نصب الرایہ ص۲۱۶ ج۲) البانی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اس لئے کہ اس روایت کو ابن لھیعہ سے ابن وہب نے روایت کیا ہے عبدالغنی بن سعید ازدی فرماتے ہیں ابن لھیعہ سے ابن مبارک اور ابن وھب کی روایت صحیح ہے محمد ذیلی فرماتے ہیں اس لئے کہ ابن وہب ابن لھیعہ سے قدیم السماع ہیں لھذا سند صحیح ہے امام دار قطنی نے اس روایت میں خالد بن یزید سے ابن لھیعہ کے سماع اور تحدیث کی وضاحت کی ہے۔ (جس سے تدلیس کا شبہ زائل ہو جاتا ہے) امام بخاری نے اس روایت کو ابن لھیعہ کے تفرد کی وجہ سے ضعیف کہا ہے حالانکہ یہ تفرد ابن وہب کی روایت میں مضر نہیں (ارواء الغلیل ص ۱۰۸ ج۳)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت عائشہ سے مروی مذکورہ روایت صحیح ہے واللہ اعلم۔

(۱۱۹۶) كان يكبر في العيدين في الاولى سبعاً قبل القرة وفي الآخرة خمسا قبل القراة (سعد بن عمار)۔

آپ نماز عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبدالرحمٰن بن سعد ضعیف ہے (تقریب ص۲۰۲) امام احمد کہتے ہیں تکبیرات عید کے بارہ میں کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں (نصب الرایہ ص۲۱۸ ج۲) راقم الحروف کہتا ہے امام احمد علی بن المدینی اور بخاری نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت کو صحیح کہا ہے جس میں ہے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں اور اس روایت کے بعد امام احمد فرماتے ہیں میرا بھی یہی مذہب ہے ارواء الغلیل ص۱۰۹ ج۳) ممکن ہے دیگر شواہد کی وجہ سے مذکورہ ائمہ نے اسے صحیح کہا ہو۔

(۱۱۹۷) کیونکہ اس روایت کی حضرت ابوہریرہ کے موقوف عمل سے بھی تائید ہوئی ہے کہ انہوں نے پہلی رکعت میں

۱۱۹۶– ابن ماجة ح۱۲۷۷ باب ما جاء كم يكبر الامام في صلاة العيدين.

۱۱۹۷– موطا ص۱۰۸، المحلى ص۸۸ج۳، طحاوی ص۳٤٤ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں (موطا) اس حدیث کی سند اس باب میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے ابن حزم فرماتے ہیں اس حدیث کی سند سورج کی طرح روشن ہے (المحلی ص ۸۸ ج ۳)

(۱۱۹۸) بارہ تکبیرات کے علاوہ اس باب میں جتنی مرفوع روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں اور اس طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایات کہ وہ نو تکبیرات سکھاتے تھے ضعیف ہے اس کا راوی مجالد بن سعید قوی نہیں متغیر ہو گیا تھا (تقریب ص ۳۲۸)

(۱۱۹۹) اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے کہ وہ پہلی رکعت میں چار تکبیریں کہتے تھے پھر قرأت کرتے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرتے پھر چار تکبریں کہتے کو بعض آئمہ نے اگرچہ صحیح قرار دیا ہے مگر ضعیف ہے راوی ابو اسحاق سبعی مدلس اور مختلط ہیں۔ (طبقات المدلسین ص ۱۰۱)

قرأت اور خطبہ

(۱۲۰۰) صلی العید رکعتین لا یقرأ فیھا الا بام الکتاب لم یزد علیھا شیئاً (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے عید کی نماز دو رکعتیں پڑھیں ان میں صرف سورت فاتحہ کی قرأت کی۔ ☆

منکر ہے راوی شہر بن حوشب صدوق کثیر الارسال اور ادھام ہے (تقریب ص ۱۵۷)

(۱۲۰۱) کان یقرأ فی صلوۃ العیدین بعم یتساءلون والشمس وضحاھا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدین میں سورت النباء اور الشمس پڑھتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ایوب بن سیار ضعیف ہے نسائی فرماتے ہیں متروک ہے (میزان ص ۲۸۹ ج ۱)

۱۱۹۸ – ابن أبی شیبة ص ٤٩٤ ج ١ ح ٥٦٩٧۔

۱۱۹۹ – المحلی ص ۸۸ ج ۳، نصب الرایة ص ۲۱۳ ج ۲۔

۱۲۰۰ – أبویعلی ص ۸٦ ج ۳ ح ۲٥٥٤، طبرانی کبیر ص ۱۹۳ ج ۱۲ ح ۱٦ ٤۳۰، کشف الاستار ح ۲۷۰ وص ٤۹۰۔

۱۲۰۱ – کشف الاستار ح ٦٥٦۔ مجمع ص ۲۰٤ ج ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۰۲) یکبر بین اضعاف الخطبة یکثر التکبیر فی خطبة عیدین (سعد المؤذن)

عیدین کے خطبہ کے درمیان کثرت سے تکبیریں کہتے۔☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن سعد ضعیف ہے (تقریب ص۲۰۲) اس نے یہ حدیث اپنے باپ سعد سے اور اس نے اپنے باپ عمار سے روایت کی ہے دونوں باپ بیٹا مجہول ہیں (تہذیب ص۴۷۹ ج۳)

(۱۲۰۳) یخطب بعدهما خطبتین کذلك فعل علیه السلام۔☆

امام نماز کے بعد دو خطبے دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔☆

دو خطبوں کا ذکر بے اصل ہے اور صاحب ہدایہ کا استدراج ہے۔

(۱۲۰۴) تقبل الله منا و منك (واثله رضی اللہ عنہ مرفوعاً)

اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول کرے۔☆

ضعیف ہے راوی بقیہ مدلس اور ضعیف ہے اس کا شاگرد محمد بن ابراہیم سامی منکر الحدیث ہے (العلل المتناھیہ ص۴۷۶ ج۱)

(۱۲۰۵) سالت رسول الله ﷺ عن قول الناس تقبل الله منا ومنکم قال ذالك فعل اهل الکتاب و کرهه (عباده رضی اللہ عنہ)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارہ میں پوچھا کہ لوگ آپس میں جو تقبل اللہ منا ومنکم کہتے ہیں آپ نے فرمایا یہ اہل کتاب کا فعل ہے اور اس کو ناپسند فرمایا۔☆

سخت ضعیف ہے راوی مکحول کثیر الارسال ہیں اور ان کی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقطع ہے دوسرا روای عبد الخالق بن زید بن واقد ثقہ نہیں (نسائی) منکر الحدیث ہے (بخاری) ضعیف الحدیث، منکر الحدیث غیر قوی ہے (ابو حاتم) کوئی شئی نہیں (ابونعیم☆ لسان ص۴۰۱ ج۳) مشاہیر سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۱۴۹ ج۲)

۱۲۰۲– ابن ماجة ح۱۲۸۷ باب ما جاء فی الخطبة فی العیدین، المستدرك حاکم ص۶۰۷ ج۳۔

۱۲۰۳– هدایة ص۱۷۴ ج۱، نصب الرایة ص۲۲۰ ج۲، درایة ص۲۲۲ ج۱۔

۱۲۰۴– بیهقی ص۳۱۹ ج۳، العلل المتناهیة ص۴۷۶ ج۱۔

۱۲۰۵– کتاب المجروحین ص۱۴۹ ج۲، لسان ص۴۰۰ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز عید کے بعد نماز

(۱۲۰۶) جس نے عید الفطر کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الاعلی، دوسری رکعت میں سورۃ الشمس، تیسری رکعت میں سورۃ الضحی اور چوتھی رکعت میں قل ھو اللہ پڑھی وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے تمام نبیوں پر نازل شدہ تمام کتابیں پڑھ ڈالیں اور اس کا اجر تمام یتیموں کو سیر کرنے کے برابر ہے۔ اور مزید اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (سلمان فارسی رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں ایک راوی عبد اللہ بن محمد ہے ابن حبان فرماتے ہیں اس کا کتابوں میں تذکرہ کرنا حلال نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۵۴ ج۲)

جمعہ اور عید کا اجماع

(۱۲۰۷) شهدت مع النبی ﷺ عیدین اجتمعا فصلی العید ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یصلی فلیصل (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو عیدیں (عید اور جمعہ) میں حاضر تھا جو اکٹھی آ گئیں آپ نے نماز عید پڑھی اور جمعہ کی نماز پڑھنے میں رخصت دے دی فرمایا جو جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔ ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ بن ولید ضعیف ہے۔ (دیکھئے نمبر ۳۳۷)

(۱۲۰۸) اجتمع فی یومکم هذا عیدان فمن شاء منکم اجزاه من الجمعة وانا مجمعون (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جو شخص (صرف عید کی نماز پر اکتفا) چاہتا ہے تو نماز عید اس

۱۲۰۶– کتاب الموضوعات ص۹۳ج۲، تنزیه ص۹۴ج۲، الفوائد المجموعة ص۵۳۔

۱۲۰۷– المستدرك ص۲۸۸ج۱، نسائی ح۱۵۹۲، ابن ماجة ح۱۳۱۰، مسند أحمد ص۳۷۲ج۴، بیهقی ص۳۱۷ج۳۔

۱۲۰۸– أبوداود باب اذا وافق یوم الجمعة بوم عید ح ۱۰۷۳، بیهقی ص۳۱۷ج۳، ابن ماجة ح۱۳۱۱، المستدرك ص۲۸۸ج۱، تاریخ بغداد ص۱۲۵ج۳، العلل المتناهیة ص۷۴۷ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جمعہ سے کفایت کر دے گی اور ہم جمعہ پڑھیں گے۔ ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ بن ولید ضعیف ہے دارقطنی فرماتے ہیں یہ روایت مغیرہ ضبی کی غریب روایت ہے اسے صرف شعبہ نے مرفوع روایت کیا ہے اور شعبہ سے صرف بقیہ نے نیز اسکو زیاد بکائی اور صالح بن موسیٰ طلحی نے عبد العزیز بن رفیع سے متصل روایت کیا ہے اسی طرح ثوری عن عبد العزیز سے بھی متصل ہے اور یہ روایت اس سے غریب ہے ایک جماعت نے عبد العزیز سے عن ابی صالح عن النبی ﷺ مرسل روایت کی ہے اس میں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح امام احمد نے بھی فرمایا ہے کہ ابو صالح سے عام لوگوں نے مرسل روایت کی ہے اور احمد نے بقیہ سے مرفوع روایت کرنے پر تعجب فرمایا ہے (العلل المتناہیہ ص۴۷۳ ج۱) واضح رہے کہ روایت دراصل ابو ہریرہ کی سند سے ہے ابن ماجہ میں ابو ہریرہ کے بجائے ابن عباس ہے جو وہم ہے۔

(۱۲۰۹) اجتمع عیدان علی عهد رسول الله ﷺ فصلی بالناس ثم قال من شاء ان یاتی الجمعة فلیاتها و من شاء ان یتخلف فلیتخلف (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عید اور جمعہ اکٹھے آ گئے آپ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی اور فرمایا جو جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پیچھے رہنا چاہے وہ پیچھے رہ جائے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی مندل ضعیف ہے (تقریب ص۳۴۷) اس کا شاگرد جبارہ بن مغلس کذاب ہے (ابن معین ☆ میزان ص۳۸۷ ج۱)

(۱۲۱۰) شهدت معاویة وهو یسال زید بن ارقم شهدت مع رسول الله ﷺ عیدان اجتمعا قال نعم صلی العید الاول اول النهار ثم ارخص فی الجمعة ثم قال من شاء ان یجمع فلیجتمع (ایاس بن ابی رملة رضی اللہ عنہ)

۱۲۰۹– ابن ماجه ح ۱۳۱۲، الكامل ص ۱۰۵۰ و ص ۱۲۱۸ ج ۳ و ص ۲٤٤۸ج ٦، العلل المتناهية ص٤٧٤ ج ۱۔

۱۲۱۰– أبوداود باب اذا وافق یوم الجمعة یوم عید ح ۱۰۷۰، نسائی ح۱۵۹۲، ابن ماجة ح۱۳۱۰، المستدرك ص۲۸۸ج۱، العلل المتناهية ص۷٤۷ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا جب عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہوئے تو انہوں نے فرمایا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے پہلے وقت عید پڑھائی پھر جمعہ کے بارہ میں رخصت دے دی اور فرمایا جو جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ایاس مجہول ہے (تقریب ص۴۰)

(۱۲۱۱) اجتمع عيدان على عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال من احب ان يجلس من اهل البادية فليجلس من غير حرج (عمر بن عبد العزيز رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید اور جمعہ اکٹھے آ گئے آپ نے فرمایا دیہاتیوں میں سے جو بیٹھنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی حرج کے بیٹھ جائے۔ ☆

منقطع ہے اور پھر سند بھی ضعیف ہے (بیہقی ص۳۱۸ ج۳) راوی ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ متروک ہے (تقریب ص۲۳)

☆☆☆☆☆

۱۲۱۱– بیهقی ص۳۱۸ج۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶- کتاب الصلوات التطوعات

صلوۃ الضحی

(۱۲۱۲) یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلها (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

چاشت کی نماز پڑھتے حتی کہ ہم کہتے آپ اس کو چھوڑیں گے نہیں اور چھوڑ دیتے حتی کہ ہم کہتے آپ اسے پڑھیں گے نہیں۔ ☆اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی عطیہ عوفی ضعیف ہے (ابو حاتم) ☆ضعیف الحدیث ہے (احمد) ☆میزان ص۸۰ ج۳)

(۱۲۱۳) صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضحی یوما رکعتین ثم یوما اربعا ثم یوما ستا ثم یوما ثمانیا ثم ترك یوماً (مجاهد رحمہ اللہ)

آپ نے ایک دن چاشت کی نماز دو رکعتیں، دوسرے دن چار رکعتیں تیسرے دن چھ رکعتیں اور چوتھے دن آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے ایک دن چھوڑ دی۔ ☆مرسل ہے۔

(۱۲۱٤) صلی سبحة الضحی ثمانی رکعات یسلم من کل رکعتین (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ نے چاشت کی نماز آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔☆یسلم من کل رکعتین کے الفاظ ضعیف ہیں راوی عیاض بن عبداللہ لین ہے (تقریب ص۲۷۰) اور یہ اس میں متفرد ہے۔

(۱۲۱۵) صلی بمکة یوم فتحها ثمان رکعات یطول فیها القرأة والرکوع (سعد رضی اللہ عنہ)

آپ نے فتح مکہ کے دن آٹھ رکعتیں پڑھیں جن میں قرأۃ اور رکوع لمبے کئے۔ ☆ی

۱۲۱۲- مسند أحمد ص۳٦ ص۲٤۱ ج۳، أرواء الغلیل ص۲۱۲ ج۲، ترمذی ح٤۷۷ باب صلاة الضحی۔

۱۲۱۳- ارواء الغلیل ص۲٤۷ ج۔

۱۲۱٤- ابو داود باب صلاة الضحی ح۱۲٤۰، بیهقی ص٤۸ ج۳

۱۲۱۵- کشف الاستار ح٦۹۸، مجمع ص۲۳٦ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طول سے لیکر آخر تک کے الفاظ ضعیف ہیں راوی عبداللہ بن شبیب ضعیف ہے (مجمع ص ۲۳۶ ج ۲) ذاہب الحدیث ہے (ابواحمد حاکم) خبروں کو پلٹ دیتا اور روایات کی چوری کرتا تھا۔ (ابن حبان) واہ ہے (میزان ص ۴۳۸ ج ۲)

(۱۲۱۶) لا یترك الضحی فی السفر ولا فی غیره (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

آپ چاشت کی نماز سفر وغیرہ میں بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ☆

باطل ہے راوی یوسف سمتی کذاب ہے۔ حدیث وضع کرتا تھا۔ (کتاب المجروحین ص ۱۳۱ ج ۳) تفصیل داستان حنفیہ ص ۲۲۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۲۱۷) لا یحافظ علی صلوة الضحی الا اوّاب (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

نماز چاشت کی حفاظت صرف اوّاب (اللہ کی طرف زیادہ رجوع کرنے والا) کرتا ہے۔ ☆ ضعیف ہے سند میں ایک مجہول راوی ہے اور دوسرا راوی محمد بن عمرو متکلم فیہ ہے (مجمع ص ۲۳۹ ج ۲)

(۱۲۱۸) جنت کے ایک دروازے کا نام ضحیٰ ہے قیامت کے دن آواز دینے والا کہے گا کہاں ہیں وہ جو نماز ضحیٰ پر ہمیشگی کرتے تھے وہ آج اس دروازہ سے داخل ہوں (ابو ہریرہ)

سخت ضعیف ہے راوی سلیمان بن داؤد یمامی متروک ہے (مجمع ص ۲۳۹ ج ۲)

(۱۲۱۹) ان فی الجنة بابا یقال له ضحی فمن صلی صلوة الضحی حنت الیه صلوة الضحی کما یحن الفصیل الی امه حتی انها لتستقبله حتی یدخل الجنة (انس رضی اللہ عنہ)

جنت کے ایک دروازے کا نام ضحیٰ ہے جس نے چاشت کی نماز پڑھی وہ نماز (قیامت کے دن) نمازی کی طرف جھکے گی جیسا کہ بچہ ماں کی طرف جھکتا ہے حتی کہ وہ اس کا استقبال کرے گی یہاں تک کہ نمازی جنت میں داخل ہو جائے۔ ☆ باطل ہے۔

۱۲۱۶ – کشف الاستار ح ۶۹۵، مجمع ص ۲۳۸ ج ۲۔

۱۲۱۷ – ابن خزیمة ص ۲۲۸ ج ۲، المستدرك ص ۳۱۴ ج ۱، الکامل ص ۲۲۰۵ ج ۶، طبرانی أوسط ص ۵۱۵ ج ۴ ح ۳۸۷۷، درمنثور ص ۲۹۹ ج ۵، کنز العمال ص ۸۰۷ ج ۷۔

۱۲۱۸ – طبرانی أوسط ص ۲۸ ج ۶ ح ۵۰۵۶، العلل المتناهیة ص ۴۷۲ ج ۱۔

۱۲۱۹ – العلل المتناهیة ص ۴۷۱ ج ۱، تاریخ بغداد ص ۲۰۷ ج ۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۲۰) ان فی الجنة بابا یقال له الضحی لا یدخل منه الا من حافظ علی صلوة الضحی (انس رضی اللہ عنہ)

جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ضحیٰ ہے اس دروازے سے وہی شخص داخل ہوگا جو نماز چاشت کی حفاظت کرتا ہے۔ ☆

باطل ہے ان دونوں روایتوں کا راوی یحی بن شبیب یمامی سفیان سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جن کو سفیان نے کبھی روایت نہیں کیا کسی حالت میں بھی قابل حجت نہیں (کتاب المجروحین ص۱۲۹ ج۳) خطیب نے شبیب کے ترجمہ میں مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اور فرمایا ہے اس سے محمد بن سری اور علی بن محمد بن فتح نے باطل حدیثیں روایتیں کی ہیں (تاریخ بغداد ص۲۰۶ ج۱۴) مذکورہ حدیث بھی علی بن محمد کے طریق سے ہے۔

(۱۲۲۱) من دوام علی صلوة الضحی ولم یقطعها الا من علة کنت انا وهو فی الجنة فی زورق من نور فی بحر من نور الله حتی نزور رب العالمین (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جو نماز چاشت پر ہمیشگی کرے اور اسے بغیر کسی علت اور سبب کے ترک نہ کرے میں اور وہ جنت میں نور کی کشتی پر سوار ہوں گے جو اللہ کے نور کے سمندر میں ہوگی حتی کہ ہم رب العالمین کی زیارت کریں گے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی زکریا بن دریت کندی حمید طویل پر روایتیں گھڑتا تھا اس نے حمید کے نام پر ایک نسخہ روایت کیا ہے جو بالکل من گھڑت ہے اس کا کتابوں میں ذکر کرنا حلال نہیں (کتاب المجروحین ص۳۱۵ ج۱)

(۱۲۲۲) ایک طویل حدیث میں ہے جس نے جمعہ کے روز نماز چاشت کی چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دس مرتبہ سورۃ الفاتحہ دس مرتبہ سورۃ الاخلاص دس مرتبہ سورۃ الکافرون دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ معوذتین کو پڑھا اس کے آخر میں ہے اس کے لئے حضرت ابراہیم، موسی، یحی اور عیسی علیہم الصلوات والسلام کو ثواب ہوگا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۲۲۰ – العلل المتناهية ص۴۷۱ ج۱، تاريخ بغداد ص۲۰۷ ج۱۴۔

۱۲۲۱ – كتاب المجروحين ص۳۱۵ ج۱، العلل المتناهية ص۴۷۲ ج۱، ميزان ص۷۲ ج۲۔

۱۲۲۲ – كتاب الموضوعات ص۳۷ ج۲، اللالی ص۳۲ ج۲، تنزيه ص۸۲ ج۲، الفوائد المجموعة ص۳۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث بلاشبہ من گھڑت ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں ان میں سے کسی ایک نے اس روایت کو گھڑا ہے (کتاب الموضوعات ص۳۷ ج۲) سیوطی فرماتے ہیں شیرازی نے اس روایت کو القاب میں روایت کیا ہے اس کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک نہیں (اللائی المضوعہ ص۳۷ ج۲)

(۱۲۲۳) یہی روایت حضرت علی سے بھی مرفوعاً بیان کی جاتی ہے سیوطی فرماتے ہیں ابونعیم نے اس روایت کو کتاب قربان المتقین میں دو متصل اور منقطع سندوں سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں من گھڑت الفاظ ہیں اور اس کے من گھڑت ہونے کے آثار بڑے واضح ہیں (اللائی المصنوعہ ص۳۷ ج۲)

کیا چار رکعتیں نماز پڑھنے والا اوالعزم انبیاء کے ثواب کا پا سکتا ہے حاشا وکلا۔

(۱۲۲٤) صلی بنا رسول اللہ ﷺ صلوۃ الضحیٰ (عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چاشت کی نماز پڑھائی۔ضعیف ہے اس کی سند میں شیخ راوی مجہول ہے (مسند احمد ص۶۴ ج۵)

(۱۲۲۵) من صلی الضحی فکانما صلی صلاۃ الاوّابین و کان معی مرافقتی یوم القیامۃ فی الجنۃ۔ (انس رضی اللہ عنہ)

جس نے نماز ضحیٰ پڑھی اس نے گویا کہ نماز اوابین پڑھی اور وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوگا۔ (سند نا معلوم ہے۔

(۱۲۲٦) من صلی الضحی و صیام ثلاثۃ ایام الحدیث۔☆

جس نے نماز ضحیٰ پڑھی اور مہینہ میں تین روزے رکھے اور وتر سفر اور حضر میں نہ چھوڑے اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جاتا ہے۔☆ضعیف ہے راوی ایوب بن نھیک ضعیف ہے۔ (میزان ص۲۹۴ ج۱)

۱۲۲۳– اللالی ص۳۳ج۲۔

۱۲۲٤– مسند أحمد ص٦٤ج٥۔

۱۲۲۵– دیلمی ص ۵۷ ج ٤ ح ٥٦٦٦

۱۲۲٦– حلیۃ الأولیاء ص۳۳۲ج٤، مجمع ص۲٤۱ج۲ بحوالۃ طبرانی کبیر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۲۷) ما من رجل يصلي صلوة الضحى ثم تركها الا عرج بها الى الله فقالت يا رب ان فلانا حفظني فاحفظه وان فلانا ضيني فضيعه(عبدالله بن سمجيح)

جو آدمی پہلے نماز ضحیٰ پڑھتا رہا ہو پھر چھوڑ دیتا ہے نماز اللہ کے حضور پیش ہوتی ہے اور عرض کرتی ہے اللہ! فلاں نے میری حفاظت کی تو بھی اس کی حفاظت کر! اور فلاں نے مجھے ضائع کر دیا ہے تو بھی اسے ضائع کر دے! ☆ سخت ضعیف ہے بعض دیگر راویوں کے علاوہ عبد اللہ بن حسین مصیصی حدیث چور تھا منفرد ہو تو قابل حجت نہیں۔ (میزان ص ۴۰۸ ج ۲)

(۱۲۲۸) صلوا ركعتي الضحى بسورتيهما والشمس والضحى۔ (عقبه بن عامر رضی اللہ عنہ)

نماز ضحیٰ میں سورت والشمس اور والضحیٰ پڑھو۔ ☆ من گھڑت ہے راوی مجاشع بن عمرو حدیث وضع کرتا تھا۔ (ابن حبان ☆ المغنی فی الضعفاء ص ۵۴۱ ج ۲)

(۱۲۲۹) المنافق لا يصلي الضحى ولا يقرأ قل يا أيها الكافرون۔ (عبد الله بن جراد رضی اللہ عنہ)

منافق نماز ضحیٰ اور سورۃ الکافرون نہیں پڑھتا۔ ☆

من گھڑت ہے۔ راوی یعلی بن اشدق اس کی حدیث نہ لکھی جائے (بخاری) کوئی شئ نہیں۔ (ابو زرعہ) اس کے لئے حدیثیں وضع کی جاتیں وہ انہیں روایت کر دیتا تھا اور اسے معلوم نہ ہوتا کہ (یہ من گھڑت ہیں) (ابن حبان ☆ المغنی فی الضعفاء ص ۷۶۰ ج ۲) من گھڑت ہے۔ (ضعیف الجامع ص ۸۵۷)

نماز تسبیح

(۱۲۳۰) يا عباس يا عماه الاعطيك الا منحك الا اخبرك الا أفعل بك عشر

۱۲۲۷– ديلمي ص ۳۱۵ ج ۳ ح ٦٤٦٣

۱۲۲۸– ديلمي ص ٥٣٦ ج ۲ ح ۳٥۱۷، كنز العمال ص ۸۰٥ ج ۷.

۱۲۲۹– ديلمي ص ٤٤٨ ج ٤ ح ٦۹۰۳، در منثور ص ٤۰٥ ج ٦، كنز العمال ص ۸۰۷ ج ۷.

۱۲۳۰– المستدرك ص ۳۱۸ ج ۱، بيهقي ص ۱٥ ج ۳، كنز العمال ص ۸۱۸ ج ۷، تنزيه ص ۱۰۷ ج ۲، أبوداود ح ۱۲۹۷، الفوائد المجموعة ص ۳۷.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصال اذا انت فعلت غفرك الله لك ذنبك اوله و آخره قديمه و حديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته ان تصلى اربع ركعات الحديث (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

چچا عباس رضی اللہ عنہ کیا میں تجھے کچھ عطیہ نہ دوں کیا میں تجھے خبر نہ دوں کیا میں تیرے ساتھ ایسے نہ کروں دس خصلتیں ہیں جب آپ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے تمام پچھلے پرانے نئے خطأ اور عمد چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے گا یہ کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں۔ ☆ضعیف ہے ایک راوی موسیٰ بن عبد العزیز قابل حجت نہیں ہے (ذہبی)

کوئی حرج نہیں (ابن معین و نسائی) کبھی کبھی خطا کر جاتا تھا (ابن حبان) منکر الحدیث (ابوالفضل سلیمان) ضعیف ہے (ابن مدینی) اس کی حدیث منکر ہے (میزان ص۲۱۳ ج۴) صدوق سئ الحفظ ہے (تقریب ص۳۵۱) اس کا استاذ حکم بن ابان ثبت نہیں (میزان ص۲۱۳ ج۴)

(۱۲۳۱) يا عم الا اصلك الا احبوك الا انفعك قال بلى يا رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال صل اربع ركعات الحديث (ابو رافع رضی اللہ عنہ)

اے چچا کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں فرمایا جی ہاں آپ نے فرمایا چار رکعت نماز پڑھ۔ ☆ضعیف ہے راوی موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے (نسائی) کوئی شئ نہیں اس کی حدیث قابل حجت نہیں (اب معین ثقہ ہے قابل حجت نہیں (ابن سعد) صدوق سخت ضعیف ہے (یعقوب بن شیبہ) اس کی حدیث نہ لکھی جائے (احمد) ہم اس کی حدیث سے بچتے تھے (یحیٰ بن سعید) اس کی روایت پر ضعف واضح ہے (ابن عدی ☆ میزان ص۲۱۳ ج۴) ضعیف ہے (تقریب ص۳۵۱) اس کا استاذ سعید بن ابی سعید مجہول ہے (تقریب ص۱۲۲) یہ حدیث غریب ہے (ترمذی مع تحفہ ص۳۵۰ ج۱)

(۱۲۳۲) جاء العباس الى النبى صلی اللہ علیہ وسلم ساعة لم يكن ياتيه فيها فقيل يا رسول

۱۲۳۱– ابن ماجة ح۱۳۸٦، ترمذی ح٤٨٢ باب ما جاء فی صلاة التسبيح، اللالی ص٣٤ج٢، كتاب الموضوعات ص٦٤ج١۔

۱۲۳۲– طبرانی کبیر ص۱۳ج۱۱ ح۱۱۳٦٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ﷺ هذا عمك على الباب قال اذنوا له فقد جاء لامر۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت تشریف لے گئے جس وقت میں اس سے پہلے نہیں جاتے تھے آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا دروازہ پر کھڑے ہیں فرمایا ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو انہیں کوئی کام لے آیا ہے۔ ☆ضعیف ہے لمبی حدیث کا ابتدائی حصہ ہے راوی نافع بن ہرمز ضعیف ہے (مجمع ص ۲۸۲ ج ۲) ثقہ نہیں (نسائی) متروک ذاہب الحدیث ہے (ابو حاتم) جس کو امام احمد اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے اور ابن معین نے تکذب کی ہے (میزان ص ۲۴۳ ج ۴)

(۱۲۳۳) يا غلام الا احبوك الا انحلك الا اعطيتك قال قلت بلى فقال اربع ركعات الحديث (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اے بچے کیا میں تجھے کوئی عطیہ نہ دوں میں نے کہا جی ہاں فرمایا چار رکعتیں۔☆

سخت ضعیف ہے راوی عبد القدوس بن حبیب متروک ہے (مجمع ص ۲۸۲ ج ۲) اس کے ترک پر اجماع ہے (فلاس) ثقہ نہیں (نسائی) کذاب ہے (عبد اللہ بن مبارک) اس کی روایات سند اور متن کے اعتبار سے منکر ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص ۶۴۳ ج ۲)

(۱۲۳٤) يا ابا الجوزاء الا احبوك الا انحلك الا اعطيك قلت بلى فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول من صلى اربع ركعات (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

اے ابو الجوزاء کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جو چار رکعت نماز پڑھے۔ ☆ضعیف ہے راوی یحی بن عقبہ بن ابی العیزار ضعیف ہے (مجمع ص ۲۸۲ ج ۲) کوئی شئی نہیں (ابن معین)، منکر الحدیث ہے (بخاری)، ثقہ نہیں (نسائی) کذاب خبیث اللہ کا دشمن ہے (ابن معین)، حدیث گھڑتا تھا (ابو حاتم ☆ میزان ص ۳۹۷ ج ۴) اس روایت کی ایک اور بھی سند ہے جس میں راوی عبدالقدوس بن حبیب متروک ہے جو اس سے پہلے روایت میں گزر چکا ہے۔

۱۲۳۳– طبرانی أوسط ص ۱۶۷ ج ۳ ح ۲۳۳۹، حلیة الأولیاء ص ۲۵ ج ۱، کنز العمال ص ۸۲۰ ج ۷۔

۱۲۳٤– طبرانی أوسط ص ٤۱۸ ج ۳ ح ۲۳۳۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۳۵) اس کے ہم معنی روایت حافظ ابونعیم نے کتاب القربان میں عبد الحمید بن عبد الرحمٰن طائی عن ابیہ عن ابی رافع عن الفضل بن عباس کے طریق سے بیان کی ہے عبد الحمید اور اس کا باپ عبد الرحمٰن دونوں نا معلوم ہیں اور ابو رافع یہ صحابی نہیں بلکہ خیال ہے کہ اسماعیل بن ابی رافع ہے جو ضعیف ہے (الاثار المرفوعہ ص۱۲۶)

(۱۲۳۶) وجه رسول الله ﷺ جعفر بن ابی طالب الی بلاد الحبشة فلما قدم اعتنقه وقبل بين عينيه قال الا اهب لك الا ابشرك الا امنحك الا اتحفك قال نعم يا رسول الله ﷺ قال تصلی اربع رکعات الحديث (ابن عمر)

رسول اللہ ﷺ نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو حبشہ کے علاقہ کی طرف بھیجا جب آپ واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے معانقہ کیا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں تو چار رکعت پڑھ۔ ☆سخت ضعیف ہے راوی احمد بن داؤد بن عبدالغفار کی امام دارقطنی نے تکذیب کی ہے۔ ☆میزان ص۹۶ ج۱) ذہبی نے اس کی دو من گھڑت روایات کی نشاندھی فرمائی ہے (میزان ص۹۶ ج۱)

نوٹ: امام حاکم نے اس روایت کی تصحیح کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اس پر کوئی غبار نہیں (متدرک ص۳۱۹ ج۱) مگر احمد بن داؤد پر امام دارقطنی کی شدید جرح سے واضح ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(۱۲۳۷) دارقطنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بیان فرمائی ہے مگر اس کی سند میں ضعف اور انقطاع ہے اس کی ایک اور سند ابن الاشعث عن موسی بن جعفر بن اسماعیل بن موسی بن جعفر لا صادق عن آباۂ الی عن علی کے طریق سے ہے جس پر محدثین نے اس سند اور جو بھی اس سند کے ساتھ نسخہ اس نے روایت کیا ہے میں طعن کیا ہے (آثار المرفوعہ ص۱۲۷) راقم کہتا ہے یہ سارا نسخہ ہی من گھڑت ہے۔

(۱۲۳۸) اسی طرح حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بھی ہے جس کو دارقطنی نے عبدالمالک بن ہارون بن عنترہ عن ابیہ عن جدہ عن علی عن جعفر رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے جو سخت ضعیف ہے اولاً عبد المالک بن

۱۲۳۵– الآثار المرفوعة ص۱۲۶۔

۱۲۳۶– المستدرك ص۳۱۹ج۱۔

۱۲۳۷– الآثار المرفوعة ص۱۲۷۔

۱۲۳۸– الآثار المرفوعة ص۱۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہارون متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۷)

اور اس کا باپ ہارون بن عنترہ سخت منکر الحدیث نا قابل حجت ہے (میزان ص ۲۸۴ ج ۴) اس روایت کی خطیب نے ایک اور سند بھی ذکر کی ہے جس کا راوی ابو معشر نجیح ضعیف ہے پھر یہ ابو رافع کی مرسل روایت ہے اور ابو رافع خود بھی ضعیف ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

نماز تسبیح کے بارہ میں اور بھی چند روایات ہیں جن میں بعض مرفوع متصل ہیں بعض موقوف ہیں اور بعض مرسل ہیں مگر ان میں کوئی اسکی بھی اس لائق نہیں کہ انفراداً درجہ صحت کو پہنچ سکے خصوصاً مرفوع تو کوئی بھی صحیح نہیں ہے حافظ عقیلی فرماتے ہیں نماز تسبیح کے بارہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں عقیلی کے اس قول کو حافظ عراقی نے بعینہ بلا کسی نقد و جرح کے نقل فرمایا ہے (المغنی عن حمل الاسفار ص ۱۴۱ ج ۱)

سورج گرہن کی نماز

(۱۲۳۹) فی کل رکعة رکوع (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

نماز کسوف کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے۔ ☆ بے اصل ہے (نصب الرایہ ص ۲۲۷ ج ۲ و درایہ ص ۲۲۴ ج ۱)

(۱۲۴۰) اذا کسفت الشمس والقمر فصلوا کا حدث صلوة فلیتموها فی المکتوبة (نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ)

منقطع ہے راوی ابو قلابہ کا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں (تہذیب ص ۴۲۵ ج ۵)

اس روایت کی ایک اور سند بھی ہے جو عن ابی قلابہ عن رجل عن النعمان کے طریق سے ہے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا شاگرد رجل مجہول ہے۔

(۱۲۴۱) صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسوف فلم اسمع منه فیها حرفاً (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورج گرہن کی نماز پڑھی تو آپ سے قرأت کا ایک حرف بھی نہ سنا۔ ☆

۱۲۳۹ – نصب الرایة ص ۲۲۷ ج ۲، درایة ص ۲۲۴ ج ۱۔

۱۲۴۰ – کنز العمال ص ۸۲۱ ج ۷۔

۱۲۴۱ – ۔ مسند احمد ص ۲۹۳ ج ۱۔ حلیة الاولیاء ص ۳۴۴ ج ۳ ۔ درایة ص ۲۲۴ ج ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے اس روایت کو ابونعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کیا ہے واقدی کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ ج۳)

(۱۲۴۲) صلیت الی جنب رسول الله ﷺ یوم کیف الشمس فلم اسمع له قراة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سورج گرہن کے روز نماز پڑھی میں نے آپ کی قرأت نہیں سنی۔☆

ضعیف ہے ایک راوی حکم بن ابان صدوق ہے اس کے کئی وہم ہیں (تقریب ص۷۹) اور اس کا شاگرد موسیٰ بن عبدالعزیز سئی الحفظ ہے (تقریب ص۳۵۱)

(۱۲۴۳) لیس فی الکسوف خطبة لانه لم ینقل۔☆

کسوف میں خطبہ نہیں ہے اس لئے کہ منقول نہیں ہے۔☆

صاحب ہدایہ کی لاعلمی کا نتیجہ ہے ورنہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا (بخاری ص۱۴۲ ج۱ اور مسلم ص۲۹۵ ج۱)

بارش طلب کی نماز

(۱۲۴۴) لیس فی الاستسقاء صلوة مسنونة فی جماعة۔☆

نماز استسقاء میں جماعت کے ساتھ مسنون نماز نہیں ہے۔☆صاحب ہدایہ کی لاعلمی ہے متعدد صحیح احادیث میں نماز استسقاء کا ذکر ہے (دیکھئے بخاری ص۱۳۹ ج۱)

(۱۲۴۵) صلی رکعتین کبر فی الاولی سبع تکبیرات وکبر فی الثانیة خمس تکبیرات (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۱۲۴۲– نصب الرایه ص ۲۳۳ ج ۲

۱۲۴۳– هدایة ص۱۷۶ج۱، نصب الرایة ص۲۳۶ج۲، درایة ص۲۲۵ج۱۔

۱۲۴۴– هدایة ص۱۷۶ج۱۔

۱۲۴۵– بیهقی ص۳۴۸ج۳، المستدرك ص۳۲۶ج۱، دارقطنی ص۶۷ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں۔ ☆
ضعیف ہے راوی محمد بن عبدالعزیز منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک الحدیث ہے (نسائی) ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیث درست نہیں ہے (ابو حاتم) احتجاج سے ساقط ہے (ابن حبان ☆ نصب الرایہ ص۲۴۵ ج۲)

(۱۲۴۶) لمبی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا لوگوں نے شکایت کی اللہ کے رسول ﷺ بارش کم ہوئی ہے جس سے درخت خشک ہو گئے ہیں چار پائے ہلاک ہو گئے اور لوگ قحط زدہ ہیں آپ اللہ سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا فلاں دن کو آ جانا اور اپنے ساتھ صدقہ بھی لیتے آنا جب یہ دن آ گیا تو رسول اللہ ﷺ اور لوگ میدان کی طرف نکلے آپ نے فرمایا تم وقار اور سکون کے ساتھ چلو حتی کہ آپ عید گاہ، پہنچ گئے آپ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی اور قرأت کو جہر کیا پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاعلی پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الغاشیہ پڑھی (الحدیث (انس رضی اللہ عنہ)
اس متن کے ساتھ من گھڑت ہے راوی مجاشع بن عمرو کذابوں میں سے ایک ہے (مجمع ص۲۱۳ ج۲) اس کی حدیث منکر ہے (عقیلی ☆ میزان ص۴۳۶ ج۳)

(۱۲۴۷) قحط المطر فامرهم ان يجشوا على الركب الحديث (سعد رضی اللہ عنہ)
بارش نہیں ہو رہی تھی آپ نے حکم فرمایا گھٹنوں کے بل گر کر دعاء کرو۔ ☆
ضعیف ہے راوی عامر بن خارجہ بن سعد ضعیف ہے (مجمع ص۲۱۴ ج۲)

ہفتہ بھر کی نمازیں

(۱۲۴۸) من صلى ركعتين فى ليلة الجمعة قرأفيهما بفاتحة الكتاب و خمس عشره مرة اذا زلزلت آمنه الله من عذاب القبرو من احوال يوم القيامة (انس رضی اللہ عنہ)
جس نے جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھی ان میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ پندرہ دفعہ سورۃ الزلزال پڑھی اللہ

۱۲۴۶ – طبرانی أوسط ص۳۰۰ ج۸ ح۷۶۱۵۔
۱۲۴۷ – کشف الاستار ح۶۶۵، مجمع ص۲۱۴ ج۲۔
۱۲۴۸ – کتاب المجروحین ص۳۵ ج۲، تذکرۃ الموضوعات ص۴۲، کنز العمال ص۷۷۵ ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے عذاب قبر اور قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا۔ ☆ باطل ہے راوی عبد اللہ بن داؤد سخت منکر الحدیث ہے مشہور راویوں کے نام سے منکر روایتیں روایت کرتا تھا دل کہتا ہے ایسے یہ عمداً کرتا تھا قابل حجت نہیں ہے (کتاب المجروحین ص ۳۴ ج ۲)

(۱۲۴۹) من صلی یوم الجمعة مابین الظهر والعصر رکعتین و فی آخره فلا یخرج من الدنیا حتی یری ربه فی المنام ویری مکانه فی الجنة (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعتیں نماز پڑھے اس روایت کے آخر میں ہے وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک وہ خواب میں اپنے رب کو اور جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے گا۔ ☆

من گھڑت ہے اس میں کئی راوی مجہول اور غیر معروف ہیں (کتاب الموضوعات ص ۴۳ ج ۲)

(۱۲۵۰) من صلی لیلة السبت اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب مرة واحد وقل هو الله أحد خمسا و عشرین مرة حرم الله جسده علی النار (انس رضی اللہ عنہ)

جس نے ہفتے کی رات چار رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ پچیس مرتبہ سورت قل ہو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ ☆

بے اصل ہے اس کے اکثر راوی مجہول ہیں۔

۱۔ یزید رقاشی، ۲۔ ھیثم متروک ہے، ۳۔ بشر بن سری اس لائق نہیں کہ اس سے کچھ لکھا جائے۔

۴۔ احمد جوئیباری کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص ۳۸ ج ۲)

(۱۲۵۱) من صلی یوم السبت عند الضحی اربع رکعات۔ فی آخره۔ کتب له بکل یهودی و نصرانی حجة و عمرة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

جو ہفتہ کے دن چاشت کے وقت چار رکعت پڑھے اس روایت کے آخر میں ہے اس کے لئے ہر یہودی

۱۲۴۹ – کتاب الموضوعات ص ۴۳ ج ۲، اللالی ص ۵۲ ج ۲، تنزیه ص ۸۷ ج ۲۔

۱۲۵۰ – کتاب الموضوعات ص ۳۸ ج ۲، تنزیه ص ۴۹ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۴، اللالی ص ۴۸ ج ۲۔

۱۲۵۱ – کتاب الموضوعات ص ۳۸ ج ۲، اللالی ص ۴۹ ج ۲، تنزیه ص ۸۴ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عیسائی کے بدلے ایک حج اور عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔ ☆ بے اصل ہے اس کی سند میں مجہول راویوں کی ایک جماعت ہے اور ایک راوی اسحاق بن یحی کوئی شئی نہیں احمد فرماتے ہیں متروک ہے (کتاب الموضوعات ص۳۹ ج۲)

(۱۲۵۲) من صلى يوم السبت عند الضحى أربع ركعات وفى آخره يجتمع أولياء الله عند تلك الأشجار طوبى لهم وحسن ماب (أنس رضی اللہ عنہ)۔

جو ہفتے کے دن چاشت کے وقت رکعت نماز پڑھے اس روایت کے آخر میں ہے اللہ کے دوستوں کو جنت کے درختوں کے پاس جمع کیا جائے گا مبارک ہے ان کے لئے اور اچھی ہے لوٹنے کی جگہ۔ ☆ بے اصل ہے اس کی سند بھی اوپڑ والی روایت کی ہے۔ جس میں ایک راوی احمد جوئیباری بھی ہے جو کذاب ہے (دیکھئے نمبر ۶)

(۱۲۵۳) من صلى ليلة الأحد أربع ركعات الحديث (أبو سعيد)

جو اتوار کی رات چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے ساتھ پچاس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گوشت کو آگ پر حرام کر دے گا اور قیامت کے دن عذاب سے محفوظ اٹھائے گا اور اس کا حساب آسان سا لے گا وہ پلصراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ ☆ من گھڑت ہے اس کے اکثر راوی مجہول ہیں (کتاب الموضوعات ص۴۰ ج۲) ایک راوی احمد بن محمد بن عمر کذاب ہے (اللائی المصنوعہ ص۵۰ ج۲)

(۱۲۵۴) یہی روایت مختلف الفاظ سے انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمازی کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ثواب دے گا قیامت کے روز جب وہ قبر سے نکلے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک رکعت کے بدلے یاقوت کے ایک ہزار گھر عطا کرے گا اور ہر گھر میں کستوری کے ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں ہزار تخت ہوں گے

۱۲۵۲ – کتاب الموضوعات ص۳۹ ج۲، اللالی ص۴۲ ج۲۔

۱۲۵۳ – کتاب الموضوعات ص۴۰ ج۲، اللالی ص۴۳ ج۲، تنزیه ص۸۵ ج۲، الفوائد ص۴۵۔

۱۲۵۴ – کتاب الموضوعات ص۴۰ ج۲، اللالی ص۴۳ ج۲، الفوائد المجموعة ص۴۴، تنزیه ص۸۵ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر تخت پر لڑکیاں براجمان ہوں گی۔ (انس رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند کے عام راوی مجہول ہیں اور ایک راوی سلمہ بن وردان کوئی شئی نہیں احمد فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے ابن حبان فرماتے ہیں قابل حجت نہیں اور راوی احمد بن محمد بن عمر کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص ۴۰)

(۱۲۵۵) جو اتوار کے روز ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ آیت امن الرسول پڑھے اللہ تعالیٰ ہر نصرانی مرد اور عورت کے بدلے اس کے لئے ایک ہزار حج اور عمرے اور ایک ہزار جہاد کا ثواب لکھے گا اور ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار نماز لکھے گا اس کے اور آگ کے درمیان ہزار خندقیں بنا دے گا اور اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا وہ جنت میں جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے گا اور اللہ قیامت کے دن اس کی حاجتیں پوری کرے گا۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند میں احمد بن محمد بن عمر کذاب ہے دیکھئے اوپر والی روایت (کتاب الموضوعات ص ۴۱ ج ۲)

(۱۲۵۶) جو سوموار کی رات چھ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ بیس مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور اس کے بعد سات دفعہ استغفار کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ہزار صدیق۔ ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب دے گا اور نورانی موتیوں کا اسے تاج پہنائے گا اسے کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف کھائیں گے اور پلصراط سے بجلی کی رفتار سے گزر جائے گا۔ (انس رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند میں یزید رقاشی، ہیثم اور بشر تمام مجروح راوی ہیں اور احمد جوئیباری کذاب ہے (کتاب الموضوعات ص ۴۱ ج ۲)

(۱۲۵۷) جو سوموار کے روز چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ اور معوذ تین ایک ایک بار پڑھے، جب سلام پھیرے تو دس مرتبہ استغفر اللہ کہے اور دس مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر

۱۲۵۵ – کتاب الموضوعات ص ۴۱ ج ۲، اللالی ص ۴۳ ج ۲، تنزیه ص ۸۶ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۵۔

۱۲۵۶ – کتاب الموضوعات ص ۴۱ ج ۱، اللالی ص ۴۳ ج ۲، تنزیه ص ۸۴ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۵۔

۱۲۵۷ – کتاب الموضوعات ص ۴۲ ج ۲، اللالی ص ۴۴ ج ۲، تنزیه ص ۸۶ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود بھیجے تو اس کے تمام گناہ بخشش دیے جائیں گے (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

یہ لمبی حدیث ہے بلا شبہ من گھڑت ہے (کتاب الموضوعات ص۴۲ ج۲)

(۱۲۵۸) من صلی یوم الاثنین أربع رکعات أعطاء الله قصرا فیه الف الف حوراء (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو سوموار کے روز چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ایک محل دے گا جس میں دس لاکھ حوریں ہوں گی۔☆

من گھڑت ہے راوی حسین بن ابراہیم دجال ہے اس نے اپنی سند سے ہفتہ بھر کے دنوں کی نمازیں گھڑیں ہیں (میزان ص۵۳۰ ج۱)

عاشوراء کی رات اور دن کی نمازیں

(۱۲۵۹) من احیی لیلة العشوراء فکأنما عبد الله تعالی بمثل عبادة اهل السموات ومن صلی اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة الحمد مرة وخمسین مرة مرة قل هو الله احد غفر الله له الذنوب خمسین عاما ماض و خمسین عاماً مستقبل و بنی له فی المثل الاعلی الف الف منبر من نور (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جس نے عاشوراء کی رات کو بیدار رکھا گویا کہ اس نے آسمان والوں جیسی عبادت کی ہے اور جو چار رکعتیں نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک بار اور پچاس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال گذشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور مثل الاعلی میں اس کے لئے نور کے دس لاکھ منبر بناتا ہے۔☆

ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح نہیں ہے بعض غفلت زدہ متأخرین پر اس حدیث کو داخل کیا گیا ہے اور پھر اس کا ایک راوی عبد الرحمٰن بن ابی الزناد مجروح ہے احمد فرماتے ہیں مضطرب

۱۲۵۸– کتاب الموضوعات ص۴۲ ج۲، اللالی ص۴۳ ج۲، الفوائد المجموعة ص۴۵، تنزیه ص۸۶۔

۱۲۵۹– کتاب الموضوعات ص۴۵ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث ہے اور ابن معین فرماتے ہیں قابل حجت نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۴۵ ج۲) عبد الرحمٰن بن الزناد بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہے اصل خرابی ان سے نیچے طبقہ کے کسی راوی میں ہے واللہ اعلم۔

(۱۲۶۰) جو عاشوراء کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چالیس رکعت پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر دفعہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں سفید قبہ عطاء کرے گا اس میں ایک سبز پتھر کا کمرہ ہوگا اس کمرے کی وسعت دنیا کے تین مثل ہوگی۔ پھر اس کمرے میں نورانی تخت ہوگا اس تخت کے پائے عنبر اشہب سے ہوں گے اور اس تخت پر ایک ہزار زعفرانی بستر ہوں گے (ابو ہریرہ)۔

یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جو من گھڑت ہے ابن جوزی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اس جیسی تخلیط سے منزہ ہوتے ہیں اس روایت کے راوی مجہول ہیں اس میں متہم حسین بن ابراہیم ہے (کتاب الموضوعات ص۴۶ ج۲)

www.KitaboSunnat.com

عرفہ کے روز کی نماز

(۱۲۶۱) طویل حدیث میں ہے جو عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد پچاس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ہر ایک حرف کے بدلے اس کا درجہ جنت میں بلند کرے گا ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی قرآن کے ہر حرف کے بدلے اس کی شادی ایک حور کے ساتھ موتیوں کے ستر ہزار دستر خوان ہوں گے الحدیث (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے اس کی سند میں کئی ضعیف اور مجہول راوی ہیں ابن عدی فرماتے ہیں اس کے راوی نہاس کا کچھ وزن نہیں ابن حبان فرماتے ہیں مشہور راویوں کے نام سے منکر روایتیں روایت کرتا تھا اس سے حجت پکڑنی جائز نہیں (کتاب الموضوعات ص۵۴ ج۲)

۱۲۶۰ – کتاب الموضوعات ص٤٦ ج٢، اللالی ص٤٦ ج٢، تنزیه ص٨٩ ج٢، الفوائد ص٤٧۔

۱۲۶۱ – کتاب الموضوعات ص٥٤ ج٢، اللالی ص٥٢ ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۶۲) جو عرفہ کے روز دو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ تین مرتبہ پڑھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ سے شروع کرے پھر تین مرتبہ سورۃ الکافرون پڑھے اور سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے ہر مرتبہ سورت کا آغاز بسم اللہ سے کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس نمازی کو بخش دیا ہے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہے راوی عبد الرحمٰن بن اسلم کو محدثین نے ضعیف کہا ہے احمد کہتے ہیں ہم اس سے کچھ روایت نہیں کرتے۔ ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں سے من گھڑت روایتیں روایت کرتا تھا اور محمد بن سعید المصلوب سے تدلیس کرتا تھا (کتاب الموضوعات ص ۵۵ ج ۲)۔

(۱۲۶۳) جو قربانی کی رات دو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور سورۃ فلق اور سورۃ الناس کو پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے سلام پھیر کر آیۃ الکرسی تین مرتبہ پڑھے اور اللہ سے پندرہ مرتبہ استغفار کرے تو اللہ اس کے نام کو جنت والوں میں سے لکھ دے گا اور اس کے ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کو معاف کر دے گا اور ہر ایک آیت کے بدلے جو اس نے پڑھی ہے حج اور عمرہ لکھ دے گا اور وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ساٹھ غلاموں کو آزاد کیا (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

غیر صحیح ہے اس کی سند میں ایک تو قاسم بن عبد الرحمٰن منکر الحدیث ہے اور دوسرا راوی احمد بن محمد بن غالب جو خلیل کا غلام تھا حدیث وضع کرتا تھا (کتاب الموضوعات ص ۵۶ ج ۲)

رجب کی نمازیں

(۱۲٦٤) ما من احد یصوم یوم الخمیس اول خمیس فی رجب ثم یصلی لیلة الجمعة ثنتی عشرة رکعة۔ الحدیث (انس رضی اللہ عنہ)۔

جو شخص رجب کے مہینے کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے پھر جمعہ کی رات بارہ رکعتیں پڑھے (روایت کے

۱۲٦۲ – طبرانی کبیر ص ۲٦٤ ج ۸ ح ۸۰۲٦۔

۱۲٦۳ – کتاب الموضوعات ص ۵۵ ج ۲، اللالی ص ۵۳ ج ۲، تنزیہ الشریعة ص ۹۰ ص ۹۲ ج ۲، فوائد ص ۵۳۔

۱۲٦٤ – کتاب الموضوعات ص ٤۸ ج ۲، اللالی ص ٤۷ ج ۲، تنزیہ الشریعة ص ۹۰ ص ۹۲ ج ۲، فوائد ص ٤۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں ہے) پھر وہ اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اس کی حاجت کو پورا کیا جائے گا۔ ☆
من گھڑت ہے جو طویل روایت کا ایک حصہ ہے راوی علی بن عبداللہ بن جہیم متہم ہے محدثین نے اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے علاوہ ازیں اس روایت کی سند کے بہت سے راوی مجہول ہیں (کتاب الموضوعات ص ۴۸ ج ۲)

(۱۲۶۵) جو رجب کے کسی بھی دن میں روزہ رکھے اور چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سو بار آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو بار سورۃ الاخلاص پڑھے وہ موت سے پہلے ہی جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا (ابن عباس رحمہ اللہ)۔
من گھڑت ہے اکثر راوی مجہول ہیں اور عثمان بن عطاء متروک ہے (کتاب الموضوعات ص ۴۷ ج ۲)

(۱۲۶۶) رجب کی پہلی رات مغرب کے بعد جو شخص بیس رکعتیں پڑھے اس روایت کے آخر میں ہے اس کو عذاب قبر سے پناہ حاصل ہوگی اور پل صراط سے بجلی کی رفتار سے بغیر حساب اور عذاب کے گزر جائے گا۔ (انس رضی اللہ عنہ)
من گھڑت ہے اس روایت کی سند کے اکثر راوی مجہول ہیں (کتاب الموضوعات ص ۴۶ ج ۲)

شعبان کی نمازیں

(۱۲۶۷) ایک لمبی روایت میں ہے جو پندرھویں شعبان کو سو رکعت نماز پڑھے .....اس روایت کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ اسی رات میں کر دے گا۔ (علی رضی اللہ عنہ)

(۱۲۶۸) جو شعبان کی پندرھویں رات میں سو رکعت میں ہزار دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھے یہ فوت نہیں ہوگا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواب میں سو فرشتے بھیجے گا جو اسے جنت کی بشارت دیں گے اور ان کے علاوہ تین فرشتے بھیجے کا جو اسے جہنم سے امان میں رکھیں گے اور تین فرشتے بھیجے گا جو اسے خطا سے محفوظ رکھیں گے اور بیس

۱۲۶۵– کتاب الموضوعات ص ۴۷ ج ۲، اللالی المصنوعة ص ۴۷ ج ۲، تنزیه الشریعة ص ۹۰، ۸۹ ج ۲، فوائد ص ۴۷۔

۱۲۶۶– کتاب الموضوعات ص ۴۶ ج ۲، اللالی ص ۴۷ ج ۲، تنزیه الشریعة ص ۸۹ ج ۲، فوائد ص ۴۷۔

۱۲۶۷– کتاب الموضوعات ص ۴۶ ج ۲، اللالی ص ۵۷ ج ۲، تنزیه الشریعة ص ۹۲ ص ۹۳ ج ۲، فوائد المجموعة ۵۱، ۵۰۔

۱۲۶۸– کتاب الموضوعات ص ۵۱ ج ۲، اللالی ص ۵۸ ج ۲، تنزیه ص ۹۳ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۵۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے جو اس کے دشمن سے تدبیر کریں گے (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

امام ابن جوزی اور شوکانی فرماتے ہیں یہ دونوں روایتیں من گھڑت ہیں ان کے اکثر راوی مجہول ہیں (کتاب الموضوعات ص۵۱ ج۲ والفوائد ص ۵۱)

(۱۲۶۹) اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول الا من مستغفر بى فاغفر له (الحديث – على رضی اللہ عنہ)

جب پندرھویں شعبان کی رات ہوتی ہے اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات کو سورج کے غروب ہوتے ہی پہلے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا، میں اس معاف کر دوں۔ ☆

من گھڑت ہے راوی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی صبرہ حدیثیں وضع کرتا تھا (احمد۔ ابن عدی ☆ میزان ص ۵۰۴ ج۴ و الکامل ص ۲۷۵۲ ج۷) اس پر وضع کا طعن ہے (تقریب ص۳۹۶) ثقہ راویوں کا نام سے حدیثیں وضع کرتا تھا اس سے حدیث لکھنا اور احتجاج پکڑنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں (کتاب المجروحین ص ۱۴۷ ج۳)

(۱۲۷۰) من احياء ليلة النصف من شعبان لم يمت قلبه يوم تموت فيه القلوب (كردوس رضی اللہ عنہ)

جس نے پندرھویں شعبان کی رات کو زندہ کیا (عبادت کی) اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن کہ دل مردہ ہو جائیں گے۔ ☆

غیر صحیح ہے ایک راوی مروان بن سالم ثقہ نہیں (احمد) متروک ہے (نسائی و دارقطنی) دوسرا راوی سلمہ بن سلیمان ضعیف ہے عیسی بن ابراہیم منکر الحدیث ہے (بخاری و نسائی و ابو حاتم ☆ یہ حدیث منکر مرسل ہے (میزان ص ۳۰۸ ج۳)

۱۲۶۹– ابن ماجة باب فى ليلة النصف من شعبان ح۱۳۸۸، شعب الايمان ص۳۷۸ج۳ ح۳۸۲۲، ديلمى ص۳۲۱ج۱ ح۱۰۱۴، ميزان ص۵۰۴ج۴، العلل المتناهية ص۷۱ج۲۔

۱۲۷۰– العلل المتناهية ص۷۲ج۲، ميزان ص۳۰۸ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز توبہ

(۱۲۷۱) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا گناہگار اپنے گناہوں سے توبہ کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا سوموار کی رات نماز وتر کے بعد غسل کرے اور بارہ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون ایک مرتبہ اور دس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اس کے بعد پھر چار رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیر کر سجدہ کرے سجدہ میں آیۃ الکرسی پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور سو مرتبہ استغفارہ کرے پھر ایک لمبی دعا کا ذکر ہے اور آخر میں ہے جو ایسے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ حضرت یحیٰ علیہ السلام کا پڑوسی ہوگا۔ (ابوذر رضی اللہ عنہ)

من گھڑت ہے اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں حافظ ابن عباس فرماتے ہیں یہ حدیث باطل ہے (کتاب الموضوعات ص۵۶ ج۲)۔

نماز حاجت

(۱۲۷۲) من توضا فاسبغ الوضوء ثم صلی رکعتین یتمهما اعطاه الله ما سال مؤجلا او مؤخراً (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

جو اچھے طریقے سے وضوء کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا وہ ضرور پورا کرے گا خواہ جلدی کرے یا دیر سے۔ ☆ضعیف ہے اس کا راوی ابومحمد میمون نا معلوم ہے (مجمع ص۳۷۸ ج۲)۔

(۱۲۷۳) جس کو اللہ کی طرف یا بندوں کی طرف کوئی حاجت ہو وہ صحیح طریقہ سے وضوء کرکے دو رکعتیں نماز پڑھے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے الحدیث (عبدالرحمٰن بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

۱۲۷۱ – كتاب الموضوعات ص٥٦ ج٢، اللالى ص٦٤ ج٢، تنزيه ص٩٦ ج٢، الفوائد المجموعة ص٥٤.

۱۲۷۲ – مسند أحمد ص٤٤٣ ج٦، مجمع ص٢٧٨ ج٢.

۱۲۷۳ – كتاب الموضوعات ص٦١ ج٢، اللالى ص٤٠ ج٢، تنزيه ص١١٠ ج٢، الفوائد المجموعة ص٣٩، ابن ماجة ص١٣٨٤، ترمذى ص٤٧٩، المستدرك ص٣٢٠ ج١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف غریب ہے راوی ابو الورقاء حدیث میں ضعیف ہے (ترمذی مع تحفہ ص۳۴۸ ج۱) متروک الحدیث ہے (احمد) ثقہ نہیں (ابن معین) ذاہب الحدیث ہے (رازی) قابل حجت نہیں (ابن حبان☆ کتاب الموضوعات ص۶۱ ج۲)۔

(۱۲۷۴) اسی مفہوم کی ایک روایت حضرت انس سے بھی مروی ہے جو من گھڑت ہے راوی ابو ہاشم کثیر بن عبد اللہ منکر الحدیث ہے (بخاری و نسائی) اس کی حدیث درست نہیں ہے (ابو حاتم) اس کا خیال ہے کہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور ان سے حدیثیں روایت کی ہیں جن کے متعلق دل گواہی دیتا ہے کہ یہ من گھڑت ہے (تہذیب ص۴۱۸ ج۸)

(۱۲۷۵) من كانت له حاجة عاجلة اواجلة فليتقدم بين يدى نجواه صدقة الحديث (انس رضی اللہ عنہ)۔

جس کو جلدی سے حاجت در پیش ہو یا دیر سے تو وہ اپنی حاجت کرنے سے پہلے صدقہ کرے اور جمعہ کے روز کسی جامع مسجد میں جا کر بارہ رکعت نماز پڑھے اس کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو رد نہیں کرے گا۔

سخت ضعیف ہے راوی ابان بن عیاش متروک الحدیث ہے (تقریب ص۱۸)

ضائع شدہ نماز کی تلافی کیلئے نماز

(۱۲۷۶) لمبی روایت میں ہے طائف کا ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا مجھ سے نماز ضائع ہوگئی ہے اب اس بارہ میں کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جمعہ کی رات آٹھ رکعت نماز پڑھ پھر اس کا لمبا سا طریقہ بیان ہوا ہے اور آخر میں ہے جو اس نماز کو میری وفات کے بعد پڑھے گا

۱۲۷۴– طبرانی صغیر ص۲۱۳ ج۱ ح۱۳۴۱، طبرانی أوسط ص۲۳۷ ج۴ ح۳۴۲۲، اللالی ص۴۰ ج۲، بحوالة ديلمي من طريق ابی هاشم۔

۱۲۷۵– کتاب الموضوعات ص۶۱ ج۲، اللالی ص۴۱ ج۲، تنزیه ص۸۴ ج۲، الفوائد المجموعة ص۴۱۔

۱۲۷۶– کتاب الموضوعات ص۵۷ ج۲، اللالی ص۵۴ ج۲، تنزیه ص۹۷ ج۲، الفوائد المجموعة ص۵۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس رات خواب میں میری زیارت سے ہمکنار ہوگا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس کے لئے جنت ہے (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے اس کو بعض واعظین نے گھڑا ہے اس کی سند میں بعض راوی مجہول ہیں یہ حدیث بالکل بے اصل ہے۔ (کتاب الموضوعات ص ۵۷ ج ۲)

نماز فرقان

(۱۲۷۷) من صلی رکعتین یقرأ فی احدهما من الفرقان ﴿تبارك الذی جعل فی السماء بروجا﴾ حتی یختم وفی الرکعة الثانیة اول سورة المومن حتی یبلغ ﴿فتبارك الله احسن الخالقین﴾ (الحدیث)۔

جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ الفرقان اور دوسری رکعت میں سورۃ المومن کی ابتدائی آیتیں حتی کہ آیت ﴿فتبارک اللہ احسن الخالقین﴾ تک پڑھے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی نعیم بن سالم وضع روایت میں متہم ہے (الفوائد المجموعہ ص ۴۳)

حفظ القرآن کیلئے نماز

(۱۲۷۸) اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قرآن میرے دل سے نکل جاتا ہے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمے نہ سکھاؤں جو تجھے بھی فائدہ دیں اور جس کو تو سکھائے اسکو بھی فائدہ پہنچے۔ جمعہ کی رات چار رکعتیں پڑھ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ یٰسٓ دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد تبارک الذی جب تو تشہد سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثناء کے بعد نبی پر درود بھیج اور ایمانداروں کے لئے استغفار کر۔ اور یہ دعاء پڑھ:۔

اللهم ارحمنی بترك المعاصی ابدا ما ابقیتنی (علی رضی اللہ عنہ)

۱۲۷۷ – کتاب الموضوعات ص ۶۲ ج ۲، اللالی ص ۷۵ ج ۲، تنزیه ص ۹۸ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۴۳۔

۱۲۷۸ – کتاب الموضوعات ص ۵۹ ج ۲، اللالی ص ۵۵ ج ۲، تنزیه ص ۱۱۲ ج ۲، طبرانی کبیر ص ۲۹۱ ج ۱۱ ح ۱۲۳۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ مجھ پر رحم کر ہمیشہ گناہ کے ترک کرنے پر جب تک تو مجھے باقی رکھے۔☆

من گھڑت ہے راوی محمد بن ابراہیم قرشی نے مذکورہ حدیث من گھڑت روایت کی ہے (میزان ص۴۴۶ ج۳) اور اس کا استاذ ابو صالح اسحاق بن نجیح متروک ہے (کتاب الموضوعات ص۵۹ ج۲) اکذب الناس ہے (احمد) کذاب ہے جو حدیث کے وضع میں معروف تھا (ابن معین) سرے عام روایتیں وضع کرتا تھا ((فلاس☆ میزان ص۲۰۱ ج۱)

(۱۲۷۹) یہ روایت مذکورہ متن اور سند کے علاوہ ایک اور طویل متن کے ساتھ بھی مروی ہے جس کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر شاذ ہے مجھے اس کی سند کے عمدہ ہونے نے حیران کر دیا ہے (تلخیص المستدرک ص۳۱۵ ج۱) یہ روایت در اصل ابو ایوب سلیمان بن عبد الرحمٰن شامی کی سند سے ہے دارقطنی فرماتے بذات خود صدوق ہے مگر ضعیف اور مجہول راویوں سے روایت لے لیتا تھا اگر کوئی شخص حدیث وضع کر دیتا تو یہ اس میں تمیز نہیں کر سکتا تھا ذہبی نے اگرچہ ان اعتراضات کے جواب دیے ہیں مگر آخر میں خود اقرار کر گئے ہیں کہ یہ روایت نظافت سند کے باوجود سخت منکر ہے میرے دل میں اس کے بارہ میں تردد ہے شاید کہ سلیمان پر اس روایت کو غلط ملط کر دیا گیا ہو اور اس پر وار کر دیا گیا ہو جیسا کہ ابو حاتم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی اس کے حدیث وضع کرتا تو یہ سمجھتا نہ تھا (میزان ص۲۱۴ ج۲)

☆☆☆☆☆

۱۲۷۹– ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء الحفظ ح ۳۵۷۰، المستدرك ص۳۱۷ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ کتاب الجنائز

فضیلت مرض

(۱۲۸۰) المصيبة تبيض وجه صاحبها يوم تسود الوجوه (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

مصیبت اپنے صاحب (مصیبت زدہ) کا چہرہ سفید کرے گی جس (قیامت کے) دن چہرے سیاہ ہوں گے۔☆

ضعیف ہے راوی سلیمان بن رقاع منکر الحدیث ہے (مجمع ص۲۹۱ ج۲)

(۱۲۸۱) ایک آدمی نے کہا یا رسول ﷺ میں کبھی بیمار نہیں ہوا آپ نے فرمایا جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے اس کو یہاں سے نکال دو۔ (انس رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے راوی حسن بن جعفر صدوق منکر الحدیث ہے (فلاس) منکر الحدیث ہے (بخاری) ضعیف ہے (ابن مدینی) کوئی شئی نہیں (ابن معین) عبادت گزار مستجاب الدعوات تھا لیکن فن حدیث سے غافل تھا قابل حجت نہیں (ابن حبان☆ میزان ص۴۲ ج۱)

(۱۲۸۲) لا تسبها فانها تنقى الذنوب كما تنقى النار خبث الحديد (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

بیماری کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح صاف کرتی ہے جیسا کہ آگ لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔☆

ضعیف ہے راوی موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے (تقریب ص۳۵۱)

(۱۲۸۳) قال الله اذا اشتكى عبدى فاظهر المرض من قبل ثلاث فقد شكانى (ابو هريره رضی اللہ عنہ)۔

۱۲۸۰– در منثور ص٦٣ج٢، كنز العمال ص٢٩٦ج٣، طبرانی أوسط ص٣١٤ج٥ ح٤٦١٩، الترغيب والترهيب ص٢٨٤ج٤، مجمع البحرين ص٣٣٥ج٢، مجمع الزوائد ص٢٩١ج٢۔ نوٹ: طبرانی أوسط مطبوعہ میں لفظ مصیبت ساقط ہو گیا ہے۔ والله أعلم۔

۱۲۸۱– طبرانی أوسط ص٤٢١ج٦ ح٥٩٠١۔

۱۲۸۲– ابن ماجة ح٣٤٦٩، كنز العمال ص٣٢١ج٣۔

۱۲۸۳– طبرانی أوسط ص٤٨٣ج١ ح٨٧٩، كنز العمال ص٣١٧ج٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو تین دن میں مرض کو ظاہر کر دیتا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے۔☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عمر العمری متروک ہے (مجمع ص۲۹۵ ج۲)۔

(۱۲۸٤) لا تمار ضوا فتمر ضوا ولا تحفروا قبور کم فتموتوا (وهب بن قيس رضی اللہ عنہ)

تم اپنے آپ کو بیمار ظاہر نہ کرو تم بیمار ہو جاؤ گے تم اپنی قبریں نہ کھودو تم مر جاؤ گے۔☆

منکر ہے راوی محمد بن سلیمان صنعانی مجہول ہے روایت منکر ہے (میزان ص۵۷۱ ج۳ وعلل الحدیث ۳۲۱ ج۲)

مریض کی خوراک

(۱۲۸۵) لا تکرهوا مرضا کم علی الطعام ان الله یطعمهم ویسقیم (عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ)۔

تم اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔☆

باطل ہے راوی بکر بن یونس بن بکیر منکر الحدیث ہے (بخاری) اس کی عام روایات پر متابعت نہیں (ابن عدی☆ میزان ص۳۸۴ ج۱) بکر منکر الحدیث ہے اور یہ حدیث باطل ہے (ابو حاتم) (علل الحدیث ص۲۴۲ ج۲)۔

(۱۲۸٦) اذا اشتهی مریض احدکم فلیطعمه (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

جب تمہارا مریض کھانے کو طلب کرے تو اس کو کھانا کھلا دو۔☆

ضعیف ہے راوی صفوان بن ہبیرہ لین الحدیث ہے (تقریب ص۱۵۳)۔

(۱۲۸۷) قال اتشتهی شیئا قال اشتهی کعك (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

۱۲۸٤– علل الحدیث ص۳۲۱ ج۲، موضوعات کبیر ص۱۳۸، کشف الخفاء ص۳٤۹ ج۲۔

۱۲۸۵– ابن ماجة باب لا تکرهوا المریض علی الطعام ح۳٤٤٤، ترمذی باب لا تکرهوا مرضاکم علی الطعام ح۲۰٤۰، المستدرك ص۳۵۰ ج۱ وص٤۱۰ ج٤ حلیة الاولیاء ص۵۱ ج۱۰، تاریخ اصفهان ص۱٤۷ ج۲، عقیلی ص۷٤ ج۳، الکامل ص٤٦٤ ج۲، العلل المتناهیة ص۳۸۳ ج۲، علل الحدیث ص۲٤۲ ج۲، میزان ص٦٦٦ ج۲ لسان ص۳۱۹ ج۵۔

۱۲۸٦– ابن ماجة باب المریض یشتهی شیئاً ح۳٤٤۰، عقیلی ص۲۱۲ ج۲، میزان ص۲۷۷ ج٤۔

۱۲۸۷– ابن ماجة باب المریض یشتهی شیئاً ح۳٤٤۱، کنز العمال ص۱۵ ج۱۰ ح۲۸۱٤۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ایک مریض سے پوچھا تو کس چیز کی چاہت کرتا ہے تو وہ کہنے لگا کیک کی۔ ☆ضعیف ہے راوی یزید رقاشی ضعیف ہے (تقریب ص۳۸۱)۔

تیمار داری

(۱۲۸۸) لمبی روایت میں ہے کہ قیامت کے روز آواز دینے والا کہے گا کہاں ہیں تیمار داری کرنے والے ان کو نور کے منبر پر بٹھایا جائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کر رہے ہوں گے اور لوگ حساب دے رہے ہوں گے۔☆ من گھڑت ہے راوی عمرو بن بکر سکسکی قابل حجت نہیں ہے اس کی روایات خود ساختہ ہیں یا مقلوب ہیں (کتاب المجروحین ص۷۹ ج۲)

(۱۲۸۹) لا یعاد المریض الا بعد ثلاث (بو هریره رضی اللہ عنہ)۔

مریض کی عیادت تین دن کے بعد کی جائے۔ضعیف راوی۔

(۱۲۹۰) لا یجب عیادة المریض الا بعد ثلاث (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

مریض کی عیادت تین دن کے بعد واجب ہے۔☆

اس متن سے من گھڑت ہے راوی روح بن غطیف متروک الحدیث ہے ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان) دوسرا راوی نصر بن حماد الورق ذاهب الحدیث ہے (مسلم) ثقہ نہیں (نسائی ☆کتاب الموضوعات ص۳۸۱ ج۲)

(۱۲۹۱) من عاد مریضا و جلس عنده ساعة اجری الله اجر الف سنة لا یعصی الله فیها طرفة عین (انس رضی اللہ عنہ)

۱۲۸۸–

۱۲۸۹– طبرانی أوسط ص۲۹۸ج٤ ح۳۵۲۷، کتاب الموضوعات ص۳۸۱ ج۲، اللالی ص۳۳۶ج۲، تنزیه ص۳۵۷ج۲، الکامل ص۹۹۸ج۳، کنز العمال ص۱۰۳ج۹، تذکرة الموضوعات ص۲۱۰۔

۱۲۹۰– کتاب الموضوعات ص۳۸۱ج۲، اللالی ص۳۳۶ج۲، تنزیه ص۳۵۷، الکامل ص۱۳۸ج۳، طبرانی أوسط ص۲۹۸ج٤ ح۳۵۲۷۔

۱۲۹۱– دیلمی ص۱۳۶ج٤ ح۵۹۳۱، حلیة الأولیاء ص۱۶۱ج۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مریض کی تیمار داری کرے اور ایک گھڑی اس کے پاس بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار سال کا اجر جاری کر دیتا ہے ایسا کہ اس نے کبھی ان کو جھپکنے کے برابر نا فرمانی نہ کی ہو۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی ابان بن ابی عیاض متروک الحدیث ہے (احمد) متروک ضعیف ہے (ابن معین) ساقط ہے (جزجانی) متروک ہے (نسائی) اس کی حدیثیں منکر ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص ۱۱ ج ۱)

(۱۲۹۲) من عاد مريضا فرجاه في الله ووعده بالعافيه لم يقطع رجاءه يوم وقوفه بين يدى الله عزو جل (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو بیمار کی تیمار داری کرے اور اللہ کے بارہ میں اس سے امید دلائے اور عافیت کا وعدہ دے اس کی امید ختم نہ ہوگی جس دن وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوگا۔ ☆

سند نامعلوم ہے۔

(۱۲۹۳) عاد رسول الله ﷺ اجلاء من اصحابه فقبض على يده فوضع يده على جبهته (ابو هريره رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے کسی بڑے صحابی کی تیمار داری کی تو اس کے ہاتھ کو پکڑ کر پیشانی پر رکھا ☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن یزید بن تمیم ضعیف ہے۔ (تقریب ص ۲۱۱)۔

(۱۲۹٤) دخل على رسول الله ﷺ يعودنى فلما اراد ان يخرج قال يا سلمان كشف الله ضرك و غفر ذنبك وعافاك فى دينك و جسدك الى اجلك (سلمان رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ میری تیمار داری کے لئے تشریف لائے جب واپس جانے کا ارادہ فرمایا تو یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیری تکلیف رفع کرے تیرے گناہ معاف کرے تجھے دین اور جسم میں تیری موت تک عافیت بخشے۔ ☆

باطل ہے راوی عمرو بن خالد قرشی کذاب ہے (احمد۔ و ابن معین) حدیث وضع کرتا تھا (وکیع ☆ میزان ص ۲۵۷ ج ۳)۔

۱۲۹۲ – دیلمی ص ۱۳٦ ج ٤ ح ۵۹۳۲۔

۱۲۹۳ – مجمع الزوائد ص ۲۹۸ ج ۲، بیهقی ص ۳۸۲ ج ۳، اللالی ص ۳۳۸ ج ۲۔

۱۲۹٤ – طبرانی کبیر ص ۲٤۰ ج ۵ ح ۳٤۹۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲۹۵) جو کسی بیمار کی تیمار داری کرتا ہے تو اس پر پچھتر ہزار فرشتے سایہ کرتے ہیں جب وہ ایک قدم اٹھاتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹ جاتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ بیٹھتا ہے تو اس کو رحمت گھیر لیتی ہے اور اپنے گھر لوٹنے تک رحمت میں گھرا ہوا رہتا ہے حتی کہ وہ اپنے گھر لوٹ آئے (ابن عمر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے راوی جعفر بن میسرہ اشجعی ضعیف منکر الحدیث ہے (بخاری) سخت منکر الحدیث ہے (ابو حاتم) قوی نہیں (ابو زرعہ) یہ اپنے باپ کے واسطہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے اور منکر الحدیث ہے (ابن عدی ☆لسان ص۱۳۰ ج۲)۔

(۱۲۹۶) اذا دخلتم على المريض فنفسوا فى اجله فان ذلك لا يرد شيئا (ابو سعيد رضی اللہ عنہ)۔

جب تم مریض پر داخل ہو تو اسے موت کے بارہ میں تسلی دو یہ تسلی کسی چیز کو رد نہیں کر سکتی۔ ☆

منکر ہے راوی موسی بن محمد بن ابراہیم تیمی کوئی شئی نہیں (ابن معین) اس کے پاس منکر روایات ہیں (بخاری) منکر الحدیث ہے (نسائی) متروک ہے۔ دارقطنی ☆میزان ج۴) یہ حدیث منکر ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ من گھڑت ہے موسی سخت ضعیف الحدیث ہے اس کے باپ ابوسعید سے سماع بھی نہیں (ابو حاتم ☆علل الحدیث ص۲۴۱ ج۲)۔

(۱۲۹۷) غبوا فى العيادة (جابر رضی اللہ عنہ)۔

تم تیمار داری میں ناغہ کیا کرو۔ ☆

منکر ہے اس کا راوی بھی موسی بن محمد اوپر والی روایت والا ہے (علل الحدیث ص۲۴۱ ج۲)۔

(۱۲۹۸) لا يجب عيادة المريض الا بعد ثلاث (ابو هريره رضی اللہ عنہ)۔

۱۲۹۵– طبرانی أوسط ص۲۰۱ج۵ ح۴۳۹۳۔

۱۲۹۶– ابن ماجة كتاب الجنائز ح۱۴۳۸، ترمذی كتاب الطب آخری باب ح۲۰۸۷، الكامل ص۲۳۴۳ج۶، ابن ابی شيبة ص۴۴۵ج۲ ح۱۰۸۵۱، علل الحديث ص۲۴۱ج۲، عمل اليوم والليلة ص۴۸۶ح۵۳۷، ميزان ص۲۱۸ج۴۔

۱۲۹۷– علل الحديث ص۲۴۱ج۲۔

۱۲۹۸– الكامل ص۱۳۸ج۳، كتاب الموضوعات ص۳۸۱ج۲، اللالی ص۳۳۶ج۲، تنزيه ص۳۵۷ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض کی عیادت تین دن کے بعد واجب ہے۔ ☆

اس متن سے من گھڑت ہے راوی روح عطیف متروک الحدیث ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں وضع کرتا تھا (ابن حبان) دوسرا راوی نصر بن حماد الوراق ذاہب الحدیث ہے (مسلم) ثقہ نہیں (نسائی ☆ کتاب الموضوعات ص ۳۸۱ ج ۲)

(۱۲۹۹) کان لا یعود مریضا الا بعد ثلاثة ایام (انس رضی اللہ عنہ)۔

آپ مریض کی تیمار داری تین دن کے بعد کرتے تھے۔ (باطل ہے اس کا راوی مسلمہ بن علی منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک ہے (نسائی) اس کی حدیث غیر محفوظ ہے (ابن عدی) ابو حاتم فرماتے ہیں باطل من گھڑت ہے (میزان ص ۱۱۰ ج ۴)۔

(۱۳۰۰) عودو المرضی و مروهم فلیدعوا لکم فدعوة المریض مستجابة و ذنبه مخفور (انس)۔

بیماروں کی تیمار داری کیا کرو اور ان کو حکم کیا کرو کہ تمہارا لئے دعا کریں بلا شبہ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن قیس غبی متروک الحدیث ہے (مجمع ص ۲۹۵ ج ۲)۔

(۱۳۰۱) من انفق علی مریض حتی عوفی کتب الله له بکل حبة فضة عبادة سنة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جو مریض پر خرچ کرے حتی کہ وہ صحت یاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر درہم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے۔ سخت ضعیف ہے راوی عباد بن کثیر کوئی شئی نہیں (ابن معین) متروک ہے (نسائی میزان ص ۳۷۲ ج ۲)

(۱۳۰۲) ثلاث لا یعاد صاحب ارمد و صاحب الضرس و صاحب الرملة (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

۱۲۹۹ – ابن ماجة ما جاء فی عیادة المریض ح ۱۴۳۷۔

۱۳۰۰ – طبرانی أوسط ص ۱۷ ج ۷ ح ۶۰۲۴، کنز العمال ص ۹۶ ج ۹۔

۱۳۰۱ – تنزیه ص ۱۴۲ ج ۲۔

۱۳۰۲ – عقیلی ص ۲۱۲ ج ۴، کتاب الموضوعات ص ۳۸۴ ج ۲، اللالی ص ۳۳۸ ج ۲، طبرانی أوسط ص ۳۳ ج ۱ ح ۱۵۲، الکامل ص ۲۳۱۴ ج ۶، شعب الایمان ص ۵۳۵ ج ۶ ح ۹۱۸۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین قسم کے مریضوں کی تیمار داری نہیں کرنی چاہئے آنکھ کی تکلیف والے، داڑھ کی تکلیف والے اور پھوڑے والے کی۔ ☆

باطل ہے راوی مسلمہ بن علی منکر الحدیث ہے (بخاری) متروک ہے (نسائی) اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ (ابن عدی ☆ میزان ص۱۰۹ ج۴)۔

(۱۳۰۳) ان الله ليستلي العبد وهو يحب يسمع تضرعه (ابن مسعود و عمرو بن مرة رضی اللہ عنہ)۔

اللہ تعالیٰ بندے کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے کی عاجزی اور انکساری سنے۔ ☆

ضعیف ہے راوی محمد بن عبد الملک قومی نہیں (مجمع ص۲۹۵ ج۲)۔

بیماری میں موت

(۱۳۰٤) من مات مريضا مات شهيدا (ابو هريره رضی اللہ عنہ)۔

جو حالت بیماری میں فوت ہوا وہ شہادت کی موت مرا۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی متہم بالکذب ہے ابن جوزی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس کا دارومدار ابراہیم بن ابی نجیح پر ہے تدلیس سے کام لیتے ہوئے کبھی اس کو ابراہیم بن ابی عطاء کہہ دیتے ہیں اور کبھی ابراہیم بن ابی یحی درحقیقت یہ تمام نام ابراہیم بن محمد بن ابی یحی اسلمی کے ہیں امام مالک امام یحییٰ بن سعید اور ابن معین فرماتے ہیں کذاب ہے امام احمد فرماتے ہیں لوگوں نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا (کتاب الموضوعات ص۳۹۳ ج۲)

مختلف قسم کی موتوں سے پناہ

(۱۳۰۵) كان يتعوذ من موت فجأة وكان يعجبه ان يمرض قبل ان يموت (ابو امامه رضی اللہ عنہ)۔

آپ اچانک موت سے پناہ طلب کرتے تھے اور آپ کو پسند تھا کہ مرنے سے پہلے بیمار ہوں۔ ☆

۱۳۰۳– طبرانی أوسط ص۱٤٤ ج۲ ح۱۲٦۷۔

۱۳۰٤– ابن ماجة كتاب الجنائز ح۱٦۱٥، الكامل ص۲۲۲ ج۱، علل الحديث ص۳٥۸ ج۱ اللالی ص۳٤٤ ج۲۔

۱۳۰٥– طبرانی كبير ص۱۳۲ ج۸، كنز العمال ص۷۷ ج۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت ضعیف ہے راوی عثمان بن عبد الرحمٰن قرشی متروک ہے (مجمع ص ۳۱۸ ج ۲)۔

(۱۳۰۶) استعاذ من سبع موتات موت الفجأة ومن لدغ الحية ومن السبع ومن الغرق ومن الحرق وان يخر على شئى او يخر عليه شئى ومن القتل عند فرار الزحف (عبد الله بن عمرو)۔

آپ سات قسم کی موت سے پناہ طلب کرتے تھے اچانک موت سے، سانپ کے ڈسنے سے درندے سے، پانی میں غرق ہونے، آگ سے جل جانے سے اور یہ کہ آپ کسی چیز پر گریں یا کوئی چیز آپ پر گرے، اور لڑائی سے فرار کے وقت قتل سے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے۔

(۱۳۰۷) موت الفجأة راحة للمومن واخذة اسف على الفاجر (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

اچانک موت مومن کے لئے راحت ہے اور فاجر کے لئے ندامت ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی عبید اللہ بن ولید رصافی متروک ہے۔ (مجمع ص ۳۱۸ ج ۲) کوئی شئی نہیں (ابن معین) حدیث کو ضبط نہیں کرتا تھا (احمد) ضعیف ہے (ابو زرعہ و دارقطنی) ثقہ راویوں سے ایسی روایات کرتا تھا جو ثقہ راویوں کی روایات کے مشابہ نہیں دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایسا عمداً کرتا تھا جس سے اسکا ترک مستحق ہو گیا ہے (میزان ص ۱۷ ج ۳)

(۱۳۰۸) موت الغريب شهادة (ابن عباس)۔

مسافر کی موت شہادت ہے۔ ☆

۱۳۰۶– مسند أحمد ص ۱۷۱ ج ۲، مجمع ص ۳۱۸ ج ۳۔

۱۳۰۷– بيهقي ص ۳۷۹ ج ۳۔

۱۳۰۸– طبراني كبير ص ۴۸ ج ۱۱ ح ۱۱۰۳۴، كنز العمال ص ۴۲۰ ج ۴، حلية الأولياء ص ۲۰۱ ج ۸، عقيلي ص ۳۶۵ ج ۴، تذكرة الموضوعات ص ۱۲۲، الفوائد المجموعة ص ۲۰۹، تنزيه ص ۱۷۹ ج ۲، العلل المتناهية ص ۴۰۸ ج ۲، الكامل ص ۲۵۶ ج ۱ وص ۲۵۸۴ ج ۷، ابن ماجة من مات غريبا ح ۱۶۱۳، كشف الخفاء ص ۲۹۰ ج ۲، تلخيص ص ۱۴۱ ج ۲، ضعيفة ص ۴۲۵ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت ضعیف ہے لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے راوی عمرو بن حسین عقیلی متروک ہے (مجمع ص۳۱۸ ج۲) ذاہب الحدیث ہے (ابو حاتم) واہ ہے (ابو زرعہ) متروک ہے (دارقطنی ☆ میزان ص۳۵۳ ج۳)۔

(۱۳۰۹) ما من مومن یموت فی غربة الا ناحت علیه الملائکة رحمة له حتی غابت عنه بو اکیه (انس رضی اللہ عنہ)۔

جو شخص غربت (سفر) میں فوت ہوتا ہے تو فرشتے اس پر ترس کھاتے ہوتے نوحہ کرتے ہیں اس لئے کہ اس پر رونے والی نہیں ہوتیں۔ (دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔)

(۱۳۱۰) اللهم انی اعوذبك ان اموت هما او غما او غرقا او یتخبطنی الشیطان عند الموت او اموت لدیغا (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پریشانی، غم کی موت مروں یا پانی میں غرق ہو کر شیطان مجھے موت کے وقت پاگل کر دے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابراہیم بن اسحاق کی توثیق نا معلوم ہے۔ (مجمع ص۳۱۸ ج۲)۔

موت سے فرار و محبت

(۱۳۱۱) ایک لمبی حدیث میں ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا انہوں نے شیطان سے پوچھا میں اسے کہاں لے جاؤں اس نے کہا زمین کی گہرائی میں فرمایا موت تو وہاں بھی پہنچ جائے گی اچھا پھر سمندر کی گہرائی میں فرمایا موت تو وہاں بھی پالے گی اچھا پھر مغرب کی طرف بھیج دیں فرمایا موت تو وہاں بھی پہنچ جائے گی تو کہنے لگا اچھا پھر مشرق میں فرمایا موت تو وہاں بھی پہنچ جائے گی۔ اچھا پھر زمین اور آسمان کے درمیان لٹکا دیں تو سلیمانؑ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے جن بچے کو اٹھا کر زمین اور آسمان کے درمیان لے گئے اتنے میں ملک الموت حضرت سلیمان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے اس بچے کی روح قبض

۱۳۰۹ – دیلمی ص۲۷٤ ج٤ ح٦٤٨٣۔

۱۳۱۰ – مسند أحمد ص۲، کنز العمال ص۲۰۸ ج۲، مجمع ص۳۱۸ ج۲۔

۱۳۱۱ – عقیلی ص٤٢٤ ج٤، کتاب الموضوعات ص۳۹۳ ج۲، اللالی ص۳٤٥ ج۲، تنزیه ص۳٦۲ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا حکم ملا تھا میں نے اسے زمین کی تہہ میں سمندر کی گہرائی میں اور مشرق ومغرب کے کونوں میں تلاش کیا مگر مجھے نہ مل سکا۔ بالآخر میں آسمان کی طرف چڑھ رہا تھا تو میں نے اس کو پا لیا اور اس بچے کا جسم کرسی پر آگرا یہ ہے آیت ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت راوی یحی بن کثیر ثقہ راویوں کے نام سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی احادیث میں سے نہیں ہوتی تھیں (ابن حبان) اسی سند کے دوسرے راوی محمد بن عمرو کی روایات کو لوگ پھاڑ دیتے تھے (ابن معین ☆ کتاب الموضوعات ص ۳۹۴ ج ۲)۔

یحی بن کثیر ابو زخرف منکر الحدیث ہے (عقیلی ص ۴۲۴ ج ۴)۔

(۱۳۱۲) من احب الموت فهو حبيبي حقا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو موت سے محبت رکھے وہ میرا حقیقی دوست ہے۔ ☆ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

موت کے وقت وصیت

(۱۳۱۳) المحروم من حرم وصيته (انس رضی اللہ عنہ)۔

محروم وہ ہے جو وصیت سے محروم ہو گیا۔ ☆

ضعیف ہے راوی یزید رقاشی ضعیف ہے (تقریب ص ۳۸۱) اور اس کا شاگرد درست بن زیاد عنبری بھی ضعیف ہے۔ (تقریب ص ۹۷)

(۱۳۱٤) من حضره الموت فوضع وصيته على كتاب الله كان ذلك كفارة لما ضيع من زكوته في حياته (قره)

جس کے پاس موت حاضر ہو وہ اپنی وصیت کتاب اللہ کے مطابق کرے تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو گی ان

۱۳۱۲– دیلمی ص ۲٤۷ ج ٤ ح ٦۲۷۹۔

۱۳۱۳– ابن ماجه باب الحث على الوصية ح ۲۷۰۰

۱۳۱٤– ابن ماجة كتاب الوصايا ح ۲۷۰٥، كتاب الموضوعات ص ۳۹٦ ج ۲، تاريخ بغداد ص ۲٤۷ ج ۸، دارقطني ص ۱٤۹ ج ٤، تنزيه ص ۳٦٥ ج ۲، طبراني كبير ص ۳۳ ج ۱۹ ح ٦۹ اللالي ص ۳٤۷ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال کا جو اس کی زندگی میں ضائع ہوئے ہیں۔ ☆

ضعیف ہے اس کی ایک سند میں بقیہ ضعیف اور مدلس ہے اور اس کا استاذ ابوحلیس مجہول ہے (تقریب ص ۴۰۲) اور اس کا استاذ خلید بن ابی خلید بھی مجہول ہے (تقریب ص ۹۳) دوسری سند میں یعقوب بن محمد زہری کسی شئی کے مساوی نہیں (احمد) یہ حدیث ہی نہیں (کتاب الموضوعات ص ۳۹۶ ج ۲)۔

تلقین میت

(۱۳۱۵) اذا قرء ت یٰس عند الموت خفف عنه بها۔ (صفوان)

موت کے وقت جب سورۃ یٰسین پڑھی جائے تو میت پر تخفیف ہو جاتی ہے ☆

حدیث رسول نہیں بعض مشائخ کا قول ہے۔

(۱۳۱۶) اقرء واسورة یٰس علی موتاکم (معقل بن سیار)

تم اپنے فوت ہونے والوں پر سورۃ یٰسین پڑھو۔ ☆

ضعیف اور مضطرب ہے اس کے دو راوی ابوعثمان اور اس کا باپ دونوں مجہول ہیں دارقطنی فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف الاسناد مجہول المتن ہے۔ (التلخیص الجبیر ص ۱۰۴ ج ۲)۔

(۱۳۱۷) ما من میت یموت فتقرأ عنده یٰس الا هون الله (ابو درداء، ابو ذر رضی اللہ عنہ)

جس مرنے والے کے پاس سورت یٰس پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کر دیتا ہے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی مروان بن سالم جزری ثقہ نہیں (احمد) متروک ہے (دارقطنی) منکر الحدیث ہے (بخاری، مسلم، ابوحاتم) حدیثیں وضع کرتا تھا (ابوعروبہ حرانی ☆ میزان ص ۹۰ ج ۴)

۱۳۱۵– مسند احمد ص ۱۰۵ ج ٤، در منثور ص ۲۵۷ ج ۵

۱۳۱۶– ابو داود کتاب الجنائز ح ۳۱۲۱، ابن ماجة کتاب الجنائز ح ۱٤٤۸، مسند أحمد ص ۲٦ ج ۵، طبرانی کبیر ص ۲۱۹ ج ۲۰ ح ۵۱۰ و ۵۱۱، ابن ابی شیبة ص ٤٤۵ ج ۲ ح ۱۰۸۵٤، المستدرك ص ۵٦۵ ج ۱ ابن حبان ص ۳ ج ٦ ح ۲۹۹۱ بیهقی ص ۳۸۳ ج ۳۔

۱۳۱۷– کنز العمال ص ۵٦۳ ج ۱۵، تلخیص ص ۱۰٤ ج ۲، در منثور ص ۲۵۷ ج ۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۱۸) ما من مریض یقرأ عنده سورة یسین إلا مات ریانا و ادخل قبره ریانا و حشر یوم القیامة ریانا (عبدالله بن سمیع)

جس مریض کے پاس سورۃ یسین پڑھی جائے وہ پانی سے سیر ہو کر مرے گا اور قبر میں بھی سیر ہو کر داخل ہوگا اور قیامت کے دن بھی پانی سے سیر ہو کر اٹھایا جائے گا۔ ☆

باطل ہے بعض دیگر راویوں کے علاوہ ایک راوی عبد اللہ بن حسین مصیصی حدیث چور اور خبروں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (ابن حبان ☆ میزان ص ۴۰۸ ج ۲)

(۱۳۱۹) لقنوا موتا کم لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم احمد لله رب العالمین (عبد الله بن جعفر رضی اللہ عنہ)

تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ (الی آخرہ) کی تلقین کرو۔ ☆

ضعیف ہے راوی اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر مجہول الحال ہے جس کی کسی ایک نے توثیق نہیں کی (تعلیق بر مشکوۃ البانی ص ۵۱۰ ج ۱)

(۱۳۲۰) اپنے بچوں کو سب سے پہلے لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور موت کے وقت اسی کلمہ کی تلقین کرو جس کا اول اور آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو گیا خواہ وہ ہزار سال زندہ رہا اس سے کسی گناہ کے بارہ میں نہیں پوچھا جائے گا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

اس متن کے ساتھ من گھڑت ہے ایک راوی ابراہیم بن مہاجر ضعیف ہے (بخاری) اور دو راوی محمد بن محویہ اور اس کا باپ مجہول الحال ہیں (کتاب الموضوعات ص ۳۹۵ ج ۲)

(۱۳۲۱) لا یقولن احدکم اللهم لقنی حجتی فان الکافر یلقن حجته ولکن لیقل اللهم لقنی حجة الایمان عند الممات (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

۱۳۱۸– دیلمی ص۳۲۸ج٤ ح٦٤٩٣۔

۱۳۱۹– ابن ماجة کتاب الجنائز ح١٤٤٦۔

۱۳۲۰– کتاب الموضوعات ص۳۹۵ج۲، اللالی ص۳٤۷ج۲، شعب الایمان ص۳۹۸ج٦ ح۸٦٤۹، تنزیه ص۳٦٤ج۲۔

۱۳۲۱– طبرانی أوسط ص۵۲۷ج۲ ح۱۹۰۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ مجھے میری حجت کی تلقین کر کیونکہ کافر کو اس کی حجت کی تلقین کی جاتی ہے لیکن یہ کہے اے اللہ مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت کی تلقین کر۔☆

ضعیف ہے ایک راوی ابن لھیعہ ضعیف ہے اور دوسرا راوی سکن بن ابی کرعہ نا معلوم ہے (مجمع ص ۳۲۵ ج ۲)

موت کے وقت اعمال کا پیش ہونا

(۱۳۲۲) رسول اللہ ﷺ ایک بیمار کی تیمار داری کے لئے اس کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا تو کیا پاتا ہے؟ وہ کہنے لگا سیاہ اور سفید پاتا ہوں آپ نے پھر پوچھا ان دونوں میں تیرے قریب کون ہے وہ کہنے لگا سیاہ قریب ہے آپ نے فرمایا خیر قلیل ہے اور شر کثیر ہے اس پر وہ کہنے لگا آپ میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے دعائی فرمائی اور پوچھا اب کیا پاتا ہے وہ کہنے لگا اب میں خیر کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بڑھ رہی ہے اور شر کمزور ہو رہی ہے (سلمان رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے (تقریب ص ۳۵۱ و مجمع ص ۳۲۲ ج ۲)۔

(۱۳۲۳) ان اعمالکم تعرض علی اقاربکم و عشائر کم من الاموات فان کان خیراً استبشروا وان کان غیر ذلك قالو الھم لا تمتھم حتی تھدیھم کما ھدیتنا (انس رضی اللہ عنہ)

تمہارے اعمال تمہارے فوت شدہ قریبی رشتے داروں پر پیش کئے جاتے ہیں اگر اعمال اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اچھے نہ ہوں تو وہ کہتے ہیں اے اللہ تو ان کو فوت نہ کر حتی کہ ان کو بھی ہدایت نصیب کر جیسا کہ تو نے ہمیں ہدایت نصیب کی۔☆

ضعیف ہے اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہے (مسند احمد ص ۱۶۵ ج ۳ و مجمع ص ۳۲۹ ج ۲)۔

(۱۳۲۴) لا تفضحوا امواتکم بسیّات اعمالکم فانھا تعرض علی اولیاء کم من

۱۳۲۲ – مجمع ص ۳۲۹ ج ۲۔

۱۳۲۳ – مسند أحمد ص ۱٦٤ وص ۱٦٥ ج ۳، مجمع ص ۳۲۹ ج ۲۔

۱۳۲۴ – المقاصد الحسنة ص ٤٦٤، كشف الخفاء ص ۳٥٨ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۲٦۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهل القبور (ابو هریرہ رضی اللہ عنہ)

تم برے اعمال سے اپنے فوت شدگان کو رسوا نہ کرو کیونکہ تمہارے اعمال تمہارے ان دوستوں پر پیش کیے جاتے ہیں جو قبروں میں ہیں۔ ☆

ضعیف ہے (المقاصد الحسنۃ ص ۲۶۴)

کیفیت موت

(۱۳۲۵) لمعالجة ملك الموت اشد من الف ضربة بالسيف (انس رضی اللہ عنہ)۔

ملک الموت کی سختی تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی محمد بن قاسم بلخی حدیثیں وضع کرتا تھا (حاکم) متروک الحدیث ہے (نسائی ☆ کتاب الموضوعات ص ۳۹۶ ج ۲) اس نے مکہ کے طریق میں من گھڑت روایتیں روایت کی ہیں (المدخل للحاکم ص ۲۱۰) ایسی روایتیں لاتا ہے جن کے باطل ہونے کی امت گواہی دیتی ہے (کتاب المجروحین ص ۳۱۱ ج ۲) حدیثیں وضع کرتا اور جھوٹ بولتا تھا (جورجانی ☆ لسان ص ۳۴۴ ج ۵)۔

(۱۳۲۶) ایک لمبی روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو ایک نصاری کے پاس پایا اور فرمایا میرے ساتھی سے نرمی برتنا کیونکہ ایماندار ہے فرشتے نے کہا میں ہر مومن کے ساتھ نرمی برتتا ہوں جب میں روح قبض کرتا ہوں تو میت کے گھر والے رونا شروع کر دیتے ہیں اور میں روح کو لے کر چلا جاتا ہوں اور میں کہتا ہوں یہ کیوں رو رہے ہیں میں نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ اس روایت کے آخر میں ہے میں ان کو نماز کے وقت تک مؤخر کرتا ہوں پس جو نماز کی حفاظت کرتا ہے تو فرشتہ اس کے قریب ہو جاتا ہے اور شیطان دور بھاگ جاتا ہے فرشتہ اس میت کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کرتا ہے (حارث بن خزرج عن ابیہ رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے اس کے دو راوی عمر بن شمر جعفی اور حارث بن خزرج کا ترجمہ نا معلوم ہے (مجمع ص ۳۲۶ ج ۲)۔

۱۳۲۵– تاریخ بغداد ص ۲۵۲ ج ۳، کتاب الموضوعات ص ۳۹۵ ج ۲، کنز العمال ص ۵۷۰ ج ۱۵، تنزیه ص ۳۶۵ ج ۲، تذکرة الموضوعات ص ۲۱۴۔

۱۳۲۶– کشف الاستار ح ۷۸۴، مجمع ص ۳۲۶ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۲۷) مومن کی روح پسینے کی طرح نکل جاتی ہے اور کافر کی روح بڑی سختی کے ساتھ جیسا کہ گدھے کی روح نکلتی ہے مومن پر اس کے گناہ کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے تا کہ وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے اور کافر پر موت کے وقت سختی نہیں کی جاتی اس لئے کہ اس نے جو نیکیاں کی ہیں اسے ان کا بدلہ دیا جائے۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے راوی قاسم بن مطیب ضعیف ہے (مجمع ص ۳۲۶ ج ۲) قلت روایات کے باوجود خطأ کرتا تھا کثرت خطا کی وجہ سے اس کا ترک مستحق ہو گیا (کتاب المجروحین ص ۲۱۳ ج ۲)

(۱۳۲۸) مومن کی روح جب قبض ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے کہتے ہیں تم اپنے ساتھی کو آرام کا موقعہ دو کیونکہ یہ دنیا میں سخت تکلیف میں تھا پھر وہ پوچھتے ہیں فلاں مرد اور فلاں عورت نے کیا کیا؟ کیا اس نے شادی کر لی ہے؟ اگر وہ اس سے پہلے فوت ہو چکا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ مر چکا ہے جس پر وہ انا اللہ پڑھتے ہیں اس لئے کہ اسے ھاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے جو بہت بری جگہ ہے بلاشبہ تمہارے اعمال تمہارے قریبی رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں اگر بہتر ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو بشارتیں سناتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ یہ تیرا فضل اور رحمت ہے تو اپنی نعمت اس پر پوری کر۔ الحدیث (ابو ایوب رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے اس روایت کی دو سندیں ہیں ایک سند کا راوی مسلمہ بن علی متروک منکر الحدیث ہے (دیکھئے نمبر ۱۲۹۹) دوسری سند کا ایک راوی زمزم بن زرعہ صدوق وہم زدہ ہے (تقریب ص ۱۵۵) اور دوسرا راوی محمد بن اسماعیل بن عیاش ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس نے اپنے باپ سے کچھ نہیں سنا (ابو حاتم) یہ روایت کے لائق نہیں۔ (ابو داؤد ☆ میزان ص ۴۸۱ ج ۳)

(۱۳۲۹) لما اتی ابراهیم ربه قال له یا ابراهیم کیف وجدت الموت قال وجدت جسدی ینزع بالسلمة قال هذا وقد یسر ناه علیك (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

جب ابراہیم فوت ہو کر اپنے رب کے ہاں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا ابراہیم تو نے موت کو کیسے پایا؟ فرمایا

۱۳۲۷- حلیة الأولیاء ص ۵۹ ج ۵، طبرانی کبیر ص ۷۹ ج ۱۰ ح ۱۰۰۱۵۔

۱۳۲۸- طبرانی کبیر ص ۱۲۹ ج ٤ ح ۳۸۸۷ و ۳۸۸۹، طبرانی أوسط ص ۱۳۰ ج ۱ ح ۱٤۸، مسند الشامین ح ۱۰٤٤ و ۳۵۷٤۔

۱۳۲۹- کتاب المجروحین ص ۲۱٤ ج ۱، کتاب الموضوعات ص ۳۹۶ ج ۲، اللالی ج ۲، تنزیه ص ۳۶۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا جسم کانٹوں کے ساتھ کھینچا جاتا تھا اللہ نے فرمایا ہم نے تو موت کو آپ پر آسان کر دیا تھا۔☆

من گھڑت ہے راوی جعفر بن نصر عنبری متہم بالکذب ہے جو ثقہ راویوں کے نام پر باطل حدیثیں روایت کرتا تھا (میزان ص۴۱۹ ج۱)۔

(۱۳۳۰) یہی روایت جعفر بن نصر عنبری نے حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت کی ہے ابن حبان فرماتے ہیں من گھڑت ہے (کتاب المجروحین ص۲۱۴ ج۱)۔

انا للہ کہنا

(۱۳۳۱) اعطیت امتی شیئاً لم یعطه احد من الامم عند المصیبة انا للّٰه وانا الیه راجعون (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

میری امت کو ایسی چیز عطاء ہوئی ہے جو دیگر امتوں میں سے کسی ایک کو عطاء نہیں ہوئی وہ مصیبت کے وقت انا اللہ پڑھتے تھے۔☆

اس سیاق کے ساتھ سخت ضعیف ہے راوی محمد بن خالد طحان بہت برا آدمی تھا کوئی شئی نہیں کذاب تھا (ابن معین ☆ میزان ص۵۳۳ ج۳)

(۱۳۳۲) من استرجع عند المصیبة جبر الله مصیبته وجعل له خلفا یرضه (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو مصیبت کے وقت انا اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے نقصان کو پورا کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایسا نائب بناتا ہے جو اس کی پسند ہوتا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی علی بن ابی طلحہ ضعیف ہے ابن حجر فرماتے ہیں ابن عباس سے مرسل روایت کرتا تھا حالانکہ اس نے ابن عباس کو دیکھا نہیں ہے (تقریب ص۲۴۸)۔

۱۳۳۰– کتاب المجروحین ص۲۱۴ ج۱۔

۱۳۳۱– طبرانی کبیر ص۳۲ ج۱۲ ح۱۲۴۱۱، الترغیب والترهیب ص۳۳۷ ج۴، کنز العمال ص۲۹۶ ج۳۔

۱۳۳۲– کنز العمال ص۳۰۰ ج۳، الترغیب والترهیب ص۳۳۷ ج۴، مجمع ص۳۳۱ ج۲ وص۳۱۷ ج۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۳۳) ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة فيذكرها ان قدم عهدها فيحدث له استر جاعا الا احدث الله له عند ذلك واعطاه ثواب يوم اصيب بها (حسين بن علی رضی اللہ عنہ)

کسی مسلمان مرد یا عورت کو مصیبت نہیں پہنچتی اگرچہ اس کا زمانہ پرانا ہو چکا ہو مگر وہ اسے انا للہ کہنے کی خاطر نئے سرے سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نئے سرے سے ثواب دیتا ہے جتنا کہ اس کو تکلیف پہنچنے کے دن عطاء کیا تھا۔ ☆

ضعیف ہے راوی ہشام بن زیاد متروک ہے (تقریب ص۳۶۴)۔

(۱۳۳٤) من سمع بموت مسلم فدعا له بخير كتب الله له اجر من عاده او شيعه ميتا (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو کسی مسلمان کی موت کی خبر سنے تو اس کے لئے بھلائی کی دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے برابر اجر لکھ دیتا ہے جس نے اس کی تیمار داری کی ہوتی ہے یا اس کے جنازہ کے ساتھ گیا ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی صالح بن بشیر مری ضعیف ہے (تقریب ص۱۴۸) قصہ گو ہے صاحب حدیث نہیں اور نہ حدیث کو پہچانتا ہے (احمد) متروک ہے (نسائی) منکر الحدیث ہے (بخاری) سخت منکر الحدیث ہے (فلاس ☆ میزان ص۲۸۹ ج۲)

میت کے پاس عورتوں کی حاضری

(۱۳۳۵) لا خير فی جماعة النساء ولا عند ميت فانهن اذا اجتمعن قلن وقلن (خولة بنت يمان)۔

عورتوں کی جماعت کرانے اور میت کے پاس جمع ہونے میں خیر نہیں ہے جب یہ جمع ہوتی ہیں تو ایسی ویسی

۱۳۳۳– مسند أحمد ص۲۰۱ج۱، مجمع ص۳۳۱ج۲، طبرانی أوسط ص۳۷۱ج۳ ح۲۷۸۹، ابن كثير ص۲۹۵ج۱ البقرة ص۱۵۶۔

۱۳۳٤– كنز العمال ص۶۶۲ج۱۵۔

۱۳۳۵– طبرانی أوسط ص٤٤ج۸ ح۷۱۲۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں کرتی ہیں۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی وازع بن نافع متروک ہے (مجمع ص ۳۳۰ ج ۲ دیکھئے نمبر ۴۲)

قبلہ رخ کرنا

(۱۳۳۶) اوصی ان یوجهه الی القبلة لما احتضر (عبد الله بن ابی قتادة رضی اللہ عنہ)

انہوں نے وصیت کی کہ موت کے وقت انہیں قبلہ کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ☆

مرسل ہے۔

(۱۳۳۷) کان البراء بن معرور اول من استقبل القبلة حیا و میتا (عبد الرحمن بن عبد الله بن کعب رضی اللہ عنہ)۔

براء بن معرور پہلے شخص تھے جو زندہ اور مردہ ہونے کی حالت میں قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ☆ مرسل ہے۔

(۱۳۳۸) قال حذیفة وجهونی الی القبلة۔ (حذیفة رضی اللہ عنہ)

حضرت حذیفہ نے فرمایا مجھے قبلہ رخ کر دینا ہے۔ ☆ نامعلوم ہے۔

موت کفارہ ہے

(۱۳۳۹) الموت کفارة لکل مسلم (انس رضی اللہ عنہ)

موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے اس روایت کی دو سندیں ہیں پہلی سند میں محمد بن احمد المفید سخت ضعیف ہے اور اس کا استاذ احمد بن عبد الرحمٰن ثقفی مجہول ہے دوسری سند میں مفرج بن شجاع واہی الحدیث ہے نیز اس کا شمار مجہولوں میں سے ہے (کتاب الموضوعات ص ۳۹۵ ج ۲)۔

۱۳۳۶ – المستدرك ص ۳۵۳ ج ۱ بیهقی ص ۳۸٤ ج ۳۔

۱۳۳۷ – بیهقی ص ۳۸٤ ج ۳۔

۱۳۳۸ – أرواء الغلیل ص ۱۵۲ ج ۳۔

۱۳۳۹ – تاریخ بغداد ص ۳۷٤ ج ۱، حلیة الأولیاء ص ۱۲۱ ج ۳، کنز العمال ص ۵٤۸ ج ۱۶، موضوعات کبیر ص ۱۲۹، کتاب الموضوعات ص ۳۹٤ ج ۲، اللالی ص ۳٤۶ ج ۲، دیلمی ص ۵۱۳ ج ٤ ح ۶۹۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳٤۰) الموت كفارة للمومن (انس رضی اللہ عنہ)۔

موت مومن کے لئے کفارہ ہے۔☆

من گھڑت ہے راوی داؤد بن المحبر متروک ہے۔ (دیکھئے نمبر ۴۲۷)

(۱۳٤۱) الموت كفارة لكل ذنب۔ ☆

موت ہر گناہ کے لئے کفارہ ہے۔☆

من گھڑت ہے اس روایت کے دو راوی خزر بن جمیل اور اس کا استاد حفص بن عبد الرحمٰن نا معلوم ہے اور تیسرا راوی داؤد بن المحبر متروک ہے۔ (دیکھئے نمبر ۴۲۷)

میت پر رونا نوحہ کرنا

(۱۳٤۲) ويل ام سعد سعداً سرامة وجدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تزيدن على هذا (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے راوی مسلم ملائی ضعیف ہے مجمع ص ۱۵ ج ۳)۔

(۱۳٤۳) الميت تنضح عليه الحميم ببكاء الحی (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

میت پر گرم پانی چھڑکا جاتا ہے زندوں کے رونے کی وجہ سے۔☆

باطل ہے راوی محمد بن حسن بن زبالہ ثقہ نہیں (ابن معین) متروک ہے (نسائی و رازی) واهی الحدیث (ابو حاتم) منکر الحدیث (دار قطنی) کذاب ہے (میزان ص ۵۱۴ ج ۳)۔

(۱۳٤٤) لا يبكى الا احد رجلين فاجر مكمل فجوره او بارٌ مكملٌ بره (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

صرف دو آدمیوں پر رویا جائے کامل فاجر پر یا کامل نیک پر۔☆

۱۳٤۰ – كتاب الموضوعات ص ۳۹٤ ج ۲، اللالی ص ۳٤٦ ج ۲۔

۱۳٤۱ – اللالی ص ۳٤٦ ج ۲۔

۱۳٤۲ – طبرانی کبیر ص ۹ ج ٦ ح ۵۳۲۸۔

۱۳٤۳ – أبويعلى ص ۵٤ ج ۱ ح ٤۳، كنز العمال ص ٦۱۲ ج ۱۵، مجمع ص ۱٦ ج ۳، مسند أبی بكر للمروزی ص ۷۳، كشف الاستار ص ۳۷۹ ج ۱۔

۱۳٤٤ – طبرانی أوسط ص ۲۲۷ ج ۱ ح ۳٤۲، كنز العمال ص ٦۲۵ ج ۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی رشدین بن سعد ضعیف ہے (تقریب ص۱۰۳)

(۱۳٤٥) كان الاسترجاع فى الجاهلية النوح عندالمصيبة والاياس من الانابة فابدلنا الله فى الاسلام مكان النياحة الاسترجاع عند المصيبة و مكان الاياس اليقين بالانا بة(ابو هريرة رضی اللہ عنہ)

جاہلیت میں مصیبت کے وقت انا اللہ کہنے کے بجائے نوحہ تھا اور انابت سے نا امیدی تھی اللہ تعالیٰ نے اسلام میں مصیبت کے وقت نوحہ کی جگہ انا للہ کو بدل دیا اور نا امیدی کو انابت بالیقین سے بدل دیا۔ دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

حرمین میں موت

(۱۳٤٦) من مات فى احد الحرمين يبعث أمناً (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جو حرمین میں سے ایک میں مرا وہ قیامت کے دن با امن اٹھایا جائے گا۔☆

منکر ہے راوی ابو الزبیر مدلس ہیں اور اس کا شاگرد عبد اللہ بن مؤمل مخزومی ضعیف ہے (ابن معین۔ نسائی و دارقطنی) اس کی حدیث منکر ہے (احمد☆ میزان ص۵۱۰ ج۲)۔

(۱۳٤۷) من مات فى احد الحرمين استوجب شفاعتى وكان يوم القيامة من الآمنين (سلمان رضی اللہ عنہ)۔

جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی اور قیامت کے دن وہ امن والوں میں سے ہوگا۔☆

۱۳٤٥– ديلمى ص ۳۲۲ ج ۳ ح ٤٨٥٢

۱۳٤٦– طبرانى أوسط ص۴۱۲ج٦ ح٥٨٧٩، شعب الايمان ص٤٩٧ج٣، كنز العمال ص۳۷۱ج۱۲، تنزيه ص۱۷۳ج۲، در منثور ص۵۵ج۲۔

۱۳٤۷– طبرانى كبير ص۲٤۰ج٦ ح٦۱۰٤، شعب الايمان ص٤٩٦ج٣، كنز العمال ص۲۷۱ج۱۲، تنزيه ص۱۷۳ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۱٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی عبد الغفور بن سعید متروک ہے (مجمع ص۳۱۹ ج۲)۔

(۱۳٤۸) من مات فی طریق مکة لم یعرضه الله یوم القیامة ولم یحاسبه (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

جو مکہ کے رستہ میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حساب کے لئے پیش نہیں کریں گے۔ ☆

منکر ہے راوی عائذ بن بشیر (میزان میں نسیر ہے) ضعیف ہے (ابن معین) منکر الحدیث ہے (عقیلی ☆لسان ص۲۲٦ ج۳) اس کا شاگرد یحی بن یمان وہم زدہ اور خطا کرتا تھا (الکامل ص۱۹۹۳ ج۵)۔

(۱۳٤۹) من مات فی طریق مکة حاجا لم یعرضه الله عزوجل ولم یحاسبه (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جو مکہ کے رستہ میں حج کی نیت سے مر گیا اللہ تعالیٰ اس سے نہ تعرض کرے گا اور نہ ہی حساب لے گا۔ ☆

من گھڑت ہے راوی ابو معشر ضعیف ہے (تقریب ص۳۵٦) اور اس کے شاگرد اسحاق بن بشر الکاہلی کا شمار حدیث وضع کرنے والوں میں ہوتا ہے (دارقطنی ☆میزان ص۱۸٦ ج۱)

(۱۳۵۰) من خرج فی هذا الوجه فی حجة او عمرة فمات لم یعرض ولم یحاسب وقیل له ادخل الجنة (عائشة رضی اللہ عنہا)۔

جو حرم کی طرف حج یا عمرہ کے لئے نکلے تو وہ مر جائیں اس سے نہ تعرض ہوگا اور نہ حساب لیا جائے گا اس کو کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ ☆

منکر ہے سند میں ایک راوی مجہول ہے ابن عدی کہتے ہیں وہ مجہول راوی عائذ ہے جو اوپر والی حدیث کا راوی ہے اس کی یہ دونوں روایتیں غیر محفوظ ہیں (الکامل ص۱۹۹۲ ج۵)۔

۱۳٤۸– شعب الایمان ص۳۷٤ج۳ ح٤۰۹۹، کنز العمال ص۱٦ج٥، اللالی ص۱۰۸ج۲، تذکرة الموضوعات ص۷۲۔

۱۳٤۹– الکامل ص۳۳٦ج۱، دیلمی ص۱٤۸ج٤ ح٥۹٦۹، تذکرة الموضوعات ص۷۲۔

۱۳۵۰– أبویعلی ص۳۳۰ج٤ ح٤٥۸۹، مجمع ص۲۰۸ج۳، الترغیب والترهیب ص۱۷۸ج۲، دارقطنی ص۲۹۸ج۲، الکامل ص۱۹۹۲ج٥، طبرانی أوسط ص۱۸٥ج٦ ح٥۳۸٤، کتاب المجروحین ص۱۹٤ج۲، میزان ص۳٦۳ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۵۱) من مات بين الحرمين حشره الله يوم القيامة من الآمنين و كنت شهيدا و شفيعاً يوم القيامة (انس رضی اللہ عنہ)

جو حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان فوت ہوا وہ قیامت کے روز با امن لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا شفارشی ہوں گا۔ متن کی سند نا معلوم ہے۔

(۱۳۵۲) من مات في بيت المقدس فكانما مات في السماء (انس رضی اللہ عنہ)۔

جو بیت المقدس میں فوت ہوا گویا کہ وہ آسمان میں مرا ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی یوسف بن عطیہ بصری متروک ہے (تقریب ص۳۸۹) منکر الحدیث ہے (بخاری) اس کے ضعف پر تمام کا اجماع ہے (ذہبی) اس کی عام روایات محفوظ نہیں ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۴۶۸ تا ۴۷۰ ج۴)۔

(۱۳۵۳) من مات بيت المقدس او حولها باثنى عشر ميلاً كان بمنزلة من قبض من السماء الدنيا (معاذ رضی اللہ عنہ)

جو بیت المقدس یا اس کے اردگرد بارہ میل کے اندر مر جائے وہ ایسے ہے جیسا کہ پہلے آسمان پر فوت ہوا۔ ☆

باطل ہے راوی یوسف بن عطیہ ضعیف ہے (دارقطنی) ثقہ نہیں (نسائی) وہ بصری سے بھی زیادہ کذاب ہے (فلاس) اس کی احادیث غیر محفوظ ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص۴۷۰ ج۴)

علاقہ شام میں موت

(۱۳۵٤) من مات بالشام اعطى امانا من ضغطة القبر والجواز على الصراط (على رضی اللہ عنہ)

جو شام کے علاقہ میں فوت ہو وہ قبر کے جھٹکے سے محفوظ رہے گا اور پل صراط سے بآسانی گزر جائے گا۔ ☆

ویلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

۱۳۵۱– دیلمی ص۱٤۸ ج٤ ح۵۹۷۰۔

۱۳۵۲– کتاب الموضوعات ص۱۳۰ ج۲، اللالی ص۱۰۸ ج۲، کنز العمال ص۲۸۹ ج۱۲۔

۱۳۵۳– دیلمی ص۱٤۸ ج٤ ح۵۹۷۳۔

۱۳۵٤– دیلمی ص۱٤۸ ج٤ ح۵۹۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے روز کی موت

(۱۳۵۵) من مات یوم الجمعة ولیلتها غفر له (عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

جو جمعہ کے دن یا اس کی رات کو مرے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ ☆

منکر ہے راوی ہشام بن سعد حدیث میں محکم نہیں (احمد) ضعیف ہے (نسائی) اسکی یہ روایت (میزان ص۲۹۹ ج۴) اس کا استاذ ربیعہ بن سیف صدوق ہے (تقریب ص۱۰۱) اس کے پاس منکر روایات ہیں (بخاری) پھر اس کا حضرت عبد اللہ بن عمر سے سماع نہیں (ترمذی ☆ میزان ص۴۳ ج۲)۔

(۱۳۵۶) ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر (عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ)

جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کے فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ☆

اس کی سند بھی اوپر والی حدیث کی سند ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ ربیعہ بن سیف کا حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سماع ہو (ترمذی مع تحفہ ص۱۶۴ ج۲)۔

(۱۳۵۷) من مات یوم الجمعة وقی عذاب القبر (انس رضی اللہ عنہ)۔

جو جمعہ کے روز مرے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ ☆

راوی یزید رقاشی ضعیف ہے (تقریب ص۳۸۱) اور اس کا شاگرد واقد بن سلامہ منکر الحدیث ہے قابل حجت نہیں۔ کتاب المجروحین ص۸۵ ج۳) اس کی حدیث صحیح نہیں (بخاری ☆ الکامل ص۲۵۵۴ ج۷) اس روایت کی سند بہت سخت ضعیف ہے (تحفہ الاحوذی ص۱۶۴ ج۲)۔

(۱۳۵۸) اثنان لا لیعذبانِ فی قبورهم من مات یوم الجمعة ومن مات فی

۱۳۵۵ – میزان ص۲۹۹ ج۴۔

۱۳۵۶ – ترمذی کتاب الجنائز ح۱۰۷۴۔

۱۳۵۷ – الکامل ص۲۵۵۴ ج۷، أبویعلی ص۱۴۹ ج۴ ح۴۰۹۹۔

۱۳۵۸ – دیلمی ص۵۰۲ ج۱ ح۱۶۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان۔ (عمران رضی اللہ عنہ)

دو قسم کے آدمیوں کو قبر میں عذاب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن یا رمضان میں فوت ہو۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

غسل

(۱۳۵۹) جو میت کو غسل دے اور اس میں امانت کو کما حقہ ادا کرے اور میت کے اس راز کو افشانہ کرے جو غسل کے وقت دیکھے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو غسل قریبی رشتہ دار دے اگر اسے غسل دینے کا تجربہ ہو ورنہ جس کو تم پرہیز گار اور امانت دار سمجھو وہ غسل دے۔ (عائشۃ رضی اللہ عنہا)

ضعیف ہے راوی جابر جعفی متہم ہے (دیکھئے نمبر ۱۸۵)

(۱۳۶۰) من غسل میتا خرج من ذنوبه کیوم ولدت امه (جابر رضی اللہ عنہ)۔

جو میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی والدہ نے اسے آج ہی جنا ہو۔ ☆

ضعیف ہے راوی خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے (بخاری) قوی نہیں (ابو حاتم) ضعیف ہے (ابن معین ☆ میزان ص ۶۶۸ ج ۱ و تقریب ص ۹۴)۔

(۱۳۶۱) من غسل میتا فکتم علیه طهره الله من ذنوبه فانه کفنه کساه الله من سندس (ابو امامه رضی اللہ عنہ)۔

جو میت کو غسل دے اور اس کے معاملہ کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے پاک کر دے گا اور جو کفن دے اللہ تعالیٰ اسے ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو عبد اللہ نا معلوم ہے (مجمع ص ۲۱ ج ۳)۔

(۱۳۶۲) من غسل میتا و کفنه و تبعه رجع مغفوراً له (معاویه بن خدیج رضی اللہ عنہ)۔

۱۳۵۹ – مسند أحمد ص ۱۱۹ ج ٦، طبرانی أوسط ص ۳٤۹ ج ٤ ح ۳٥۹۹۔

۱۳٦۰ – طبرانی أوسط ص ۲۸۱ ج ۸، ح ۹۲۸۸۔

۱۳٦۱ – طبرانی کبیر ص ۲۸۱ ج ۸ ح ۸۰۷۸، کنز العمال ص ٥۷٥ ج ۱٥۔

۱۳٦۲ – مسند أحمد ص ٤۰۲ ج ٦۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو میت کو غسل اور کفن دے اور اس کے جنازے کے ساتھ جائے تو وہ بخشا ہوا واپس لوٹے گا۔☆

ضعیف ہے راوی صالح مجہول ہے (مجمع ص۲۱ ج۳)۔

(۱۳٦۳) فی الرجل یموت مع النساء والمراۃ تموت مع الرجال ولیس لهما محرم یتیممما (سنان بن عرفه رضی اللہ عنہ)۔

وہ آدمی جو عورتوں کے ساتھ اور عورت مردوں کے ساتھ مرتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی محرم نہیں ہوتا تو ان دونوں کو تیمّم کرایا جائے۔☆

راوی عبد الخالق بن یزید بن واقد ضعیف ہے (مجمع ص۲۳ ج۳) ثقہ نہیں (نسائی) منکر الحدیث ہے (بخاری☆ میزان ص۵۴۳ ج۲)

(۱۳٦٤) فلما حضرت خالد بن الحواری الوفاۃ وقد اتی اهله اغسلونی غسلتین غسلة للجنابة و غسلة للموت (خالد بن الحواری رضی اللہ عنہ)۔

صحابی خالد بن الحواری کو جب موت حاضر ہوئی تو وہ جنبی تھے انہوں نے فرمایا مجھے دو غسل دینا ایک جنابت کا غسل اور دوسرا موت کا۔☆

ضعیف ہے راوی اسحاق بن حارث نا معلوم ہے (مجمع ص۲۳ ج۳)

(۱۳٦٥) اغسلو اقتلاکم (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

تم اپنے مقتولوں کو غسل دو۔☆

ذہبی فرماتے ہیں اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر حدیث کی نکارت ظاہر ہے۔ (میزان ص۶۲۱)۔

(۱۳٦٦) افعلوا بمیتکم ما تفعلون باحیاء کم۔☆

تم اپنے مردوں کے ساتھ ایسے کرو جیسا کہ تم اپنے زندوں کے ساتھ کرتے ہو۔

غزالی نے اس روایت کی اپنی کتاب وسیط میں ذکر کیا ہے ابن صلاح فرماتے ہیں کوشش کے باوجود نہیں

۱۳٦۳– طبرانی کبیر ص۱۰۸ ج۷ ح٦٤٩٧۔

۱۳٦٤– طبرانی کبیر ص۱۹٦ ج٤ ح٤۱۲۳۔

۱۳٦٥– الکامل ص۸۲۷ ج۲ ح، میزان ص٦۲۱ ج۱۔

۱۳٦٦– تلخیص ص۱۰٦ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملی ابو شامہ فرماتے ہیں غیر معروف ہے (التلخیص ص۱۰۶ ج۲)۔

(۱۳٦۷) افعلوا بميتكم كما تفعلون بعروسكم۔ ☆

تم اپنے مردوں کے ساتھ ویسے کرو جیسا کہ تم اپنی دلہنوں کے ساتھ کرتے ہو۔ ☆

نا معلوم ہے ابن الصلاح فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کی تلاش کی لیکن مجھے صحیح نہیں ملی ابو شامہ فرماتے ہیں یہ حدیث غیر معروف ہے ابن حجر فرماتے ہیں ابن ابی شیبہ نے بکر بن عبداللہ المغنی سے روایت کی ہے وہ فرماتے تھے میں نے لوگوں سے پوچھا تو بعض نے کہا تم ایسے کرو جیسا کہ تم دلہن کے ساتھ کرتے ہو اس کب سند صحیح لیکن ظاہراً موقوف ہے (تلخیص ص۱۰۶ ج۲)۔

(۱۳٦۸) ان الميت ليعرف من يحمله ومن يغسله ومن يدليه في القبور (ابو سعيد)

میت جانتی ہے اسے کس نے اٹھایا، غسل دیا اور قبر میں اتارا ہے۔ ☆

ضعیف ہے سند میں ایک نا معلوم راوی ہے (مجمع ص۲۱ ج۳)۔

(۱۳٦۹) لا يغسل موتاكم الا المأمونون۔ ☆

تمہارے مردوں کے صرف مامون ہی غسل دیں۔ ☆

حدیث نہیں کسی نا معلوم کا قول ہے۔

(۱۳۷۰) ان انسا اوصى ان يغسله محمد بن سرين۔ ☆

حضرت انس نے وصیت کی تھی کہ ان کو محمد بن سیرین غسل دیں چنانچہ ابن سرین نے حسب وصیت ان کو غسل دیا۔ ☆

سند نا معلوم ہے (ارواء ص۱۵۹ ج۳)۔

۱۳٦۷– ابن أبي شيبة ص٤٥٢ ج٢ ح١٠٩٢٥، تلخيص ص١٠٦ ج٢۔

۱۳٦۸– مسند أحمد ص٣ ج٣، تاريخ بغداد ص٢١٢ ج١٢، تاريخ اصفهان ص٢٠٨ ج١، مجمع الجوامع ح٥٩٥٩، مجمع ص٢١ ج٣۔

۱۳٦۹– ابن ماجة كتاب الجنائز ح١٤٦١، كنز العمال ص٥٧١ ج١٥۔

۱۳۷۰– أرواء الغليل ص١٥٩ ج٣۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۷۱) ان ابا بکر الصدیق اوصی ان تغسله امراته اسماء بنت عمیس۔

حضرت ابو بکر نے وصیت کی تھی کہ ان کو غسل ان کی بیوی اسماء دے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی واقدی کذاب ہے (میزان ص۶۶۳ ج۳)۔

(۱۳۷۲) لا تنظر الی فخذ حی ولا میت (علی رضی اللہ عنہ)۔

اے علی نہ تو زندہ کا ران دیکھ اور نہ مردہ کا۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابن جریج مدلس ہیں اور انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے بلا سماع روایت کی ہے، بعض اسناد میں ابن جریج کے سماع کی تصریح ہے مگر وہ سندیں ضعیف ہیں سماع والی ایک سند میں یزید ابو خالد تیسرا راوی مجہول ہے دوسری سند میں احمد بن منصور ہے جس نے اس کو روح بن عبادہ سے روایت کیا ہے۔ مگر روح کے جو ثقہ شاگرد ہیں وہ سماع کا ذکر نہیں کرتے۔ تفصیل ارواء الغلیل ص۲۹۵ ج۱) میں ملاحظہ کریں۔

(۱۳۷۳) رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت علام تنصؤن میتکم (عائشه رضی اللہ عنہا)۔

عائشہ نے دیکھا کہ وہ مردہ عورت کو کنگی کر رہے ہیں فرمایا تم اپنے مردہ کے بالوں کو کیوں سیدھے کرتے ہو؟ ☆

منقطع ہے راوی ابراہیم نخعی کا حضرت عائشہ سے سماع نہیں نیز محمد بن حسن اور ان کے استاد ابو حنیفہ ضعیف ہیں اور حماد بن ابی سلیمان مختلط ہیں۔

کفن

(۱۳۷۴) أحسنوا اکفان موتا کم (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

۱۳۷۱ – بیهقی ص۳۹۷ ج۳، میزان ص۶۶۳ ج۳۔

۱۳۷۲ – أبو داؤد ح۳۱۴۰ و۴۰۱۵، ابن ماجة ۱۴۶۰، بیهقی ص۳۲۸ ج۳، دارقطنی ص۸۶ ج۲، کنز العمال ص۳۳۸ ج۷۔

۱۳۷۳ – کتاب الآثار لمحمد ص۳۹، مصنف عبد الرزاق ص۴۳۷ ج۳۔

۱۳۷۴ – الکامل ص۱۱۰۵ ج۳، تنزیه ص۳۷۳ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اپنے مردوں کو اچھے کفن پہناؤ۔☆

ضعیف ہے کہ سلیمان بن ارقم متروک ہے(دیکھئے نمبر ۳۳۰)

(۱۳۷۵) اذاولی احد کم اخا فلیحسن کفنه فانهم یبعثون فی اکفانهم(انس)

جب کوئی اپنے بھائی کا ولی بنے تو اس کے کفن کو اچھا کرے قیامت کے روز وہ انہیں کفنوں میں اٹھائیں گے۔☆

ضعیف منکر ہے راوی سعید بن سلام عطار وضع حدیث کے ساتھ مشہور تھا(میزان ص۱۴۱ج۲)

(۱۳۷۶) الکفن من جمیع المال (علی رضی اللہ عنہ)

کفن میت کے تمام اثاثہ سے ہے۔☆

ضعیف ہے راوی عبداللہ بن ہارون فروی ضعیف ہے (مجمع الزوائد ۲۲۳ج۲)

(۱۳۷۷) من کفن میتا فان له بکل شعرة تصیب کفنه عشره حسنات(ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو میت کو کفن پہنائے اس کے ہر بال کے بدلے جس کو کفن چھوئے دس نیکیاں ہیں۔☆

من گھڑت ہے راوی ابوالعلاء نے نافع سے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جو اس کی روایات میں سے نہیں اور یہ حدیث من گھڑت ہے۔(میزان ص۵۵۴ج۴)

(۱۳۷۸)ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما کفن زر علیه قمیصه(ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن پہنایا گیا تو قمیض بھی اوڑھ دی گئی۔☆

منکر ہے راوی عبدالمالک بن قریب اصمعی صدوق سئی ہے (تقریب ص۲۲۰)دوسرا راوی احمد بن عبید بن ناصح لین الحدیث ہے (تقریب ص۱۵)یہ روایت منکر ہے (میزان ص۶۶۳ج۲)۔

(۱۳۷۹)خیر الکفن حلة (عباده رضی اللہ عنہ)

۱۳۷۵– الکامل ص۱۷۶۰ج۵، عقیلی ص۵۵ج۲، تاریخ بغداد ص۱۶۰ج۴، تاریخ اصفهان ص۳۴۶ج۲۔

۱۳۷۶– طبرانی أوسط ص۱۹۵ج۸ ح۷۳۹۷۔

۱۳۷۷– دیلمی ص۱۷۱ج۴ ح۶۵۱۰، تذکرة الموضوعات طبرانی ص۱۲۸، میزان ص۵۵۴ج۴۔

۱۳۷۸– میزان ص۶۶۲ج۲۔

۱۳۷۹– ابو داود کتاب الجنائز ح۳۱۵۶، ترمذی کتاب الاضاحی ح۱۴۱۷، ابن ماجة کتاب الجنائز ح۱۴۷۲، بیهقی ص۴۰۳ج۳، حلیة الأولیاء ص۵۸ج۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلہ بہترین کفن ہے۔☆

ضعیف ہے راوی حاتم بن ابی نصر مجہول ہے (تقریب ص۵۹)

(۱۳۸۰) اور یہی روایت حضرت ابو امامہ سے بھی مروی ہے وہ بھی ضعیف ہے راوی عفیر بن معدان حمصی مؤذن شیخ صالح ضعیف ہے (ابو داؤد) یہ سلیم عن ابی امامہ کے طریق سے بہت زیادہ روایتیں لاتا ہے جن کا کوئی اصل نہیں ہوتا (ابو حاتم) کوئی شئی نہیں ثقہ نہیں (ابن معین) منکر الحدیث ہے (احمد ☆ میزان ص ۸۳ ج ۳) یہ روایت بھی سلیم عن ابی امامہ کے طریق سے ہے۔

(۱۳۸۱) کفن فی قطیفة الحمراء (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ کو سرخ چادر میں کفن دیا گیا۔☆

باطل ہے راوی محمد بن مصعب قرقسانی قوی نہیں (ابو حاتم) ضعیف ہے (نسائی ☆ میزان ص ۴۲ ج ۴) اور اس کا استاذ قیس بن ربیع ضعیف ہے (تلخیص ص ۱۰۸ ج ۲) باطل ہے (میزان ص ۴۲ ج ۴)

(۱۳۸۲) انه کفن فی حلة حمراء کان یلبسها و قمیص (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ کو سرخ حلہ میں جسے آپ پہنتے تھے اور قمیض میں کفن دیا گیا۔☆

منکر ہے راوی عمران بن عیینہ قابل حجت نہیں منکر روایات لاتا تھا (ابو حاتم) ضعیف تھا (ابو زرعہ ☆ میزان ص ۲۴۰ ج ۲)۔ اس کا استاذ یزید بن ابی زیاد ضعیف اور متغیر لقمہ قبول کرتا تھا (تقریب ص ۳۸۲)

(۱۳۸۳) کفن فی ثلاثة اثواب قمیصه الذی مات فیه و حلة نجرانیة (ابن عباس)

آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اس قمیض میں جس میں آپ فوت ہوئے تھے اور نجرانی حلہ میں۔☆

ضعیف ہے راوی یزید بن زیاد اس کے روایت کرنے میں متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے (تلخیص ص ۱۰۸ دیکھئے اس سے پہلی والی روایات)

۱۳۸۰ – ترمذی کتاب الاضاحی باب ۱۷ ح ۱۵۱۷، الکامل ص ۲۰۱۷ ج ۵۔

۱۳۸۱ – الکامل ص ۲۰۶۸ ج ۶، تلخیص ص ۱۰۸ ج ۲۔

۱۳۸۲ – أبوداؤد ح ۳۱۵۳، میزان ص ۲۴۰ ج ۳۔

۱۳۸۳ – ابن ماجة کتاب الجنائز ح ۱۴۷۱، ابن ابی شیبة ص ۴۶۲ ج ۲ ح ۱۱۰۴۶، بیهقی ص ۴۰۰ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۸٤) کفن فی ثلاث أثواب احدها برد أحمد (عائشہ رضی اللہ عنہا)۔

آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں ایک سرخ رنگ کی چادر تھی۔☆

احدہا برد أحمد کے الفاظ غیر ثابت ہیں، راوی بشر بن نبھان زہری سے روایت کرنے میں ضعیف ہے (تقریب ص۱۷۹) مذکورہ روایت بھی زہری سے ہے۔

(۱۳۸۵) کفن فی ثلاثة اثواب قمیض و ازار ولفافة (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

آپ کو تین کپڑوں قمیض چادر اور لفافہ میں کفن دیا گیا۔☆

ضعیف ہے راوی ناصح ضعیف ہے اور منفرد ہے (تلخیص ص ۱۰۸ ج ۲)

۱۳۸٦) کفن فی سبعة اثواب (علی رضی اللہ عنہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔☆

راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل سئ الحفظ ہے متابعت میں اس کی روایت درست ہے مگر جب منفرد ہو تو حسن ہے جب صحیح حدیث کی مخالفت ہوتی ہو تو قابل قبول نہیں اس نے اس روایت میں خود اپنی ہی مخالفت کی ہے (تلخیص ص ۱۰۸ ج ۲) راقم کہتا ہے کہ یہ روایت متفق علیہ حدیث کے خلاف ہے جس میں تین کپڑوں کا ذکر ہے۔

(۱۳۸۷) اھبان کی بیٹی کہتی ہے کہ میرے والد نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تھا کہ مجھے کفن میں قمیض نہ پہنانا مگر ہم نے انہیں قمیض پہنا دی صبح کو دیکھا کہ وہ قمیض مشجب (کلی) پر لٹک رہی ہے (عدیسہ بنت اھبان)

یہ الفاظ مسند احمد ص ٦٩ ج ٥ کے ہیں طبرانی کبیر ص ۲۹۳ ج ۱ میں ہے میرے والد نے کہا تھا کہ مجھے سلے ہوئے کپڑے میں کفن نہ دینا مگر ہم نے سلی ہوئی قمیض میں دے دیا میں گھر میں آئی تو

۱۳۸٤ – الکامل ص۱۵۵۸ ج٤۔

۱۳۸۵ – الکامل ص۲۰۱۱ ج۷، کشف الاستار ح ۸۱۱، مجمع ص۲۳ ج۳۔

۱۳۸٦ – مسند أحمد ص۹٤ ج۱، ابن أبی شیبة ص٤٦٥ ج۲ ح۱۱۰۸٦، المحلی ص۱۲٤ ج۳، تلخیص ص۱۰۸ ج۲۔

۱۳۸۷ – مسند أحمد ص٦۹ ج٥، طبرانی کبیر ص۲۹۳ ج۱ ح۸٦۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قمیض موجود تھی الحدیث۔☆

ضعیف ہے راوی ابوعمر قسملی نامعلوم ہے (مجمع الزوائد ص ۲۵ ج ۳)۔

طبرانی کی روایت میں عثمان بن ہشیم راوی صدوق تھا مگر آخری عمر میں لقمہ قبول کر لیتا تھا (ابوحاتم) صدوق کثیر الخطأ ہے (دارقطنی) ثبت نہیں (احمد ☆ ھدی الساری ص ۴۲۴)۔

(۱۳۸۸) ان میمونة کفنت فی درع مصفر (علی بن ابی طلحه رضی اللہ عنہ)

حضرت میمونہ کو زرد قمیض میں کفن دیا گیا۔☆

منقطع اور ضعیف ہے علی بن ابی طلحہ نے ام المومنین میمونہ کو نہیں پایا علی ۱۴۳ کو فوت ہوا ہے (تہذیب ص ۳۳۸ ج ۷) اور حضرت ام المومنین ۵۱ کو فوت ہوئیں (تقریب ص ۴۷۳)

(۱۳۸۹) لا تغالوا فی الکفن فانه یسلب سریعا (علی رضی اللہ عنہ)

کفن میں غلو نہ کرو (مہنگا نہ ڈالو) کیونکہ یہ جلدی چھینا جاتا ہے۔☆

منقطع ہے راوی ثعلبی کا حضرت علی سے سوائے ایک روایت کے باقی میں سماع نہیں ہے (تلخیص ص ۱۰۹ ج ۲) دوسرا راوی عمرو بن ہاشم الجنبی لین الحدیث ہے (تقریب ص ۲۶۳)۔

(۱۳۹۰) احسنوا الکفن ولا توذوا موتا کم بعویل ولا تاخیر وصیة و عجلوا قضاء دینه و اعدلوا عن جیران السوء (ام سلمة رضی اللہ عنہا)

تم مردوں کا کفن اچھا کرو۔رونے پیٹنے اور وصیت کے مؤخر کرنے سے اسے تکلیف نہ دو اس کا قرض جلدی ادا کرو اور برے لوگوں کے درمیان دفن نہ کرو☆

من گھڑت ہے راوی عبدالقدوس بن حبیب کلاعی کذاب ہے (ابن مبارک) اس کے ترک پر اجماع ہے (احمد) ثقہ نہیں (نسائی) اس کی روایات متن اور سند کے لحاظ سے منکر ہیں (میزان ص ۶۴۳ ج ۱)

۱۳۸۸ – طبرانی کبیر ص ۲۹ ج ۲۴ ح ۷۶۔

۱۳۸۹ – أبوداؤد کتاب الجنائز باب کراهیة المغالاة فی الکفن ح ۳۱۵۴، تلخیص ص ۱۰۹ ج ۲۔

۱۳۹۰ – اللالی ص ۳۶۵ ج ۲، دیلمی ص ۱۳۴ ج ۱ ح ۳۱۷ بمعناه۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازہ اٹھانا

(۱۳۹۱)ما من میت یوضع علی سریرہ فیخطی بہ ثلاث خطا الانادی بصوت یسمعہ من شاء اللہ (عمر رضی اللہ عنہ)

میت کو جب چارپائی پر رکھ کر تین قدم لے جایا جاتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے اللہ جسے چاہتا ہے اس آواز کو سنا دیتا ہے اے بھائیوں ،اے میت کی چارپائی اٹھانے والو! تمہیں دنیا دھوکہ میں نہ رکھے جیسا کہ اس نے مجھے دھوکہ میں رکھا۔☆

سخت ضعیف ہے راوی عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی مدلس ہے(تقریب ص۲۰۹)اور اس کا استاذ خلیل بن مرہ ضعیف ہے(تقریب ص۱۹۴)

(۱۳۹۲)من اتبع الجنازۃ فلیحمل بجوانب السریر کلھا فانہ من السنۃ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

جو جنازہ کے ساتھ چلے وہ چارپائی کے چاروں کونوں کو پکڑے بلا شبہ یہ سنت ہے۔☆

منقطع ہے راوی ابوعبیدہ کا ابن مسعود سے سماع نہیں۔

(۱۳۹۳)من حمل جوانت السریر الا ربع کفر اللہ عنہ اربعین کبیرۃ (انس رضی اللہ عنہ)

جو چارپائی کی چاروں جانبوں کو اٹھاتا ہے اللہ تعالی اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹاتا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی علی بن ابی سارہ ضعیف ہے(مجمع ص۳،۲۶)

(۱۳۹٤أ) من تبع جنازۃ فاخذ بجوامع السریر الا ربع غفر لہ ارعون

۱۳۹۱– دیلمی ص۳۲۸ج٤ ح٦٤٩٤، کنز العمال ص٥٩٦ج١٥.وص٥٩٨ج١٥، تلخیص ص١١١ج٢، مجمع ص٢٩ج٣.

۱۳۹۲– ابن ماجة کتاب الجنائز باب ١٥ ح١٤٧٨، تهذیب المزی ص٢٣٨ج١٩، کنز العمال ص٥٩٣ج١٥.

۱۳۹۳– طبرانی أوسط ص٤٢٨ج٦ ح٥٩١٦، تذکرة الموضوعات ص٢١٧، کنز العمال ص٥٩٣

۱۳۹٤أ– دیلمی ص٩٩ج٤ ح٥٨٠٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذنبا كلها كبيرة(ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جو جنازے کے پیچھے چلے چارپائی کے چاروں پائے پکڑے اس کے چالیس گناہ بخش دیے جاتے ہیں☆ ضعیف ہے راوی سواد بن مصعب ہمدانی کو ئی شئی مہین (ابن معین) منکر الحدیث ہے۔(بخاری) متروک ہے (نسائی) ثقہ نہیں (ابو داود☆ میزان ص۲۴۶ ج ۲)

(١٣٩٤ب) من شهد جنازةً و مشى امامها و حمل باربع روايا السرير و يجلس حتى يدفن كتب له قيراطان من اجر اخفهما فى ميزانه يوم القيامة اثقل من جبل احد۔ (واثلة رضی اللہ عنہ)

جو جنازہ کے ساتھ جائے اور اس کے آگے چلے اور چار پائی کے چاروں پاؤں کو (باری باری) پکڑے اور دفن ہونے تک بیٹھا رہے اس کے لئے دو قیراط ثواب لکھا جاتا ہے قیامت کے ترازو میں ہلکا قیراط احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔☆

منکر ہے راوی معروف بن عبد اللہ خیاط ضعیف ہے (تقریب ص۳۴۳) قوی نہیں۔ (ابو حاتم) اس کی حدیثیں سخت منکر ہیں۔ (میزان ص۱۴۴ ج۴)

(١٣٩٥) زودوا موتا كم لا اله الا الله (ابو هريره رضی اللہ عنہ)

تم اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کا توشہ دو۔ضعیف ہے (جامع الضعیف ص۴۶۷) راقم کو سند نہیں ملی۔

(١٣٩٦) من راى جنازة فقال الله اكبر صدق الله ورسوله هذا ما وعدنا الله و رو سوله الحديث (انس رضی اللہ عنہ)

جو جنازہ دیکھ کر اللہ اکبر کہے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اے اللہ ہمیں ایمان اور تسلیم میں زیادہ کر۔ تو اس کے لئے قیامت کے روز تک بیس نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔☆

من گھڑت ہے راوی سلیمان بن عمرو ابو داؤد کذاب ہے حدیث وضع کرنے میں معروف تھا۔ (میزان

١٣٩٤ب– الكامل ص٢٣٢٧ج٦، كنز العمال ص٥٩٧ج١٥۔

١٣٩٥– ديلمى ٤١٩ج٢ ح٣١٥٧، تاريخ اصفهان ص٢٧٠ج١۔

١٣٩٦– ديلمى ص١٩١ج٤ ح٦١٠٤، تنزيه ص٣٣١ج٢۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۲۱۶ ج۲) متعدد بار گزر چکا ہے۔

(۱۳۹۷) ان الله يحب الصمت عند ثلاث عند تلاوة القرآن و عند الزحف وعند الجنازة (زيد بن ارقم رضی اللہ عنہ)۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تین موقعوں پر خاموشی کو پسند کرتا ہے قرآن کی تلاوت کے وقت لڑائی اور جنازہ کے وقت۔ ☆

ضعیف ہے ایک راوی کا سند میں نام مذکور نہیں (مجمع ص۲۹ ج۳)۔

(۱۳۹۸) نهى ان يتبع الميت بصوت او نار (جابر رضی اللہ عنہ)۔

منع فرمایا کہ میت کے پیچھے آواز لگائے جائے اور آگ لے جائے جائے۔ ☆

ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن المحد دنا معلوم ہے (مجمع ص۲۹ ج۳)۔

(۱۳۹۹) ان اول ما يجازى به العبد بعد موته ان يغفر لجميع من اتبع جنازته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

بندے کو اس کے مرنے کے بعد سب سے پہلے جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۱۴۰۰) آخر ما يجازى به العبد المومن ان يغفر لمن يتبع جنازته (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

مومن بندے جو آخری جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ ☆

دونوں روایتیں ضعیف ہیں ان دونوں کا راوی مروان بن سالم شامی ثقہ نہیں (احمد) متروک ہے (نسائی و دارقطنی) نیز مروان کے علاوہ اس کا شاگرد عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد متکلم فیہ ہے (میزان ص۶۴۸ ج۲)۔

۱۳۹۷– طبرانی کبیر ص۲۱۲ ج۵ ح۵۱۳۰، کنز العمال ص۳۵۰ ج۳، مجمع الجوامع ح۵۲۰۹۔

۱۳۹۸– أبویعلی ص۱۲۲ ج۳ ح۲۶۱۹، الکامل ص۲۳۶۰ ج۶، الفوائد المجموعة ص۲۶۹، مجمع ص۲۹ ج۳۔

۱۳۹۹– کشف الاستار ح۸۲۰، کتاب الموضوعات ص۴۰۱ ج۲، اللالی ص۳۵۷ ج۲، العلل المتناهية ص۳۸۲ ج۱، مجمع ص۲۹ ج۳، الترغیب والترهیب ص۳۴۳ ج۴، تذکرة الموضوعات ص۲۱۷۔

۱۴۰۰– میزان ص۹۱ ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۰۱) لمبی روایت میں ہے جب کوئی ایماندار عورت یا مرد فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم کرتا ہے کہ تو نداء کر دے جو شخص بھی اس کے جنازہ میں حاضر ہوگا بخشا جائے گا اور اس کو ہر قدم کے بدلے بارہ حج اور عمروں کا ثواب ملے گا اور جنازہ کی ہر تکبیر کے بدلے باراں ہزار شہیدوں کا اجر اس کے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے اس روایت کے آخر میں ہے جنازہ کے پیچھے چلنے والے کا اتنا درجہ ہے جیسا کہ میرا درجہ تمہارے کسی ادنی پر ہے (علی رضی اللہ عنہ)۔

من گھڑت ہے راوی اصبغ بن نباتہ ثقہ نہیں (ابن معین) متروک ہے (نسائی) کذاب ہے (ابو بکر بن عباس ☆ میزان ص۲۷۱ ج۱) نیز اس کا شاگرد سعد بن طریف برموقعہ فی الفور روایت گھڑ لیتا تھا (کتاب المجروحین ص۳۵۷ ج۱)۔

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۰۲) اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته (جابر رضی اللہ عنہ)۔

مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ جانے والے کو بخش دیا جاتا ہے ☆

سخت ضعیف ہے راوی محمد بن راشد متروک ہے (دارقطنی) مجہول ہے (خطیب ☆ کتاب الموضوعات ص۴۰۱ ج۲) اس کا استاذ بقیہ بھی ضعیف اور مدلس ہے۔

(۱۴۰۳) کرامة المومن علی الله ان یغفر لمشیعیه (ابو هریرة رضی اللہ عنہ)۔

اللہ کے ذمہ مومن کی یہ عزت ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو بخش دے۔ ☆

من گھڑت ہے ایک راوی عبد الرحمن بن قیس زعفرانی کی روایت کوئی شئی نہیں (متروک الحدیث ہے (احمد) کذاب ہے (ابو زرعہ) حدیث وضع کرتا تھا (ابو علی صالح بن محمد) اس کا شاگرد عبد اللہ بن میمون ذاھب الحدیث ہے (بخاری) جب منفرد ہو تو قابل حجت نہیں (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص۴۰۱ ج۲)۔

۱۴۰۱ – الکامل ص۱۱۸۸ ج۳، کتاب الموضوعات ص۴۰۰ ج۲، اللالی ص۳۵۷ ج۲، تنزیه ص۳۶۳ ج۲، میزان ص۱۲۴ ج۲۔

۱۴۰۲ – کتاب الموضوعات ص۴۰۱ ج۲، اللالی ص۳۵۷ ج۲۔

۱۴۰۳ – الکامل ص۱۶۰۱ ج۴، کتاب الموضوعات ص۴۰۱ ج۲، اللالی ص۳۵۷ ج۲، تاریخ بغداد ص۲۵۱ ج۱۰، تنزیه ص۳۷۰ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٤٠٤) رای جنازة یسرعون بها قال لتکن علیکم سکینة (ابو موسی رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے ایک جنازہ کو دیکھا جس کو جلدی جلدی لے جا رہے تھے آپؐ نے فرمایا تم پر سکون اور نرمی لازم ہے۔

(١٤٠٥) علیکم بالقصد فی جنائز کم اذا مشیتم (ابو موسی رضی اللہ عنہ)۔

جنازوں کے جانے میں تم پر میانہ روی لازمی ہے۔☆

دونوں روایتیں منکر ہیں راوی لیث بن ابی سلیم آخری عمر میں مختلط ہوئے تھے ان کی حدیث میں تمیز نہیں ہوسکتی کہ یہ اختلاط سے قبل کی ہے یا بعد کی لہذا انہیں ترک کر دیا گیا۔ (تقریب ص ٢٨٧) اس کی یہ سند ضعیف ہے (تلخیص ص ١١٣ ج ٢)۔

(١٤٠٦) علیکم بما دون الخبب فان یکن خیرا یعجل الیه وان لم یکن غیر ذلك فبعداً لا هل النار (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

تم پر درمیانی چال لازم ہے اگر میت نیک ہے اس کو جلدی کیا جائے اور اگر بد ہے تو آگ والوں کے لئے دوری ہے۔☆

غریب ہے راوی ابو ماجد منکر الحدیث ہے سخت ضعیف ہے (بخاری) مجہول ہے اور یہ روایت غریب ہے (ترمذی ص ١٢٥ ج ١)۔

(١٤٠٧) الجنازة متبوعة و لا تتبع لیس معها من تقدمها (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

جنازہ کی پیروی کی جاتی ہے جنازہ پیروی نہیں کرتا وہ شخص جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ جنازہ کے ساتھ نہیں۔☆

اوپر والی حدیث کا ٹکڑا ہے۔

١٤٠٤– ابن ماجة کتاب الجنائز باب ١٥ ح١٤٧٩، مسند أحمد ص٤٠٣ ج٤، طحاوی ص٤٧٨ ج١۔

١٤٠٥– بیهقی ص٢٢ ج٤، ابن أبی شیبة ص٤٧٩ ج٢ ح١١٢٦١، طحاوی ص٤٧٩ ج١، تلخیص ص١١٣ ج٢۔

١٤٠٦– أبوداود ح٣١٨٤، ترمذی ح١٠١١، طحاوی ص٤٧٩ ج١، مسند أحمد ص٣٩٤ ج١، ابن أبی شیبة ص٤٧٨ ج٢ ح١١٢٤٠، کنز العمال ص٥٩٢ ج١٥، نصب الرایة ص٢٨٩ ج٢۔

١٤٠٧– ابن ماجة ح١٤٨٤، مصنف عبد الرزاق ص٤٤٦ ج٣، أبوداؤد ح٣١٨٤، ترمذی ح١٠١١، طحوی ص٤٧٩ ج١، مسند أحمد ص٣٩٤ ص٤١٧ وص٤٣٢ ج١، ابن أبی شیبة ص٤٧٨ ج٢ ح١١٢٤٠، کنز العمال ص٥٩٢ ج١٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۰۸) لا یمشی بین یدیها (ابو هریرہ رضی اللہ عنہ)۔

جنازہ کے آگے نہ چلا جائے۔☆

منکر ضعیف ہے اس کی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔

(۱۴۰۹) مشی خلف جنازة ابنه ابراهیم حافیا (ابو امامه رضی اللہ عنہ)۔

آپ اپنے بیٹے ابراہیم کے جنازہ کے پیچھے ننگے پاؤں گئے تھے۔☆

ضعیف ہے اس کے دو راوی ہیں امام حاکم کے استاذ اور اس کا استاذ دونوں نا معلوم ہیں تیسرا راوی محمد بن مصفی بن بہلول مدلس تھے جو تدلیس تسویہ کرتے تھے اور اس کا استاذ بقیہ بھی مدلس ہیں (تعلیق بر نصب الرایہ ص۲۹۱ ج۲)۔

(۱۴۱۰) کان یمشی خلف الجنازة (سهل بن سعد رضی اللہ عنہ)۔

آپ جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔☆

ضعیف ہے ایک راوی سلیمان بن سلمہ نا معلوم ہے دوسرا راوی یحی بن سعید الحمصی العطار منکر الحدیث ہے (سعدی) کوئی شئ نہیں (ابن معین) اور تیسرا راوی عبد المجید بن سلیمان ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۲۹۱ ج۲)۔

(۱۴۱۱) ان فضل الماشی خلفها علی الماشی امامها کفضل الصلوة المکتوبة علی التطوع الحدیث (علی رضی اللہ عنہ)۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا جنازے کے آگے چلنا بہتر ہے یا پیچھے تو فرمایا جنازے کے پیچھے چلنے والے کی آگے چلنے والے پر اتنی فضیلت ہے جتنی کہ فرضی نماز کی نفلی نماز پر ہے ابو سعید کہتے ہیں یہ تم اپنی رائے سے کہہ رہے ہو یا رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی بار سنا ہے الحدیث۔☆

سخت ضعیف ہے راوی مطرح بن یزید ابی المہلب ضعیف ہے ثقہ نہیں اس کی روایت کوئی شئ نہیں (ابن معین ☆ الکامل ص۲۴۴۰ ج۶) اس کا استاذ عبید اللہ بن زحر عن علی بن زید عن القاسم تمام ضعیف ہیں جب

۱۴۰۸– أبوداؤد كتاب الجنائز ح ۳۱۷۱، مسند أحمد ص۵۲۸ وص۵۳۱ ج۲۔

۱۴۰۹– المستدرك ص۴۰ ج۴۔

۱۴۱۰– طبرانی کبیر ص۱۶۰ ج۶ ح۵۸۵۳۔

۱۴۱۱– مصنف عبد الرزاق ص۴۴۷ ج۳، العلل المتناهية ص۴۱۷ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک سند میں جمع ہوں تو وہ حدیث ان کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے۔ (تفصیل دیکھئے نمبر ۱۳۰)

(۱۴۱۲) ما مشى رسول الله ﷺ حتى مات الا خلف الجنازة (طاؤوس رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ تا حیات جنازے کے پیچھے چلتے رہے۔ ☆

مرسل ہے (نصب الرایہ ص۲۹۲ ج۲)

(۱۴۱۳) فاجعلوا موتاكم بين ايديكم (مسروق رضی اللہ عنہ)

تم اپنے مردوں کو اپنے آگے رکھو۔ ☆

مرسل ہے۔

(۱۴۱۴) اركب راكبك و سرامامها فانك اذا كنت امامها لم تكن معها (ثابت بن قيس بن شماس رضی اللہ عنہ)۔

میں نے کہا یا رسول اللہ رضی اللہ عنہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور وہ نصرانیہ تھی اور چاہتی تھی کہ میں اس کے جنازہ میں حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنی سواری پر سوار ہو اور جنازے کے آگے چل تو تو جنازے کے ساتھ نہیں ہوگا۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو معشر ضعیف ہے (نصب الرایہ ص۲۹۲ ج۲ و دارقطنی ص۷۶ ج۲) یہ حدیث ثابت نہیں۔ (احادیث ضعاف ص۲۰۲)

ایسا ہی ایک اثر حضرت عبد اللہ بن معقل سے ابن ابی شیبہ نے جریر عن عطاء بن السائب کے طریق سے ذکر کیا ہے۔ جو ضعیف ہے اس لئے کہ عطاء آخر میں مختلط ہو گئے تھے اور جریر کا سماع عطاء سے اختلاط کے بعد کا ہے (تہذیب ص۳۵۴ ج۷)۔

(۱۴۱۵) كيف السنة فى المشى مع الجنازة امامها او خلفها فقال ويحك يا نافع

۱۴۱۲– مصنف عبد الرزاق ص۴۴۵ ج۳، دراية ص۲۳۸ ج۱، نصب الراية ص۲۹۲ ج۲۔

۱۴۱۳– ابن أبي شيبة ص۴۷۸ ج۲ ح۱۱۲۴۱۔

۱۴۱۴– دارقطني ص۷۶ ج۲، نصب الراية ص۲۹۲ ج۲۔

۱۴۱۵– نصب الراية ص۲۹۳ ج۲، دراية ص۲۳۸ ج۱ بحوالة مسند الشاميين۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما ترانی انی امشی خلفها (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں جنازے کے آگے چلنا چاہیے یا پیچھے فرمایا اے نافع افسوس تجھ پر کیا تو مجھے دیکھ نہیں رہا کہ میں جنازے کے پیچھے چل رہا ہوں۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو بکر بن ابی مریم ضعیف ہے اور مختلط ہے (تقریب ص۳۹۶)۔

جنازے کے ساتھ ورد

(۱٤۱٦) لم یکن یسمع من رسول الله ﷺ وهو یمشی خلف الجنازة الا قول لا اله الا الله مبدیا و راجعا (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کے پیچھے چلتے ہوئے سوائے لا الہ الا اللہ کے کچھ نہ سنا جاتا آپ جاتے اور آتے وقت یہ ورد کرتے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی ابراہیم بن ابی حمید الحرانی حدیثیں وضع کرتا تھا (ابو عروبہ) اس نے ابن حران سے منکر اسناد اور متن والی حدیثیں روایت کی ہیں۔ (الکامل ص۶۹ ج۱) اس کا استاد عبد العظیم بن حبیب ثقہ نہیں (میزان ص۳۶۹ ج۲)۔

(۱٤۱۷) ما عمل احد فی یوم خیراً من شهود الجنازة (جابر رضی اللہ عنہ)

دن میں سب سے بہتر عمل جنازہ میں شمولیت ہے۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

نماز جنازہ

(۱٤۱۸) ما اباح لنا رسول الله لنا ولا ابو بکر ولا عمر فی شئی ما ابا جوا فی الصلاة علی المیت یعنی لم یوقت (جابر رضی اللہ عنہ)

۱٤۱٦ – الکامل ص۲۶۹ ج۱۔

۱٤۱۷ – دیلمی ص۳۶۱ ج٤ ح۶۵۸۲۔

۱٤۱۸ – ابن ماجة کتاب الجنائز ح۱۵۰۱، مسند أحمد ص۳۵۷ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر نے ہمارے لئے کسی چیز کو حلال قرار نہیں دیا جو انہوں نے نماز جنازہ کو حلال قرار دیا ہے یعنی وقت مقرر نہیں کیا۔ ☆

ضعیف ہے راوی حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے اور مدلس ہے۔ (دیکھئے نمبر ۶۲۷)

(۱۴۱۹) ما صف قوم صفوفا علی (میت فیستغفرون له الا شفعوا۔ (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

جس میت پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لئے استغفار کریں تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۱۴۲۰) ما صف صفوفا ثلاثة من المسلمين على ميت الا اوجب (مالك بن هبيره رضی اللہ عنہ)۔

جب کسی جنازہ میں نمازی کم ہوتے تو آپ نے ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور فرماتے جب کسی میت پر مسلمانوں کی تین صفیں ہو جائیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی محمد بن اسحاق مدلس ہیں۔ (طبقات المدلسین)

(۱۴۲۱) صلوا على اطفالكم (ابو هريره)

تم اپنے بچوں کی میت پر (جب فوت ہو جائیں) نماز جنازہ پڑھو۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی بختری بن عبید عن ابیہ ضعیف ہے (ابو حاتم۔ ابن عدی۔ ابن حبان۔ دارقطنی) اس نے اپنے باپ سے من گھڑت حدیثیں روایت کی ہیں (ابونعیم۔ حاکم۔ نقاش) اس کا باپ مجہول ہے اور اس کی سند ضعیف ہے (ابن حجر ☆ ارواء ص۱۷۴ ج۳)۔

(۱۴۲۲) كان يكبر على الجنازة اربعاً ثم يقول ماشاء الله ثم ينصرف

۱۴۱۹– دیلمی ص۳۷۱ج۴ ح۶۶۰۹۔

۱۴۲۰– ابو داود کتاب الجنائز ح۳۱۶۶، ترمذی کتاب الجنائز ۱۰۲۸، مسند أحمد ص۷۹ج۴، المستدرك ص۳۶۲ج۱، بیهقی ص۳۰ج۴، ابن ابی شیبة ص۱۳ج۳ ح۱۱۶۲۵۔

۱۴۲۱– ابن ماجة کتاب الجنائز ح۱۵۰۹، تلخیص ص۱۱۴ج۲، کنز العمال ص۵۸۳ج۱۵۔

۱۴۲۲– أرواء الغلیل ص۱۸۱ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(زید بن ارقم)۔

آپ جنازہ پر چار تکبیریں کہتے پھر جس قدر اللہ چاہتا آپ خاموش رہتے پھر سلام پھیرتے ☆

غیر ثابت ہے سند معلوم نہیں۔

(١٤٢٣) صف عليها اربعا فكبر اربعا فقام بعد تكبيرة الرابعة بقدر ما بين تكبيرتين يستغفر لها ويدعوا ثم قال كان رسول الله ﷺ يصنع هكذا (عبد الله بن ابى اوفى)۔

ابن ابی اوفی نے ایک نماز جنازہ میں چار صفیں باندھیں اور چار تکبیریں کہیں چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر خاموش رہے جیسا کہ دو تکبیروں کا درمیانی وقفہ تھا استغفار اور دعا کرتے اور فرمایا یا رسول اللہ ابھی اسی طرح کرتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابراہیم بن مسلم ہجری لین الحدیث موقوف کو مرفوع بنا دیتا تھا (تقریب ص٢٣)۔

(١٤٢٤) انه صلى على زيد بن المكفف فسلم واحدة عن يمينه السلام عليكم (على موقوفاً)۔

حضرت علی نے زید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھائی اور صرف دائیں طرف سلام پھیرا اور کہا السلام علیکم۔ ☆

ضعیف ہے راوی حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس ہے۔ (دیکھئے نمبر ٦٢٧)

(١٤٢٥) صليت خلف علي على جنازة فسلم عن يمينه حين فرغ السلام عليكم (على موقوفاً)

میں نے حضرت علی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی جب وہ فارغ ہوئے تو صرف دائیں طرف سلام پھیرا اور السلام علیکم کہا۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی حارث الاعور متہم ہے۔ (دیکھئے نمبر ١٣٩)

١٤٢٣– مسند أحمد ص٣٥٦ وص٣٨٣ ج٤۔

١٤٢٤– بيهقى ص٤٤ ج٤، ابن أبى شيبة ص٤٩٩ ج٢ ح١١٤٩٢ بنحوه۔

١٤٢٥– ابن أبى شيبة ص٤٩٩ ج٢ ح١١٤٩٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٤٢٦) آخر جنازة صلى عليها رسول الله ﷺ كبر عليها اربعاً (ابن عباس)

رسول اللہ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھی اس میں چار تکبیریں کہیں۔ ☆

ضعیف ہے اس کی دو سندیں ہیں ایک میں ابو عمر نضر ضعیف ہے اور دوسری سند میں ابو ہرمز متروک ہے (درایہ ص۲۳۳ ج۱)۔

(١٤٢٧) آخر ما كبر النبي ﷺ اربع تكبيرات (ابن عباس)۔

آخری نماز جنازہ جو آپ نے پڑھائی اس میں اس میں چار تکبیریں کہیں۔ضعیف ہے اس کی دو سندیں ہیں ایک میں راوی فرات بن سائب اور دوسری میں ابن معاویہ دونوں متروک ہیں۔

(۱۴۲۸) اور یہی روایت فرات نے میمون کے طریق سے ابن عمر سے روایت کی ہے (دارایہ ص۲۳۳ ج۱)

(١٤٢٩) صلى عمر على بعض ازواج النبي ﷺ فكبر اربعاً وقال هذه آخر صلاة صلاها رسول الله ﷺ (عمر)۔

حضرت عمر نے بعض ازواج النبی کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کی آخری نماز جنازہ اسی طرح تھی جو آپ نے پڑھائی۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی یحی بن ابی انیسہ متروک ہے (درایۃ ص۲۳۳ ج۱)۔

(١٤٣٠) صلى جبيريل على آدم فكبر عليه اربعاً (ابن عباس)

جبریل نے حضرت آدم کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ سخت ضعیف ہے راوی عبد الرحمٰن بن مالک بن مغول متروک ہے (دارقطنی ص۱۷ ج۲)۔

(١٤٣١) ان الملائكة صلت على آدم فكبرت عليه اربعاً وقالوا هذه سنتكم يابنى

١٤٢٦ – طبرانی کبیر ص٢٠٤ ج١١ ح١١٦٦١، طبرانی أوسط ص٢٢٣ ج٦ ح٥٤٧٠۔

١٤٢٧ – دارقطنی ص٧٢ ج٢، المستدرك ص٣٨٦ ج١، كتاب الاعتبار ص١٢٤۔

١٤٢٨ – دراية ص٢٣٣ ج١، نصب الراية ص٢٦٩ ج٢ بحوالة مسند حارثه بن أبى أسامه۔

١٤٢٩ – دارقطنی ص٧٦ ج٢، كتاب الاعتبار ص١٢٥، دراية ص٢٣٣ ج١۔

١٤٣٠ – دارقطنی ص٧١ ج٢، تاريخ بغداد ص٢٧٢ ج٣، كنز العمال ص٥٨٣ ج١٥۔

١٤٣١ – دارقطنی ص٧١ ج٢، تفسير قرطبى ص١٤٥ ج٨، توبة ص٨٤، الكامل ص١٨١٦ ج٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم (ابی بن کعب)۔

فرشتوں نے آدم کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور فرمایا اے بنی آدم نماز جنازہ کا یہی طریقہ ہے۔ ☆ ضعیف ہے راوی عثمان بن سعد کاتب لائق نہیں ضعیف ہے (ابن معین) قوی نہیں (نسائی ☆ میزان ص۳۴ ج۳)۔

(۱۴۳۲) کبر الملائكة على آدم اربعا و كبر ابو بكر على نبي ﷺ اربعاً و كبر عمر على ابى بكر اربعاً و كبر صهيب على عمر اربعاً و كبر حسن على علي اربعاً و كبر حسين على حسن اربعاً (انس رضی اللہ عنہ)۔

فرشتوں نے حضرت آدم کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں ابوبکر نے رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں چار چار تکبیریں کہیں۔ حضرت عمر نے ابو بکر پر چار تکبیریں کہیں اور صہیب نے حضرت عمر پر چار تکبیریں کہیں اور حسن نے حضرت علی پر چار اور حسین رضی اللہ عنہ نے حسن پر چار تکبیریں کہیں۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی محمد بن ولید قلاسی ضعیف ہے (دارقطنی ص۷۲ ج۲) اور اس کا استاذ ہیثم بن جمیل متغیر ہے (تقریب ص۳۶۷) اور اس کا استاد مبارک بن فضالہ اور پھر اس کا استاد حسن دونوں مدلس ہیں اس روایت میں دو چیزیں بالکل منکر ہیں ایک تو ابو بکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ فرداً فرداً پڑھی گئی تھی۔ اور دوسری یہ کہ حسن رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حسین رضی اللہ عنہ نے پڑھائی غلط ہے بلکہ سعید بن عاص نے پڑھائی تھی (تلخیص ص۱۲۱ ج۳)۔

رفع یدین اور ہاتھ باندھنا

(۱۴۳۳) كان يرفع يديه على جنازة فى اول تكبيرة ثم لا يعود (ابن عباس)۔

۱۴۳۲ – المستدرك ص۳۸۵ ج۱، كشف الخفاء ص۱۰۶ ج۲، الكامل ص۱۲۴۱ ج۶۔

۱۴۳۳ – دارقطنی ص۷۵ ج۲، عقيلى ص۴۴۹ ج۳، أحاديث ضعاف ص۲۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے بعد میں نہ کرتے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی حجاج بن نصیر اور اس کا استاذ فضل بن سکن دونوں ضعیف ہیں (احادیث ضعاف ص۲۰۲) حجاج ضعیف ہونے کے ساتھ تلقین قبول کرتا تھا (تقریب ص۶۵) فضل حدیث کو ضبط نہیں کرتا تھا مجہول ہے (عقیلی ص۴۴۹ ج۳)۔

(۱۴۳۴) ☆ ان ابن عباس کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولی ثم لا یرفع بعد (ابن عباس)۔

ابن عباس پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہ اٹھاتے۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند مجہول ہے (عقیلی ص ۴۴۹ ج۳)

(۱۴۳۵) اذا صلی علی الجنازة رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم وضع یده الیمنی علی السیری (ابو هریره)۔

جب آپ نماز جنازہ پڑھتے تو پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے۔

نوٹ: نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کی حدیث صحیح ہے۔ (تعلیق ابن باز بر فتح الباری ص۱۹۱ ج۳)

(۱۴۳۶) صلی علی جنازة فوضع یده الیمنی علی یده الیسری (ابو هریره)۔

آپ نے نماز جنازہ پڑھی تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔ ☆

دونوں روایتیں ضعیف ہیں دونوں کا راوی ابوفروہ یزید بن سنان ضعیف ہے (تقریب ص۳۸۲)۔

۱۴۳۴– عقیلی ص۴۴۹ ج۳۔

۱۴۳۵– ترمذی باب رفع الیدین علی الجنازة ح۱۰۷۷، دارقطنی ص۷۵ ج۲۔

۱۴۳۶– دارقطنی ص۷۴ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ کی دعائیں

(۱۴۳۷) امرنا ان نقرا علی میتنا بفاتحه الکتاب (ام عفیف)۔

ہم کو حکم دیا کہ ہم اپنے مردوں پر سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابوسعید عبدالمنعم ضعیف ہے (مجمع ص۳۲ ج۳)۔

(۱۴۳۸) قرأ علی الجنازة اربع مرات الحمد لله رب العالمین (ابو هریره)۔

آپ نے نماز جنازہ میں چار مرتبہ الحمد للہ پڑھی۔ ☆

ضعیف ہے ناھض بن قاسم نا معلوم ہے (مجمع ص۳۲ ج۳)۔

(۱۴۳۹) کبر فقرأ بام القرآن فجهربها ثم کبر الثانیة فدعی للمیت (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے لئے تکبیر کہی اور سورۃ الفاتحہ کو بالجہر پڑھا پھر دوسری تکبیر کہی اور میت کے لئے دعا کی۔ ☆

ضعیف ہے راوی یحی بن یزید بن عبد المالک نوفلی منکر الحدیث ہے (میزان ص۴۱۴ ج۴) ضعیف ہے (مجمع ص۳۳ ج۳)۔

نوٹ: نماز جنازہ، میں سورۃ الفاتحہ کے پڑھنے کی حدیث صحیح بخاری میں ابن عباس سے سنت کے لفظ کے ساتھ موجود ہے جس کی صحت میں کوئی شک نہیں اسی طرح حضرت ابو امامہ سے بھی صحیح سند کے ساتھ موجود ہے اس میں بھی سنت کا لفظ ہے مگر امر کے صیغہ کے ساتھ جتنی روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں ہاں نماز جنازہ کا حکم بھی عام نماز کی طرح ہے جیسا کہ عام نماز سورۃ الفاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس طرح نماز جنازہ بھی سورۃ الفاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۷– طبرانی کبیر ص۱۶۸ ج۲۵ ح۱۰۔

۱۴۳۸– طبرانی أوسط ص۲۵۹ ج۹ ح۸۵۶۵۔

۱۴۳۹– طبرانی أوسط ص۳۷۱ ج۵ ح۴۷۳۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٤٤٠) علمهم الصلواة على الميت اللهم اغفر لا حيائنا و امواتنا واصلح ذات بيننا والف بين قلوبنا اللهم هذا عبدك فلان بن فلان لا نعلم الا خيراً وانت اعلم به فاغفرلنا وله (حارث رضی اللہ عنہ)۔

ہم کو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو میت پر نماز جنازہ کے لئے مذکورہ دعا اللھم اغفر سکھائی۔ ☆

ضعیف ہے راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف اور مختلط ہے۔ (تقریب ص ۲۸۷)

(١٤٤١) صلينا مع رسول الله ﷺ على جنازة فسلم عن يمينه و عن شماله (ابو موسی رضی اللہ عنہ)۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔ ☆

ضعیف ہے راوی خالد بن نافع اشعری ضعیف ہے (ابوزرعہ۔نسائی) قوی نہیں (ابوحاتم ☆میزان ص ۶۴۴ ج ۱)۔

(١٤٤٢) ماتت ابنة عبد الله بن ابی اوفی فخرج فی جنازتها علی بغلة خلف الجنازة فجعل النساء يرثين فقال عبدالله لا ترثين فان رسول الله ﷺ نهى عن المراثي ولكن لتفضي احدئكن من عبرتها ما شائت قال ثم صلى عليها و كبر اربعاً فقام بعد التكبيرة الرابعة بقدر مابين التكبيرتين يستغفرلها ويدعو ثم قال كان رسول الله ﷺ يصنع هكذا (عبد الله بن ابی عوفی رضی اللہ عنہ)۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی کی بیٹی فوت ہوگئی تو وہ اس کے جنازہ کے لئے خچر پر سوار ہو کر میت کے پیچھے نکلے تو عورتیں مرثیہ کہہ رہی تھیں انہوں نے فرمایا تم مرثیہ نہ کہو رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ سے منع فرمایا ہے ہاں تم جس قدر چاہو آنسو بہا سکتی ہو۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر خاموش رہے جیسا کہ دو تکبیروں کا درمیانی وقفہ تھا اس کے لئے استغفار اور دعا کرتے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اس طرح کرتے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابراہیم بن مسلم ہجری لین الحدیث ہے موقوف کو مرفوع بنا دیتا تھا۔ (تقریب ص ۲۳)۔

١٤٤٠ – طبرانی أوسط ص ٤٢٠ ج ٦ ح ٥٩٠٩، طبرانی کبیر ص ٢٣٨ ج ٣

١٤٤١ – طبرانی أوسط ص ١٧١ ج ٥ ح ٤٣٣٤۔

١٤٤٢ – مسند أحمد ص ٣٥٦ وص ٣٨٣ ج ٤، بيهقی ص ٤٢ ج ٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقص اجساد پر نماز جنازہ

(١٤٤٣) صلى ابو عبيده على رؤس بالشام (خالد بن معدان)۔

حضرت ابوعبیدہ نے شام میں سروں پر نماز جنازہ پڑھی۔ ☆

منقطع ہے خالد کا ابوعبیدہ سے سماع نہیں ہے۔

(١٤٤٤) صلى عمر بالشام على عظام (عامر)۔

حضرت عمر نے شام میں ہڈیوں پر نماز جنازہ پڑھی۔ ☆

سخت ضعیف ہے اولاً عامر کا حضرت عمر سے انقطاع ہے ثانیاً جابر جعفی متہم ہے (ارواء ص١٦٩ ج٣)۔

غائبانہ نماز جنازہ

(١٤٤٥) جبریل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ معاویہ بن معاویہ لیثی فوت ہو گئے ہیں کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا جی ہاں۔ جبریل نے اپنا پر زمین پر مارا تو رستہ کے تمام درخت اور ٹیلے ہٹ گئے اور جنازہ کی چارپائی سامنے آ گئی آپ نے اللہ اکبر کہا نماز میں آپ کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے الحدیث (انس رضی اللہ عنہ)۔ ☆

سخت ضعیف ہے اس روایت کو ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے ابویعلی کی سند میں محمد بن ابراہیم بن علاء سخت ضعیف ہے طبرانی کی روایت میں محبوب بن ہلال راوی نا معلوم ہے اس کی حدیث منکر ہے (مجمع ص٣٨٣ و میزان ص٤٤٢ ج٣)۔

١٤٤٣– ابن أبي شيبة ص٣٨ج٣ ح١١٩٠٠۔

١٤٤٤– ابن أبي شيبة ص٣٨ج٣ ح١١٩٠٣۔

١٤٤٥– طبراني كبير ص٢٢٩ج٤ ح١٠٤٠، أبويعلى ص٢١١ج٤ ح٤٢٥٢، الاصابة ص٤٣٦ج٣، الاستيعاب بر حاشية الاصابة باب معاوية ص٣٩٢ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۴۶) جبریل رسول اللہ ﷺ کے پاس تبوک میں آئے اور کہا آپ معاویہ مزنی کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نکلے اور جبریل بھی ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں نکلے جبریل نے دایاں پر پہاڑوں پر مارا تو وہ جھک گئے اور بایاں پر زمینوں پر مارا تو زمین بھی جھک گئی حتی کہ آپ نے مکہ اور مدینہ کو دیکھا آپ نے جبریل اور فرشتوں سمیت اس کی نماز جنازہ پڑھی (ابو امامہ)۔☆

ضعیف ہے راوی بقیہ مدلس ہے (مجمع ص ۳۸ ج ۳) ضعیف بھی ہے کمامر۔

(۱۴۴۷) یہی روایت حضرت معاویہ سے بھی منقول ہے اس کی سند بھی ضعیف ہے راوی صدقہ بن ابی سہل نا معلوم ہے (مجمع ص ۳۸ ج ۳)۔

(۱۴۴۸) صلی علی النجاشی فکبر علی خمساً (کثیر بن عبد الله بن جده عن ابیه)۔

آپ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور پانچ تکبیریں کہیں۔☆

منکر ہے راوی کثیر بن عبد اللہ سخت ضعیف ہے نا قابل حجت ہے (دیکھئے نمبر ۱۱۶) نجاشی کی نماز جنازہ صحیح احادیث سے ثابت ہے مگر پانچ تکبیروں کا ثبوت نہیں بلکہ چار کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۴۴۹) ان اخاکم النجاشی قد مات قوموا فصلوا علیه فقال رجل کیف نصلی علیه وقد مات فی کفره الحدیث (و حشی بن حرب رضی اللہ عنہ)۔

تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے تم کھڑے ہو اس کی نماز جنازہ پڑھیں ایک آدمی کہنے لگا ہم اس کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں وہ تو کفر کی حالت میں مرا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی سلمان بن ابی داؤد حرانی ضعیف ہے (مجمع ص ۳۹ ج ۳) منکر الحدیث ہے (بخاری) حجت نہیں (ابن حبان ص ۲۰۶ ج ۳)۔

۱۴۴۶– طبرانی أوسط ص ۵۲۰ ج ٤ ح ۳۸۸٦، طبرانی کبیر ص ۱۱٦ ج ۸ ح ۷۵۳۷، دلائل النبوة ص ۲٤۵ ج ۵، مسند الشامیین ص ۸۳۱، میزان ص ۲۸۷ ج ٤، کتاب المجروحین ص ۱٦۱ ج ۲، الاستیعاب باب معاویة ص ۳۹۲ ج ۳، الاصابة ص ٤۳۷ ج ۳۔

۱۴۴۷– معجم الصحابة ص ۳۹٤ ج ۵ ح ۲۲۱۵، طبرانی کبیر ص ۲۲۹ ج ۱۹ ح ۱۰٤۱، الاصابة ص ٤۳۷ ج ۳۔

۱۴۴۸– طبرانی أوسط ص ٦٤ ج ۱۰ ح ۹۱۲۹۔

۱۴۴۹– طبرانی کبیر ص ۱۳٦ ج ۲۲ ح ۳٦۱، درمنثور ص ۱۱۳ ج ۲، کنز العمال ص ۷۱۹ ج ۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کوئی ایسی صحیح اور صریح روایت نہیں جس سے معلوم ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور نجاشی کی میت کے درمیان سے پردے ہٹا لئے گئے تھے اور میت سامنے آ گئی تھی ہاں مسند احمد ۱ اور ۲ ابن حبان کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نے ایسے نماز جنازہ پڑھی تھی جیسا کہ حاضر میت کی پڑھی جاتی ہے اس حدیث میں نماز جنازہ پڑھنے کی کیفیت ہے نہ کہ میت کے سامنے آ جانے کی۔

شہداء بدر و اُحد کی نماز جنازہ

(۱۴۵۰) صلی النبی ﷺ علی قتلی بدر (عطاءؒ)

رسول اللہ ﷺ نے شہداء بدر کی نماز جنازہ پڑھی۔ ☆

مرسل ہے۔

(۱۴۵۱) صلی النبی علی قتلی احد (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی۔ ☆

سخت ضعیف ہے یزید بن ابی الزیاد ضعیف ہے اس کی ایک اور بھی سند ہے جس کا راوی حسن بن عمارہ کذاب ہے (شعبہ☆ بیہقی ص۱۳ ج۴)

(۱۴۵۲) صلی النبی ﷺ علی حمزة ولم یصل علی احد من الشهداء غیره (انس)۔

رسول اللہ نے حضرت حمزہ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے علاوہ کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔☆

ضعیف ہے راوی اسامہ بن زبیر پر امام بخاری نے انکار کیا ہے۔ (تلخیص ص۱۱۶ ج۲)۔

(۱۴۵۳) جیئی بحمزة فصلی علیه (جابر رضی اللہ عنہ)۔

حضرت حمزہ کی میت کو لایا گیا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ ☆

ضعیف ہے راوی ابو حماد حنفی متروک ہے (تلخیص ص۱۱۶ ج۲)۔

۱۴۵۰ – مصنف عبد الرزاق ص۵۴۲ ج۳، درایة ص۲۴۴ ج۱۔

۱۴۵۱ – طبرانی کبیر ص۱۳۹ ج۱۱ ح۱۱۴۰۳، طبرانی أوسط ص۳۵۸ ج۲ ح۱۶۲۲۔

۱۴۵۲ – أبوداود باب فی الشهید یغسل ح۳۱۳۷، المستدرك ص۳۶۵ ج۱، طحاوی ص۵۰۲ ج۱۔

۱۴۵۳ – المستدرك ص۱۱۹ ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۵۴) حضرت حمزہ پر احد کے دن ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی۔ (شعبی) ☆

مرسل ہے۔

(۱۴۵۵) یہی روایت حضرت ابن مسعود سے مرفوع متصل بھی مروی ہے جو ضعیف ہے راوی عطاء بن السائب مختلط ہے (تقریب ص۲۳۹)۔

(١٤٥٦) صلى على قتلى احد عشرة عشرة فى كل عشرة حمزه حتى صلى عليه سبعين صلواة (غزوان رضی اللہ عنہ)۔

آپ نے اکٹھے دس دس احد کے شہداء کی نماز جنازہ پڑھی اور ہر دس کے گروپ میں ایک حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے حتی کہ حمزہ پر ستر مرتبہ نماز پڑھی۔ ☆

مرسل اور خلاف واقعہ ہے۔

(١٤٥٧) صلى على قتلى احد (عطاء بن ابى رباح)

آپ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ پڑھی۔☆

مرسل ہے۔

(١٤٥٩) صلى على (حمزه رضی اللہ عنہ) و كبر سبع تكبيرات (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور سات تکبیریں کہیں۔ ☆

ضعیف ہے اس میں ایک راوی مجہول ہے۔

١٤٥٤– مصنف عبد الرزاق ص٥٤٦ج٣۔

١٤٥٥– مسند أحمد ص٤٦٣ج١، البداية والنهاية ص٤٠ج٤، ابن كثير ص٦١٨ج١، آل عمران ١٥٢، الدر منثور ص٨٤ج٢۔

١٤٥٦– دارقطنى ص٧٨ج٢، بيهقى ص١٢ج٤، ابن أبى شيبة ص٤٩٧ج٢ ح١١٤٦٢، مراسيل أبى داؤود ص١٨، طحاوى ص٥٠٣ج١۔

١٤٥٧– مراسيل أبى داؤد ص١٨۔

١٤٥٩– بيهقى ص١٣ج٤، طحاوى ص٥٠٣ج١۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہلی کہتے ہیں اگر اس مجہول راوی سے مراد حسن بن عمارہ ہے تو وہ ضعیف ہے ورنہ جو بھی مجہول ہے وہ قابل حجت نہیں (تلخیص ص ۱۱۷ ج ۳) اس روایت کی ایک دوسری سند بھی ہے جس میں یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔ (تقریب ص ۳۸۲)

غیر مسلم کی نماز جنازہ

(۱٤٦۰) عارض رسول الله ﷺ جنازة ابی طالب ثم قال وصلتك رحم و جزيت خير اياعم (ابن عباس رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ ابو طالب کے جنازہ کے سامنے آئے اور فرمایا اے چچا تجھے صلہ رحمی پہنچے تو بہتر بدلہ دیا جائے۔☆

منکر ہے راوی ابراہیم بن عبد الرحمٰن الخوارزمی کے بارہ میں ذہبی کہتے ہیں ابراہیم بن بیطار ہے اس کی حدیث مستقیم نہیں (ابن عدی) اور یہ روایت منکر ہے (میزان ص ۴۵ ج ۱ والعلل المتناھیہ ص ۴۲۲ ج ۲)۔

(۱٤٦۱) ان امی توفيت وهی نصرانية وانی احب ان احضرها فقال له أركب دابتك و سراما مها فانك اذا كنت امامها لم تكن معها (ثابت بن قيس رضی اللہ عنہ)۔

میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور وہ نصرانیہ تھی اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں آپ نے فرمایا تو سواری پر سوار ہو اور جنازے کے آگے چل جب تو اس کے آگے چلے گا تو تو اس کے ساتھ نہیں ہوگا۔☆

ضعیف ہے راوی ابو معشر ضعیف ہے اور یہ روایت ثابت نہیں (دار قطنی ص ۷۲ ج ۳ و تلخیص ص ۱۱۵ ج ۳)۔

نومولود پر نماز جنازہ

(۱٤٦۲) الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل (جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً)۔

بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وہ وارث بنے گا اور نہ وارث بنایا جائے حتی کہ وہ پیدا ہوتے وقت روئے۔☆

۱٤٦۰ – العلل المتناهية ص ٤٢٢ ج ۲، ميزان ص ٤٥ ج ۱، لسان ص ٤١ ج ۱۔

۱٤٦۱ – دارقطنی ص ۷۵ ج ۲۔

۱٤٦۲ – ترمذی كتاب الجنائز ح ۱۰۳۲، ابن ماجة كتاب الجنائز ح ۱۵۰۸، بيهقی ص ۸ ج ٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف ہے قابل حجت نہیں (نصب الرایہ ص ۲۷۷ ج ۲)۔

(۱۴۶۳) اذا استهل المولود صلى عليه وان لم يستهل لم يصل عليه۔ (علی رضی اللہ عنہ)

بچہ جب پیدائش کے وقت رو پڑے (اس کے بعد فوت ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ (اگر روئے نہ) تو پھر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔☆

ضعیف ہے راوی عمر بن خالد قرشی متروک ہے۔ (تقریب ص ۲۵۹) کذاب ہے (احمد☆ الکامل ص ۱۷۷۶ ج ۵)۔

عورتوں کی شمولیت

(۱۴۶۴) ليس للنساء في اتباع الجنائزه اجر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

عورتوں کے لئے جنازہ میں جانے کا اجر نہیں۔☆

ضعیف ہے اس میں کئی مجہول راوی ہیں (مجمع ص ۲۸ ج ۳)

(۱۴۶۵) ليس للنساء في الجنازه نصيب۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

عورتوں کا جنازہ میں کوئی حصہ نہیں۔☆

ضعیف ہے راوی صباح ابوعبداللہ نا معلوم ہے (فیض القدیر ص ۳۷۸ ج ۵)

(۱۴۶۶) تبع جنازة فاذا هو بنسوة خلف الجنازة فنظر اليهن وهو يقول ارجعن ما زورات غير مأجورات مفتنات الاحياء موذيات الاموات۔ (انس رضی اللہ عنہ)۔

آپ ایک جنازے کے پیچھے تھے تو دیکھا کہ چند عورتیں بھی جنازے کے پیچھے آ رہی ہیں آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا لوٹ جائیں زیارت ہو گئی ہے اجر نہ پانے والیں زندوں کو فتنے میں ڈالنے والیں اور مردوں کو تکلیف دینے والیں)☆

من گھڑت ہے راوی ابو ہدبہ کے کذاب ہونے پر اجماع ہے (العلل المتناہیہ ص ۴۲۰ ج ۳)۔

۱۴۶۳– الکامل ص ۱۷۷۷ ج ۵۔

۱۴۶۴– طبرانی أوسط ص ۱۸۸ ج ۹ ح ۸۴۰۵، کنز العمال ص ۳۹۱ ج ۱۶۔

۱۴۶۵– طبرانی کبیر ص ۱۱۷ ج ۱۱، ح ۱۱۳۰۹، کشف الاستار ح ۷۹۳۔

۱۴۶۶– تاریخ بغداد ص ۲۰۱ ج ۶، العلل المتناهية ص ۴۲۰ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱٤٦٧) خرج رسول الله ﷺ فاذا نسوة جلوس فقال ما يجلسكن قلن ننتظر الجنازة قال هل تغسلن قلن لا قال هل تحملن قلن لا قال تدلين فيمن يدلي قلن لا قال فارجعهن مازورات غير ما جورات (علی رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ نے دیکھا چند عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں فرمایا تم کس لئے بیٹھی ہوئیں ہو کہنے لگیں ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں فرمایا کیا تم نے اسے غسل دینا ہے وہ کہنے لگیں نہیں فرمایا کیا تم نے اس قبر میں اتارنا ہے اس کے ساتھ مل کر جو اسے قبر میں اتارے گا کہنے لگیں نہیں فرمایا ان کو واپس لوٹا دو کہ ان کی زیارت ہو گئی ہے اور ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ ☆

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن سلمان ضعیف ہے (العلل المتناھیہ ص۴۲۰ ج۲ وتقریب ص۳۳)

(۱۴٦۸) حضرت فاطمہ رسول اللہ ﷺ کو ملیں تو آپؐ نے پوچھا کہاں سے آ رہی ہو۔ فرمایا میں فلاں گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تو کداء جگہ تک (جنازے کے ساتھ) پہنچی تھی فرمانے لگیں معاذ اللہ میں وہاں تک کیسے جا سکتی تھی جبکہ اس بارہ میں آپؐ سے میں نے سنا ہے جو آپ نے فرمایا تھا (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)۔

ضعیف ہے راوی ربیعہ بن سیف معافری کے پاس منکر روایات ہیں (ابن حبان ☆ میزان ص۴۳ ج۲) اس کی دو سندیں ہیں دونوں میں ربیعہ راوی ہے پہلی سند میں ربیعہ کا شاگرد مفضل بن فضالہ ضعیف ہے (تقریب ص۳۴٦) دوسری سند میں ربیعہ کے علاوہ کئی راوی اس میں ایسے ہیں جو مجہول ہیں (العلل ص ۴۲۱ ج۲)۔

مسجد میں نماز جنازہ

(۱٤٦۹) من صلى على ميت في المسجد فلا اجر له۔ ☆

۱٤٦۷ – ابن ماجة ح۱۵۷۸، بيهقي ص۷۷ج٤، العلل المتناهية ص٤۲۱ج۱، المستدرك ص۳۷۳ج۱، أبوداؤد ح۳۱۲۳، نسائي ح۱۸۸۱، دلائل النبوة، ميزان ص٤۳ج۲۔

۱٤٦۸ – مسند احمدص ۱٦۹ ج۲، المستدرك ص ۳۷۳۔ ۳۷٤ ج ۱، والبيهقي ص ۷۷ج٤

۱٤٦۹ – نصب الراية ص۲۷۵ج۲، دراية ص۲۳٤ج۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔ ☆

فلا اجر لہ کا لفظ حدیث کا نہیں بلکہ فحش خطا ہے۔

(۱۴۷۰) من صلی علی میت فی المسجد فلا شئی له (ابو هریره رضی اللہ عنہ)۔

جو میت پر نماز جنازہ مسجد میں پڑھے اس کے لئے کوئی شئی نہیں۔ ☆

منکر ہے راوی صالح مولی توامہ مختلط ہے بعض دفعہ اس نے فلا صلوۃ لہ (ابن ابی شیبہ) اور بعض دفعہ فلا شئی علیہ (ابن ماجہ) اور بعض دفعہ فلا شئی لہ (ابو داؤد) کے الفاظ بولے ہیں جو اختلاط کی واضح دلیل ہے ابن حبان فرماتے ہیں یہ خبر باطل ہے (کتاب المجروحین ص۲۶۶ ج۲) صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے بیضاء کے دو بیٹوں کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی (مسلم ص۳۱۳ ج۱)۔

(۱۴۷۱) والله ما صلی علی ابی بکر الآ فی المسجد (عروہ رضی اللہ عنہ)

بقسم خدا ابو بکر کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔ ☆

منقطع ہے عروہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور نہیں پایا۔

(۱۴۷۲) حضرت ابو بکر منگل کی رات کو دفن ہوئے اور آپ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔ ☆

ضعیف ہے راوی اسماعیل بن لبان غنوی متروک ہے (نصب ص۲۷۷ ج۳) ابن معین نے اس کی تکذیب کی ہے بخاری اور احمد نے اسے ترک کر دیا تھا ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر حدیثیں گھڑتا تھا (میزان ص۲۱۱ ج۱)۔

جنازہ سے فراغت

(۱۴۷۳) اذا صلی الانسان علی جنازة انقطع ذمامها الا ان یشاء ان یتبعها (عائشہ رضی اللہ عنہا)۔

۱۴۷۰– ابن ماجة ح۱۵۱۷، أبوداؤد ح۳۱۹۱، نصب الراية ص۲۷۵ج۲، ابن أبی شيبة ص٤٤ج۳، ح۱۱۹۷۲، مسند أحمد ص٤٤٤ وص٤٥٥ج۲، طحاوی ص٤٩٢ج۱، بيهقی ص٥١ج٤، زاد المعاد ص١٤٠ج۱۔

۱۴۷۱– مصنف عبد الرزاق ٥٢٦ج۳، ابن أبی شيبة ص٤٤ج۳ ح۱۱۹٦۷، المحلی ص١٦٦ج۳۔

۱۴۷۲– بيهقی ص٥٢ج٤، نصب الراية ص٢٧٧ج۲۔

۱۴۷۳– العلل المتناهية ص٤٢٢ج۲، كنز العمال ص٥٨٥ج١٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آدمی نماز جنازہ پڑھ لے تو اس کی ذمہ داری پوری ہوگئی مگر یہ کہ وہ (دفن کے لئے) جنازہ کے پیچھے چلے۔☆ غیر صحیح ہے راوی عبد اللہ بن عبد العزیز کوئی شئ نہیں (ابن معینؒ) حدیث رسول نہیں عروہ کا قول ہے (دار قطنی ☆ العلل ص۲۴۴ ج۲)۔

(۱٤٧٤) الرجل يتبع الجنازة فليس له ان يرجع حتى يستامر اهلها (جابر رضی اللہ عنہ)

جو آدمی جنازہ کے ساتھ جائے اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میت کے اہل کی اجازت کے بغیر واپس لوٹے☆ منکر ہے راوی عمرو بن عبد الغفار فقیمی متہم بالوضع ہے (ابن عدی) منکر الحدیث ہے (عقیلی ☆ میزان ص۲۷۲ ج۳)

قبر پر نماز جنازہ

(۱٤٧٥) لا تصل على قبر ولا الى قبر (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

نہ قبر پر اور نہ قبر کی طرف نماز پڑھو۔☆

منکر ہے راوی رشیدین بن کریب ضعیف ہے (ابن المدینی و جماعۃ)۔

منکر الحدیث ہے احمد و بخاری ☆ میزان ص۵۱ ج۱)۔

دفن

(۱٤٧٦) يدفن كل انسان فى تربة التى خلق منها (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

ہر انسان اسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے☆

ضعیف ہے راوی عمر بن عطاء بن وراز ضعیف ہے کوئی شئ نہیں (ابن معین و نسائی) قوی نہیں (احمد ☆ میزان ص۲۱۳ ج۳)

۱٤٧٤– لسان ص۳٦۹ ج٤۔

۱٤٧٥– طبرانی کبیر ص۲۹۷ ج۱۱ ح۱۲۰۵۱ وص۳۲۵ ج۱۱ ح۱۲۱٦۸، الکامل ص۱۰۰۷ ج۳۔

۱٤٧٦– مصنف عبد الرزاق ص۵۱۵ ج۳، عقیلی ص۱۸۰ ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۷۷) خلقت انا و ابوبکر و عمر من تربة واحد و فیها ندفن (عبد اللہ رضی اللہ عنہ)۔

میں اور ابوبکر وعمر تینوں ایک مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی میں ہم دفن کیے جائیں گے۔ ☆

باطل ہے راوی موسیٰ بن سہل راسبی مجہول ہے۔ اور یہ خبر باطل ہے (لسان ص۱۳۵ ج۴ و میزان ص۲۰۶ ج۴)

(۱۴۷۸) آپ نے مدینہ میں چند لوگوں کی قبر کھودتے دیکھا تو پوچھا یہ کس کی قبر ہے انہوں نے جواب دیا کہ ایک حبشی تاجر تھا مدینہ میں آیا اور یہیں فوت ہو گیا آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ یہ اپنی زمین اور آسمان سے اس مٹی کی طرف چلایا گیا جس سے یہ پیدا ہوا تھا (ابوسعید رضی اللہ عنہ)۔ ☆

ضعیف ہے راوی علی بن المدینی کے والد عبد اللہ ضعیف ہیں۔ (مجمع ص۴۲ ج۳ وتقریب ص۱۶۰)

(۱۴۷۹) مرّبنا رسول اللہ ﷺ و نحن نحفر قبراً فقال ما تصنعون فقلنا نحفر قبراً لهذا الاسود فقال جاء ت به منیته الی تربته فقال ابو اسامة اتدرون یا اهل الکوفة لم احدثکم بهذا الحدیث لان ابا بکر و عمر خلقا من تربة رسول اللہ ﷺ (ابو درداء رضی اللہ عنہ)۔

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے ہم قبر کھود رہے تھے فرمایا کیا کر رہے ہو ہم نے کہا اس حبشی کی قبر کھود رہے ہیں فرمایا اس کی موت اس کی مٹی کی طرف لے آئی ہے ابو اسامہ راوی فرماتے ہیں تمہیں معلوم ہے کوفہ والو! میں یہ روایت بیان کیوں کر رہا ہوں اس لئے کہ ابوبکر اور عمر بھی رسول اللہ کی مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ ☆

ضعیف ہے راوی احوص بن حکیم کو عجلی نے ثقہ اور جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے (مجمع ص۴۲ ج۳) ضعیف الحفظ ہے (تقریب ص۲۵)۔

(۱۴۸۰) ان جیشا دفن بالمدینة فقال رسول اللہ ﷺ دفن بالطینة التی

۱۴۷۷– کتاب الموضوعات ص۲۴۵ ج۱، اللالی ص۲۸۳ ج۱، تنزیه ص۳۷۳ ج۱، الفوائد المجموعة ص۳۳۹، لسان ص۱۲۰ ج۶، میزان ص۲۰۶ ج۴، کنز العمال ص۵۶۷ ج۱۱۔

۱۴۷۸– کشف الاستار ح۸۴۲ مجمع ص۴۲ ج۳۔

۱۴۷۹– طبرانی أوسط ص۵۹ ج۶ ح۵۱۲۲۔

۱۴۸۰– تاریخ اصفهان ص۳۰۴ ج۲، مجمع ص۴۲ ج۳ بحوالة طبرانی کبیر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلق منها (ابن عمر رضی اللہ عنہ)۔

مدینہ میں ایک لشکر دفن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ اس مٹی سے پیدا ہوئے تھے جس میں دفن ہوئے ہیں۔☆

ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن عیسی الخزاز ضعیف ہے (مجمع ص ۴۲ ج ۳) منکر الحدیث ہے (ابو زرعہ) ثقہ نہیں (نسائی ☆ میزان ص ۴۷۰ ج ۲)۔

(۱۴۸۱) حفر القبور من الجهاد و غسل الميت من الجهاد و دانق يجعله المومن في حفر الميت خير له من الف غزوة و الف رقبة يعتقها۔ (انس رضی اللہ عنہ)

قبروں کا کھودنا جہاد ہے میت کو غسل دینا بھی جہاد ہے اور وہ ایک روپیہ جو کوئی مؤمن قبر کے کھودنے (مزدوری دینے) میں خرچ کرتا ہے اس کے لئے ہزار جہاد اور ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے ہے۔☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۱۴۸۲) ان لكل بيت باباً و باب القبر من تلقاء رجليه (النعمان)

ہر گھر کا دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ میت کے پاؤں کی طرف ہے۔☆

ضعیف ہے اس کی سند کے بہت سے راوی مجہول ہیں (مجمع ص ۴۳ ج ۳)۔

(۱۴۸۳) انه كره ان يلقى تحت الميت في القبر شئى (ابن عباس موقوفاً)۔

ابن عباس ناپسند کرتے تھے کہ قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز ڈالی جائے۔☆

ضعیف ہے امام ترمذی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۱۴۸۴أ) اور اس روایت کو بیہقی نے "كره ان يجعل تحت الميت ثوباً في القبر" "تم نے میرے اور زمین ک درمیان کسی چیز کو نہ رکھنا" کے الفاظ سے بصیغہ مجہول ذکر کر کے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (بیہقی ص ۴۰۸ ج ۳)

اس کی سند معلوم نہیں (ارواء ص ۱۹۷ ج ۳)۔

۱۴۸۱ – دیلمی ص ۲۳۴ ج ۲ ح ۲۵۶۶۔

۱۴۸۲ – کنز العمال ص ۶۰۰ ج ۱۵، مجمع ص ۴۳ ج ۳ بحوالة طبرانی کبیر۔

۱۴۸۳ – ترمذی ما جاء فی الثواب الواحد یلقی تحت المیت فی القبر ح ۱۰۴۸۔

۱۴۸۴(أ) – بیهقی ص ۴۰۸ ج ۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴۸۴ب) جب حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کو قبر میں رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے آیت "منها خلقنا کم و فیها نعید کم و منها نخرجکم تارةً اخری" پڑھی الحدیث۔ (ابوامامہ رضی اللہ عنہ) ☆

سخت ضعیف ہے راوی عبید اللہ بن زہر نے اس حدیث کو علی بن یزید عن القاسم کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور یہ سند سخت مجروح ہے۔ (دیکھئے نمبر ۱۳۰) ذہبی فرماتے ہیں حدیث واہ ہے اس لئے کہ علی بن یزید متروک ہے۔ (تلخیص المستدرک ص ۳۷۹ ج ۲)

(۱۴۸۵) لا تطلعوا فی القبر فانها امانة فلعسی تحل العقد فیتجلی له وجه اسود الحدیث۔ (انس رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ تھے جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو ایک چادر منگوائی اور قبر کے اوپر پھیلا دی۔ اور فرمایا تم قبر میں نہ جھانکو یہ امانت ہے ہوسکتا ہے کہ کفن کی گرہ کھولی جائے تو میت کا چہرہ سیاہ ہوگیا ہو یا اس کی قبر میں سانپ ہو جو اس کی گردن میں حمائل بنا ہوا ہو بلاشبہ یہ امانت ہے ہو سکتا ہے کہ میت کو الٹ پلٹ کرنے سے اسے کے نیچے دھواں داخل ہو جائے ☆

من گھڑت ہے اس روایت کے اکثر راوی مجہول ہیں اور ایک راوی ابراہیم بن ہدبہ کذاب ہے (یحی و علی) دجال ہے (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص ۴۰۹ ج ۲)

(۱۴۸۶) من السنة ان یبدؤا بدفن المیت و ان یلقی التراب من قبل قبلته (انس)۔

سنت یہ ہے کہ میت کے دفن سے ابتدا کی جائے اور میت کے اوپر قبلہ کی جانب سے مٹی ڈالی جائے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی عبیدہ بن حسان عنبری ضعیف ہے (مجمع ص ۴۳ ج ۳) منکر الحدیث ہے (ابو حاتم) ضعیف ہے (دارقطنی) ثقہ راویوں کے نام سے موضوع حدیث روایت کرتا تھا (ابن حبان ☆ میزان ص ۲۶ ج ۳)۔

(۱۴۸۷) حثا فی قبر ثلاثا (ابی المنذر)۔

آپ نے تین بک مٹی ڈالی۔ ☆

۱۴۸۴(ب)– المستدرك ص ۳۷۹ ج ۲۔

۱۴۸۵– کتاب الموضوعات ص ۴۰۹ ج ۲، اللالی ص ۳۶۳ ج ۲، تذکرة الموضوعات ص ۲۱۷، تنزیه ص ۳۶۳ ج ۲ کنز العمال ص ۶۰۳ ج ۱۵۔

۱۴۸۶– طبرانی ص ۱۲۲ ج ۹ ح ۸۲۵۸۔

۱۴۸۷– بیهقی ص ۴۱۰ ج ۳، میزان ص ۹۷ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی زیاد مجہول ہے اور یہ روایت مرسل ہے (میزان ص ۹۷ ج ۲)۔

(۱۴۸۸) حثا علی المیت ثلاثه حثیات بیدیه جمیعاً (جعفر بن محمد عن ابیه)۔

آپ نے دونوں ہاتھوں سے قبر پر تین بک مٹی ڈالی۔ ☆

مرسل ہے اور اس کا راوی ابراہیم بن محمد عن جعفر سخت ضعیف ہے (ارواء ص ۲۰۲ ج ۳)۔

(۱۴۸۹) رأیت النبی ﷺ حین دفن عثمان بن مظعون صلی علیه و کبر علیه اربعا و حثا علی قبره بیده ثلاث حثیات من التراب وهو قائم عند راسه (ربیعه)۔

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب حضرت عثمان بن مظعون کو دفن کیا گیا آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبریں فرمائیں اور قبر پر تین بک مٹی ڈالی۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی قاسم بن عبد اللہ العمری متروک ہے امام احمد نے کذاب کا الزام لگایا ہے۔ (تقریب ص ۹۲۷)

(۱۴۹۰) یترك الغریق یوماً ولیلةً ثم یدفن۔ (جابر رضی اللہ عنہ)

ڈوب کر مرنے والے کو ایک رات اور دن کے بعد دفن کیا جائے۔ ☆

من گھڑت ہے راوی نوح بن ابی مریم کذاب ہے اس نے حدیثیں وضع کی ہیں۔ (میزان ص ۲۷۹ ج ۴) مزید دیکھئے (نمبر ۱) اور اس کا شاگرد سلم بن سالم غیر ثقہ ہے (جوزجانی) ضعیف ہے (ابن معین) میزان ص ۱۸۵ ج ۲)

(۱۴۹۱) ما المیت فی قبره الا شبه الغریق المتغوث ینتظر دعوة من اب او ام او ولد و صدیق ثقة الحدیث (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

میت قبر میں ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو مدد کے لئے پکار رہا ہو وہ باپ، ماں، اولاد اور قابل اعتماد دوست سے دعا پہنچنے کا منتظر ہوتا ہے جب اس سے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اس کے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس

۱۴۸۸ – أرواء الغلیل ص ۲۰۲ ج ۳ بحوالة مسند الشافعی۔

۱۴۸۹ – بیهقی ص ۴۱۰ ج ۳، دارقطنی ۸۶ ج ۲، مجمع ص ۳۵ ج ۳ بحوالة طبرانی کبیر۔

۱۴۹۰ – الکامل ص ۲۵۰۶ ج ۷، تذکرة الموضوعات ص ۲۱۴، تنزیه ص ۳۷۴ ج ۲۔

۱۴۹۱ – دیلمی ص ۳۹۱ ج ۴ ح ۶۶۶۴، کنز العمال ص ۶۹۴ ج ۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ محبوب ہوتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبروں والوں پر گھر والوں کی دعاء سے پہاڑوں کی مثل داخل کرتا ہے زندوں کا تحفہ مردوں کے لے ان کے لئے بخشش کی دعا اور ان کی طرف سے صدقہ ہے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) ☆ من گھڑت ہے ☆ راوی حسن بن علی عبد الواحد متہم ہے اس نے پھول کی فضیلت میں ایک باطل اور بے اصل حدیث روایت کی ہے۔ (لسان ص ۲۳۱ ج ۲)

(۱٤۹۲) قبور الاموات بمنزلة الرباطات فلا تنسوا اهل القبور فی قبورهم فانهم يرجونكم كما ترجون المرابطين فی سبيل الله (علی)

فوت شدگان کی قبریں رباط کے منزلہ پر ہیں تم اہل قبور کو ان کی قبروں میں نہ بھولو۔ وہ تم سے اسی طرح امید رکھتے ہیں جیسا کہ تم مرابطین (مجاہدین) فی سبیل اللہ سے امید رکھتے ہو۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

بچیوں کا دفن کرنا

(۱٤۹۳) دفن البنات من المكرمات (ابن عمر)

بچیوں کا دفن کرنا باعزت کاموں میں سے ہے ☆

منکر ہے راوی حمید بن حماد ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن عدی ☆ کتاب الموضوعات ص ۴۱۱ ج ۲)۔

(۱٤۹٤) لما عزى رسول الله بابنته رقيه قال الحمد لله دفن البنات من المكرمات (ابن عباس)

حضرت رقیہ کی وفات پر جب رسول اللہ ﷺ سے تعزیت کی گئی تو آپ نے فرمایا الحمد للہ بچیوں کا دفن کرنا مکرمات سے ہے ☆

۱٤۹۲ – دیلمی ص ۲۷٤ ج ۳ ح ٤٦۸۸۔

۱٤۹۳ – کتاب الموضوعات ص ٤۱۱ ج ۲، اللالی ص ۳٦٤ ج ۲، کنز العمال ص ٤٤۹ ج ۱٦، تاریخ بغداد ص ۲۹۱ ج ۷، تذکرة الموضوعات ص ۲۱۷، الکامل ص ٦۹۳ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۲٦٦۔

۱٤۹٤ – تاریخ بغداد ص ٦۷ ج ٥، تنزیه ص ۷۲ ج ۲، کتاب الموضوعات ص ٤۱۱ ج ۲، اللالی ص ۳٦٤ ج ۲، الکامل ص ۱۸۱۸ ج ٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت ضعیف ہے ایک راوی عراک بن خالد مضطرب الحدیث قوی نہیں (ابو حاتم) دوسرا راوی محمد بن عبد الرحمٰن ضعیف حدیث چور تھا (ابن عدی) تیسرا راوی عثمان بن عطاء بھی ضعیف ہے (ابن معین)، قابل حجت نہیں (ابن حبان)، چوتھا راوی عثمان کا باپ ردی الحفظ خطا کار ہے اس سے احتجاج باطل ہے عبد الوہاب انماطی فرماتے ہیں یہ حدیث فرمودہ رسول نہیں (کتاب الموضوعات ص۴۱۱ ج۲)

نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنا

(۱۴۹۵) ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین فان المیت یتاذی بجوار السوء کما یتاذی الحی بجوار السوء (ابو هریره)

تم اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو میت برے پڑوس سے تکلیف محسوس کرتی ہے جیسا کہ زندہ برے پڑوس سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ☆

من گھڑت ہے اس کی سند میں داؤد بن حصین ہے جو ثقہ راویوں کے نام پر ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی احادیث کے مشابہ نہ تھیں اس کی روایت سے پرہیز ضروری ہے اس روایت میں اصل مصیبت اس کی طرف سے ہے یہ روایت باطل ہے جس کا کلام رسول سے کچھ اصل نہیں (کتاب الموضوعات ص۴۱۲ ج۲)۔

پانی کا چھڑکاؤ

(۱۴۹۶) ان رش علی قبرابنه ابراهیم و وضع علیه حصباء (محمد باقر)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں۔ ☆

معضل ہونے کے باوجود سند کے لحاظ سے بے اصل ہے راوی ابراہیم بن محمد بن یحی اسلمی متروک ہے (تقریب ص۲۳)۔ غیر ثقہ ہے (مالک) کذاب ہے (قطان و ابن معین وعلی بن المدینی) ایسی حدیثیں

۱۴۹۵– طبرانی أوسط ص۱۳۸ج۵، ح۲۲۸۴، طبرانی کبیر ص۲۹۰ج۱۱ ح۱۲۰۳۵، کتاب الموضوعات ص۴۱۲ج۲، کتاب المجروحین ص۲۶۱ج۱، اللالی ص۳۶۴ج۲، حلیة الأولیاء ص۳۵۴ج۶، کنز العمال ص۵۹۹ج۱۵، کشف الخفاء ص۷۲ج۱، ضعیفة ص۷۹ج۲۔

۱۴۹۶– بیهقی ص۴۱۱ج۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتا تھا جن کا کچھ اصل نہیں (میزان ص ۵۸ ج ۱)۔

(۱۴۹۷) رش علی قبر سعد (ابو رافع)۔

آپ نے سعد کی قبر پر پانی چھڑکا۔ ☆

سخت ضعیف ہے اولاً مندل بن علی ضعیف ہے (تقریب میں اور اس کا استاذ محمد بن عبداللہ بن ابی رافع بھی ضعیف ہے (تقریب ص ۳۰۹) سخت منکر الحدیث ہے (ابو حاتم) کوئی شئی نہیں (ابن معین ☆ میزان ص ۶۳۵ ج ۳)۔

تلقین بعد از دفن اور قرآن خوانی

(۱۴۹۸) جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ ایسے ہی کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے وہ یہ کہ جب کسی ایک کو دفن کر دیا جائے تو ایک آدمی سر کی طرف کھڑا ہو کر یہ کہے اے فلان بن فلان میت اس کی آواز سن لیتی ہے لیکن جواب نہیں دیتی پھر وہ کہے فلاں بن فلاں تو میت سیدھی بیٹھ جاتی ہے پھر وہ تیسری مرتبہ آواز دے تو میت جواب میں کہتی ہے ارشدنا رحمک اللہ ہماری رہنمائی کیجئے اللہ تجھ پر رحم کرے لیکن تم نہیں سمجھتے اور آواز دینے والا (اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ انک رضیت باللہ رباً و بمحمد نبیاً و بالقرآن نبیا کہے تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے چلیئے یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے اس کو تو لقمہ دیا گیا ہے الحدیث (ابو امامہ)۔ ☆

غیر ثابت ہے اس کی سند میں نا معلوم راویوں کی ایک جماعت ہے (مجمع ص ۴۳ ج ۲) ایک راوی محمد بن ابراہیم بن العلاء الحمصی منکر الحدیث ہے (تقریب ص ۲۹۹) کذاب ہے (دارقطنی) حدیث وضع کرتا تھا (ابن حبان) اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں (ابن عدی ☆ میزان ص ۴۴۶ ج ۱)۔

(۱۴۹۹) اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ ویقرا عنہ رأسہ

۱۴۹۷– ابن ماجة باب ادخال الميت القبر ح ۱۵۵۱، تهذيب المزى ص ۵۵۱ ج ۷۔

۱۴۹۸– طبرانی کبیر ص ۲۴۹ ج ۸ ح ۷۹۷۹، زاد المعاد ص ۱۴۵ ج ۱، کنز العمال ص ۶۰۵ ج ۱۵۔

۱۴۹۹– طبرانی کبیر ص ۴۰ ج ۱۲ ح ۳۶۱۳، کنز العمال ص ۶۰۱ ج ۱۵، در منثور ص ۲۸ ج ۱، شعب الایمان ص ۱۶ ج ۹ ح ۹۲۹۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب و عند رجليه بفاتحه البقرة (ابن عمر)۔

جب کوئی تم میں سے فوت ہو جائے تو اسے ٹھہراؤ مت بلکہ جلدی قبر کی طرف لے چلو (دفن کے بعد) اسکے سر کے پاس سورۃ الفاتحہ اور پاؤں کے پاس سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات پڑھو۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی یحی بن عبد اللہ بن ضحاک بابلتی ضعیف ہے (تقریب ص۳۷۷) اور اس کا استاذ ایوب بن نہیک بھی ضعیف ہے (ابو حاتم) متروک ہے (ازدی ☆ میزان ص۴۹۳ ج۱) اس کی ایک سند اور بھی ہے جو موقوف اور ضعیف ہے اس میں ایک راوی عبد الرحمٰن بن علاء بن الجلاج مجہول ہے (مشکوۃ البانی ص۵۳۸ ج۱)۔

(۱۵۰۰) من دخل المقابر فقرأ سورة يس خفف عنهم يومئذ و كان له بعدد من فيها حسنات۔ (انس رضی اللہ عنہ)

قبرستان میں جو داخل ہو کر سورۃ یس کی تلاوت کرے تو اس دن ان قبر والوں سے قبر کا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کے لئے اتنی نیکیاں ہیں جتنے اس قبرستان میں مردے دفن ہیں۔ ☆

باطل ہے راوی ایوب بن مدرک کوئی شئی نہیں کذاب ہے۔ (ابن معین) متروک ہے ابو حاتم ونسائی ☆ میزان ص۲۹۳ ج۱)

قبر کا جھٹکا اور پکار

(۱۵۰۱) يضغطمه فيه المومن ضغطة تزول منها حمائله و يملاعلى الكافر ناراً (حذیفہ رضی اللہ عنہ)۔

مومن کی قبر میں جھٹکا دیا جاتا ہے جس سے اس کے کندھے اور سینہ جدا جدا ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھر دیتا ہے۔ ☆

سخت ضعیف ہے راوی محمد بن جابر ضعیف ہے (مجمع ص۴۶ ج۳)۔

(۱۵۰۲) جب زینب بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئیں تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو سخت پریشان پایا ہم آپ سے

۱۵۰۰– دیلمی ص۱۰۸ ج۴ ح۵۸۳۴۔

۱۵۰۱– مسند أحمد ص۴۰۷ ج۵، تنزيه ص۳۷۱ ج۲، كتاب الموضوعات ص۴۰۶ ج۲، اللالی ص۳۶۰ ج۲، مجمع ص۴۶ ج۳۔

۱۵۰۲– طبرانی أوسط ص۳۷۹ ج۶ ح۵۸۰۶ مختصرا، كتاب الموضوعات ص۴۰۶ ج۲، اللالی ص۳۶۰ ج۲، تنزيه ص۳۷۱ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام نہیں کر رہے تھے حتی کہ ہم قبر تک پہنچے قبر ابھی تیار نہیں ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی حتی کہ قبر تیار ہو گئی رسول اللہ ﷺ قبر میں اترے اور پہلے سے بھی زیادہ پریشان ہو گئے پھر جب آپ فارغ ہو کر قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرے سے پریشانی دور ہو چکی تھی اور آپ مسکرا رہے تھے ہم نے پوچھا اللہ کے رسول آپ پہلے تو اس قدر پریشان تھے کہ ہم آپ سے کلام کرنے کی جرأت بھی نہیں کر رہے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کی پریشانی دور ہو گئی ہے فرمایا میں قبر کی تنگی کو اور زینب کی کمزوری کو یاد کر رہا تھا تو یہ مجھ پر سخت گراں تھی پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ زینب سے تخفیف کر دے اس نے دعا کو قبول فرما لیا اور قبر نے بالکل ہلکا سا جھٹکا دیا ہے جس کو سوائے جنوں اور انسانوں کے ہر دو کناروں والوں نے سنا ہے (انس)۔ ☆

ضعیف ہے راوی حبیب بن خالد اسدی قوی نہیں (میزان ص ۴۵۴ ج ۱)

(۱۵۰۳) ابن شاہین و ابو بکر بن ابی داؤد نے یہی روایت عن الاعمش عن انس روایت کی ہے جو منقطع ہے کیونکہ اعمش کا حضرت انس سے سماع نہیں۔

(۱۵۰۴) جب حضرت سعد بن معاذ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "قبر ہر شخص کو جھٹکا دیتی ہے اگر کسی نے اس جھٹکے سے محفوظ رہنا ہوتا تو سعد محفوظ رہتے پھر فرمایا بقسم میں نے سعد کے رونے کی آواز سنی ہے اور قبر میں اس کی پسلیوں کو ایک دوسرے میں داخل ہوتے دیکھا ہے (ابن عباس)۔ ☆

مذکورہ متن سے غیر صحیح ہے راوی قاسم بن عبد الرحمٰن منکر الحدیث ہے (احمد) اصحاب رسول سے معضل حدیثیں روایت کرتا تھا (ابن حبان ☆ کتاب الموضوعات ص ۴۰۸ ج ۲)۔

(۱۵۰۵) رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کی قبر میں داخل ہوئے تو اللہ اکبر اور لا الا اللہ سبحان اللہ فرمایا جب آپ قبر سے باہر آئے تو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ جو آپ نے آج کیا ہے پہلے ایسے نہیں کرتے تھے فرمایا قبر نے اسے اپنی طرف ملایا ہے میں نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ اس سے نرمی کرے یہ اس لیے کہ وہ پیشاب سے

۱۵۰۳ – اللالی المصنوعه ص ۳۶۰ ج ۲

۱۵۰۴ – کتاب الموضوعات ص ۴۰۸ ج ۲، اللالی ص ۳۶۱ ج ۲۔

۱۵۰۵ – کتاب الموضوعات ص ۴۰۸ ج ۲، اللالی ص ۳۶۲ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرہیز نہیں کرتے تھے ☆ (حسن بصری)۔

مذکورہ طریق اور متن سے بے اصل ہے اولاً حسن بصری کی مرسل ہے جو قابل حجت نہیں ثانیاً ان کا شاگرد ابوسفیان طریف بن شہاب صفدی کوئی شئی نہیں (احمد و ابن معین) متروک الحدیث ہے (نسائی) غفلت کا شکار تھا احادیث کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی روایات لاتا جو ان کی حدیث کے مشابہ نہ ہوتیں (کتاب الموضوعات ص ۴۰۸ ج ۲)۔

(۱۵۰۶) میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تجھ پر افسوس کس چیز نے تجھے مجھ سے دھوکے میں رکھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا میں فتنے اور تاریکی کا گھر ہوں الحدیث ☆ (ابو الحجاج یمانی)۔

ضعیف ہے راوی ابو بکر بن ابی مریم مختلط ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (مجمع ص ۴۶ ج ۳)۔

(۱۵۰۷) قبر پر کوئی دن نہیں آتا مگر وہ آواز دیتی ہے ابن آدم تو مجھے کیوں بھول گیا کیا تجھے پتہ نہیں میں تنہائی، غربت وحشت، تنگی، اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں مگر جس پر اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کر دے پھر فرمایا قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ ☆ (ابو ہریرہ)

ضعیف ہے راوی محمد بن ایوب بن سوید ضعیف ہے (مجمع ص ۴۶ ج ۳) متروک متہم ہے اس نے اپنے باپ کی کتاب میں چند من گھڑت چیزیں شامل کر دی تھیں (کتاب المجروحین ص ۲۰۰ ج ۲)۔

(۱۵۰۸) یہی روایت امام ترمذی نے حضرت ابوسعید سے روایت کی ہے وہ بھی ضعیف ہے اس کا راوی عبید اللہ بن ولید وصافی ضعیف ہے (تقریب ص ۲۲۸) اور اس کا استاذ عطیہ عوفی بھی ضعیف ہے (میزان ص ۸۰ ج ۳)۔

عذاب قبر

(۱۵۰۹) عذاب القبر حق من لم یومن به عذب فیه (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

۱۵۰۶ – طبرانی ص ۳۷۷ ج ۲۲، ح ۹۴۲، أبو یعلی ص ۲۲۹ ج ۶ ح ۶۸۳۵، أسد الغابة ص ۱۶۹ ج ۵۔

۱۵۰۷ – طبرانی أوسط ص ۲۷۴ ج ۷ ح ۸۶۰۸۔

۱۵۰۸ – ترمذی کتاب صفة القیامة ح ۲۴۶۰، شعب الایمان ص ۴۹۸ ج ۱ ح ۸۲۸۔

۱۵۰۹ – دیلمی ص ۸۴ ج ۳ ح ۳۹۷۳۔ کنز العمال ص ۶۴۰ ج ۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر کا عذاب حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے اسے عذاب دیا جائے گا۔ ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے۔

(۱۵۱۰) عذاب القبر من اثر البول (میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا)

پیشاب کے اثر (چھینٹے وغیرہ) سے قبر کا عذاب ہے۔ ☆

ضعیف ہے اس کی سند میں کچھ ضعیف اور کچھ مجہول راوی ہیں (مجمع ص ۲۰۹ ج ۱)

(۱۵۱۱) ان عامة عذاب القبر من البول (معاذ رضی اللہ عنہ)

قبر کا عذاب عموماً پیشاب سے ہے ☆

ضعیف ہے راوی رشدین بن سعد نیک تھا صالحین کی طرح غفلت کا شکار ہو گیا تھا اور حدیث میں مخلط ہو گیا (ابن یونس) ضعیف ہے (تقریب ص ۱۰۳)

(۱۵۱۲) سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فقال اذا مسکم شئی فاغسلوہ فانی اظن ان منہ عذاب القبر (عبادۃ رضی اللہ عنہ)

ہم نے رسول اللہؐ سے پیشاب کے بارہ میں پوچھا آپؐ نے فرمایا جب تمہیں پیشاب لگ جائے تو اسے دھو ڈالا کرو میرا خیال ہے کہ قبر کا عذاب اسی سے ہے۔ ☆

اس متن کے ساتھ من گھڑت ہے راوی یوسف بن خالد سمتی کذاب ہے (ابن معین ☆ میزان ص ۴۶۴ ج ۴ دیکھئے نمبر ۱۰۲)

(۱۵۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سخت گرمی میں بقیع الغرقد کی طرف جا رہے تھے اور لوگ بھی آپ کے پیچھے چل رہے تھے آپ نے جب ان کے پاؤں کی آہٹ سنی تو آپ بیٹھ گئے حتی کہ لوگوں کو اپنے آگے کیا تاکہ آپ کے نفس میں کوئی تکبر پیدا نہ ہو جب آپ بقیع الغرقد میں پہنچے تو دو قبریں دیکھیں جن میں دو مرد دفن تھے

۱۵۱۰ – طبرانی کبیر ص ۳۹ ج ۲۵ ح ۶۸۔

۱۵۱۱ – طبرانی کبیر ص ۱۲۴ ج ۲۰ ح ۲۴۸۔

۱۵۱۲ – کشف الاستار ح ؟؟؟، مجمع ص ۲۰۸ ج ۱۔

۱۵۱۳ – مسند أحمد ص ۲۶۶ ج ۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ان کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا تم نے ان قبروں میں کس کس کو دفن کیا ہے لوگ کہنے لگے فلاں اور فلاں کو پھر لوگوں نے آپ سے دریافت کیا، کیا معاملہ ہے (آپ اس بارہ میں کیوں پوچھ رہے ہیں) آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ الحدیث ☆ (ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

اس متن کے ساتھ منکر ہے راوی علی بن یزید الہانی منکر الحدیث ہے۔ (بخاری) ثقہ نہیں (نسائی) قوی نہیں (ابو زرعہ) متروک ہے (دارقطنی ☆ میزان ص ۱۶۱ ج ۳)

(۱۵۱۴) مر النبی بقبرین لبنی النجار یعذبان بالنمیمة و البول الحدیث۔ (انس رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ کا بنی نجار کی دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا جن کو چغلی اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ ☆

اس متن کے ساتھ ضعیف ہے راوی عبید بن عبد الرحمٰن ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۲۰۸ ج ۱)

(۱۵۱۵) فتنة القبر فی فاذا سئلتم عنی فلاتشکوا (عائشہ رضی اللہ عنہا)۔

میرے بارہ میں قبر کا فتنہ (سوال) ہے جب تم سے میرے بارہ میں پوچھا جائے تو شک نہ کرنا۔ ☆

ضعیف ہے امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ ذہبی فرماتے ہیں راوی محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے ضعف پر اجماع ہے (تلخیص المستدرک ص ۳۸۲ ج ۲)

(۱۵۱۶) لیسلط علی الکافر فی قبره تسعة و تسعون تنینا تلدغه حتی تقوم الساعة ولو ان تنینا منها نفخ فی الارض ما انبتت خضراء۔ (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

کافر پر اس کی قبر میں ننانوے (۹۹) سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈستے رہتے رہیں گے ان سانپوں میں اگر ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو سبزہ پیدا ہی نہ ہو۔ ☆

ضعیف ہے راوی دراج اپنے شیخ ابو الہیثم سے روایت کرنے میں ضعیف ہے (تقریب ص ۹۷) مذکورہ

۱۵۱۴ – المستدرك ص ۳۳۲ ج ۸ ح ۷۶۷۶۔

۱۵۱۵ – المستدرك ص ۳۸۲ ج ۲، كنز العمال ص ۶۳۵ ج ۱۵۔

۱۵۱۶ – مسند أحمد ص ۳۸ ج ۳، دارمی ص ۲۳۸ ج ۲ ح ۲۸۱۸، ترمذی ح ۲۴۶۰ نحوه مفصلا، أبويعلى ص ۱۱۲ ج ۲ ح ۱۳۲۴، ابن حبان ص ۴۹ ج ۶ ح ۳۱۱۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث بھی اس نے ابوالھیثم سے روایت کی ہے۔

(۱۵۱۷) یسلط علیهم تسعة و تسعون تنینا اتدرون ما التنین قال تسع و تسعون حیة لکل حیة سبعة رؤوس ینفخون فی جسمه ویلسعونه ویخدشونه۔ (ابو سعید رضی اللہ عنہ)

کافروں پر ننانوے تنین مسلط کر دیئے جاتے ہیں تمہیں معلوم ہے تنین کیا ہے یہ ننانوے سانپ ہیں اور ہر ایک سانپ کے سات سات سر ہیں وہ کافر کے جسم میں پھونکتے ہیں اور اسے زخمی کرتے ہیں۔☆

ضعیف ہے راوی دراج ضعیف ہے۔ (دیکھئے اوپر والی روایت)

(۱۵۱۸) میں بدر کے کھنڈرات میں چل رہا تھا تو دیکھا قبر سے اچانک ایک آدمی نکلا جس کے گلے میں زنجیر تھی اس نے مجھے عبد اللہ کہہ کر آواز دی مجھے معلوم نہیں کہ اسے میرے نام کا علم تھا یا عربوں کی عام عادت کے مطابق اس نے مجھے اے اللہ کے بندے کہا وہ کہنے لگا مجھے پانی پلاؤ معاً دیکھا کہ اسی قبر سے ایک اور آدمی نکلا جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا اس کو پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے پھر اس نے پہلے آدمی کو کوڑا مارا حتی کہ وہ دوبارہ اپنی قبر میں لوٹ گیا میں دوڑتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو تمام واقعہ سنا دیا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا یہ اللہ کا دشمن ابوجہل تھا اور یہ اس کا عذاب ہے جو اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔☆ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ضعیف ہے راوی عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ ضعیف ہے۔ (مجمع ص ۵۷ ج ۳)

(۱۵۱۹) اذا قبض العبد المومن صعد ملکاه الی السماء فقال الله لهما ارجعا الی قبره و احمدانی وهللانی الی یوم القیامة الحدیث (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

جب مومن بندہ فوت ہوتا ہے تو دو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتا ہے تم اس بندے کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ۔ اور تم قیامت تک میری حمد و تہلیل کرو میں نے اپنے اس بندے کے

۱۵۱۷– أبویعلی ص۱۲۲ ج۶، ح۶۶۱۳، ابن حبان ص۴۹ ج۶ ح۳۱۱۔

۱۵۱۸– طبرانی أوسط ص۲۸۷ ج۷ ۶۶۵۶۔

۱۵۱۹– کتاب الموضوعات ص۴۰۳ ج۲، اللالی ص۳۵۹ ج۲، تنزیه ص۳۷۰ ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تمہاری تسبیح۔ تہلیل اور تحمید کے برابر اجر لکھ دیا ہے۔ یہ میری طرف سے اسے ثواب اور بدلہ ہے۔ اور جب کوئی کافر مرتا ہے تو دو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہتے ہیں تمہیں کون لے آیا۔ فرشتے کہتے ہیں اللہ تو نے اپنے بندے کو فوت کیا ہم تیرے پاس آئے ہیں اللہ فرماتے ہیں تم اس کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنتیں بھیجو۔ اس نے مجھے جھٹلایا اور میرا انکار کیا ہے میں اس لعنت پر جو تم اس پر بھیجو قیامت تک اسے عذاب دوں گا۔☆

(۱۵۲۰) یہ روایت حضرت ابو سعید خدری سے بھی قدرے مختلف الفاظ سے مروی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ۔

اللہ تعالیٰ جب بندے کی روح قبض کرتا ہے تو دو فرشتے اس کو آسمان کی طرف سے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تو نے ہماری اپنے بندے کے عمل لکھنے پر ڈیوٹی لگائی تھی تو نے اسے فوت کر لیا ہے رب ہمیں حکم کر کہ ہم آسمان پر ٹھہریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آسمان تو میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے جو میری تسبیح کہتے ہیں وہ فرشتے کہتے ہیں پھر اجازت دیجئے کہ ہم زمین میں ٹھہریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح کہتے ہیں۔ لیکن تم دونوں اس کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ۔ میری حمد تسبیح اور تہلیل کہو اور اس کو میرے بندے کے نام لکھ دو☆

دونوں روایتیں باطل ہیں دونوں کا راوی اسماعیل بن یحی بن عبید اللہ بن طلحہ تیمی حدیث وضع کرتا تھا (صالح جزہ جھوٹ کا ایک رکن تھا اس سے روایت لینا حلال نہیں (ازدی) کذاب ہے (ابو علی نیشابوری۔ دارقطنی۔ حاکم)۔ اس کے ترک پر اجماع ہے (ذہبی) اس کی عام روایات باطل ہیں (ابن عدی ☆میزان ص۲۵۳ ج۱)۔

(۱۵۲۱) اور یہی روایت حضرت انس سے بھی روایت کی جاتی ہے اس میں ہے فرشتے کہتے ہیں ہم کہاں سکونت اختیار کریں تو اللہ فرماتا ہے تم اس کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ☆

یہ بھی باطل ہے راوی عثمان بن مطر کی تضعیف پر اجماع ہے ابن حبان فرماتے ہیں ثقہ راویوں کے نام پر موضوع حدیثیں روایات کرتا تھا قابل حجت نہیں ہے (کتاب الموضوعات ص۴۰۳ ج۲)۔

۱۵۲۰– کتاب الموضوعات ص۴۰۳ ج۲، اللالی ص۳۵۹ ج۲۔

۱۵۲۱– کتاب الموضوعات ص۴۰۳ ج۲، اللالی ص۳۵۹ ج۲، کنز العمال ص۷۴۸ ج۱۵، میزان ص۳۱۹ ج۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کو ذہبی نے میزان ص۳۱۹ ج۴ میں عثمان کے علاوہ ہیثم بن حماد کے طریق سے روایت کیا ہے ہیثم ضعیف ہے (ابن معین) متروک الحدیث ہے (نسائی) اس کی حدیث کو رد کر دیا گیا تھا (احمد میزان ص۳۱۹ ج۴)

(۱۵۲۲) یا من الموت غایته ویامن القبر منزله و یامن الکفن ستره و یامن التراب و ساده ویامن الدود جیرانه و یامن المنکر والنکیر زواره۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

اے وہ شخص موت جس کی انتہا ہے، قبر اس کی منزل ہے، کفن اس کا پردہ ہے، مٹی اس کا تکیہ ہے، کیڑے مکوڑے اس کے پڑوسی ہیں، اور منکر ونکیر اس کی زیارت کرنے والے ہیں۔ ☆

منکر ہے راوی حسن بن احمد کو دارقطنی نے سخت ضعیف کہا ہے اور دوسرے راوی نوفل کو بھی ائمہ کرام نے ضعیف بلکہ متہم کیا ہے اس کی حدیثیں ضعف پر دلالت کرتی ہیں اس حدیث میں الفاظ نبوی کی حلاوت اور چاشنی نہیں پائی جاتی اور یہ حدیث منکر ہے۔ (تعلیق بر فردوس الاخبار ص۳۹۴ ج۵)

(۱۵۲۳) اذا دخل المومن قبره وهو مختضب بالحناء اتاه منکر و نکیر فقالا له من ربك وما دینك فیقول منکر لنکیر ارفق بالمومن اما تری نورا الایمان (انس رضی اللہ عنہ)

مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے درانحالیکہ اس نے مہندی کا خضاب لگایا ہوا ہوتا ہے اس سے منکر اور نکیر کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تو منکر فرشتہ نکیر فرشتہ کو کہتا ہے مومن سے نرمی کرو کیا تم نور ایمان نہیں دیکھ رہے ☆

دیلمی نے بلا سند ذکر کی ہے اس کی مثل نیچے والی روایت ہے۔

(۱۵۲۴) مامات مخضوب ولا دخل القبر الا و منکر و نکیر لا یسأ لانه یقول منکر یا نکیر سائله قال کیف اساله و نور الاسلام علیه (انس رضی اللہ عنہ)۔

خضاب لگا ہوا نہیں کوئی مرتا اور قبر میں داخل نہیں ہوتا مگر منکر اور نکیر اس سے سوال نہیں کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے میں اس سے کیسے سوال کروں اس پر تو اسلام کا نور ہے۔ ☆

۱۵۲۲– دیلمی ص۳۹٤ ج۵ ح۸۲٦۷، مسند الشهاب ص۳٤۵ ج۱۔

۱۵۲۳– دیلمی ص۳۸۷ ج۱ ح۱۲٦٤، تنزیه ص۲٦۹ ج۲۔

۱۵۲۴– کتاب الموضوعات ص۲۵۱ ج۲، اللالی ص۲۲۸ ج۲، تنزیه ص۲۲٦۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵۲۵) اذا ما تدلی الرجل فی القبر یدخل علیه منکر و نکیر یقول احدهما لصاحبه سله فیقول کیف اسئل و معه حجة الاسلام یعنی الخضاب (انس رضی اللہ عنہ)۔

خضاب والے آدمی کو جب قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس منکر اور نکیر آتے ہیں دونوں میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے اس سے سوال کر دوسرا جواب دیتا ہے میں اس سے کیسے سوال کروں؟ اس کے پاس تو اسلام کی دلیل یعنی خضاب ہے☆

ابن جوزی فرماتے ہیں یہ دونوں روایتیں ثابت نہیں ہیں پہلی روایت میں راوی داؤد بن صغیر منکر الحدیث ہے اور دوسری روایت کا راوی یحی بن شبیب کذاب ہے اور یحی کا استاذ دینار حضرت انس سے من گھڑت حدیثیں روایت کرتا تھا جس کا بغیر قدح کے کتابوں میں ذکر حلال نہیں (ابن حبان☆ کتاب الموضوعات ص۲۵۲ ج۲)۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہء قدیم کے مدفون

(۱۵۲۵ب) طول قیام امتی فی قبورهم تمحیص لذنوبهم۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

میری امت کا لمبی دیر تک قبروں میں ٹھہرنا ان کا گناہوں سے صاف ہونا ہے۔☆

باطل ہے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں عبد اللہ بن ابی غسان اس روایت میں متفرد ہے اور یہ روایت باطل ہے۔ (لسان ص۳۲۵ ج۳)

مصیبت کا چھپانا اور تعزیت

(۱۵۲۶) من اصیب بمصیبة فی ماله او جسده و کتمها ولم یشکها الی الناس

۱۵۲۵أ– کتاب الموضوعات ص۲۵۲ج۲، اللالی ص۲۲۹ج۲، تنزیه ص۲۷۰ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۹۵۔

۱۵۲۵(ب)– لسان ص۳۲۵ج۳۔

۱۵۲۶– طبرانی کبیر ص۱۴۸ج۱۱ ح۱۱۴۳۸، کنز العمال ص۳۰۹ج۳، علل الحدیث ص۱۲۶ وص۱۷۸ وص۲۹۵ ج۲، کتاب الموضوعات ص۳۹۸ج۲، اللالی ص۳۳۰ج۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كان حق على الله ان يغفر له (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس کو مال یا جان میں کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اس کو چھپائے اور لوگوں سے شکوہ نہ کرے اللہ پر حق ہے کہ اس کو بخشش دے۔ ☆

ضعیف ہے راوی بقیہ ضعیف اور مدلس ہے۔

(۱۵۲۷) یہ روایت حضرت جابر سے بھی مروی ہے جس کا راوی محمد بن عبید اللہ عزرمی متروک الحدیث ہے (کتاب الموضوعات ص۳۹۹ ج۲)۔

(۱۵۲۸) من عزى مصابا فله مثل اجره (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)۔

جو مصیبت زدہ کو تسلی دے اس کے لئے مصیبت زدہ کے برابر اجر ہے۔ ☆

غیر صحیح ہے اس کی چار سندیں ہیں پہلی سند میں حماد بن ولید حدیث چور اور ثقہ راویوں کے ذمے ایسی روایات لگاتا تھا جو ان کی حدیث میں سے نہیں کسی صورت بھی قابل احتجاج نہیں۔ دوسری سند میں نصر بن عاصم ہے جس کی شعبہ، ہارون اور ابن معین نے تکذیب کی ہے (کتاب الموضوعات ص۳۹۹ ج۲)۔ تیسری سند میں علی بن عاصم ہے جو ذاہب الحدیث ہے (مسلم) ثقہ نہیں (نسائی) کذاب ہے (ابن معین) علی بن عاصم کے بارہ میں دو طرح کی اراء ہیں ایک رائے تو یہ ہے کہ بذات خود اچھا آدمی تھا مگر یہ کثیر الخطأ تھا اور دوسری رائے یہ ہے کہ بذات خود اہل صدق سے تھا مگر اس میں ضعف ہے (فلاس) یزید بن ہارون کہتے ہیں ہم اس کو جھوٹ سے پہچانتے ہیں ابن معین کہتے ہیں متروک الحدیث ہے بخاری فرماتے ہیں قوی نہیں لوگ اس کے بارہ میں کلام کرتے ہیں (میزان ص۱۳۷ ج۳) یہ مذکورہ حدیث کی وجہ سے آزمائش میں گرفتار ہوا ہے (ترمذی مع تحفہ ص۱۶۴ ج۲) چوتھی سند میں قیس بن ربیع صدوق تھا مگر جب بوڑھا ہو گیا تو متغیر ہو گیا تھا (تقریب ص۲۷۳)۔

(۱۵۲۹) ما من مومن يعز اخاه بمصيبة الا كساه الله من حلل الكرامة يوم

۱۵۲۷ – الكامل ص۱۸۳۸ ج۵، كتاب الموضوعات ص۲۳۹۹، اللالی ص۳۵۱ ج۲، تنزيه ص۳۶۷ ج۱۔

۱۵۲۸ – ابن ماجه باب ما جاء فی الثواب من غزی مصاباً ح ۱۶۰۲ ،ترمذی من عزی مصاباً ح ۱۰۷۳

۱۵۲۹ – ابن ماجه باب ما جاء فی الثواب من غزی مصاباً ح ۱۶۰۱ تلخيص ص ۱۳۸ ج ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القيامة (عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ)۔

جو ایماندار اپنے بھائی کو مصیبت پر تسلی دے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے عزت کا لباس پہنائے گا۔☆

ضعیف ہے راوی ابو عمارہ قیس الفارسی میں نظر ہے (بخاری میزان ص ۳۹۸ ج ۳) اس میں نرمی ہے (تقریب ص ۲۸۴)، عقیلی نے ضعفاء میں اس کی دو روایتیں ذکر کی ہیں اور فرمایا ہے ان دونوں پر متابعت نہیں ہے ان میں ایک ابن ماجہ کی روایت کی ہے جو تعزیت کے بارہ میں ہے (تہذیب ص ۴۰۶ ج ۸)۔

(۱۵۳۰) یہی روایت حضرت انس سے کچھ زائد الفاظ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سبز لباس پہنائے گا۔جس پر وہ خوشی کا اظہار کرے گا اس کا راوی قدامہ بن محمد نا معلوم ہے البتہ یہ روایت موقوفا صحیح ہے۔(ارواء الغلیل ص ۳۱۷ ج ۳)

(۱۵۳۱) من عزى حزينا البسه الله التقوى وصلى على روحه فى الارواح ومن عزى مصابا كساه الله حلتين من حلل الجنة (جابر رضی اللہ عنہ)

جو پریشان حال کو تسلی دے اللہ اسے تقوی کا لباس پہنائے گا اور جو مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دو لباس پہنائے گا۔ضعیف ہے راوی خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے (میزان ص ۶۶۸ ج ۱)۔

(۱۵۳۲) (من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة (ابو برزه)

جو مصیبت (بچے کو گم پانے والی) کو تسلی دے اسے جنت میں لباس پہنایا جائے گا۔ضعیف ہے اس کی راویہ منیہ بنت عبید مجہولہ ہے اور یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں (ترمذی مع تحفہ ص ۱۶۵ ج ۲)۔

(۱۵۳۳) حضرت معاذ کا ایک لڑکا فوت ہو گیا۔جس پر حضرت معاذ بہت افسردہ اور غمگین ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے حضرت معاذ کی طرف خط لکھا جس کا متن یہ تھا۔

۱۵۳۰– تاريخ بغداد ص ۳۹۷ ج ۷۔

۱۵۳۱– طبرانی أوسط ص ۱۲۳ ج ۱۰ ح ۹۲۸۸، كنز العمال ص ۶۶۲ ج ۱۵۔

۱۵۳۲– ترمذی كتاب الجنائز ح ۱۰۷۶، اللالی ص ۳۵۳ ج ۲۔

۱۵۳۳– كتاب الموضوعات ص ۴۱۵ ج ۲، اللالی ص ۳۵۴ ج ۲، تنزيه ص ۳۶۸ ج ۲، كنز العمال ص ۶۶۱ ج ۱۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ کی طرف معاذ بن جبل کی طرف ۔السلام علیک ۔میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی الہ نہیں ۔

اما بعد اللہ تیرے اجر کو بڑا کرے ۔اور صبر کا الہام کرے ۔ہمیں اور آپ کو شکر کا رزق عطا کرے۔ ہمارے نفس ۔اہل اموال اور اولاد اللہ کی طرف سے ہبہ اور مستعار ہیں ہم ایک مقررہ مدت تک ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔پھر اللہ تعالی وقت مقرر پر واپس لے لیتا ہے جو وہ دیتا ہے اس پر اس نے ہم پر شکر واجب کیا ہے اور جب آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس پر صبر واجب کیا ہے آپ کا بیٹا بھی اللہ تعالی کی طرف سے ہبہ اور ودیعت تھا اللہ تعالی نے آپ کو اس کی وجہ سے سور اور خوشی عطا کی اور اس نے اسے آپ سے واپس لے لیا او راگر صبر کریں تو آپ کے لیے اللہ اس بچے کو رحمت اور اجر بنائے گا اے معاذ! دو خصلتیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ یہ کہ آپ کا رونا پیٹنا اجر کو ضائع کر دے تو اب جو ہاتھ سے نکل چکا ہے اس پر نادم ہوں اگر آپ مصیبت سے ثواب کے کم ہونے پر نادم ہوں اور اللہ کے وعدے کو پورا کریں تو مصیبت کم ہو جائے گی معاذ یاد رکھئے جزع فزع کسی شئی کو ردنہیں کرتا اور نہ پریشانی دور کرتا ہے آپ تسلی اچھی طرح رکھیں اور وعدہ کو پورا کریں تو آپ کا افسوس اس مصیبت کو دور کردے گا جو آپ پر آنے والی ہے والسلام (عبد الرحمٰن بن غنم)

بلا شبہ من گھڑت ہے راوی محمد بن سعید مشہور کذاب اور وضاع ہے جس کو اس کی بے دینی اور زندیقی کی وجہ سے سولی دی گئی تھی اس روایت کو مجاشع بن عمرو بن حسان نے بھی اپنی سند سے حضرت معاذ سے روایت کیا ہے مجاشع بھی حدیث وضع کرتا تھا

(۱۵۳۴) یہ روایت مختصرا ابن عباس سے مروی ہے جس کا راوی اسحاق بن نجیح کذب اور وضع حدیث میں معروف تھا اور یہ تینوں روایات باطل ہیں حضرت معاذ کے لڑکے کی وفات طاعون کے سال ۱۸ھ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے سات سال بعد ہوئی ہے ہاں بعض صحابہ نے حضرت معاذ طرف تعزیت کا خط لکھا تھا (کتاب الموضوعات ص۴۱۶ ج۲)

۱۵۳۴– کتاب الموضوعات ص۴۱۶ ج۲ اللالی ص۳۵۴ ج۲، تنزیه ص۳۶۸ ج۲.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت پر خوش ہونا

(۱۵۳۵) لاتظهر الشماتة لا خيك فيرحمه الله ويبتليك (واثلہ رضی اللہ عنہ)

اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کردے گا۔

من گھڑت ہے راوی عمر بن اسماعیل کوئی شئی نہیں جھوٹا خبیث ہے (ابن معین) متروک ہے (دارقطنی ۔کتاب الموضوعات ص۳۹۹ج۲)۔

اس روایت کی اور ایک سند بھی ہے جس میں راوی قاسم بن امیہ حفص بن غیاث سے کثرت کے ساتھ منکر حدیثیں روایت کرتا تھا جب متفرد ہو تو قابل حجت نہیں اور مذکورہ حدیث اصلا رسول اللہ ﷺ کی فرمودہ نہیں (کتاب المجروحین ص۲۱۴ج۲)

ایصال ثواب

(۱۵۳۶)مامن اهل بيت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه بعد موته الا اهداها له جبريل على طبق من نور (الحديث انس رضی اللہ عنہ)

جس گھر والوں کی میت فوت ہو جائے وہ اس کی طرف صدقہ کریں تو جبریل اس میت کو نور کا ایک طبق بطور ہدیہ تحفہ دیتا ہے پھر اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے اے قبر والے یہ ہدیہ ہے جو تیرے گھر والوں نے تجھے دیا ہے پھر جبریل اس کے پاس داخل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی جن کے پچھلے قریبی رشتہ دار ہدیہ نہیں بھیجتے پریشان ہو جاتے ہیں۔من گھڑت ہے راوی ابو محمد شامی کذاب ہے (ازدی، میزان ص۵۷۰ج۴ ومجمع ص۱۳۹ج۳)، نیز امام طبرانی کا استاذ محمد بن داود مجہول ہے۔ آجکل اہل بدعت اس روایت کو مروجہ ختم کے جواز پر پیش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جیسی من گھڑت روایت سے احتجاج اہل بدعت ہی پکڑ سکتے ہیں ورنہ ائمہ حدیث کے نزدیک تو اس جیسی من گھڑت روایت پر عمل کرنا بالاتفاق حرام ہے۔

۱۵۳۵– ترمذی کتاب صفة القيامة ح۲۵۰۶، طبرانی کبیر ص۵۳ج۲۲ ح۱۴۷، کتاب المجروحين ص۲۱۴ج۲، مسند الشاميين ح۳۸۴ و۳۳۷۴، حلية الأولياء ص۱۸۶ج۵، شرح السنة ص۱۴۱ج۱۳۔

۱۵۳۶– طبرانی أوسط ص۲۶۰ج۷ ح۶۵۰۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵۳۷) مامن مؤمن ومؤمنة يقرأ آية الكرسي ويجعل ثوابها لاهل القبور الحديث (علی رضی اللہ عنہ)

جو مومن مرد یا عورت آیۃ الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبور کے لیے کر دیتا ہے تو زمین پر کوئی قبر باقی نہیں رہتی مگر اللہ تعالی اس قبر میں نور داخل کر دیتا ہے اور اس کی قبر کو مشرق سے لے کر مغرب تک کشادہ کر دیتا ہے اور آسمان میں جتنے فرشتے ہیں ان کے ہر ایک کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور پڑھنے والے کو ستر (۷۰) شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔☆

من گھڑت ہے ایک راوی ابو محمد جعفر بن محمد ابھری کا دماغ چلہ کشی کی وجہ سے خشک ہو گیا تھا اور عقل میں فتور آ گیا تھا وہ (خشکی کی وجہ سے) ایسی باتیں سنتا جن کا وجود تک نہ ہوتا تھا (سیر اعلام النبلاء ص ۵۷۷ ج ۱۷) دوسرا راوی علی بن عثمان بن خطاب مغربی ہے اس کے کئی نام ہیں عام طور پر عثمان بن خطاب کے نام سے معروف تھا لوگ اسے علی بن عثمان سے پہچانتے تھے اس نے دعوی کیا تھا کہ میں نے تمام صحابہ کو پایا ہے یہ چوتھی صدی ہجری میں بھی حضرت علی سے براہ راست روایت کا دعوی کرتا تھا اس کا خیال تھا کہ حضرت علی نے میرے حق میں طوالت عمر کی دعا فرمائی تھی حالانکہ یہ ۳۵۱ھ کو زندہ تھا اور یہ خود کہتا تھا کہ میری عمر تین سو پانچ سال ہے اور میں نے حضرت علی سے سنا ہے۔ یہ مغرب سے مصر کو ۳۱۵ھ میں گیا اور اس نے حضرت علی اور معاویہ کی رؤیت کا دعوی کیا حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس کے بارہ میں روایات پر اگر آپ غور وفکر کریں تو اس آدمی کے نام، نسب، پیدائش اور عمر کے بارہ میں تخلیط ظاہر ہو جائے گی کیونکہ یہ خود ایک بات پر قائم نہیں رہا جن لوگوں نے اس پر حسن ظن کیا ہے آپ ان سے دھوکہ میں نہ آ جائیں (مکمل تفصیل لسان المیزان ص ۱۳۴ تا ۱۴۰ ج ۴) میں ملاحظہ فرمائیں) ذہبی فرماتے ہیں اس نے قلت حیاء کی بناء پر تیسری صدی ہجری کے بعد حضرت علی سے روایتیں بیان کیں جس کی وجہ سے رسوا ہو گیا اور ائمہ نقاد نے اس کی تکذیب کی ہے خطیب فرماتے ہیں علماء نقل اس کے مذکورہ دعوی (حضرت علی سے روایت) کو ثابت نہیں جانتے (میزان ص ۳۳ ج ۳)۔

۱۵۳۷– دیلمی ص ۳۲٤ ج ٤ ح ٦٤٨٥، تنزیه ۳۰۱ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کی زیارت

(۱۵۳۸) (ان اطأ علی جمرة احب الی من ان اطأ علی قبر۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفا)

میں کسی انگارے کو روندوں یہ میری طرف زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کو روندوں۔☆

ضعیف ہے راوی عطاء بن سائب مختلط ہے (تقریب ص ۲۳۹) مرفوع روایت میں مسلمان کی قبر کا جملہ نہیں ہے۔

(۱۵۳۹) من زار قبر ابویه او احدهما کل جمعة غفرله و کتب برا (ابو هریره رضی اللہ عنہ)

جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور نیک اور صالح لکھا جاتا ہے۔ضعیف ہے راوی عبد الکریم ابو امیہ ضعیف ہے (مجمع ص ۶۰ ج ۳)

اس کی طبرانی میں ایک اور سند بھی ہے جو معضل ہے اور اس کا ایک راوی یحی بن علاء بجلی پر وضع کا الزام ہے (تقریب ص ۳۷۸)

(۱۵۴۰) من زار قبر والدیه او احدهما فی یوم الجمعة فقرأ یس غفرالله له (ابو بکرة رضی اللہ عنہ)

جو ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے اور سورۃ یس پڑھے تو اللہ تعالی اس کو بخش دیتا ہے۔☆

باطل ہے راوی عمرو بن زیاد بن عبد الرحمٰن الثوبانی حدیث چور باطل روایات کرتا تھا (ابن عدی) حدیث وضع کرتا تھا (دار قطنی۔میزان ص ۲۶۰ ج ۲)۔

۱۵۳۸– طبرانی کبیر ص ۱۹۷ ج ۹ ح ۸۴۶۶ وص ۳۲۱ ج ۹ ح ۹۶۰۵۔

۱۵۳۹– طبرانی أوسط ص ۶۹ ج ۷ ح ۶۱۱۰، احیاء العلوم ص ۲۲۷ ج ۶، المغنی عن حمل الاسفار ص ۱۲۲۸ ج ۲، طبرانی صغیر مع الروض الدانی ص ۱۶۰ ج ۲ ح ۹۵۵، تذکرة الموضوعات ص ۲۱۹، اللالی ص ۳۶۶ ج ۲۔

۱۵۴۰– الکامل ص ۱۸۰۱ ج ۵، دیلمی ص ۱۴۰ ج ۴ ح ۵۹۴۵، کتاب الموضوعات ص ۴۱۳ ج ۲، اللالی ص ۳۶۵ ج ۲، تنزیه ص ۳۷۳ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۲۷۱، میزان ص ۲۶۱ ج ۳، تاریخ اصفهان ص ۲۵۰ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٥٤١) من زار قبر ابيه او قبر امه او قبر احد من قرابته كتب له كحجة مبرورة ومن كان زوارالهم حتى يموت زارت الملائكة قبره (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو اپنے باپ یا ماں یا کسی قریبی رشتے دار کی قبر کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو تا حیات ان کی قبروں کی زیارت کرتا رہے تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کریں گے ☆ باطل ہے۔

(١٥٤٢) من زار قبرابيه او امه او عمته او خالته او احد من قراباته كانت له حجة مبرورة الحديث (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جو اپنے باپ یا ماں یا پھوپھی یا خالہ یا کسی بھی قریبی رشتے دار کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اس کے لیے مقبول حج کا ثواب ہوتا ہے اور اگر وہ تا حیات ان کی قبروں کی زیارت کرتا رہے تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کریں گے ☆۔ باطل ہے

(١٥٤٣) من زار قبر امه كان كعمرة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

''جس نے ماں کی قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے عمرہ کیا۔'' باطل ہے۔☆

تینوں روایتوں کا راوی ابو مقاتل حفص بن سلم سمرقندی سخت ضعیف ہے (قتیبہ) حدیث وضع کرتا تھا (سلیمانی) ابن مہدی نے اس کی تکذیب کی ہے (میزان ص٢٥٦ج١) اس حدیث کا اصل کچھ نہیں (کتاب المجروحین ص٢٥٦ج١)

(١٥٤٤) ان الرجل يموت والداه وهو عاق لهما فيدعوا الله لهما من بعدهما فيكتبه الله من البارين (انس رضی اللہ عنہ)

آدمی کے والدین فوت ہو جاتے ہیں اور وہ ان کا نا فرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کے حق میں دعا کرتا رہتا ہے تو

١٥٤١ – الكامل ص٨٠١ج٢، كتاب الموضوعات ص٤١٣ج٢، اللالى ص٣٦٦ج٢، تنزيه ص٣٧٣ج٢۔

١٥٤٢ – كتاب الموضوعات ص٤١٤ج٢، اللالى ص٣٦٦ج٢۔

١٥٤٣ – كتاب المجروحين ص٢٥٧ج١، تذكرة الموضوعات قيسرانى ص١٢٠۔

١٥٤٤ – احياء العلوم ص١٢٧ج٦، المغنى عن حمل الاسفار ص١٢٢٨ج٢، كنز العمال ص٤٧٧ج١٦، مجمع الجوامع ح٥٥٠٠، اتحاف ص٣٦٠ج١٠۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کو نیکیوں کاروں میں سے لکھ دیتا ہے۔ اس کی تین سندیں ہیں ایک سند صحیح ہے مگر وہ مرسل ہے باقی دو سندوں میں صلت بن حجاج اور یحی بن عتبہ دونوں ضعیف ہیں۔ (المغنی عن حمل الاسفار ص۱۲۲۸ ج۲)۔

(۱۵٤٥) (ما الميت فى قبره الا كالغريق المغوث ينتظر دعوة تلحقه من ابيه او من اخيه او صديق له (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

میت قبر میں ایسے ہوتی ہے جیسا کہ پانی میں ڈوبنے والا ہوتا ہے جو مدد کے لیے پکار رہا ہوتا ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ میرے باپ، بھائی، یا دوست کی دعا میرے تک پہنچے۔☆

باطل ہے راوی حسن بن علی بن عبدالواحد نے ہشام بن عمار سے باطل خبر روایت کی ہے (میزان ص۵۰۹ ج۱ والمغنی عن حمل الاسفار ص۱۲۲۹ ج۲) ابن ناصر فرماتے ہیں متہم ہے اس نے ورد میں بے اصل حدیث روایت کی ہے (لسان ص۲۳۱ ج۲)

(۱۵٤٦) زار رسول الله ﷺ فبر امه فى الف مقنع فلم يرباكيا اكثر من يومئذ (بريره)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی ایک ہزار مسلح آدمیوں کے ساتھ کی جتنا آپ کو روتے ہوئے اس دن دیکھا گیا کسی اور دن نہیں دیکھا گیا۔☆

سخت ضعیف ہے راوی احمد بن عمران اخلسی متروک ہے (المغنی عن حمل الاسفار ص۱۲۲۷ ج۲) محدثین نے اس بارہ میں کلام کیا ہے (بخاری) اس کو محدثین نے چھوڑ دیا ہے (ابو زرعہ۔ میزان ص۱۲۳ ج۱)

رسول اللہ ﷺ کا اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے مگر مذکورہ متن غیر صحیح ہے (واللہ اعلم)

(۱۵٤۷) ما من رجل يزور قبر اخيه ويجلس عنده الا استانس به ورد

۱۵٤٥ – شعب الايمان ص۱٦ ج۷ ح۹۲۹٥، ديلمى ص۳۹۱ ج٤ ح٦٦٦٤، كنز العمال ص۲۸۳ ج٦، لسان ص۹۹ ج٥، اتحاف ص۳٦۷ ج۱۰، ضعيفة ص٤۷٦ ج٤، احياء العلوم ص۱۲۸ ج٦، المغنى عن حمل الاسفار ص۱۲۲۹ ج۲۔

۱۵٤٦ – التمهيد ص۲۳۰ ج۳، احياء العلوم ص۱۲٦ ج٦، المغنى عن حمل الاسفار ص۱۲۲۷ ج۲۔

۱۵٤۷ – احياء العلوم ص۱۲۷ ج٦، المغنى عن حمل الاسفار ص۱۲۲۹ ج۲، اتحاف ص۳٦٥ ج۱۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیه حتی یقوم (عائشه رضی اللہ عنہا)

جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے مگر وہ اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کی بات کا جواب لوٹاتا ہے حتی کہ وہ وہاں سے کھڑا ہو جاتا ہے۔☆

ضعیف ہے راوی عبداللہ بن سمعان نا معلوم ہے۔

سلام کہنا

(۱۵٤۸)لا یسلم علیهم احد الا ردوا الیه یوم القیامة (عمر رضی اللہ عنہ)

مردوں پر جو بھی سلام کہتا ہے قیامت کے روز مردے اس کا جواب لوٹائیں گے۔☆

(ضعیف ہے راوی ابو بلال اشعری ضعیف ہے۔ دار قطنی۔ مجمع ص۶۰ ج۳)

(۱۵٤۹)دخلت علی جابر وهو یموت فقلت اقرا علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم السلام (محمد بن المنذر رضی اللہ عنہ)

میں حضرت جابر پر ان کی موت کے وقت داخل ہوا اور عرض کیا آپ رسول اللہ کو میرا سلام پہنچا دیں۔☆

ضعیف ہے راوی احمد بن ازہر ثقہ ہے مگر ابن حبان فرماتے ہیں خطا کر جاتا تھا احمد حاکم فرماتے ہیں جب بوڑھا ہو گیا تو بسا اوقات تلقین قبول کر لیتا تھا (مشکوۃ البانی ص۵۱۶ ج۱)

انبیاء علیہم السلام کی ارواح

(۱۵۵۰) ما من نبی یموت فیقیم فی قبره الا أربعین صباحا حیی ترد الیه روحه (انس)

۱۵٤۸– مجمع الزوائد ص۶۰ ج۳ بحوالة طبرانی کبیر.

۱۵٤۹– ابن ماجة باب فیما یقال عند المریض اذا حضر ح۱٤۵۰.

۱۵۵۰– کتاب المجروحین ص۲۳۵ ج۱، کتاب الموضوعات ص۴۱۳ ج۲، اللالی ص۲۶۰ ج۱، تنزیه ص۳۳۵ ج۱، الفوائد ۳۲۵، میزان ص۵۲۵ ج۱، حلیة الأولیاء ص۳۳۳ ج۸، کنز العمال ص۴۷۵ ج۱۱، ضعیفة ۲۳۵ ج۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی فوت ہونے کے بعد صرف چالیس دن تک اپنی قبر میں ٹھہرتا ہے پھر اس کی طرف اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے۔☆

من گھڑت ہے راوی حسن بن یحی الحسنی ثقہ راویوں سے ایسی روایات کرتا تھا جن کا اصل کوئی نہیں ہوتا تھا (ابن معین) متروک ہے (دار قطنی۔ کتاب الموضوعات ص۳۱۳ ج۲)۔

قبر رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

(۱۵۵۱) انه كان ياتي القبر يسلم على النبي صلی اللہ علیہ وسلم و على إلى بكر وعمر (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ابن عمر قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر پر سلام کہتے۔☆

ضعیف ہے راوی یحی بابلتی نے ابن عمر کا عمل بنا دیا ہے درست یہ ہے کہ یہ ابن دینار کا عمل ہے (میزان ص۳۹۱ ج۴)۔

(۱۵۵۲) من زار قبري وجبت له شفاعتي (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔☆

منکر ہے اولا راوی موسی بن ھلال عبدی مجہول ہے (ابو حاتم) اس کی حدیث پر متابعت نہیں (عقیلی) اس کی مذکورہ حدیث جو اس نے عبد اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر سے روایت کی ہے کا انکار کیا گیا ہے (میزان ص۲۲۶ ج۴) اس کے استاذ عبد اللہ بن عمر العمری پر عبادت اور صلاح غالب آ گئی تھی حتی کہ یہ اخبار کے ضبط کرنے سے غافل ہو گئے تھے جس کی وجہ سے ان کی روایت میں منکر روایتیں داخل ہو گئی تھیں جب ان کی کثرت ہو گئی تو یہ ترک کے مستحق ہو گئے (کتاب المجروحین ص۷ ج۲) بیہقی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے (الصارم المنکی ص۳۱)۔

۱۵۵۱– میزان ص۳۹۱ ج٤، بیهقی ص۲٤٥ ج٥۔

۱۵۵۲– دارقطنی ص۲۷۸ ج۲، الکامل ص۲۳۵۰ ج٦، شعب الایمان ص٤۹۰ ج۳ ح٤۱٥۹، درمنثور ص۲۳۷ ج۱، تذکرة الموضوعات ص۷٥، المقاصد الحسنة ص٤۱۳، کشف الخفاء ص۲٥۰ ج۲، الفوائد المجموعة ص۱۱۷، الصارم المنکی ص۷۸، فتاوی ابن تیمیة ص۲٥ وص۲۹ ج۲۷، المغنی عن حمل الاسفار ص۱۲۲۸ ج۲، احیاء العلوم ص۱۲۷ ج٦، کنز العمال ص٦٥۰ ج۱٥، عقیلی ص۱۷۰ ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: بعض اسناد میں عبداللہ کی بجائے عبیداللہ ہے جو غلط ہے صحیح عبداللہ ہے (الکامل ص۲۳۵۰ج۶)۔

(۱۵۵۳) من زار قبری حلت له شفاعتی (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔☆

بے اصل ہے راوی عبداللہ بن ابراہیم بن عمرو غفاری موضوع روایات روایت کرتا تھا (حاکم) حدیث وضع کرتا تھا (ابن حبان) اس کی حدیث منکر ہے (دارقطنی۔ میزان ص۳۸۹ج۲) اس کا استاذ عبدالرحمٰن بن زید متروک نا قابل حجت بلکہ موضوع روایات روایت کرتا تھا (المدخل للحاکم ص۱۵۴)

(۱۵۵٤) من زار قبری کنت له شفیعا او شهیدا یوم القیامة (عمر رضی اللہ عنہ)

جس نے میری قبر کی زیارت کی قیامت دن میں اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا۔☆

ضعیف ہے سند میں ایک نا معلوم راوی ہے امام بیہقی فرماتے یہ سند مجہول ہے۔ (بیہقی ص۲۴۵ج۵)

(۱۵۵۵) من حج الی مکة ثم قصدنی فی مسجدی کتبت له حجتان مبرورتان (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس نے مکہ کا حج کیا پھر میری ملاقات کے لیے میری مسجد کا قصد کیا اس کے لیے دو قبول شدہ حج لکھے جائیں گے۔☆

بے اصل ہے راوی اسید بن زید الجمال متروک ہے (نسائی) کذاب ہے (ابن معین۔ میزان ص۲۵۷ج۱) دوسرا راوی مسلمہ یا مسلم بن سالم جہنی ثقہ نہیں (ابو داؤد۔ میزان ص۱۰۴ج۴)

(۱۵۵٦) من جاء نی زائراً لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۱۵۵۳– کشف الاستار ح۱۱۹۸ مجمع ص۲ج٤۔

۱۵۵٤– بیهقی ص۲٤۵ج۵، درمنثور ص۲۳۷ج۱، اللالی ص۱۰۹ج۲، المقاصد الحسنة ص٤۱۳، شعب الایمان ص٤۸۸ج۳ ح٤۱۵۳، المغنی عن حمل الاسفار ص۱۲۲۸ج۲، احیاء العلوم ص۱۲۷ج٦، فتاوی ابن تیمیة ص۲۹ج۲۷۔

۱۵۵۵– دیلمی ص۷۰د٤۔ ج۵۹۰۵، کنز العمال ص۱۳۵ج۵، شعب الایمان ص٤۸۸ج۳ ح٤۱۵۲۔

۱۵۵٦– طبرانی کبیر ص۲۲۵ج۱۲ ح۱۳۱٤۹، طبرانی أوسط ص۲۷۵ج۵ ح٤۵٤۳، کنز العمال ص۲۵٦ج۱۲، درمنثور ص۲۳۷ج۱، عقیلی ص۳٦۲ج٤۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو میری زیارت کے لیے آیا اسے صرف میری زیارت ہی درکار تھی مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے روز اس کا سفارشی یا گواہ بنوں۔☆

سخت ضعیف ہے سند میں حدثنی رجل نا معلوم ہے اور دوسرا راوی سوار بن میمون بھی مجہول ہے۔

(۱۰۵۷)من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی (حاطب)

جس نے میرے مرنے کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے میری زیارت میری زندگی میں کی ہے۔☆

منقطع اور ضعیف ہے راوی وکیع نے اپنے استاذ ابن عون کو نہیں پایا نیز سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا (ارواء ص۳۳۵ج۴)۔

(۱۰۵۸)من زارنی فی مماتی کمن زارنی فی حیاتی (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جس نے میری زیارت میری موت کے بعد کی گویا کہ اس نے زیارت میری زندگی میں کی ہے۔☆

غیر محفوظ ہے راوی فضالہ بن سعید بن زمیل کی حدیث غیر محفوظ ہے اور یہ صرف اسی روایت سے پہچانا جاتا ہے (عقیلی ص۴۵۷ج۳) من گھڑت ہے (میزان ص۳۴۹ج۳)۔

(۱۰۵۹) من حج فزارقبری بعد وفاتی فکانما وارنی فی حیاتی (ابن عمر رضی اللہ عنہ)

جس نے حج کیا اور اس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے زیارت میری زندگی میں کی ہے۔☆

غیر محفوظ ہے راوی حفص بن ابی داؤد اور اس کا استاذ لیث بن ابی سلیم دونوں ضعیف ہیں (ارواء ص۳۳۶ج۴)

۱۰۵۷– دارقطنی ص۲۷۸ج۲، کنز العمال ص۱۳۵ج۵، الفوائد المجموعة ص۱۱۷، کشف الخفاء ص۲۵۳ج۲، شعب الایمان ص۲۷۸ج۲، کنز العمال ص۱۳۵ج۵، الفوائد المجموعة ص۱۱۷، کشف الخفاء ص۲۵۳ج۲، الدرر المنتهرة ص۱۵۹، المغنی عن حمل الاسفار ص۲۰۶ج۱، احیاء العلوم ص۳۴۳ج۱۔

۱۰۵۸– عقیلی ص۴۵۷ج۳، میزان ص۳۴۸ج۳، لسان ص۴۳۶ج۴۔

۱۰۵۹– دارقطنی ص۲۷۸ج۲، شعب الایمان ص۴۸۹ج۳ ح۴۱۵۴، طرانی کبیر ص۳۱۰ج۱۲ ح۱۳۴۹۷، دیلمی ص۷۱ج۴ ح۵۷۰۹، کنز العمال ص۶۵۱ج۱۵، در منثور ص۲۳۷ج۱، الکامل ص۷۹۰ج۲، بیهقی ص۲۴۶ج۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفص بن ابی داؤد یہ حفص بن سلیمان غاضری ہے اور اس کو حفیص بھی کہتے ہیں متروک ہے (تقریب ص ۷۷) کذاب ہے (ابن معین) حدیث وضع کرتا تھا اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں (ابن عدی - سلسلہ احادیث ضعیفہ ص ۶۲ ج ۱) اس کی روایت کی طبرانی میں ایک اور بھی سند ہے جس کے راوی سوائے مجاہد کے باقی تمام مجروح اور متکلم فیہ ہیں (۱) طبرانی کے استاذ احمد بن رشدین کی محدثین نے تکذیب کی ہے اور اس پر چند اشیاء کا انکار کیا ہے اس کا استاذ علی بن حسن بن ہارون قابل حجت نہیں لیث بن بنت اللیث اس کی استاذ اور اس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں مجہول ہیں (سلسلہ ضعیفہ ص ۶۳ ج ۱) اور اس کا استاذ لیث بن ابی سلیم مختلط متروک ہے۔ (تقریب ص ۲۸۷)

(۱۵۶۰) (من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی (ابن عمرو رضی اللہ عنہ)

جو بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ☆

من گھڑت ہے راوی نعمان بن شبل ثقہ راویوں سے طامات لاتا تھا (ابن حبان) اس روایت کے وضع میں طعن محمد بن محمد بن نعمان پر ہے (دار قطنی۔ کتاب الموضوعات ص ۱۲۸ ج ۲)

(۱۵۶۱) (من زارنی وابی ابراهیم فی عام واحد دخل الجنة۔

جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ☆

من گھڑت ہے اس کی کوئی سند معلوم نہیں امام نووی ابن تیمیہ۔ سیوطی اور البانی نے اسے بے اصل اور من گھڑت قرار دیا ہے (سلسلہ ضعیفہ ص ۶۱ ج ۱)۔

۱۵۶۰- کتاب الموضوعات ص ۱۲۸ ج ۲، تنزیه ص ۱۷۲ ج ۲، الفوائد المجموعة ص ۱۱۸، کتاب المجروحین ص ۷۳ ج ۳، کنز العمال ص ۱۳۵ ج ۵، الکامل ص ۲۴۸۰ ج ۷، کشف الخفاء ص ۲۴۵ ج ۲، دیلمی ص ۷۱ ج ۴ ح ۵۷۰۸، المغنی عن حمل الاسفار ص ۲۰۷ ج ۱، فتاوی ابن تیمیة ص ۲۵ ج ۲۷۔

۱۵۶۱- موضوعات کبیر ص ۱۱۹، تذکرة الموضوعات ص ۷۵، الدرر المنتشرة ص ۱۵۰، الأحادیث القصاص ص ۲۰، فتاوی ابن تیمیة ص ۲۹ ج ۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵۶۲)من زارنی محتسبا الی المدینة کان فی جواری یوم القیامة (انس رضی اللہ عنہ)

جس نے ثواب سمجھ کر میری مدینہ میں زیارت کی وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔☆

سخت ضعیف ہے اولا راوی ابوالمثنی سلیمان بن یزید الکعبی الخزاعی منکر الحدیث ہے قوی نہیں (ابو حاتم) قابل حجت نہیں (میزان ص ۲۸۵ ج ۱) ضعیف ہے (تقریب ص ۴۲۴) ثانیا ایوب بن حسن بھی منکر الحدیث ہے (میزان ص ۲۸۵ ج ۱)۔

زیارت قبر نبوی علیہ التحیۃ والسلام کے بارے میں جتنی روایات ہمارے علم میں ہے ہم نے ان تمام پر بحث کردی ہے ان روایات میں بعض روایات تو ایسی ہیں جن کا قبر مبارک کی زیارت کے ساتھ تعلق نہیں بلکہ مطلق زیارت کے بارے میں ہیں ان کو بھی ہم زیارت قبر کے تحت ذکر کر یا ہے کیونکہ اہل بدعت ان روایات کو بھی اپنے غلط موقف کی دلیل بناتے ہیں اور جو زیارت قبر مبارک کے بارہ میں ہیں ان کی حقیقت آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے۔ بحمد اللہ کتاب ضعیف اور موضوع روایات کی پہلی جلد ختم ہوئی دوسری جلد کتاب الزکوۃ (حدیث نمبر ۱۵۶۳) سے شروع ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کتبہ ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی

۲۴-۷-۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۴-۱۱-۱۹۹۸ء

۱۵۶۲ – شعب الایمان ص ۴۹۰ ج ۳ ح ۴۱۵۸، در منثور ص ۵۵ ج ۲، الترغیب والترھیب ص ۲۴۴ ج ۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

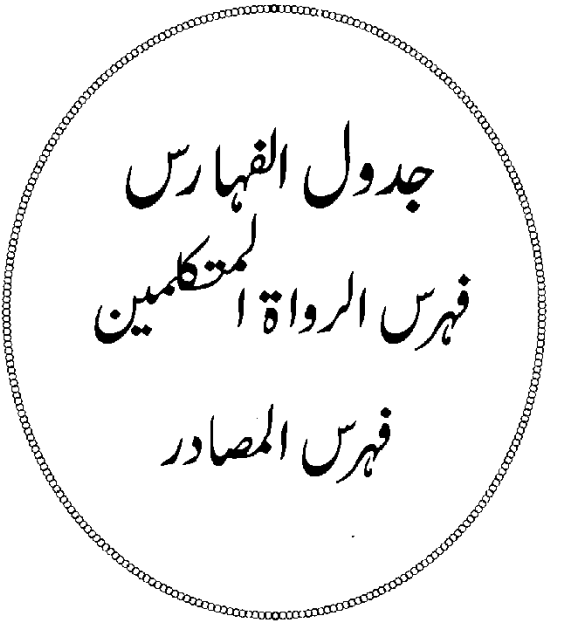

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس الرواۃ المتکلمین

الف

احمد بن محمد بن حرب - ابن حمید	۴	احمد بن عبداللہ بن خالد جوئباری	۶
احمد بن محمد بن ہیثم بن عدی	۷۴	اسحاق بن ابراہیم	۸۹
اسماعیل بن ابان	۸۷	اسماعیل بن ایاش	۱۰۳
احمد بن ابراہیم بن موسی	۱۰۰	ابراہیم بن فضل مخزومی	۱۱۱
ابراہیم بن محمد	۱۱۸	اسماعیل بن یحیی ابو یحیی تیمی	۱۲۱
احمد بن اسحاق بن یونس	۱۲۸	ابان بن ابی ایاش	۱۳۴
اسحاق بن نجیح	۱۷۰	اسماعیل بن یحیی	۱۱۳
ابراہیم بن حیان	۱۷۴	ایوب بن قطن	۳۱۰
ابراہیم بن یزید حوزی	۳۷۳	امرو بن سیاف	۲۴۸
ابراہیم بن زکریا	۴۴۲	اسلم بن حوشب	۴۵۹
احمد بن محمد بن عمر یمامی	۸۲۶	ایوب بن تمیمہ	۸۷۰
احمد بن محمد غلام خلیل	۱۲۶۳-۱۳۰	اشعث بن براز بجمی	۱۵۳
احمد بن بکر	۲۱۸	احمد بن محمد بن علی	۲۲۹
انس بن یحیی	۲۲۹	ایوب بن خوط	۹۴۱-۳۴۵
ایوب بن سیار	۴۳۰	ابراہیم بن فضیل	۴۴۷
ایوب بن عتبہ	۴۶۸	ابان	۸۲۹
اسماعیل بن مسلم مکی	۸۷۱	اسماعیل بن عمر	۱۰۳
اسحاق بن عمر	۴۴۹	ایوب بن جابر	۸۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحاق بن اسماعیل بن عبدالاعلی	۹۰۱	اغلب بن تمیم	۵۰۳
اسحاق بن اسماعیل السواری	۵۸۸	احمد بن حماد	۶۱۹
احمد بن عبداللہ بن محمد کوفی	۶۲۷	احمد بن محمد سرخسی	۶۵۶
اصبغ بن خلیل قرطبی	۶۹۱	اسمعیل بن عمر نخعی	۷۲۲
اسمعیل بن یحیی بن سلمہ	۷۴۸	احمد بن محمد بن المغلس	۹۸۵
احمد بن محمد الازہری	۱۰۳۱	ابان بن جعفر	۱۰۵۸
ازور بن غالب	۱۰۹۸	ابراہیم بن قدامہ	۱۱۱۵
ایوب بن نھیک	۱۱۲۵	ابان بن سفیان مقدسی	۹۲۴
ابراہیم بن محمد	۱۱۷۲	اسماعیل بن زیاد	۱۱۸۹
ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی	۱۲۱۱	احمد بن داؤد بن عبدالغفار	۱۲۳۶
اسحاق بن عبداللہ بن جعفر	۱۳۱۹	احمد بن عبدالرحمٰن سقفی	۱۳۳۹
اسحٰق بن یحیی	۸۹۸	ابراہیم بن رستم	۴۷۷
اسماعیل بن عمرو نجیح	۵۲۵	ابراہیم بن اسحٰق الذبی	۶۱۸
ابراہیم بن ایوب برسانی اصفہانی	۶۲۶	اسماعیل بن فضل	۱۴۵۶
اسرائیل بن حاتم مروزی	۶۸۷	اسحٰق بن یزید معزلی	۷۰۴
ایوب بن مدرک	۷۳۵	اسماعیل بن ابان غنوی	۹۴۶
ابان بن محمر	۱۰۱۱	ایوب بن عتبہ	۱۰۴۷
ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ	۱۰۷۷	ابراہیم بن حبان	۱۱۰۶
احمد بکر بالسی	۱۱۳۵	ابراہیم بن یزید مکی	۱۱۷۷
ایاس بن ابی رملہ	۱۴۱۰	اسماعیل بن ابی رافع	۱۲۳۵
احمد بن محمد بن عمر	۱۲۵۳	ابراہیم بن محمد بن یحیی اسلمی	۱۳۰۴
ابراہیم بن مہاجر	۱۳۲۰	اسحٰق بن بشر الکاہلی	۱۳۰۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق بن حارس	۱۳۶۴	اصبغ بن نباتہ	۱۴۰۱
اسامہ بن زبیر	۱۴۵۲	احوص بن حکیم	۱۴۷۹
اسماعیل بن یحیی بن عبیداللہ بن طلحہ بن تیمی	۱۵۲۰	احمد بن الازہر	۱۵۴۹
اسماعیل بن عمر	۱۰۳	احمد بن علی بن سلمان بن ابو بکر	۶۴۹
احمد بن عبید بن ناصح	۱۳۷۸	ابراہیم بن مسلم ہجری	۱۴۲۳
ابراہیم بن محمد	۱۴۸۸	احمد بن عمران اخنسی	۱۵۴۶
احمد بن رشدین	۱۵۵۹	ابراہیم بن عبدالرحمٰن خوارزمی	۱۴۶۰

www.KitaboSunnat.com

ب

بختری بن عبید	۱۵۸-۱۴۲۱	برکتہ بن محمد	۳۹۴
بشر بن عون	۱۱۲۷	بشیر بن ابراہیم	۸۷۹
بشیر بن حرب	۸۹۱	بشیر بن حسین	۵۲
بشیر بن رافع	۱۱۷۱	بشیر بن زاذان	۱۱۰۴
بشیر بن غالب	۵۰۴	بشیر بن لہیان	۱۳۸۴
بقیہ بن ولید	۱۹۹	بکار بن تمیم	۵۹۶
بکر بن یونس بن بکیر	۱۲۸۵	بھلول بن عبید	۲۰۸
ثابت بن محمد کوفی	۹۳۷		

ج

جابان	۳۶۴	جابر بن یزید جعفی	۱۸۵
جارود بن ابی یزید	۲۲۸	جبارہ بن مغلس	۹۲۵
جبرون بن واقد افریقی	۱۸۳	جعفر بن زبیر	۳۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر بن سعد بن سمرہ	۱۳۳۵	جعفر بن سلیمان	۲۰۵
جعفر بن عباس	۱۲۴	جعفر بن محمد حیثمی	۴۱۴
جعفر بن محمد عیسی عسکری	۳۹۲	جعفر بن نصر عتبری	۱۳۲۹
جعفر بن ہارون	۱۲	جعفر بن زیاد	۵۲۵
جلد بن ایوب	۹۵۴	جنادہ بن مروان	۴۸۸
جویبر	۲۴۹	جویبر بن سعید ازدی	۵۴۴

ح

حاتم بن عباد بن دینار	۵۹۸	حارث بن عتبہ	۵۳۰
حارث بن نبہان	۸۴۳	حارث بن وجیہ	۴۰۰
حمرہ بن نجم اسکندرانی	۱۰۰۴	حبوش	۱۰۳
حبیب بن ابی حبیب	۳۰	حبیب بن ابی حبیب خرطی	۳۰۱
حبیب بن خالد اسدی	۵۰۲	حجاج بن ارطاۃ	۳۹۷
حجاج بن فروخ	۵۵۱	حجاج بن نصیر	۳۳۹
حریش بن خریت	۳۶۹	حسام بن مصک	۶۵۵
حسان	۱۰۸	حسان بن سیاہ	۱۰۳
حسن بن احمد	۱۵۲۲	حسن بن دینار	۳۴۵
حسن بن سکن	۸۸۲	حسن بن علی بن ابراہیم احوذی	۲۹
حسن عرنی	۱۰۱۴	حسن بن علی بن شعیب معمری	۶۳۰
حسن بن عمارہ	۳۴۵	حسن بن علی ہاشمی	۳۰۵
حسن بن عیسی	۵۲۰	حسن بن قتیبہ	۱۶۸-۴۰۸
حسن بن نصر المؤدب	۸۳۵	حسن بن یحیی الحسنی	۱۲۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین بن ابراہیم	۱۲۵۸	حسین بن حمید بن ربیع	۴۴۵
حسین بن زید	۱۰۱۴	حسین بن عبداللہ عجلی	۲۳۴
حسین بن عبدالرحمٰن	۷۰۱	حسین بن عبدالرحمٰن سلمی	۱۱۵۹
حسین بن علی بن عبدالواحد	۱۴۹۱	حسین بن علوان	۱۳۱
حسین بن یحیی الخشنی	۲۰۹	حفص بن سلیمان ۹۴	
حفص بن عبدالرحمٰن	۱۳۴۱	حفص بن عمر حلبی	۸۶۳
حفص بن عمر بن ابی العطاف	۸۹۳	حفض بن عمر العجدی	۱۰۰۳
حفصہ بنت ابی کثیر	۵۳۳	حکامہ بن عثمان بن دینار	۱۰۴۴
حکم بن ابان	۱۲۳۰	حکم بن عبداللہ	۱۱۲۲
حکم بن عبداللہ بن سعید ایلی	۵۰۰	حماد ابی حمید	۷۸۱
حماد بن سلمہ	۲۷	حماد بن شعیب	۱۰۸۱
حماد بن ولید	۱۵۲۸	حماد بن منہال بصری	۴۰۵
حمید بن مولی علقمہ	۹۳۳	حنش	۱۰۰۴
حی بن عبداللہ معافری	۳۰۳	حیان بن عبیداللہ	۸۱۴

خ

خارجہ بن مصعب	۳۰۰-۹۴۳	خالد بن آدم	۱۱۲۸
خالد بن الیاس (ایاس)	۲۱۱-۲۲۰-۷۵۲-۹۵۲	خالد بن اسماعیل مخزومی	۲۳۳
خالد بن طہمان	۷۹۰	خالد بن عمرو	۵۱۲
خالد بن عبدالدائم	۱۰۸۹	خالد بن قاسم	۲۰۴
خالد بن نافع اشعری	۱۴۴۱	خالد بن یزید بن ابی مالک	۱۴۹
خبیب بن سلیمان بن ثمرہ	۱۰۳۵	خزر بن جمیل	۱۳۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل بن دالج	۱۹۱	خلیل بن عبیداللہ عبدی	۱۰۹۸
خلیل بن مرہ	۱۰۵۲-۱۱۲۷	خویلد بن دالج	۱۹۱

د

داؤد بن سلمان جرجانی	۱۱۰	داؤد بن حصین	۱۴۹۵
داؤد بن زبرقان	۴۲۰	داؤد بن صغیر	۱۵۲۵
داؤد بن عثمان تغزی	۱۰۴۵	داؤد بن عطاء	۷۹
داؤد بن محبر	۴۲۷	دراج	۵۹۸

ر

ربیع بن بدر	۸۵۸	ربیع بن سیف	۱۳۵۵
رشدین بن سعد	۳۱۴	رشدین کریب	۱۴۷۵
رفدہ بن قضاعہ	۶۸۰	روح بن جناح	۱۱۹
روح بن صلاح	۶۵	روح بن غطیف	۱۲۹۰

ز

زائدہ بن ابی الرقاد	۱۰۹۷	زافر بن سلیمان	۱۰۴۶
زکریا الوقار	۶۴۸	زکریا بن دریت کندی	۱۲۲۱
زکریا بن منظور	۴۳۹	زکریا بن یحیی	۱۰۸۹
زمزم بن زرعہ	۱۳۲۸	زمعہ بن صالح	۵۳۸
زہیر بن محمد خراسانی	۱۱۲۴	زیاد بن ابی زیاد	۱۳۱
زیاد بن منذر	۵۰۶	زیاد بن زید السوائی	۶۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیاد بن عبداللہ بکائی	۵۴۵	زیاد بن یزید بن بادویہ	۷۱
زید بن جبیرہ	۵۲۷	زید العمی	۲۹۳

س

سالم الافطس	۴۷۷	سالم بن عبداللہ	۵۶۳
سری بن اسماعیل	۸۸۰	سری بن عبداللہ سلمی	۴۹۹
سعد بن طریف الأسکاف	۱۲۹	سعد بن عبیدہ الکراعی	۱۲۸
سعد بن علقمہ	۵۱۵	سعید بن ابی سعید	۱۲۳۱
سعید بن ابی عتبہ	۷۲۵	سعید بن بشیر	۸۷۷
سعید بن خثیم	۶۱۲	سعید بن زربی	۸۶۲
سعید بن زید	۸۴	سعید بن سالم	۱۰۶۸
سعید بن سلام عطاء	۱۳۷۵	سعید بن موسی	۱۱۴۰
سفیان بن محمد فرازی	۳۴۴	سفیان بن وکیع	۷۸۹
سفیان بن زیاد	۳۳۹	سکن بن ابی کرعہ	۱۳۲۱
سلم بن سالم	۱۴۹۰	سلم بن مسلم مکی خوشاب	۱۹۷
سلمان بن عبدالرحمٰن شامی	۱۲۷۹	سلمان بن ربیع نہدی	۴۳۵
سلمہ بن سلام بن بکر	۱۷	سلمہ بن سلیمان	۱۲۷۰
سلمہ بن صالح الاحمر	۶۱۰	سلمہ بن وردان	۶۹۱-۱۲۵۴
سلیمان ابی داؤد حرانی	۷۱۷-۱۱۵۴	سلیمان بن ارقم	۳۱۳
سلیمان بن داؤد یمامی	۱۲۱۸	سلیمان بن سلمہ خیاتری	۱۷۵-۱۱۴۰
سلیمان شاذکونی	۷۰۳	سلیمان بن عمرو بن ابی داؤد	۱۳۹۴
سلیمان بن عمرو نخعی	۵۹۸	سلیمان بن قرم	۱۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن کران	۱۰۳	سلیمان بن محمد باقلانی	۷۳۷
سلام الطّویل	۵۱۷	سلام بن سلیم	۲۹۳
سنان بن ابی	۲۵۰	سوار بن عبداللہ عنبری	۹۶
سواد بن مصعب ہمدانی	۱۳۹۴	سوید بن عبدالعزیز	۷۳۱
سہل بن عباس	۶۳۵	سیار بن معرور	۷۲۰
سیف بن عمر تیمی	۸۱-۱۲۹	سیف بن منیر	۸۴۶

ش

شریک بن عبداللہ	۲۰	شعبہ مولی ابن عباس	۳۲۴
شعیب بن ابراہیم	۵۵	شفیق	۷۴۶
شہر بن حوشب	۵۵۲	شیبہ بن احنف	۷۱۲

ص

صالح	۱۳۶۲	صالح المری	۱۲۰
صالح بن ابی الاخذر	۱۱۵۳	صالح بن بیان	۱۳۳-۱۱۱۲
صالح بن بشیر مری	۱۳۳۴	صالح بن حسان نفری	۱۹۶-۸۴۰
صالح بن معلّی	۸۲۱	صالح مولی توامۃ	۱۴۴۷۰
صالح بن موسی	۱۴۱	صالح بن موسی بن اسحاق قرشی	۵۶۲
صدقہ بن ابی سہل	۱۴۴۷	صفوان بن ھبیرہ	۱۲۸۶
صلت بن طریف	۷۲۷	صلت بن مہران	۹۲۷
صہیب بن شریک	۱۲۴		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ض

ضباع	۹۱۴	ضحاک بن مزاحم	۵۵۴
ضحاک بن یربوع	۵۵	ضرار بن صرد	۴۲۶

ط

طارق بن عبدالعزیز مجہول	۸۷	طریف بن سلیمان	۱۰۵
طریف بن شہاب	۴۱۷	طریف بن صلت	۵۹۲
طلحہ بن زید الرقی	۴۷۲-۱۱۶۳		

ع

عائذ بن ایوب	۱۰۱	عائذ بن بشیر	۱۳۴۸
عاصم بن حمزہ	۷۷۱	عاصم بن ضمرہ	۱۱۵۹
عاصم بن عمر	۵۸۹	عاصم بن علی	۳۸
عاصم بن عبدالعزیز اشجعی	۶۴۱	عاصم بن کلیب	۶۹۹
عباد بن عبدالصمد	۱۱۰۳	عباد بن کثیر بصری	۷۹۹
عباد بن یعقوب	۹۸	عباس بن بکار ضبی	۴۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن نافع	۵۰۸	عبداللہ بن یزیع	۵۱۶
عبداللہ جزری	۵۳۵	عبداللہ بن عمر العمری	۵۶۸
عبداللہ بن محمد بن المغیرہ	۵۵۳	عبداللہ بن عمرو بن حسان	۶۱۵
عبداللہ بن ازور	۹۴۲	عبداللہ بن محمد العدوی	۱۰۸۹
عبداللہ بن صالح	۹۶۵	عبداللہ بن عبدالقدوس	۱۰۰۵
عبداللہ بن ابی رومان	۱۰۵۷	عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ملیح نیشاپوری	۱۰۳۱
عبداللہ بن زحر فی	۱۰۵۱	عبداللہ بن ابی امیہ	۱۰۵۶
عبداللہ بن یزید محمش	۱۰۵۴	عبداللہ بن شبیب	۱۲۱۵
عبداللہ بن محمد بن عقیل	۱۳۸۶	عبداللہ بن المحدر	۱۳۹۸
عبداللہ بن ہارون	۱۰۲۴	عبداللہ بن عیسی الخزائر	۷۱۸
عبداللہ بن رجاء	۷۹۵	عبداللہ بن داؤد	۱۲۴۸
عبداللہ وھیب	۱۱۸۲	عبداللہ بن محمد	۱۱۶۹
عبداللہ بن حسین مصیصی	۱۲۲۷	عبداللہ بن ہارون فروی	۱۳۷۶
عبداللہ بن میمون	۱۴۰۳	عبداللہ بن جعفر بن نجیح	۱۴۸۸
عبداللہ بن محمد بن مغیرہ	۱۵۱۸	عبداللہ بن سمعان	۱۵۴۷
عبداللہ بن ابراہیم بن عمرو غفاری	۱۵۵۳	عبداللہ ابن لہیعہ	۴۳
عبداللہ بن مالک بن سلیمان	۱۵	عبداللہ بن سعید مقبری	۴۵-۴۷
عبداللہ بن محمد بن یسع	۲۴	عبداللہ بن موسی	۸۳۴
عبداللہ بن محمد بن یحیی بن عروہ	۴۳۵	عبداللہ بن محرر	۲۳۷
عبداللہ بن سلم رشید فہاری	۶۸	عبداللہ بن احمد بن عامر طائی	۱۶۶
عبداللہ بن خراش	۱۰۳	عبداللہ بن عمرو بن ہند	۲۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عبدالعزیز	۱۰۱	عبداللہ بن عمرارہ	۲۹۴
عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری	۱۵۲	عبداللہ بن ابی لیلی	۶۴۵
عبدالرحمٰن بن شریک بن عبداللہ	۶۰	عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم	۴۵
عبدالرحمٰن بن عثمان بکراوی	۹۶	عبدالرحمٰن بن معاویہ	۱۶۹
عبدالرحمٰن بن اسحٰق واسطی	۶۰۲	عبدالرحمٰن بن القطامی	۱۲۷
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر العمری	۱۲۸۳	عبدالرحمٰن بن ثوبان	۱۱۹۱
عبدالرحمٰن بن قیس الغنی	۱۳۰۰	عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم	۱۲۹۳
عبدالرحمٰن بن اسلم	۱۲۶۲	عبدالرحمٰن بن ابی الزناد	۱۲۵۹
عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاد	۱۴۹۹	عبدالرحمٰن بن سعد	۱۱۹۶
عبدالرحمٰن بن رفاء تنوخی	۱۰۵۵	عبدالرحمان بن قیس زعفرانی	۱۴۰۳
عبدالرحمٰن بن عبداللہ العمری	۶۰۹	عبدالرحمٰن بن محمد بن جبلہ	۹۳۹
عبدالرحمٰن بن عثمان	۹۱۱	عبدالرحمٰن بن حسن ابومسعود	۷۷۲
عبدالرحمٰن بن عمار	۵۲۷-۶۱۲	عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار	۵۰۲
عبدالرحمٰن بن رزین	۳۱۰	عبدالرحمٰن بن ابی لیلی	۵۲۳
عبدالرحمٰن بن جبلہ	۳۴۵	عبدالرحمٰن بن رمل دمشقی	۲۱۷
عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمرو بن حفصی عمری	۳۹۷	عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی	۲۶۶
عبدالرحمٰن بن معانی	۳۸۴	عبدالرحمٰن بن رافع اوعبداللہ بن رافع	۴۶۰
عبدالوہاب بن ضحاک الخبائزی	۱۰۳	عبدالقدوس	۱۰۳
عبدالرحیم بن زید الاعمی ۔ زید الاعمی	۵۱	عبدالمنعم بن بشیر	۱۰۸
عبدالعزیز بن ابی داؤد	۲۰۷	عبدالمالک بن ہارون بن عنتر	۷۰
عبدالغفار المدینی	۲۱۹	عبدالرحیم بن حبیب	۲۱۳
عبدالسلام بن محمد اموی	۱۹	عبدالغفار بن قاسم انصاری رافضی	۲۱۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالکریم بن ابی المخارق	۲۷۵	عبدالمالک بن حسین نخعی	۱۱۷,
عبدالمالک بن عبدالعزیز حجازی	۳۳۵	عبدالواحد بن نافع	۲۴۰
عبدالحکم القسملی	۲۵۱	عبدالعزیز بن عبید اللہ	۲۹۴
عمر بن عبدالعزیز	۳۳۸	عبدالوہاب بن مجاہدہ	۹۸۴
عبدالواحد بن زید	۵۸۰	عبدالصمد بن حسان	۸۳۷
عبدالجبار بن حجاج	۸۴۵	عبدالجبار بن وائل	۵۳۰
عبدالرحیم بن حبیب فاریابی	۵۹۵	عبدالعلی بن عامر	۱۰۰۹
عبدالصمد بن ابی خذاش	۱۰۹۸	عبدالمہیمن	۷۶۲
عبدالحمید بن بحر کوفی	۱۰۴۳	عبدالعزیز بن ابان	۱۰۹۵
عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہاشمی	۱۱۱۳	عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بالسی	۱۱۶۴
عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن قرشی	۱۱۳۱	عبدالحمید بن یزید	۱۱۴۹
عبدالرزاق بن عمرو دمشقی	۱۱۵۵	عبدالخالق بن زید بن واقد	۱۲۰۵
عبدالقدوس بن حبیب	۱۲۳۳	عبدالحمید بن عبدالرحمان طائی	۱۲۳۵
عبدالسلام بن عبدالقدوس	۱۱۴	عبدالکریم بم ابو امیہ	۱۵۳۹
عبدالغفور بن سعید	۱۳۴۷	عبدالمنعم بصری صاحب السقاء	۵۱۴
عبید بن قاسم	۴۴۵	عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محبّ بن التیمی	۹۲۲
عبید	۱۵۸	عبیداللہ بن زہر	۱۳۰-۸۵۶-۸۶۰
عبیدہ بن حسان انوری	۱۴۸۶	عبید بن عبدالرحمٰن	۱۵۱۴
عبیداللہ العبدی	۱۰۹۸	عبیداللہ بن ولید وصافی	۱۵۰۸،۱۳۰۷
عبید اللہ عتکی	۱۰۴۹	عبید بن محمد المحاربی ابن علی ذئب	۷۳۸
عبیداللہ بن تمام	۱۱۵۵	عبیداللہ بن الولید	۴۸۲
عثمان بن عبدالرحمٰن	۸۵۰	عثمان بن عبدالرحمٰن	۱۰۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن ابی سلیمان	۸۸۸	عثمان بن عبداللہ بن ابی عمرو	۸۵۰
عثمان بن سعید	۵۸۶	عثمان بن عبداللہ	۵۹۹
عثمان بن فائد	۱۰۲۴	عثمان بن خالد اموی	۱۰۰۶
عثمان بن محمد ربیعہ	۱۰۶۵	عثمان بن یعلی	۱۰۰۷
عثمان بن دینار	۱۰۴۴	عثمان بن عبداللہ اموی	۱۴
عثمان بن ہشیم	۱۳۸۷	عثمان بن سعد کاتب	۱۴۳۱
عثمان بن محمد انماطی	۱۴۹۴	عثمان بن محمد انماطی	۳۶۸
عثمان بن راشد	۳۹۷	عثمان بن خالد عثمانی	۶۹
علی بن حسین	۱۶۳	علی بن یزید	۱۳۰
علی بن زید بن جدعان	۷۴	علی بن یزید الہانی	۱۳۸
علی بن منصور	۷۱	علی بن وفی	۳۵
عمر بن ہارون	۶۴-۱۷۲	علی بن یزید	۸۵۶
علی بن سفیان	۳۶۵	علی بن جمیل	۵۱۷
علی بن علی	۶۰۵	علی بن زید	۵۵۱
علی بن کیسان	۶۵۵	علی بن سعید علیک	۱۰۵۷
علی بن عبداللہ بن جمیم	۱۲۶۴	علی بن زید	۱۰۸۹
علی بن یزید الہانی	۱۵۱۳	علی بن ابی طلحہ	۱۳۳۲
علی بن ابی سارا	۱۳۹۳	علی بن عثمان بن خطاب مغربی	۱۵۳۷
علی بن حسن بن ہارون	۱۵۵۹	علی بن حسن شامی	۲۹۶
عمر بن صبح	۱۰۹	عمر بن داؤد	۱۸۸
عمر بن ہارون	۳۹۶	عمر العبدی	۴۰۱
عمر بن یزید المدامی	۸۳۵	عمر بن راشد تمیمی	۵۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن عطاء بن وراز	۱۴۷۶	عمر بن ہارون بلخی	۱۱۷۱
عمر بن عزیز	۳۳۸	عمر بن خالد واسطی	۳۳۱
عمر بن راشد یمامی	۱۱۸۲	عمر بن نبہان	۷۸۴
عمر بن یزید مدائنی	۶۲۵		
عمرو بن جمیع	۹۲	عمرو بن محمد الاعشم	۲۳۲
عمرو بن حصین	۱۷۰	عمرو بن خالد قرشی	۱۲۳
عمرو بن رباح	۳۳۱	عمرو بن خالد واسطی	۳۳۱
عمرو بن داؤد	۲۵۰	عمرو بن عثمان کلابی	۱۰۰۰
عمرو بن قیس	۲۷۱	عمرو بن فائد السواری	۲۹۱
عمرو بن حکام	۹۱۶	عمرو بن جرار	۸۵۸
عمرو بن خالد	۸۵۴	عمرو بن شمر	۵۱۵
عمرو بن حفص مکی	۶۱۲	عمرو بن فرقد	۷۸۴
عمرو بن عبید	۱۰۶۴	عمرو بن ذیاد بن عبدالرحمان الشوبانی	۱۵۴۰
عمرو بن حمزہ بصری	۱۱۶۷	عمرو بن حسین عقیلی	۱۳۰۸
عمرو بن بکر سکسکی	۱۲۸۸	عمرو بن حاصم الجنبی	۱۳۸۹
عمرو عبدالغفار فقیمی	۱۴۷۴	عمارہ بن زاذان	۱۲۰۱
عیسی بن طہمان	۱۳۴	عیسی بن ابراہیم	۱۲۷۰
عیسی بن میتب بجلی	۹۱۸	عیسی بن سنان	۸۱۵
عیسی بن قرساس	۹۰۲	عیسی بن میمون	۹۶۶
عیسی بن عبداللہ	۹۸	عیسی بن سنان قسملی	۷۱۵
عیسی بن عبداللہ بن محمد	۶۱۳	عیسی بن عبداللہ حکم انصاری	۹۴۷
عیسی بن شعیب	۲۵۱	عیسی بن عبداللہ انصاری	۲۵۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاء بن کثیر دمشقی	۲۷۲	علاء بن کثیر لیثی	۵۷۴
علاء بن مسلمہ	۲۱۳	علاء بن اسماعیل	۷۵۰
علاء بن یزید	۷۱	عطاء بن سائب	۷۸۴
عطاء بن سائب	۳۹۹	عطاء بن عجلان	۴۹۷
عطاء بن مسلم	۱۰۶۹	عطیہ اوفی	۷۵
عباس بن ولید	۱۰۲	عطاف بن خالد	۱۹۳
عمران بن عبداللہ	۱۰۳	عمار بن مطر ہاوی	۹۷۱
عامر بن خارجہ بن سعد	۱۲۲۷	عصام بن یوسف	۲۷۶
عکرمہ بن ابراہیم	۹۹۷	عتبہ بن عبدالرحمٰن	۴۷۴
عبدا بن جویریہ	۹۰۶	عباد بن کثیر	۵۳۵
عوام بصری	۱۰۹۸	ابوعبداللہ الشامی	۱۱۲۳
عراق بن خالد	۱۴۹۴	عمران بن عیینہ	۱۳۸۲
عفیر بن معدان حمصی مؤدن	۱۳۸۰		

غ

غانم بن احوص	۸۶۸	غنیم بن سالم	۲۴۳
غنیم بن یغنم بن سالم	۱۴	غیاث بن ابراہیم نخعی	۵۶
غیاث بن کلوب	۲۶۲		

ف

فرات بن سائب	۱۳۳	فرج بن فضالہ	۲۲۴
فضال بن جبیر	۷۷	فضل بن دلہم	۲۶۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل بن عدی	۴۱۹	فضل بن عطیہ	۶۳۸
فضل بن فضالہ	۱۴۶۸	فضل بن مختار	۳۲۴
فضالہ بن سعید بن زمیل	۱۵۵۸	فضیل بن مرزوق	۱۰۹
فطر بن خلیفہ	۶۱۲	فلس بن محمد ضبعی	۱۰۱۲
فلیح	۲۵۸		

ق

قاسم بن امیہ قطن	۱۵۳۵	قاسم بن عبداللہ عمری	۲۳۸
قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عقیل	۲۷۸	قاسم مطیب	۱۱۲۹-۱۳۲۷
قاسم ملطی	۲۴	قرہ بن عبدالرحمٰن	۷۱۵-۱۱۴۵
قرہ بن معاویہ	۱۰۲۲	قریب والد اصمعی	۴۸۳
قیس بن ربیع	۴۷۷	قیس بن طلق	۳۲۰

ک

کادح بن رحمۃ الزاہدی	۲۲۰	کثیر بن عبداللہ بن عمرو	۱۱۶
لیث بن ابی سلیم	۲۳۰		

م

مالک الدار	۸۰	مالک بن عبید	۸۲
مامون بن احمد سلمی	۱۰-۶۸۶	مبارک بن عباد	۵۴۹
مثنی بن صباح	۳۷۳	مجاشع بن عمرو	۱۲۲۸
مجاہد بن سعید	۱۰۴۲	محمد بن ابان صالح اوفی	۷۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن ابراہیم	۱۶۸	محمد بن احمد بن علی بن المحرم	۲۸۶
محمد بن احمد المقری	۳۹۳	محمد بن احمد بن انس شامی	۴۰۵
محمد بن احمد بن نضر	۵۷۰	محمد بن اسحاق	۲۴۴
محمد بن اسحٰق عکاشی	۶۵۷	محمد بن اسماعیل ضبی	۴۸۶
محمد بن ایوب	۹۸	محمد بن ایوب بن سوید	۱۵۰۷
محمد بن تمیم سعدی	۱۳	محمد بن ثابت عبدی	۳۷۰
محمد بن جابر یمامی	۶۸۳	محمد بن جابر (مجہول)	۷۳۹
محمد بن جعفر الدائنی	۴۱۷	محمد بن حارث حارثی	۵۴
محمد بن حجاج	۳۶۴	محمد بن حجاج لخمی	۴۰۹
محمد بن حفص الحزامی	۱۶۷	محمد بن حسن صدفی	۴۰۶
محمد بن حسن الشیبانی	۶۵۱	محمد بن حسن نقاش	۷۶۰
محمد بن حسن زبالہ	۱۳۴۳	محمد بن حمید	۱۰۴۶
محمد بن ابی حمید	۱۰۰	محمد بن خالد مخزومی	۲
محمد بن خلاد	۶۲۸	محمد بن داؤد	۱۲۸
محمد بن راشد	۴۰۶	محمد بن سائب کلبی	۷۱
محمد بن سری	۱۲۲۰	محمد بن سکن اشغری	۵۸۳
محمد بن سلام ہمدانی	۶۴۴	محمد بن سلمہ انصاری	۱۱۴۷
محمد بن سلمان صنعانی	۱۲۸۴	محمد بن شجاع	۲۱
محمد بن سعید ھزومی	۳۳	محمد بن عباد	۶۴۰
محمد بن عبداللہ الجہنی	۱۳۹	محمد بن عبداللہ ثمر قندی	۵۵۶
محمد بن عبداللہ بن عمیر	۵۷۱	محمد بن عبداللہ بن مسلم	۶۳۱
محمد بن عبداللہ بن عبید	۷۸۶	محمد بن عبدالرحمٰن قشیری	۲۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبدالرحمان بن طلحہ	۸۲۳	محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی	۵۴
محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی	۳۷۹	محمد بن عبدالمجید	۲۱۷
محمد بن عبدالملک	۱۰۲	محمد بن عبیداللہ عزرمی	۹۰۹
محمد بن عبیداللہ بن رافع	۲۶۸	محمد بن عجلان	۶۲۹
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ	۶۸۹	محمد بن عکاشہ کرمانی	۶۸۴
محمد بن عمر بن غالب	۱۰۹۲	محمد بن عیسی بن حیان	۲۳۴
محمد بن عمرو	۱۲۱۷	محمد بن عمر سہل انصاری	۲۸۶
محمد بن عون الخرر سانی	۸۲۲	محمد بن فضل بن عطیہ	۱۱۴
محمد بن فوز بن عبداللہ	۹۶	محمد بن قاسم طالقانی	۱۱
محمد بن قاسم بلخی	۱۳۲۵	محمد بن مروان السدی	۸۴۱
محمد بن مضر بن معن انماطی	۱۷۷	محمد بن موسی واسطی	۹۳۸
محمد بن محویہ	۱۳۲۰	محمد بن مصفی بن بھلول	۱۴۰۹
محمد بن محصن عکاشی	۲۰۲	محمد بن معاویہ نیشاپوری	۱۹
محمد بن مہاجر	۲۰۶	محمد بن میمون	۴۴۰
محمد بن ولید قلاسی	۱۴۳۲	محمد بن ہارون بن شعیب	۷۱۶
محمد بن ہیثم	۷۴	محمد بن یحیی بن سیاف	۴۲۹
محمد بن یزید بن ابی زیاد	۳۱۰	محمد بن یزید ین ابی سنان	۳۴۲
محمد بن یزید	۸۹۵	محمد بن یوسف بن یعقوب الرقی	۱۸۹
مختار بن عبداللہ بن ابی لیلی	۶۴۶	مروان بن سالم	۴۲۳
مروان بن عثمان	۲۵	مسعدہ بن صدقہ	۱۹۰
مسلم بن خالد زنجی	۸۶۷	مسلم بن عبداللہ	۱۴۹
مسلم بن سالم	۱۵۵۵	مسلمہ بن علی	۴۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیّب بن واضح	۲۳۷	مسلم بن کیسان ملائی	۷۲
مطر الوراق	۱۰۲۱	معارک بن عبّاد	۱۶
معاویہ بن قرہ	۲۹۳	معاویہ بن معاویہ	
معاویہ بن یحیی صدفی	۲۲۸	معروف بن عبداللہ بن خیاط	۵
معروف بن حسان	۵۹	معلّٰی بن عبدالرحمان	۴۴۹
معلّٰی بن میمون	۲۵۰	مفضل بن صالح	۹۱۹
مکرم بن حکیم	۸۴۶	مندل بن علی	۴۷۱
منذر بن زیاد طائی	۱۸	موسی بن محمد بلقاوی	۷۹۱
موسی بن محمد تیمی	۱۲۹۶	موسی بن داوٗد	۱۰۳
موسی بن عطاء بلقاوی	۱۱۸۴	موسی الطّویل	۴۹۱
موسی عبیدہ ربذی	۳۱	مہدی بن ہلال	۳۵۴
مہلب بن حجر	۹۱۴	میمون ابومحمد	۱۲۷۲

ن

ناصح	۱۳۸۵	نافع بن مہران	۸۱۱
نافع بن ھرمز	۱۲۳۲	نائل بن نجیح	۱۱۸۹
ناھض بن قاسم	۱۴۳۸	نبیت بن کثیر	۲۶۰
نجیح بن عبدالرحمان ابومشعر	۱۱۷۳	نصر بن حماد	۱۱۷۶-۱۲۹۰
نصر بن ناصر	۲۹۸	نصر ابوعمر	۱۴۲۶
نضر بن شفی	۳۸۷	نعمان بن شبل	۱۵۶۰
نفیع بن حارث	۱۷۵	نوح بن ابی مریم	۱
نویرہ	۱۷۶	نہشل بن سعید	۱۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و

وازع بن نافع	۳۹	ولید بن کامل	۹۱۴
ولید بن محمد المعرقری	۱۱۸۴	وہب بن وہب	۱۳۵

ہ

ہارون بن عنترہ	۱۲۳۸	ہزیل	۹۹
ہشام بن زیاد	۱۱۲۸	ہشام بن سعد ابوعباد المدنی	۱۳۵۵
ہمام بن مسلم الزاہد	۵۳۴	ہیاج بن بسطان	۱۳۳۴
ہیثم بن جمیل ابوسہل بغدادی	۱۴۳۲	ہیثم بن حماز الحنفی	۱۵۲۱
ہیثم بن عدی	۷۳		

ی

یزید بن عیاض	۱۱۸	یزید	۱۵۰
یعقوب بن اسحاق عسقلانی	۱۷۳	یریم بن اسعد	۳۰۹
یزید بن محمد	۳۳۸	یحیی بن قرشی عنبہ	۲۴۳
یعقوب بن ولید	۴۴۴	یحیی بن ابی حجاج	۸۱۵
یحیی بن عقبہ بن ابی الاعیزار	۱۲۳۴-۸۲۷	یحیی بن طلحہ یربوعی	۴۸۱
یزید رقاشی	۵۳۹	یوسف بن عطیہ	۵۹۷
یحیی بن المنذر	۶۴۵	یحیی بن سلمان	۷۱۴
یزید بن ربیعہ	۱۶۲	یحیی بن ایوب	۲۳۱
یزید بن خالد	۳۳۸	یزید بن سنان	۳۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحیی بن معمون التمار	۲۷۰	یونس بن عبید	۴۲۵
یوسف بن خالد سمتی	۴۵۷	یحیی بن عبدالحمید حمانی	۸۲۵
یحیی بن بشیر بن خلاد	۸۷۶	یحیی بن مسلم بقاء	۵۱۴
یعقوب بن یوسف ذبی	۶۱۹	یحیی بن سلام	۶۳۷
یحیی بن سلمی	۶۷۲	یحیی بن حمید	۷۱۵
یزید بن ابی زیاد	۹۴۶	یمان بن نصر	۱۰۲۹
یزید بن یعفر	۱۰۶۶	یزید بن خصیفہ	۱۰۸۴
یسین بن معاذ	۱۱۵۳	یوسف سمتی	۱۲۱۶
یحیی بن کثیر ابو زخرف	۱۲۲۹	یزید ابو خالد	۱۳۱۱
یحیی بن ابی انیسہ	۱۴۲۹	یحیی بن عبداللہ بن ضحاک بلخی	۱۴۹۹
یزید مولی عمار	۱۰۱۷	یحیی بن زکریا بن الحواجب	۱۰۶۰
یزید بن رومان	۱۰۷۹-۱۲۲۰	یحیی بن شبیب	۱۱۱۷
یحیی بن راشد البراء	۱۱۵۵	یوسف بن عطیہ بصری	۱۳۵۲
یحیی بن سعید الخصی المطعار	۱۴۱۰	یحیی بن عبدالملک نوفلی	۱۴۳۹
یعلی بن اشدق	۱۲۲۹		

کنیت

ابو

ابو صلت عبدالسلام بن صالح	۳	ابو المھزم	۸
ابو مسلم قائد الاعمش	۳۲	ابو اسحٰق سبیعی	۵۷
ابو عبدالرحمٰن عثمان بن عبدالرحمٰن الوقاص	۷۱	ابو سعید حسن بن دینار بصری	۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوحنیفہ	۱۰۳	ابو الرابیع	۱۱۸
ابو البختری	۱۷۰	ابو مطیع حکم بن عبداللہ بلخی مرجی	۷
ابو عمرو عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان	۸	ابو ہارون عمیر قرشی	۴۹
ابو بکر بن عباس	۷۱	ابوداؤد نفیع بن حارث	۹۷
ابو النصر	۱۰۳	ابو حاضر عبدالمالک بن عبد ربی	۱۵۹
ابو بکر بن عبداللہ بن ابی مریم غسانی	۱۹۹		

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریدہ مصادر

۱ اثار السنن علامہ محمد بن علی النیموی الحنفی تحقیق مولانا فیض احمد ملتانی ط کراچی

۲ الاثار المرفوعہ علامہ عبدالحی بن عبدالحلیم الکھنوی ط گرجاکھ گوجرانوالہ

۳ احادیث ضعاف (تخریج احادیث ضعاف دارقطنی) ابومحمد عبداللہ بن یحیی الجزائری تحقیق کمال یوسف الحوت ط بیروت

۴ الاحکام فی اصول الاحکام ابومحمد ابن حزم تحقیق احمد بن محمد بن شاکر ط بیروت

۵ احیاء العلوم الدین علامہ محمد حامد الغزالی مع تخریج حافظ عراقی ط بیروت

۶ الادب االمفرد امام المحدثین محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ بخاری تعلیق محمد فواد عبدالباقی ط سانگلہ ہل

۷ الاذکار ابوزکریا یحیی بن شرف النواوی ط بیروت

۸ ارواء الغلیل محدث جلیل محمد ناصر البانی باشراف زہیر الشاویش ط المکتب الاسلامی

۹ الاسماء والصفات امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی تحقیق عماد الدین احمد حیدر ط سانگلہ ہل

۱۰ اسد الغابۃ علامہ عز الدین ابوالحسن علی بن ابی الکرم المعروف ابن اثیر ط بیروت

۱۱ الاستیعاب برحاشیہ الاصابہ امام ابوعمر ابن عبدالبر الاندلسی

۱۲ الاصابہ حافظ ابوالفضل ابن حجر عسقلانی ط دار الفکر ط بیروت

۱۳ اعلام اہل العصر محدث جلیل ابوالطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی تحقیق الاستاذ ارشاد الحق اثری ط فیصل آباد

۱۴ اقتضاء صراط المستقیم شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحقیق محمد حامد الفقی ط بیروت

۱۵ الالماع الی معرفۃ اصول روایۃ وتقیید السماع قاضی عیاض الیحصبی تحقیق محمد عبدالغنی ط کراچی

۱۶ انجیل مترجم اردو ط کاثولیکیہ

۱۷ ایضاح الادلۃ مولانا محمود حسن دیوبندی ط پاکستان

۱۸ الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث حافظ عماد الدین بن کثیر تحقیق احمد محمد شاکر

۱۹ البحر الرائق شرح کنز الدقائق زین الدین ابن نجیم الحنفی ط کوئٹہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	بدائع الصنائع	علامہ الکاسانی الحنفی ط پاکستان
۲۱	البدایہ وانہایہ	حافظ عماد الدین ابن کثیر صاحب تفسیر ط بیروت
۲۲	تاریخ اصفہان	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی ط لندن
۲۳	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی دارالفکر بیروت
۲۴	تاریخ الخلفاء	حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی ط کراچی
۲۵	التاریخ الصغیر	امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری ط سانگلہ ہل
۲۶	تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری ط مطبعۃ الاستقامۃ القاہرہ
۲۷	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	تحقیق علی محمد معوض و عادل احمد الموجود ط بیروت ۲۰۰۱
۲۸	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	الامام عبدالرحمان مبارکفوری ط فیصل آباد
۲۹	تحقیق مسئلہ آمین	ابو معاویہ صفدر جالندھری ط اول
۳۰	تدریب الراوی	حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی ط قدیمی کراچی
۳۱	تذکرۃ الحفاظ	امام ابوعبداللہ محمد بن حمد بن عثمان الذہبی ط بیروت
۳۲	تذکرۃ الموضوعات	علامہ محمد طاہر بن علی الہندی ط بیروت ۱۹۹۵ء
۳۳	تذکرۃ الموضوعات	برحاشیہ الموضوعات الکبیر ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی ط کراچی
۳۴	الترغیب والترہیب	امام ذکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری تحقیق متقفی محمد عمارہ ط بیروت
۳۵	تعلیق برتعریف اہل التقدیس	دکتور عبدالغفار سلیمان البغدادی موحمد احمد عبدالعزیز ط بیروت ۱۹۸۴ء
۳۶	تعلیق برمسند فردوس	فواز احمد الزہری والمعصم باللہ البغدادی ط بیروت
۳۷	تعلیق برمعجم کبیر	حمدی عبدالحمید سلفی ط ثالثہ
۳۸	تعلیق المغنی	برحاشیہ سنن دارقطنی محدث الجلیل ابوالطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی ط ملتان
۳۹	تفسیر ابن کثیر	امام ابوالفداء حافظ ابن کثیر دمشقی تخریج حسین بن ابراہیم زہران ط پشاور
۴۰	تفسیر قرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی تحقیق صدقی محمد جمیل وشیخ عرفان العساء ط بیروت
۴۱	تقریب التہذیب	حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ط گوجرانوالہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲ تقریب مع التدریب ابو زکریا یحیی بن شرف النواوی ط قدیمی کراچی

۴۳ التلخیص الحبیر حافظ ابوالفضل حمد بن علی بن حجر العسقلانی تحقیق سید عبداللہ ہاشم یمانی مدنی ط سانگلہ ہل

۴۴ تلخیص المستدرک حافظ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی ط دار الفکر ط بیروت

۴۵ التمہید لما فی الموطا من معانی والاسانید ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر النمری الاندلسی تحقیق مصطفیٰ بن محمد العلوی ومحمد عبدکبیر کبری ط لاہور ۱۹۸۳ء

۴۶ تنزیہ الشریعہ حافظ ابوالحسن علی بن محمد بن عراق الکنانی مراجعت عبدالوہاب عبداللطیف وعبداللہ محمد الصدی ط بیروت

۴۷ التوصل الی حقیقۃ الوسل المشروع والممنوع الشیخ محمد نسیب الرفاعی ط بیروت ۱۹۷۴ء

۴۸ توضیح الکلام الاستاذ المحقق ارشادالحق الاثری ط فیصل آباد

۴۹ تہذیب الاسماء ابو زکریا یحیی بن شرف النواوی ط بیروت

۵۰ تہذیب التہذیب حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ط حیدر آباد دکن

۵۱ جزء رفع الیدین مع تنویر العینین لامام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری تحقیق ابو بدیع الدین سندھی ط فیصل آباد

۵۲ جامع بیان العلم حافظ ابوعمر عبدالبر الاندلسی ط بیروت

۵۳ الجامع الصغیر مع فیض القدیر حافظ جلال الدین السیوطی ط بیروت

۵۴ جامع المسانید ابو الموائد محمد بن محمود الاخوارمی ط سمندری فیصل آباد

۵۵ الحاوی فی تخریج الطحاوی حافظ محی الدین ابومحمد عبدالقادر القرشی الحنفی تحقیق سید یوسف احمد ط بیروت ۱۹۹۹

۵۶ الحاوی للفتاوی حافظ جلال الدین ابن عبدالرحمان السیوطی ط لائل پور (فیصل آباد)

۵۷ حلیۃ الاولیاء حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی ط بیروت

۵۸ حملۃ الرسالۃ الاسلام الاولون السید محب الدین الخطیب (پاکٹ سائز) ط کویت

۵۹ خصائل محمدی شرح شمائل ترمذی ابوانس محمد یحیی بن محمد یعقوب گوندلوی ط گوجرانوالہ

۶۰ خیر البراہین ابوانس محمد یحیی بن محمد یعقوب گوندلوی ط جامعہ رحمانیہ فاروق آباد

۶۱ داستان حنفیہ ابوانس محمد یحیی بن محمد یعقوب گوندلوی ط ساہووالہ سیالکوٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲	دراسات فی الجرح والتعدیل	دکتور ضیاء الرحمان اعظمی ط جامعہ سلفیہ ہند
۶۳	الدار المختار مع رد المختار	محمد علاء الدین الحصکفی الحنفی ط بیروت
۶۴	الدرالمنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ	حافظ جلال الدین ابن عبدالرحمان السیوطی ط بیروت
۶۵	دلائل النبوہ	حافظ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی تحقیق عبداللہ المعطی قلعجی ط بیروت
۶۶	دلائل النبوہ	حافظ احمد بن عبداللہ ابونعیم اصفہانی تحقیق محمد رواس قلعجی وعبدالبر عباس ط دار النفائس
۶۷	دین تصوف	ابو انس محمد یحیی بن محمد یعقوب گوندلوی ط قلعہ دیدار سنگھ و ساہووالہ
۶۸	ذم الکلام واھلہ	ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری تحقیق ابو جابر انصاری ط مکتبہ الغرباء
۶۹	زادالمعاد	حافظ ابوعبداللہ بن القیم الجوزی ط بیروت ۱۹۷۳ء
۷۰	سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ	علامہ ناصر الدین البانی ط الریاض
۷۱	سنن	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ ط سرگودھا
۷۲	سنن ابوداؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ط کراچی
۷۳	سنن ابوداؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ط دارالسلام الریاض
۷۴	سنن ترمذی	امام ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی ط کراچی
۷۵	سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی	امام الکبیر امام ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی ط بیروت
۷۶	سنن ترمذی مترجم	ابو انس محمد یحیی بن محمد یعقوب گوندلوی ط ساہووالہ سیالکوٹ
۷۷	سنن	حافظ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی تحقیق سید عبداللہ ہاشم یمانی مدنی ط ملتان
۷۸	سنن دارقطنی مع تعلیق المغنی	امام علی بن عمر الدارقطنی ط ملتان
۷۹	سنن الکبری	حافظ ابو بکر احمد بن حسنین البیہقی مع الجوہر النقی ط ملتان
۸۰	السنۃ	الابن ابی عاصم
۸۱	سیر اعلام النبلاء	حافظ ابوعبداللہ شمس الدین الذہبی تحقیق شعیب الارنوط وحسین الاساط موسسۃ الرسالہ ۱۹۹۰ء
۸۲	شرح السنۃ	امام حسین بن مسعود البغوی تحقیق شعیب الارنوط ومحمد زہیر شاویش ط المکتب الاسلامی ۱۹۸۳
۸۳	شرح علل الترمذی	زین الدین ابو الفرج عبدالرحمان بن احمد البغدادی المعروف ابن رجب الحنبلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۴ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید الشیعی ط بیروت

۸۵ شرح معنی الاثار طحاوی امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی تحقیق محمد الزہری النجار ط بیروت ۱۹۷۸ء

۸۶ شرف اصحاب الحدیث حافظ ابو بک الخطیب البغدادی ط گرجاکھ گوجرانوالہ

۸۷ شعب الایمان حافظ ابو بکر بیہقی تحقیق ابو ہاجر محمد سعید بسیونی زعلول ط بیروت ۱۹۹۰

۸۸ شمائل ترمذی مع شرح خصائل محمدی اردو امام محمد بن عیسی الترمذی ط گوجرانوالہ

۸۹ الصارم المنکی فی الرد علی السبکی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالھادی ط فیصل آباد

۹۰ صحیح امام ابو بکر بن اسحاق بن خزیمہ اسلمی تحقیق مصطفیٰ الاعظمی المکتب الاسلامی

۹۱ صحیح ابو حاتم محمد بن حبان البستی ترتیب امیر علاء الدین الفارسی تخریج شعیب ارنوط وحسین اسد

۹۲ صحیح امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری ط کراچی

۹۳ صحیح امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری ط دارالسلام

۹۴ صحیح امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج نیشاپوری ط دارالسلام

۹۵ صحیح مسلم مع شرح النواوی امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج نیشاپوری ط کراچی

۹۶ ضعیف الجامع الصغیر محدث ناصر الدین البانی ط المکتب الاسلامی ۱۹۹۰

۹۷ الطبقات الکبیر محمد بن سعید البغدادی کاتب الواقدی ط بیروت

۹۸ طبقات المدلسین حافظ ابن حجر عسقلانی تحقیق عبدالغفار سلیمان البغدادی ومحمد احمد عبدالعزیز ط بیروت ۱۹۸۴

۹۹ عقیدہ اہلحدیث ابو انس محمد یحیی گوندلوی بن محمد یعقوب گوندلوی ط ساہووالہ سیالکوٹ

۱۰۰ علل المتناہیہ ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی تخریج ارشاد الحق اثری ط فیصل آباد ۱۹۸۱ء

۱۰۱ علل الحدیث امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی ط سانگلہ ہل

۱۰۲ عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینی ط بیروت

۱۰۳ عمل الیوم واللیلہ حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری معروف ابن السنی تحقیق ابومحمد کوثر ط جدہ

۱۰۴ عون المعبود شرح ابی داؤد محدث جلیل ابوالطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی ط ملتانی

۱۰۵ فتح الباری شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی تحقیق ابن باز ط بیروت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۶ الفوائد البھیہ علامہ محمد الحی الکھنوی ط کراچی

۱۰۷ الفوائد مجموعہ شیخ السلام محمد بن علی الشوکانی تحقیق عبد الرحمٰن بن یحیی المعلمی ط السنۃ المحمدیہ

۱۰۸ القاعدۃ الجلیۃ فی التوسل والوسیلہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحقیق سید جمیلی ط بیروت

۱۰۹ قواعد التحدیث علامہ محمد جمال الدین قاسمی ط دار الاحیاء السنۃ النبویہ

۱۱۰ قیام اللیل امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی لحضہ المقریزی تعلیق علامہ عبدالوہاب ملتانی تخریج سید عبدالشکور شاہ ط سانگلہ ہل ۱۹۶۹

۱۱۱ الکاشف لامام ابو عبداللہ شمس الدین الذہبی ط بیروت ۱۹۸۳

۱۱۲ الکفایہ حافظ ابو بکر خطیب البغدادی ط بیروت

۱۱۳ الکامل فی ضعفاء الرجال امام ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی ط بیروت

۱۱۴ کتاب الاثار محمد بن حسن الشیبانی ط کراچی

۱۱۵ کتاب الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الاثار حافظ محمد بن موسی الحازفی الصمدانی ط ثانیہ حیدر آباد دکن

۱۱۶ کتاب الضعفاء الکبیر حافظ ابوجعفر محمد بن عمرو عقیلی تحقیق امین قلعجی

۱۱۷ کتاب القصاص والمذکرین امام ابو الفرج عبدالرحمان بن الجوزی تحقیق مارلین سوارتز ط ثانیہ لاہور ۱۹۷۶

۱۱۸ کتاب القرأۃ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی ط گرجاکھ گوجرانوالہ

۱۱۹ کتاب المجروحین امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی تحقیق محمود ابراہیم زائد ط حلب ۱۳۹۶ھ

۱۲۰ کتاب المراسیل امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ط کراچی

۱۲۱ کتاب المراسیل ابوعبدالرحمان بن ابی حاتم الرازی ط سانگلہ ہل

۱۲۲ کتاب الموضوعات امام ابو الفرج عبدالرحمٰن الجوزی تحقیق توفیق حمدان ط دارالباز مکہ مکرمہ

۱۲۳ کشف الاستار عن زوائد مسند البزار امام ابونورالدین الہیثمی تحقیق حبیب الرحمٰن الاعظمی

۱۲۴ کشف الخفاء ومزیل الالباس علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی ط دمشق و بیروت

۱۲۵ کنز العمال علامہ علاء الدین علی المتقی الہندی ط موسسۃ الرسالہ ۱۹۸۹ء

۱۲۶ اللالی المصنوعہ علامہ جلال الدین عبدالرحمان السیوطی تخریج ابوعبدالرحمان صلاح بن محمد بن عویضہ ط بیروت ۱۹۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۷ لسان المیزان امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی ط موسسۃ العالمی بیروت

۱۲۸ المنتقی من السنن المسندۃ امام ابو محمد عبداللہ بن علی بن الجارود نیشاپوری ط سانگلہ ہل

۱۲۹ مجمع البحرین فی زوائد المعجمین امام نورالدین الہیثمی تحقیق شعب الارنوط تحقیق عبدالقدوس بن محمد نذیر مکتبہ ارشد الریاض

۱۳۰ مجمع الزوائد امام نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی ط بیروت ۱۹۸۸ء

۱۳۱ مجموع الفتاوی ابن تیمیہ جمع و ترتیب عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم وابنہ محمد ط الریاض

۱۳۲ المحدث الفاصل بین الراوی والواعی امام حسن بن عبدالرحمان بن خلاد الفارسی الرامھر مزی

۱۳۳ المحلی امام ابو محمد علی بن حزم الاندلسی تحقیق محمد خلیل ھراس ط مصر

۱۳۴ مختصر ابی داؤد مع معالم السنن حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی ابو محمد منذری ط سانگلہ ہل ۱۹۷۹ء

۱۳۵ المدخل الی السنن الکبری امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی تحقیق ضیاء الرحمان الاعظمی ط ثانی

۱۳۶ المدخل الی الصحیح امام ابو حاکم النیشاپوری تحقیق ابیع بن ہادی ط موسسۃ الرسالہ

۱۳۷ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح الشیخ ابو الحسن عبداللہ بن عبدالسلام مبارکپوری ط مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۹۶۱

۱۳۸ مرقاۃ شرح مشکوہ علی بن سلطان الہروی معروف ملا علی قاری ط مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۹۷۲ء

۱۳۹ مسند امام الفقہاء احمد بن حنبل الشیبانی ط دار الصادر بیروت

۱۴۰ مسند امام ابو بکر عبداللہ بن زبیر حمیدی تحقیق خالد سلفی گرجاکھی ط کراچی

۱۴۱ مسند ابی یعلی امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی تحقیق الاستاذ ارشاد الحق اثری ط جدہ ۱۹۸۸ء

۱۴۲ مسند الشامیین حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

۱۴۳ المستدرک علی الصحیحین امام ابو حاکم نیشاپوری ط دار المعرفۃ بیروت

۱۴۵ مشکاۃ المصابیح محمد بن عبداللہ الخطیب اتبریزی تحقیق ناصر الدین البانی ط المکتب الاسلای ۱۹۸۵ء

۱۴۶ المصنف امام ابو بکر عبد الرزاق بن ھمام صنعانی تحقیق حبیب الرحمٰن اعظمی ط المجلس العلمی

۱۴۷ المصنف مام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی تحقیق کمال یوسف الحوت ط ۱۹۸۹ء

۱۴۸ المعجم الاوسط حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی تحقیق محمود الطحان ط الریاض ۱۹۸۶ء

۱۴۹ المعجم الصغیر مع الریاض الدانی امام ابو القاسم طبرانی تحقیق شکور محمود الحاج ط دار عمار عمان ۱۹۸۵ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۰ المعجم الکبیر حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی تحقیق حمدی عبدالحمید السلفی ط ثانیہ بیروت

۱۵۱ المغنی عن حمل الاسفار حافظ ابو الفضل زین الدین عبدالرحیم العراقی تحقیق ابو محمد اشرف بن عبدالمقصود ط بیروت ۱۹۹۵ء

۱۵۲ المغنی من الضعفاء حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی تحقیق نور الدین عتر ط اولی

۱۵۳ مفتاح الجنہ حافظ جلال الدین عبدالرحمان السیوطی ط کویت

۱۵۴ المقاصد الحسنہ امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبدالرحمان السخاوی ط دار العجرۃ بیروت ۱۹۸۶ھ

۱۵۵ المنار المنیف امام محمد بن ابی بکر المعروف ابن القیم الجوزیہ تحقیق ابو الفتاح عدہ ط بیروت ۱۹۸۲ء

۱۵۶ منہاج السنۃ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ط بیروت

۱۵۷ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان حافظ نور الدین الہیثمی تحقیق شعیب الانوط و محمد رضوان العرقسوسی

۱۵۸ موسوعۃ الاطراف الحدیث ابو ہاجر السعید بن بستونی زغلول ط بیروت ۱۹۹۴

۱۵۹ الموضح لاوہام الجمع والتفریق امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی تحقیق عبدالرحمان بن یحیی المعلمی ط ثانیہ ۱۹۸۵

۱۶۰ الموضوعات الکبیر علامہ نور الدین علی بن سلطان الہروی معروف ملا علی قاری ط نور محمد کراچی

۱۶۱ موطا مع تعلیق الممجد محمد بن حسن الشیبانی ط قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۹۶۱ء

۱۶۲ موطا مع ضوء السالک امام الائمہ مالک بن انس الاصبحی المدنی ط ملتان

۱۶۳ میزان الاعتدال امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی تحقیق علی محمد بجاوی ط سانگلہ ہل

۱۶۴ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی ط لاہور ۱۹۳۸

۱۶۵ نہایہ الاغتباط علاء الدین علی رضا دار الحدیث القاہرہ ۱۳۸۸ھ

۱۶۷ ہدایہ برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی ط ملتان

۱۶۸ ہدی الساری ابو الفضل ابن حجر عسقلانی ابن باز ط بیروت والریاض

☆☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلسلہ: یہ حدیث نہیں ہے

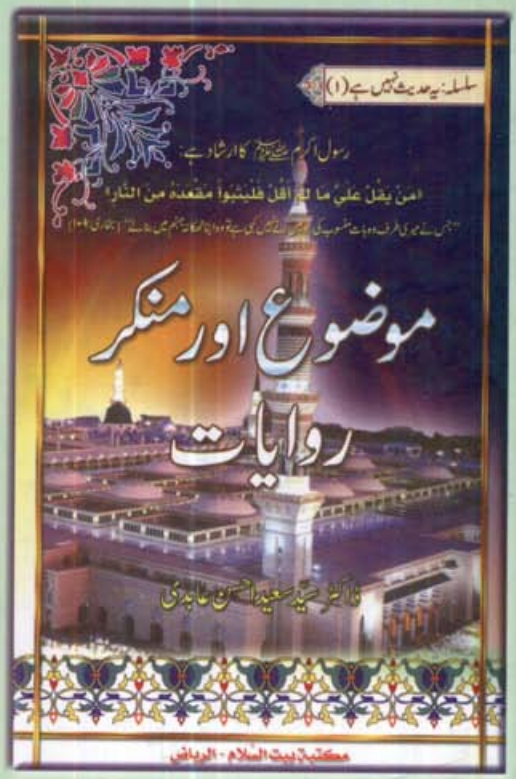

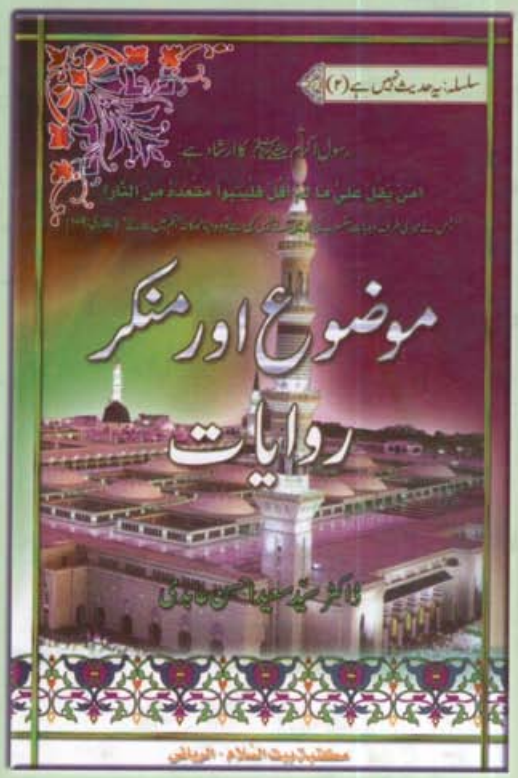

ناشر و تقسیم کار

مکتبہ بیت السلام

پوسٹ بکس: ۱۶۷۳۷ - الریاض: ۱۱۴۷۴ - سعودی عرب

فون: ۴۴۶۰۱۲۹ - فیکس: ۴۴۶۲۹۱۹

موبائل: ۰۵۰۵۴۴۰۱۴۷ - ۰۵۰۲۰۳۳۲۶۰ - ۰۵۰۲۴۳۵۹۷۲

ردمک: ۹۷۸-۹۹۶۰-۵۸-۴۹۳-۵

www.KitaboSunnat.com